مالی استحکام کا جائزہ

2022ء

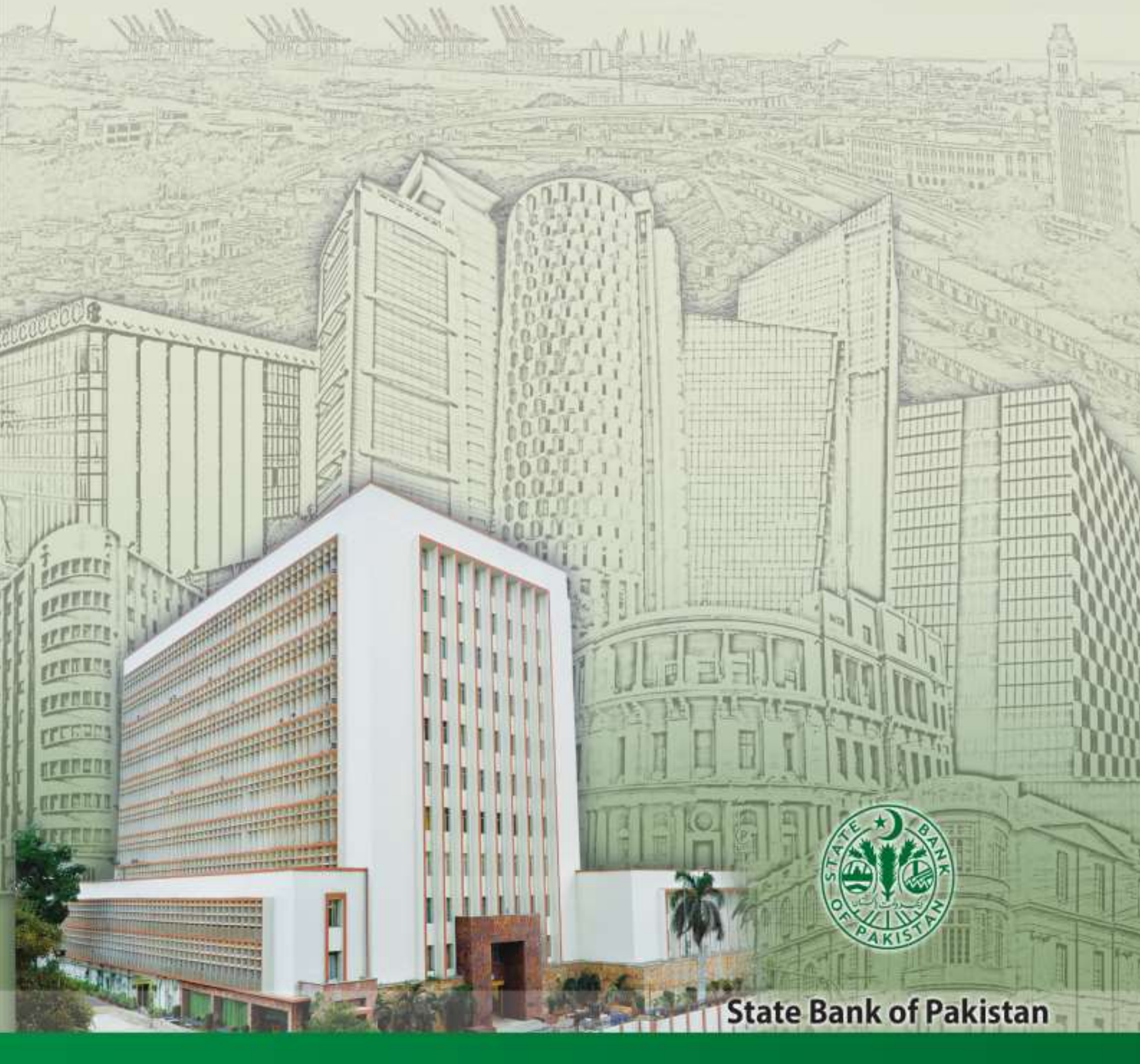

مالی استحکام کا جائزہ

2022ء

بینک دولت پاکستان

بینک دولت پاکستان کا بورڈ آف ڈائریکٹر

جناب جمیل احمد	قائم مقام گورنر اور چیئرمین
جناب امداد اللہ بوسال	سیکریٹری، مالیات
ڈاکٹر علی چیمہ	رکن
ڈاکٹر سید اکبر زیدی	رکن
جناب نجف یاور خان	رکن
جناب فواد انور	رکن
جناب زاہد ابراہیم	رکن
جناب محفوظ علی خان	رکن
جناب محمد علی لطیف	رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

ڈاکٹر سید اکبر زیدی	چیئرمین
ڈاکٹر علی چیمہ	رکن
جناب زاہد ابراہیم	رکن

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

جناب سید ثمر حسنین–چیئرمین (قائم مقام)

جناب محمد علی ملک

جناب اختر جاوید

جناب فدا حسین

جناب محمد ندیم حنیف

ڈاکٹر ایم فاروق عاربی

جناب محمد جاوید اسماعیل

ڈاکٹر عمر فاروق ثاقب

مالی استحکام کا جائزہ بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹر کی سالانہ رپورٹ ہے، جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی دفعہ 39 کی ذیلی شق (3)، بمطابق ترمیم جنوری 2022ء، کے تحت تیار اور شائع کی جاتی ہے۔

ترتیب

گورنر کا پیغام i
اظہارِ تشکّر iii
ایف ایس آر ٹیم vi
ترجمہ ٹیم vi
اعداد و شمار سے متعلق چند باتیں v
عمومی جائزہ 1
باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے- گیارھویں لہر (جنوری 2023ء) 7
باب 1: عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت 9
باب 2: مالی منڈیوں کا رویّہ 21
سیکشن الف: شعبہ بینکاری کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ 31
باب 3: شعبۂ بینکاری 33
باکس 3.1: اسلامی بینکاری 49
باکس 3.2: بینکاری کے شعبے کو اسلامی طریقے میں ڈھالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی- اہم مسائل اور مواقع 53
باب 4: مشکل حالات میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری 59
باکس 4.1: موسمیاتی خطرات کی جانچ 67
باب 5: مائیکرو فنانس بینکوں کی کارکردگی اور درپیش خطرات کا جائزہ 73
سیکشن ب: غیر بینک مالی شعبے کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ 77
باب 6.1: ترقیاتی مالی ادارے 79
باب 6.2: غیر بینک مالی ادارے 85
باب 6.3: بیمہ اور تکافل کمپنیاں 95
سیکشن ج: دیگر شعبوں کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ 103
باب 7: کارپوریٹ سیکٹر 105
باکس 7.1: بینکوں کے سرِفہرست قرض گیر گروپوں کی مالی کارکردگی اور صحت 113
باب 8: مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر 117
خصوصی سیکشن: ڈجیٹل فنانشل سروسز (ڈی ایف ایس)- پاکستان کے مالی نظام کے لیے جدت طرازی، رجحانات، مواقع اور چیلنج 125
باکس 8.1: کرپٹو اثاثے- مضمر خطرات اور مواقع، اور پوری دنیا میں نگرانی کی صورتِ حال 133
منسلکہ الف 137
منسلکہ ب 145
ضمیمہ اول 149
فرہنگ 161

گورنر کا پیغام

عالمی معیشت کو 2022ء کے دوران تیز سست روی اور نمایاں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ روس یوکرین جنگ کے باعث رسدی زنجیر میں خلل اور اجناس کی قیمتوں کے دباؤ کے دیرپا اثرات مزید بڑھ گئے۔ مرکزی بینکوں نے مہنگائی کے مسلسل دباؤ پر قابو پانے کے لیے پالیسی شرحوں میں تیزی سے اضافہ کیا۔ نتیجتاً، عالمی مالی حالات مزید سخت ہوگئے اور بالخصوص ترقی پذیر معیشتوں کو بیرونی کھاتوں پر دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔

عالمی معیشت میں تناؤ نے پاکستان کے بیرونی اور مالیاتی کھاتوں کے خسارے اور مہنگائی میں اضافے کے اقتصادی چیلنجوں کو بڑھادیا۔ 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران غیر معمولی سیلاب اور آئی ایم ایف پروگرام کے جائزوں کی تکمیل میں تاخیر کی وجہ سے صورتِ حال مزید ابتر ہوگئی۔ بڑھتے ہوئے کلی معاشی عدم توازن اور مہنگائی پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں اضافے، کلی محتاطیہ پالیسی ردوبدل اور انتظامی اقدامات سمیت استحکام کے مختلف اقدامات کیے۔ نتیجتاً جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری آنا شروع ہوئی، تاہم 2022ء کی دوسری ششماہی کے بعد سے اقتصادی سرگرمیاں سست پڑنا شروع ہوگئیں۔

ان بڑھتی ہوئی کلّی معاشی دشواریوں کے باوجود پاکستان کے بینکاری اور مالی شعبے کی اصابت مستحکم رہی۔ خاص طور پر بینکاری شعبے کی نمو جاری رہی، جس میں بلند آمدنی اور شرحِ کفایتِ سرمایہ میں بہتری دیکھی گئی۔ اگرچہ نجی شعبے کے قرضوں میں کمی آئی، تاہم بینکوں کی محتاط قرض گاری پالیسیوں کی وجہ سے اس شعبے کے اثاثوں کا معیار مستحکم رہا۔ بیشتر غیر فعال قرضوں کا تناسب گذشتہ دو دہائیوں کی پست ترین سطح پر ریکارڈ کیا گیا تھا اور کارپوریٹ سیکٹر کے تازہ ترین کارکردگی کے اظہاریوں نے بھی فرموں کی ادائیگیِ قرض کی مجموعی طور پر مستحکم صلاحیت کو ظاہر کیا۔ تاہم، مالیاتی تناؤ کے تناظر میں بینکوں کی جانب سے حکومت کو قرض گاری میں اضافہ جاری رہا جبکہ ڈپازٹس میں کمی سے بینکوں کا قرضوں پر انحصار بڑھ گیا۔

تاہم، موجودہ ماحول مالی شعبے کے لیے بہت سی کمزوریوں کا باعث ہے۔ معاشی سست روی، مہنگائی میں اضافہ اور بلند شرح سود قرض گیروں کی ادائیگیِ قرض کی صلاحیت پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ امریکی بینکاری کے شعبے میں حالیہ ہلچل نے مضمر زدپذیریوں کے بارے میں ایک نئے تناظر کو بھی اجاگر کیا ہے جو مالی حالات میں تیز تبدیلیوں اور بینکوں کے کاروباری ماڈل میں کمزوریوں کے صورت میں ابھر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، موسمیاتی تبدیلی اور سائبر سیکورٹی بھی ابھرتے ہوئے خطرات کی وجہ بن رہے ہیں، جس پر پالیسی سازوں اور صنعت دونوں کو توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ دشوار کلّی ماحول کے پس منظر میں، بینکاری شعبے کی لچک کا فعال طور پر جائزہ لینا ضروری ہے۔ ہمارے تازہ ترین اعداد و شمار اور مستقبل کے جائزے کے مطابق، بالعموم شعبہ بینکاری، اور خاص طور پر بڑے نظمیاتی طور پر اہم بینک، مخصوص خطرے کے عوامل اور معاشی حالات کے فرضی دھچکوں کے خلاف مناسب لچک کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ منظر نامے کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ فرضی دھچکوں کے مقابلے میں بینکاری شعبے کی شرحِ کفایتِ سرمایہ آئندہ تین برسوں کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے زائد رہتی ہے۔ تاہم، معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور پائیدار بنیادوں پر مالی شعبے کی لچک کو یقینی بنانے کے لیے، حکومت کو کلّی معاشی کمزوریوں سے نمٹنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس میں پیداواری صلاحیت، برآمدی مسابقت، مالی استحکام اور قرضوں کی پائیداری کو بہتر بنانے کے اقدامات شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک کا نگرانی کا فریم ورک فرم کے مخصوص اور نظام کے وسیع خطرات کی سرگرم طور پر نگرانی کرتا ہے اور ان کا سدباب کرتا ہے؛ اس کے علاوہ شعبے میں کسی دباؤ کے مؤثر انتظام کی خاطر سیفٹی نیٹ اور بینکوں کے حل بھی موجود ہیں۔ یہ فریم ورک ماضی میں تناؤ کے مختلف

واقعات کے خلاف بخوبی کارگر رہا ہے؛ تاہم اسٹیٹ بینک فریم ورک کو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور مالی استحکام کو یقینی بنانے اور مالیات تک رسائی کو فروغ دینے کے لیے ضروری اصلاحات کر رہا ہے۔ مختلف دیگر ضوابطی پیشرفتوں کے علاوہ، ماحولیاتی اور سماجی انتظامِ خطر کے نفاذ کا مینوئل (Environmental and Social Risk Management Implementation Manual) جاری کیا گیا ہے تاکہ صنعت کو اس کے بنیادی خطرات کے انتظام میں مدد ملے۔ مزید برآں، ڈجیٹل مالی خدمات کو فروغ دینے کے لیے، راست کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا گیا تھا تاکہ فوری طور پر فرد تا فرد رقوم کی منتقلی کو ممکن بنایا جاسکے، اور ڈجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا گیا ہے تاکہ ڈجیٹل بینکاری کو پائیدار انداز میں فروغ دیا جاسکے۔ ان اقدامات کو صارفین اور سرمایہ کاروں کی طرف سے خوب پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

دشوار بیرونی اور داخلی ماحول کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک ابھرتی ہوئی معاشی اور مالی حرکیات کے حوالے سے محتاط رہتا ہے۔ بینک ابھرتے ہوئے خطرات سے مؤثر انداز میں نمٹنے اور مالی استحکام کے تحفظ اور قرضوں کے پائیدار بہاؤ اور مالی خدمات کی مسلسل فراہمی کے ذریعے معاشی نمو کو تقویت دینے کی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے بروقت ضروری اقدامات کرنے کے لیے مستعد رہتا ہے۔

جمیل احمد

اظہارِ تشکر

مالی استحکام کے جائزے (ایف ایس آر) کی ٹیم گورنر اسٹیٹ بینک جناب جمیل احمد کی انتہائی شکر گزار ہے کہ انہوں نے حوصلہ افزائی کی اور رہنمائی فرمائی۔ ٹیم انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی اور بورڈ کی تحقیق اور مطبوعات جائزہ کمیٹیوں کے ارکان کی بھی سپاس گزار ہے جنہوں نے رپورٹ پر قیمتی رائے فراہم کی۔ ہم ڈپٹی گورنر (بینکنگ اینڈ ایف ایم آر ایم) ڈاکٹر عنایت حسین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس رپورٹ کی تیاری میں مسلسل معاونت اور نگرانی کی۔

ٹیم اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں خصوصاً شعبہ معاشی پالیسی جائزہ، شعبہ تحقیق، شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط، شعبہ بینکاری نگرانی، شعبہ مبادلہ پالیسی، شعبہ زرعی قرضہ اور مالی شمولیت، شعبہ ایس ایم ای، مکانات اور پائیدار مالیات، شعبہ ملکی بازار اور انتظام زر، شعبہ اسلامی مالی پالیسی، شعبہ زری پالیسی، شعبہ نظامِ ادائیگی پالیسی اور معائنہ، شعبہ ڈیٹا خدمات و اختراعات اور شعبہ شماریات کی بھی شکر گزار ہے جنہوں نے قابل قدر مشورے فراہم کیے۔

ہم سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی اپی)، نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان (این سی سی پی ایل)، میوچل فنڈز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ایم یو ایف اے پی) اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے رپورٹ کے متعلقہ ابواب / حصوں پر متعلقہ ڈیٹا، تکنیکی معلومات اور تبصرے فراہم کیے۔

ایف ایس آر ٹیم

ٹیم لیڈرز

محمد جاوید اسماعیل، ڈائریکٹر شعبہ مالی استحکام

عامر حسن، ایڈیشنل ڈائریکٹر شعبہ مالی استحکام

ارکانِ ٹیم

اجیت پنجانی

امجد علی

انعم نعیم

عقیل احمد

عاطف عالم

ڈاکٹر جمیل احمد

فراز کریم

محمد عبدالرحمن انصاری

محمد معیز صدیقی

محمد عمر شنواری

شہزاد احمد

قیصر محمود

وسیم عباس

ترجمہ ٹیم

سہیل انجم (نگراں)

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

حمیرا اشرف علی

فیضان رحیم

محمد خالد حسین

Feedback and Queries: fsr@sbp.org.pk

اعداد و شمار سے متعلق چند باتیں

مالی استحکام کا جائزہ 2022ء میں CY کو کیلنڈر سال اور FY کو مالی سال (جو کیلنڈر سال میں جولائی سے شروع ہوتا ہے اور اگلے کیلنڈر سال کے جون پر ختم ہوتا ہے)، جبکہ Q1 تا Q4 کیلنڈر سال یا مالی سال کی چار سہ ماہیوں اور H1 اور H2 کیلنڈر سال یا مالی سال کی دو ششماہیوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جہاں کہیں حتمی تاریخ بیان کرنا مقصود تھا، وہاں تاریخیں مکمل شکل میں دی گئی ہیں (مثال کے طور پر، 29 نومبر 2021ء) جبکہ جہاں صرف مہینے کا بتایا گیا ہے وہاں مختصراً (مثلاً ستمبر–21ء) اور مکمل شکل (مثال جیسے ستمبر 2021ء) دونوں طرح لکھا گیا ہے۔

یہ جائزہ مختلف اجزا کے مالی اداروں کے آڈٹ و غیر آڈٹ شدہ کھاتوں (جہاں دستیاب ہو) میں شامل اعداد و شمار پر مبنی ہے، جسے ذیل میں دیا گیا ہے:

- بینکوں (روایتی یا اسلامی)، ترقیاتی مالی اداروں (**ڈی ایف آئیز**)، خرد مالکاری بینکوں (**ایم ایف بیز**) اور ادائیگی کے نظاموں کے بارے میں اعداد و شمار کی بنیاد غیر آڈٹ شدہ مالی گوشوارے ہیں جو کھاتوں کے سہ ماہی رپورٹنگ چارٹ (Quarterly Reporting Chart of Accounts-**RCOA**) اور دیگر ریٹرنز کے ذریعے اسٹیٹ بینک کو پہنچائے جاتے ہیں۔
- غیر بینک مالی اداروں (**این بی ایف آئیز**) کے اعداد و شمار اسپیشلائزڈ کمپنیز ریٹرن سسٹم (**ایس سی آر ایس**) کے ذریعے **ایس ای سی پی** کو جمع کرائی گئی ماہانہ رپورٹس پر مبنی ہیں۔
- بیمہ کمپنیوں کے اعداد و شمار بیمہ کمپنیوں کی ویب سائٹس سے اخذ کردہ آڈٹ شدہ اور غیر آڈٹ شدہ مالی گوشواروں اور ایس ای سی پی کو جمع کرائے گئے ضوابطی گوشواروں پر مبنی ہوتے ہیں۔

کارپوریٹ شعبے سے متعلق ڈیٹا کمپنیوں کے مالی گوشواروں، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، اسٹیٹ بینک آف پاکستان، پاکستان اسٹاک ایکسچینج اور بلومبرگ سے لیا گیا ہے۔

عمومی جائزہ

2022ء کے دوران ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں ابتری دکھائی دی، جو سست عالمی نمو، مالی حالات میں سختی، ملکی عدم توازن میں شدت اور سیاسی عدم استحکام کے اثرات کی جزوی طور پر عکاسی کرتی ہے۔ تاہم، ان درپیش چیلنجوں کے باوجود، پاکستان کے مالی شعبے نے آپریشنل اور مالی لچک کا مظاہرہ جاری رکھا۔ سال 2022ء کے دوران پاکستان کے مالی شعبے کے اثاثوں کی مجموعی بنیاد میں 18.3 فیصد اضافہ ہوا جس میں سب سے بڑا حصہ بینکاری شعبے کا رہا۔ تاہم اثاثوں اور جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے مالی گہرائی، جو ہم عصر ممالک[1] میں پہلے ہی کم ہے، نسبتاً بلند مہنگائی کی وجہ سے مزید گھٹ کر 61.3 فیصد رہ گئی (**جدول 1**)۔

2021ء میں کورونا وائرس وبائی مرض کے بعد 6.3 فیصد کی مضبوط بحالی کے ساتھ، مختلف معاشی اور جغرافیائی سیاسی مشکلات کی وجہ سے 2022ء کے دوران عالمی اقتصادی نمو گھٹ کر 3.4 فیصد رہ گئی۔[2] مہنگائی کے دباؤ میں مسلسل اضافے اور عالمی رسدی زنجیر میں رکاوٹیں روس اور یوکرین، جو مختلف خوراک اور توانائی کی اشیا کی عالمی رسدی زنجیر میں دو اہم فریق ہیں، کے مابین تنازعے، اور چین میں کووڈ19 کے بار بار وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہوگئی تھیں۔ مزید برآں، مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لیے بالخصوص ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) کی جانب سے زری پالیسی کے موقف میں تبدیلی سے عالمی مالی حالات سخت ہوگئے۔ دباؤ کے حامل کلی مالی حالات اور بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتِ حال کے باعث عالمی مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ بڑھتا رہا۔

ان عالمی پیش رفتوں نے ملکی کلّی معاشی چیلنجز کو بڑھا دیا اور ملکی ساختی مسائل کا نتیجہ بننے والے عدم توازن پر مزید دباؤ ڈالا۔ عالمی سطح پر اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے علاوہ درآمدی طلب میں اضافے، کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی نیز پست برآمدی مسابقت اور پیداواری صلاحیت کی وجہ سے بیرونی کھاتوں کا توازن دباؤ میں رہا جبکہ آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے تحت نویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر اور عالمی مالی صورتِ حال میں سختی کی وجہ سے بیرونی مالکاری بھی ختم ہوگئی۔ نیز اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور غیر معمولی بارشوں اور مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سیلاب کی وجہ سے رسدی دھچکوں نے بھی زیرِ جائزہ سال میں اوسط مہنگائی کو 19.9 فیصد تک پہنچادیا۔ دوسری جانب اقتصادی سرگرمیوں میں کمی اور ادائیگی قرض کی بڑھتی ہوئی لاگتوں کی وجہ سے ٹیکس محاصل میں سست روی کے باعث مالیاتی توازن بھی دباؤ میں رہا جس کی وجہ سے بینکوں سے قرض گیری پر حکومت کا انحصار کافی حد تک بڑھ گیا۔ ان پیش رفتوں کے سبب، بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو بھی کم کردیا گیا۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

ارب روپے

	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء
خردمالکاری بینک	380	494	582	753
ترقیاتی مالی ادارے	377	439	539	1,431
غیر بینک مالی ادارے	1,339	1,700	2,023	2,563
بیمہ	1,710	1,938	2,143	2,460
سی ڈی این ایس	3,998	4,248	3,884	3,390
بینک	21,991	25,124	30,058	35,796
کُل	**29,795**	**33,943**	**39,229**	**46,393**
اثاثوں کی سال بسال نمو (فیصد)				
خردمالکاری بینک	15.9	30.0	17.8	29.4
ترقیاتی مالی ادارے	58.1	16.5	22.6	165.7
غیر بینک مالی ادارے	13.0	27.0	19.0	26.7
بیمہ	14.5	13.4	10.5	14.8
سی ڈی این ایس	9.4	6.2	-8.5	-12.7
بینک	11.7	14.2	19.6	19.1
مجموعی مالی شعبہ	**12.1**	**13.9**	**15.6**	**18.3**
مجموعی اثاثوں میں فیصدی حصہ				
خردمالکاری بینک	1.28	1.46	1.48	1.62
ترقیاتی مالی ادارے	1.27	1.29	1.37	3.09
غیر بینک مالی ادارے	4.49	5.01	5.16	5.52
بیمہ	5.74	5.71	5.46	5.30
سی ڈی این ایس	13.42	12.51	9.90	7.31
بینک	**73.81**	**74.02**	**76.62**	**77.16**
اثاثے بطور جی ڈی پی کا فیصد*				
خردمالکاری بینک	0.8	1.0	1.0	1.0
ترقیاتی مالی ادارے	0.8	0.8	0.9	1.9
غیر بینک مالی ادارے	2.9	3.3	3.3	3.4
بیمہ	3.7	3.8	3.5	3.3
سی ڈی این ایس	8.8	8.2	6.3	4.5
بینک	48.2	48.6	49.1	47.3
مجموعی اثاثے	**65.2**	**65.7**	**64.1**	**61.3**

نوٹ: بازاری قیمتوں پر جی ڈی پی* (2015-16=100ء)

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی بی ایس

[1] علاقائی ممالک کے مقابلے میں پاکستان کے مالی استحکام کے اظہاریے نسبتاً پست ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے براہِ مہربانی گورنر کی سالانہ رپورٹ مالی سال 2021-2022ء ملاحظہ فرمائیے۔

[2] بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظرنامہ: ایک زبردست بحالی۔ واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی مندرجہ ذیل لنک پر جائیے:
https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023

بڑھتے ہوئے عدم توازن کے پیشِ نظر 2021ء کے آخری حصے میں پالیسی کو سخت کیا گیا جس میں 2022ء کے دوران مزید تیزی آگئی اور اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے متعدد پالیسی اقدامات کا اغاز کیا گیا۔ مثال کے طور پر 2022ء کے دوران پالیسی ریٹ کو مزید 625 بیسس پوائنٹس اضافے سے بڑھا کر 16.0 فیصد کر دیا گیا اور زیرِ جائزہ مدت کے بعد بھی یہ اضافے کا سلسلہ جاری رہا۔[3] دیگر اقدامات میں صارفی مالکاری سے متعلق کلی محتاطیہ اقدامات اور بیرونی عدم توازن پر قابو پانے کے لیے انتظامی اقدامات شامل تھے۔

پالیسی سخت کرنے اور طلب میں کمی کے اقدامات کے نتیجے میں سال کے آخر میں جاری کھاتے کے خسارے میں کمی آگئی اور کاروباری سرگرمیاں سست پڑنے لگیں۔ مثال کے طور پر 2022ء کی دوسری ششماہی میں کاروباری اعتماد کا اشاریہ (بی سی آئی) اپریل 2020ء کے بعد سے پست ترین سطح پر آگیا، اور 2022ء کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی اوسط پیداوار 2021ء کے 17.5 فیصد سے گھٹ کر 6.0 فیصد ہوگئی۔ اسی طرح مالی سال 23ء کے لیے تخمینہ کردہ اقتصادی نمو گھٹ کر 0.29 فیصد رہ گئی، جو مالی سال22ء میں 6.1 فیصد تھی (دیکھیے **باب 1**)۔

2022ء کے دوران ملکی مالی منڈیوں کو کافی اتار چڑھاؤ اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر بازارِ مبادلہ کو 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران دباؤ کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر اور بیرونی رقوم کی آمد نہ ہونے سے بیرونی کھاتہ دباؤ میں آگیا۔ بینکوں سے حکومتی قرض گیریوں میں اضافے اور نجی شعبے کے قرضوں میں نمایاں نمو کی وجہ سے بازارِ زر میں بھی دباؤ دکھائی دیا جبکہ ڈپازٹ جمع ہونے کی رفتار میں کمی آئی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کے انتظامِ سیالیت نے روپے کی سیالیت کے دباؤ کو قابو میں رکھا۔ اسی طرح 2022ء کے بیشتر حصے میں ایکویٹی مارکیٹ میں مندی کے احساسات غالب رہے اور کے ایس ای 100 انڈیکس میں 9.4 فیصد کمی واقع ہوئی (دیکھیے **باب 2**)۔

دشوار حالات کے باوجود، 2022ء کے دوران **بینکاری شعبے** کے استحکام کے اظہاریے بڑی حد تک مستحکم رہے۔ اثاثہ جاتی اساس میں 19.1 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برسوں کے دوران ترقی کی رفتار کی عکاس ہے۔ تاہم، بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری میں اضافے سے اس نمو کو تقویت ملی کیونکہ حکومت کو بینکوں کا سرمایہ کاری انکشاف اثاثہ جاتی اساس کے 55.5 فیصد تک پہنچ گیا۔ معمولی کمی کے باوجود نجی شعبے کے ایڈوانسز میں نمایاں رفتار سے اضافہ ہوا کیونکہ خام مال کی بلند قیمتوں نے جاری سرمائے کے قرضے کی نمو کو بڑھا دیا۔ فنڈنگ کے لحاظ سے، ڈپازٹس میں نمایاں کمی کی وجہ سے بینکوں کا قرضوں پر انحصار مزید بڑھ گیا۔

2022ء کے دوران بینکاری شعبے کا خطرہ قرض قابو میں رہا۔ غیر فعال قرضے (این پی ایلز) ایڈوانسز کے مقابلے میں سست رفتار سے بڑھے۔ اس کے علاوہ، بینکوں نے قرض کے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے مناسب تموین کو برقرار رکھا۔ مجموعی غیر فعال قرضوں کا تناسب (جی این پی ایل آر) گذشتہ برس کے 7.9 فیصد سے کم ہو کر 2022ء کے دوران 7.3 فیصد رہ گیا جبکہ خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب (این این پی ایل آر) 0.7 فیصد سے تھوڑا بڑھ کر 0.8 فیصد ہو گیا۔ تاہم باقی ماندہ خطرہ، یعنی خالص غیر فعال قرضوں اور خالص غیر فعال قرضوں تا سرمائے کا تناسب، گزشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر برقرار ہے۔ حالیہ دباؤ والے کلّی معاشی حالات کے دوران کم مشکلات کی وجہ بینکوں کی قرض گاری کی حکمت عملی کا عام رجحان تھا کہ وہ بہتر قرضہ جاتی ساکھ اور مستحکم ٹریک ریکارڈ رکھنے والی کمپنیوں کو ترجیح دیتے ہیں، نیز کارپوریٹ سیکٹر کی وافر سیالیت اور سرمائے کی بچت تھی جسے گذشتہ برس کے دوران ان کی کارکردگی سے بھی تقویت ملی تھی۔

بینکاری شعبے کے مارکیٹ کے خطرے کے جزدان نے 2022ء کے دوران مخلوط تصویر پیش کی۔ اگرچہ شرح سود کے خطرے نے بنیادی طور پر مارکیٹ کے مجموعی خطرے کو بڑھایا، تاہم سخت ضوابطی معیارات کی وجہ سے ایکویٹی اور زرِ مبادلہ کے خطرات کم رہے۔ دورانِ سال بینکوں کے زیرِ تحویل سرکاری تمسکات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ تاہم، شعبہ بینکاری بالعموم بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات کو برقرار رکھنے کے قابل تھا، کیونکہ بینکوں نے عرصیت کے عدم توازن کو مؤثر طریقے سے منظم کیا اور رواں شرح آلات کی ہولڈنگ میں اضافہ کیا۔

بینکوں کی اثاثوں پر مبنی سیالیت کے اظہاریے تسلی بخش رہے۔ 2022ء کے اختتام پر بازل پر مبنی سیالیت کے اظہاریے یعنی سیالیت کی کوریج کا تناسب (ایل سی آر) اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب (این ایس ایف آر) بالترتیب 216 فیصد اور 166 فیصد تھا۔ تاہم، بالخصوص حکومت کی جانب سے بینک کریڈٹ کی بلند طلب کے مقابلے میں ڈپازٹس میں سست نمو کی وجہ سے مارکیٹ کی سیالیت کی صورتِ حال دباؤ میں رہی۔ اگرچہ مہنگائی کے دباؤ اور معاشی سست روی نے امانت گزاروں کی بچت کی صلاحیت اور قرضے کی طلب کو متاثر کیا ہے، تاہم بینکوں کی اثاثوں اور واجبات کے انتظام (اے ایل ایم) کی حکمت عملی اور ڈپازٹس کو جمع کرنے کی ترغیب بھی ٹیکس پالیسی سے متاثر ہو سکتی ہے، جس نے

[3] 2023ء کے دوران اب تک پالیسی ریٹ میں 500 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا ہے۔

سرکاری تمسکات سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی شرح کو بینکوں کے ایڈوانسز تاڈپازٹ تناسب (اے ڈی آر) سے منسلک کیا تھا۔[4]

2022ء کے دوران بینکاری شعبے کی نفع آوری بڑھ گئی، جس کی بنیادی وجہ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر سودی آمدنی میں اضافہ تھا، جس نے مجموعی آمدنی میں تقریباً 60.0 فیصد حصہ ڈالا۔ تاہم سودی اخراجات میں مضبوط اضافے اور ٹیکس چارجز میں نمایاں اضافے کی وجہ سے سودی آمدنی میں اضافہ قابو میں رہا۔[5] اسی طرح، 2022ء کے دوران اثاثوں پر منافع (آر او اے) جزوی بہتری کے ساتھ 1.01 فیصد درج کیا گیا، جبکہ 2021ء میں 0.96 فیصد تھا؛ جبکہ ایکویٹی پر منافع (آر او ای) گذشتہ برس کے 14.0 فیصد سے بہتر ہو کر 16.9 فیصد ہو گیا۔ سرمایہ جاتی اساس میں نمو کے ساتھ ہی شرحِ کفایتِ سرمایہ (سی اے آر) بہتر ہو کر 17.0 فیصد ہو گئی، جو 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے کہیں بلند ہے۔ آمدنی میں اضافے اور بینکوں کے قرض دینے کے محتاط طریقوں کی مدد سے قرضے کے جزدان میں نقائص پر قابو پانے سے بینکاری شعبے کی ادائیگیِ قرض کی صلاحیت بڑھ گئی (**دیکھیے باب 3**)۔

اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی اور 2022ء کے دوران ان کے اثاثہ جاتی اساس 29.6 فیصد بڑھی جبکہ ان کا حصہ بڑھ کر 22.0 فیصد ہو گیا۔ شعبہ جاتی رجحان کی طرح اثاثہ جاتی اساس میں توسیع بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی کیونکہ حکومت نے اجارہ سکوک کے اجرا کے لیے نئے اثاثے مختص کیے تھے۔ فنڈنگ کے لحاظ سے، خاصے ڈپازٹ جمع کیے گئے جبکہ قرضوں پر انحصار بھی بہت بلند رہا۔ آئی بی آئیز کے اثاثوں کے معیار کے اظہاریے مزید بہتر ہوئے اور اپنے روایتی ہم منصبوں کے مقابلے میں بہتر رہے۔ آمدنی میں اضافہ گذشتہ برس کے مقابلے میں بحال ہوا جس نے زیریں اظہاریوں کو بھی بڑھا دیا۔ اسی طرح، 2022ء کے دوران ادائیگیِ قرض کی صورتِ حال مزید مستحکم ہوئی، جس سے آئی بی آئیز کی لچک میں اضافے کا اظہار ہوا (باب 3 میں اسلامی بینکاری پر سیکشن ملاحظہ فرمائیے)۔ بینکاری نظام کو شریعت سے ہم آہنگ کرنے کی مہم کے مطابق اسلامی بینکاری صنعت نے اپنے مارکیٹ انفراسٹرکچر اور سپورٹ میکانزم کے اشتراک سے گزشتہ برسوں میں ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے اپریل 2022ء کے اپنے فیصلے میں بینکاری نظام کو مکمل طور پر اسلامی نظام میں تبدیل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی بینکاری کے بارے میں تاریخی پس منظر، اہم چیلنجز اور اسلامی طرزِ عمل اختیار کرنے کے مواقع اور اس کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کا مختصر جائزہ **باکس 3.2 "بینکاری کے شعبے کو اسلامی طریقے میں ڈھالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی – اہم مسائل اور مواقع"** میں پیش کیا گیا ہے۔

خرد مالکاری بینک (ایم ایف بیز) کووڈ کے طویل اثرات کی وجہ سے دباؤ میں رہے جو 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کلّی معاشی حالات میں ابتری اور سیلاب کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہو گئے۔ اثاثوں کے معیار کے اظہاریے بگڑ گئے کیونکہ جی این پی ایل آر بڑھ کر 6.7 فیصد ہو گئی جبکہ 2021ء میں 5.2 فیصد تھی، جبکہ این این پی ایل آر 1.2 فیصد سے بڑھ کر 1.5 فیصد ہو گئی۔ محدود آمدنی کے مقابلے میں بلند تموین اور آپریٹنگ اخراجات کی وجہ سے اس شعبے کو (بعد از ٹیکس) 17.2 ارب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی طرح، ایم ایف بیز کی مجموعی سی اے آر 2022ء کے اختتام تک گھٹ کر 10.9 فیصد رہ گئی (**دیکھیے باب 5**)۔

غیر بینک مالی اداروں کے شعبے نے 2022ء کے دوران مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا۔ **ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز)** کی بیلنس شیٹ میں 165.7 فیصد توسیع ہوئی جبکہ 2021ء میں 22.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے باعث اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں سے لیے گئے قرضوں کی وجہ سے یہ توسیع ممکن ہوئی، جبکہ ایڈوانسز میں بھی نمایاں اضافہ دکھائی دیا۔ غیر فعال قرضوں (این پی ایل) کے مقابلے میں ایڈوانسز میں اضافے اور بلند وصولیوں کی وجہ سے سال کے دوران اثاثوں کے معیار کے اظہاریے بھی بہتر ہوئے۔ آمدنی میں بہتری آئی جبکہ سی اے آر معمولی کمی کے باوجود 36.5 فیصد پر مستحکم رہی (**دیکھیے باب 6.1**)۔

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) میں 2022ء کے دوران 26.7 فیصد نمو دکھائی دی۔ اس مضبوط کارکردگی میں بنیادی طور پر میوچل فنڈز کی صنعت نے حصہ ڈالا، جو اس شعبے کا ایک بڑا جُز بھی ہے، یعنی اس شعبے کا 61.4 فیصد۔ بلند شرح سود کے ماحول میں بازارِ زر اور انکم فنڈز نے متاثر کن نمو دکھائی جبکہ ایکویٹی مارکیٹ کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ایکویٹی فنڈز کو انفکاک کا سامنا رہا۔ اس کے علاوہ پالیسی ماحول کو سازگار بنانے اور نئی اسکیموں کو آپریشنل کرنے کی وجہ سے رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (آر ای آئی ٹی) کے زمرے میں 2022ء کے دوران نمایاں نمو دکھائی دی۔ انویسٹمنٹ فنانس کمپنیوں (آئی ایف سیز) اور نان بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں (این بی ایم ایف سیز) کی مدد سے این بی ایف آئیز کے قرض گاری شعبے میں بھی 21.6 فیصد کی زبردست نمو دکھائی دی۔ تاہم، مؤخر الذکر کو تیسری سہ ماہی میں شدید سیلاب کی وجہ سے مزید دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔

[4] اے ڈی آر سے منسلک ٹیکس پالیسی میں کم اے ڈی آر والے بینکوں کے لیے ٹیکس کی شرح بتدریج زیادہ تھی۔ تاہم ٹیکس سال 2024ء کے لیے اس پالیسی کو واپس لے لیا گیا ہے۔

[5] 2022ء میں ٹیکس چارجز اور قبل از ٹیکس منافع کا تناسب گذشتہ برس کے 41.4 فیصد سے بڑھ کر 52.1 فیصد ہو گیا۔

بینک اور میوچل فنڈز کی صنعت کے درمیان باہمی ربط کثیر جہتی ہے، تاہم، زیر جائزہ سال کے دوران متعلقہ خطرات قابلِ انتظام رہے (**دیکھیے باب 6.2**)۔

شعبہ بیمہ نے 2022ء کے دوران 14.8 فیصد نمو درج کی، جس کی بنیادی وجہ حیاتی بیمے کا زمرہ ہے جو اثاثہ جاتی اساس اور پریمیم کے لحاظ سے بھی اس شعبے میں نمایاں ہے۔ اگرچہ حیاتی زمرے میں گروپوں کے دعووں اور انفرادی سپردگی میں اضافہ دکھائی دیا، تاہم سرمایہ کاری آمدنی میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب غیر حیاتی زمرے کو کارکردگی کے اظہاریوں میں کچھ ابتری کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ سیلاب اور قدرتی آفات کی وجہ سے دعووں میں اضافہ ہوا جبکہ مہنگائی کے دباؤ کی وجہ سے معین اثاثوں کی تلافی کی لاگت میں بھی اضافہ ہوا (دیکھیے **باب 6.3**)۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) 2022ء کے دوران مستحکم اور لچک دار رہے۔ ای بینکاری لین دین میں تیزی کا رجحان جاری رہا اور خردہ ادائیگیوں میں زبردست اضافہ ہوا جبکہ کاغذ پر مبنی لین دین کے حجم میں کمی جاری رہی، جو صارفین کی ای بینکاری کے لیے بڑھتی ہوئی ترجیح کی عکاسی کرتی ہے۔ اقتصادی سست روی کی وجہ سے کاروباری سرگرمیوں کے لحاظ سے پرزم–بڑی مالیت کی ادائیگی کے نظام–کی کارکردگی میں کمی آئی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے 2022ء کے دوران راست کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کیا، جس سے فوری اور مفت فرد تا فرد (پی 2 پی) رقوم کی منتقلی ممکن ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل بینکوں کے لیے ایک جامع لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک بھی جاری کیا گیا تاکہ محتاط انداز میں ڈیجیٹل مالی خدمات کو فروغ دیا جاسکے۔ اس کے علاوہ، سائبر سیکورٹی فریم ورک میں متعدد اصلاحات کی گئیں (**دیکھیے باب 8**)۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کی نمو میں گزشتہ چند برسوں میں تیزی آئی ہے۔ مالی خدمات کی فراہمی کو تیز تر کرنے میں ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کے اہم کردار کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک اور پالیسی ساز پائیدار انداز میں صارفین کی شمولیت، کارکردگی اور سہولت کے پالیسی مقاصد کو فروغ دینے کے لیے ٹیکنالوجی سے استفادے کی حکمت عملی تیار کر رہے ہیں۔ تاہم، چونکہ نجی کرپٹو اثاثوں جیسی کچھ اختراعات معیشت، مالی اداروں اور صارفین کے لیے متعدد مضمرات کی حامل ہیں، لہٰذا اسٹیٹ بینک نے عوام الناس کو ایسے اثاثوں اور مصنوعات سے متعلق خطرات کے بارے میں متنبہ کرتے ہوئے باضابطہ مالی اداروں کو ہدایت دی کہ وہ کرپٹو اثاثوں میں لین دین سے گریز کریں۔ (**باب 8 میں خصوصی سیکشن** ملاحظہ فرمائیں)۔

غیر مالی کارپوریٹ سیکٹر میں بڑھتے ہوئی معاشی دباؤ اور ٹیکس اور مالکاری اخراجات میں اضافے کے باعث آمدنی میں قدرے کمی درج کی گئی۔ اس کے باوجود 100 اہم فہرستی کمپنیوں کی مجموعی مالی حیثیت مستحکم رہی اور کارپوریٹ سیکٹر بالعموم مالی اداروں کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتا رہا۔ ٹیکسٹائل، سیمنٹ اور آٹوموبائل کے شعبوں میں فروخت میں کمی آئی جبکہ دیگر شعبوں جیسے پیٹرولیم (ایکسپلوریشن اور پیداوار)، کیمیکلز اور فارماسیوٹیکل اور توانائی کے شعبوں کی کارکردگی مستحکم رہی۔ اس کے علاوہ بینکاری شعبے کے 30 اہم قرض گیر گروپوں نے مالی کارکردگی میں درپیش کسی قدر سست روی کے باوجود زیرِ جائزہ سال کے دوران ادائیگی قرض کی مستحکم پوزیشن اور قرضوں کی ادائیگی کی مناسب صلاحیت کا مظاہرہ جاری رکھا (دیکھیے **باب 7** اور **باکس 7.1**)۔

مالی شعبے کے زد پذیری کے اشاریے اور نقشہ حرارت سے پتہ چلتا ہے کہ بڑھتے ہوئے کلّی معاشی عدم توازن کی وجہ سے 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی استحکام کے لیے خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔[6] 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران، اگرچہ کلّی معاشی متغیرات میں دباؤ برقرار رہا، تاہم، مالی شعبے کے کلیدی اظہاریوں میں اپنے تاریخی رجحانات کے مقابلے میں بہتری دکھائی دی۔ باوجودیکہ درپیش سخت میکرومالی حالات میں 2023ء میں مجموعی تناؤ نسبتاً بلند رہ سکتا ہے (**چارٹ 1 الف** اور **1 ب**)۔

چارٹ 1 الف: مالی شعبے کی زدپذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)

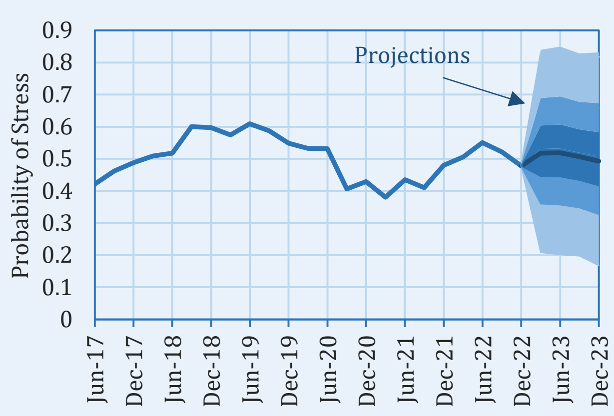

Source: SBP Staff Estimates

مستقبل میں، مالی استحکام کی حرکیات بین الاقوامی اور ملکی محاذوں پر بدلتے ہوئے حالات پر منحصر ہوں گی۔ جبکہ روس اور یوکرین کے درمیان تنازعہ جاری ہے، تاہم عالمی عبوری مہنگائی میں کمی کے باوجود بہت سے ممالک میں قوزی مہنگائی برقرار ہے۔ عالمی معیشت میں ایک اور سال کم اقتصادی نمو کا امکان ہے: 2023 میں اس کی شرح نمو 2.8 فیصد رہنے کی

[6] فنانشل سیکٹر ولنریبلٹی انڈیکس (ایف ایس وی آئی) تاریخی کلیدی اعدادوشمار کی بنیاد پر کلیدی شعبوں سے پیدا ہونے والے مساوی اوسط خطرے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں شعبہ بینکاری، ترقیاتی مالی ادارے، غیر بینک مالی ادارے، شعبہ بیمہ، غیر مالی کارپوریٹ شعبہ، مالی منڈیاں اور میکرواکانومی کا احاطہ کیا گیا ہے (تفصیلات کے لیے براہ مہربانی **ضمیمہ ب** ملاحظہ کیجیے)۔ متغیرات کے لیے مستقبل کی راہ ماڈل پر مبنی ہے اور بنیادی مفروضے باب 4 میں منظرنامے کے تجزیے کے لیے استعمال ہونے والے بیس لائن منظرنامے (معمول کے مطابق کاروبار) سے مطابقت رکھتے ہیں۔

چارٹ 1 ب: مالی شعبے کا نقشہ حرارت

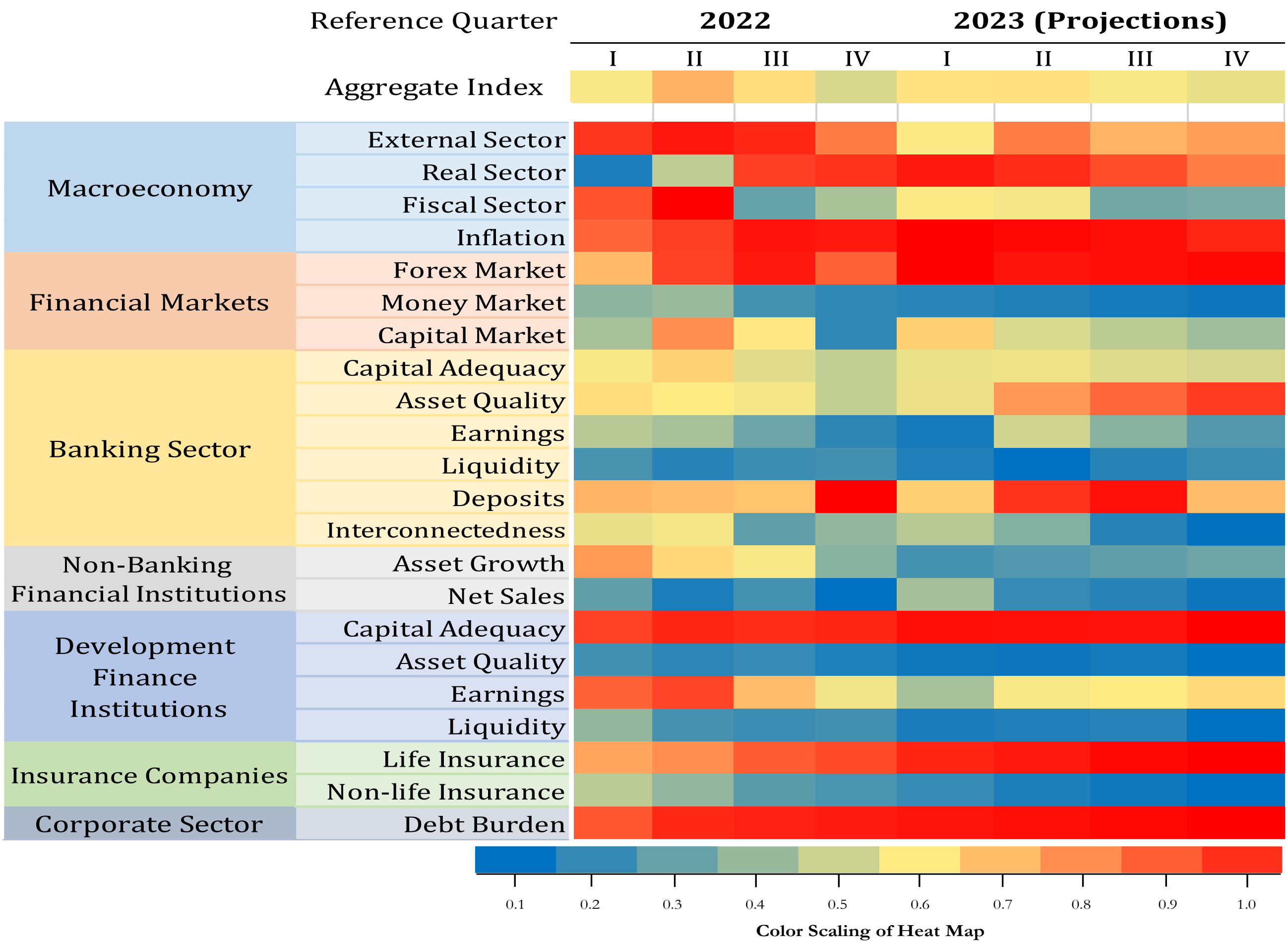

Source: SBP Staff Estimates

توقع ہے جو 2022ء میں 3.4 فیصد سے کم ہے۔[7] اس پس منظر میں، جغرافیائی سیاسی تنازعے میں مزید اضافے یا اے ای مرکزی بینکوں کی جانب سے زری سختی پاکستان کے بیرونی کھاتے، مہنگائی اور اقتصادی سرگرمیوں پر اثرات مرتب کرسکتی ہے۔

ملکی سطح پر درآمدات میں کمی کی وجہ سے جاری کھاتے کا خسارہ کافی حد تک کم ہوا ہے۔ تاہم، بیرونی کھاتے کی مجموعی صورتِ حال پر دباؤ برقرار ہے۔[8] مزید برآں، ریکارڈ مہنگائی اور آئی ایم ایف پروگرام کے تحت نویں جائزے کی تکمیل میں طویل تاخیر معاشی منظرنامے کے لیے اہم چیلنجز ہیں۔ اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار سست پڑگئی ہے؛ جس کی عکاسی مالی سال 23 کے لیے 0.29 فیصد کی تخمینہ کردہ پست شرح نمو سے ہوتی ہے۔ نظامیاتی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) کی تازہ ترین لہر میں، مارکیٹ کے شرکا نے غیر ملکی زرمبادلہ کی شرح کے خطرے، مہنگائی اور توانائی کے بحران کے ساتھ ساتھ سیاسی غیر یقینی صورتِ حال کی نشان دہی مالی نظام کو درپیش سب سے بڑے خطرے کے طور پر کی ہے (دیکھیے باکس 1)۔

کلّی معاشی حرکیات کے جائزے سے بینکاری شعبے کے لیے متعدد چیلنجوں کا پتہ چلتا ہے۔ قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت دباؤ میں آسکتی ہے، جس سے بینکوں کے لیے اثاثوں کے معیار کے خدشات پیدا ہوسکتے ہیں۔ خاص طور پر، اس اہم شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ایم ایف بیز کے کاروباری ماڈل کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ نیز، سست معاشی سرگرمیوں اور نجی شعبے کے قرضوں کے حوالے سے بینکوں کے خطرے سے بڑھتے ہوئے گریز کی وجہ سے بینکوں کی ایڈوانسز اور غیر سودی آمدنی سے ہونے والی آمدنی میں کمی کا امکان ہے۔ اگرچہ سرکاری تمسکات پر موجودہ بلند منافع اور حکومت کی قرضے کی مستحکم ضروریات بینکوں کی آمدنی میں اضافہ کرسکتی ہیں، تاہم سرکاری شعبے کے

[7] بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظرنامہ: ایک زبردست بحالی۔ واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے لیے براہِ مہربانی مندرجہ ذیل لنک پر جائیے: https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023

[8] اسٹیٹ بینک آف پاکستان، زری پالیسی بیان، اپریل 2023ء

قرضوں میں اضافے کے متعدد مضمرات ہیں جن میں نجی شعبے کے قرضوں پر منفی اثرات اور نو قیمت بندی / باز قدر پیمائی کے خطرات شامل ہیں۔ مزید بر آں، بالخصوص حکومت کی جانب سے قرضے کی طلب کے باعث نظام کی سیالیت ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈپازٹس کو متحرک کرنے کے لیے بہتر کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ اس ضمن میں حکومت کو مالیاتی یکجائی کے حصول کے لیے اپنے فنڈز کے ذرائع کو متنوع بنانے اور ٹیکس محاصل میں اضافے سمیت متبادل ذرائع سے استفادہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کے لیے، حکومت کو پیداواریت، بر آمدی مسابقت اور قرضوں کی پائیداری کو بہتر بنانے کے لیے مناسب پالیسی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

مالی استحکام کی حرکیات خاصے غیر یقینی اور پیچیدہ عوامل سے مشروط ہیں۔ لہٰذا اسٹیٹ بینک باقاعدہ طور پر وقتاً فوقتاً منظر نامے کا تجزیہ کرتا ہے تاکہ آئندہ دو سے تین برسوں کے دوران مختلف فرضی منظر ناموں میں بینکاری شعبے کی مضبوطی کے اظہاریوں کی ممکنہ راہ کی نشاندہی کی جاسکے۔ کلّی دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ درپیش مسلسل فرضی تناؤ سے بینکاری شعبے کو غیر فعال قرضوں میں اضافے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

تاہم، بالعموم شعبہ بینکاری اور بالخصوص نظامی اعتبار سے بڑے اور اہم بینکوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ متوقع شدید کلّی معاشی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مناسب لچک کا مظاہرہ کریں گے۔ اس شعبے کی مجموعی شرحِ کفایتِ سرمایہ ممکنہ طور پر آئندہ تین برسوں کے لیے نیز معمول کے منظر نامے (جس میں پہلے سے ہی کثیر دباؤ کے عناصر شامل ہیں) اور دباؤ والے کلّی معاشی منظر نامے (جن میں فرضی کلّی-مالی دھچکوں کے ساتھ بیس لائن کو بڑھایا گیا ہے) دونوں کے تحت کم از کم ضوابطی تقاضے سے زائد رہنے کا امکان ہے **(دیکھیے باب 4)**۔

شعبہ بینکاری کے پاس وافر سرمائے اور سیالیت کے ساتھ ساتھ انتظامِ خطر کی صلاحیتیں بھی موجود ہیں جو ایک محتاطیہ ضوابطی فریم ورک کے تحت دہائیوں سے تعمیر کی گئی ہیں اور ماضی میں مختلف قسم کے شدید دباؤ کے خلاف آزمودہ ہیں۔ تاہم، امریکی شعبہ بینکاری میں حالیہ اتار چڑھاؤ ان زد پذیریوں کے بارے میں ایک نئے نقطہ نظر کو اجاگر کرتی ہے جو تیزی سے بدلتے مالی حالات اور فرموں کے کاروباری ماڈل میں کمزوریوں کے تناظر میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ مزید بر آں، پاکستان میں گذشتہ چند برسوں کے دوران شدید موسمی صورتِ حال اور نتیجتاً بھاری نقصانات کے بار بار واقعات معیشت اور مالی شعبے دونوں کے لیے موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اسی طرح ڈجیٹلائزیشن اور ڈجیٹل مالی خدمات میں اضافے کی وجہ سے ٹیکنالوجی اور سائبر خطرات میں اضافہ ایک عالمی رجحان ہے۔ اگرچہ ضوابطی رہنمائی اور نگرانی ان ابھرتے ہوئے خطرات پر توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہے، تاہم مالی اداروں کو بھی انتظامِ خطر کی استعداد کو مناسب طور پر مضبوط بنا کر اور ضروری مالی سہاروں کی تیاری کے ذریعے ان ابھرتے ہوئے اور روایتی خطرات کا فعال طور پر جائزہ لے کر ان میں کمی لاتے ہوئے آپریشنل لچک کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

اطمینان بخش بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا نگرانی کا فریم ورک مالی استحکام کے لیے فرم کے مخصوص اور نظام کے وسیع خطرات کی سرگرم طور پر نگرانی کرتا اور ان کا جائزہ لیتا ہے نیز ان خطرات سے نمٹنے کے لیے اصلاحی اقدامات کرتا ہے۔ بینکاری نظام میں اعتمادِ عامہ کو برقرار رکھنے اور مالی دباؤ کے خلاف اداروں کی مضبوطی کے تحفظ کی خاطر ایک جامع سیفٹی نیٹ فریم ورک بھی موجود ہے۔[9] اس فریم ورک کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کیا جارہا ہے تاکہ مارکیٹ کی صورتِ حال اور ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں سے ہم آہنگ رہے۔ زیرِ جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے خطرات کے حامل کلیدی شعبوں، خاص طور پر موسمیاتی خطرات، سائبر سیکیورٹی، ہنگامی منصوبہ بندی اور بحران کی تیاری کے ساتھ ساتھ عمومی نگرانی کی صلاحیت کے حوالے سے اپنی نگرانی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ (دیکھیے **ضمیمہ-الف**)۔

اسٹیٹ بینک موجودہ خطرات سے آگاہ ہے۔ یہ دستیاب ٹول کٹ اور استعداد کے ساتھ مالی استحکام کو برقرار رکھنے اور معیشت میں قرضے اور مالی خدمات کی ہموار دستیابی کو یقینی بنا کر معاشی نمو کو تقویت دینے کے لیے ضروری اور بروقت اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

[9] مزید تفصیلات کے لیے ایف ایس آر 2021ء کا باکس 3.2 (اسٹیٹ بینک کا فریم ورک برائے نگرانی اور انتظامِ بحران کا فریم ورک) ملاحظہ کیجیے:

باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے گیارھویں لہر (جنوری 2023ء)

(وضاحت: یہ نتائج سروے کے جواب دہندگان کی رائے کو ظاہر کرتے ہیں، نیز اسٹیٹ بینک کے نقطہ نظر کی عکاسی نہیں کرتے

اسٹیٹ بینک نے اپنے ششماہی نظامیاتی خطرے کے سروے (SRS) کی گیارھویں لہر جنوری 2023ء میں مکمل کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مارکیٹ کے شرکا سے خطرے کے حوالے سے تاثرات معلوم کیے جائیں اور مالی نظام کے استحکام پر ان کے اعتماد کو جانچا جاسکے۔ سروے میں حال اور مستقبل (اگلے چھ ماہ کے دوران) کے بارے میں خطرے کے پانچ وسیع زمروں یعنی عالمی، کلی معاشی، مالی منڈیاں، ادارہ جاتی اور عمومی خطرے پر شرکا کے تاثرات معلوم کیے گئے۔

موجودہ لہر کے جواب دہندگان میں مالی اداروں کے سینئر عہدیدار، مالی جرنلسٹ، اور دیگر شامل تھے۔ حوصلہ افزا طور پر موجودہ لہر میں شرکا کی تعداد بڑھ کر 215 ہوگئی (دسویں لہر میں 101 تھی) نیز جوابات کی شرح 53 فیصد تھی (دسویں لہر میں 51 فیصد)۔

نتائج کا خلاصہ:

1۔ فی الوقت مجموعی طور پر جواب دہندگان "مالی منڈیوں کے خطرات" اور "ملکی کلی معاشی خطرے" کے زمروں کو اہم ترین کا درجہ دیتے ہیں۔ (**چارٹ الف**)۔ یہ تاثر اگلے چھ ماہ تک یہی رہے گا کیونکہ جواب دہندگان کے خیال میں خطرات کے یہ دو ذرائع برقرار رہیں گے (**چارٹ ب**)۔

2۔ فی الوقت تمام خطرات میں سے بلند ترین درجے کا خطرہ "شرحِ مبادلہ کا خطرہ" ہے اس کے بعد "ملکی مہنگائی میں اضافے کا خطرہ"، اور " توانائی کے بحران (بجلی اور ایندھن کی قلت)" کے خطرات کا نمبر آتا ہے۔ جواب دہندگان کی کے مطابق اگلے چھ ماہ میں یہ خطرات نیز "سیاسی عدم استحکام" بلند خطرات رہیں گے (**چارٹ ج**)۔

3۔ جواب دہندگان بینکاری نظام کے استحکام کے ساتھ ساتھ پاکستان کے پورے مالی شعبے پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے رہے۔ جواب دہندگان کی بڑی تعداد نے مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضابطہ کار (اسٹیٹ بینک) کی صلاحیت پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔ (**چارٹ د**)۔

4۔ گذشتہ تین لہروں کے نتائج کے موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطرے کی مختلف جہتوں کے حوالے سے جواب دہندگان کا خطرے کا تاثر بالعموم بڑھ گیا ہے، تاہم یہ اضافہ بالخصوص سیاسی عدم استحکام، عدم توازن، مہنگائی اور توانائی کے بحران کے ضمن میں ظاہر ہوا ہے۔ (**چارٹ ہ**)۔

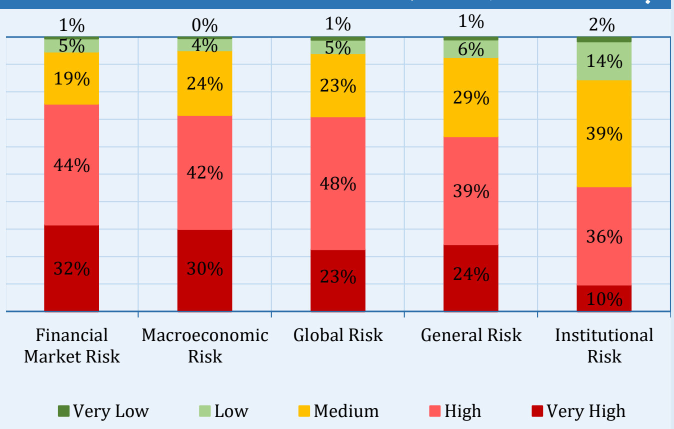

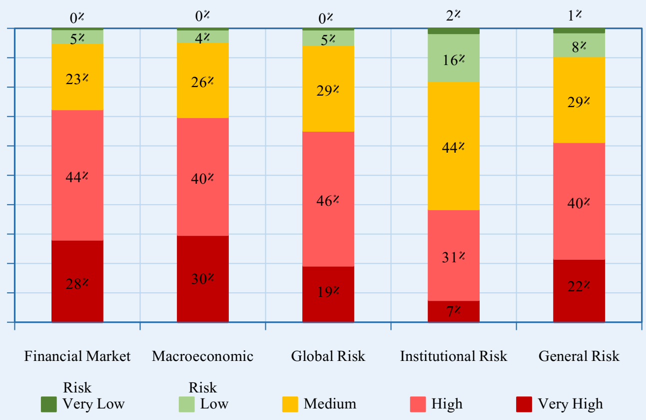

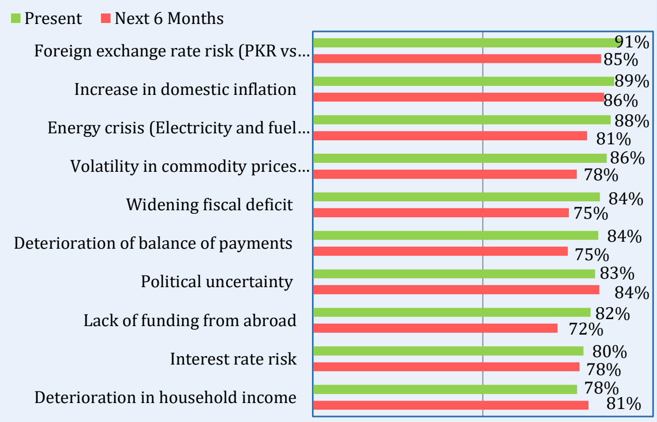

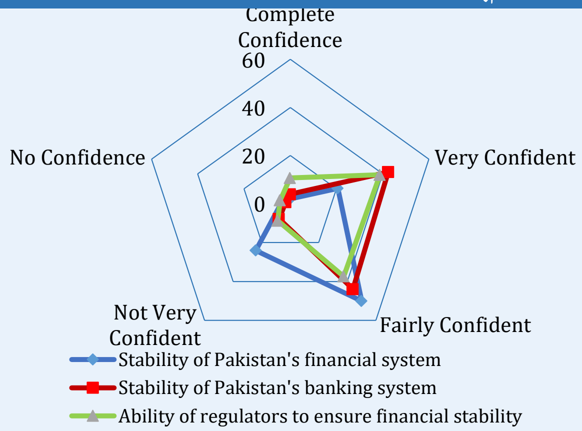

چارٹ ہ: اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کے سروے کے موازنے کا موازنہ (نویں، دسویں اور گیارھویں لہر)

		9th Wave (Jan-22)	10th Wave (Jul-22)	11th Wave (Jan-23)
		Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)
Global Risks	Slowdown in global growth	2.52	2.25	2.17
	Sovereign default risk	2.99	2.51	2.38
	Lack of funding from abroad	2.49	1.93	1.93
	Volatility in commodity prices	1.89	1.77	1.82
Macroeconomic Risks	Slowdown in domestic growth	2.22	2.10	2.00
	Increase in domestic inflation	1.99	1.83	1.67
	Widening fiscal deficit	2.09	1.92	1.79
	Deterioration of BoP	2.11	1.88	1.74
	Sovereign rating downgrade	2.47	2.20	1.98
	Slowdown in corporate sector growth	2.63	2.43	2.22
	Slowdown in infrastructure development	2.75	2.67	2.52
	Deterioration in household savings	2.10	1.99	1.91
	Volatility in real estate prices	2.91	2.69	2.69
	Energy crisis	2.34	1.78	1.73
	Political uncertainty	2.49	1.91	1.75
Financial Market Risks	Foreign exchange rate risk	1.91	1.77	1.54
	Equity price risk	2.64	2.42	2.33
	Interest rate risk	2.18	2.04	1.93
	Liquidity risk	2.62	2.33	2.15

		9th Wave (Jan-22)	10th Wave (Jul-22)	11th Wave (Jan-23)
		Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)
Institutional Risks	Regulatory risk	2.55	2.70	2.67
	Legal risk	2.89	3.02	2.91
	Asset quality deterioration	2.53	2.45	2.29
	Shortfall in capital requirement	2.65	2.55	2.39
	Access to funding (deposit mobilization & borrowings)	2.82	2.71	2.63
	Excessive private sector credit	2.83	2.67	2.62
	Concentration risk in PSC	2.80	2.68	2.63
	Concentration risk in mutual fund	3.11	3.15	3.06
	Operational risk	2.70	2.87	2.76
	Cyber security risk	2.13	2.39	2.34
General Risks	Disruption in financial market	2.79	2.75	2.61
	Terrorism	2.66	2.67	2.41
	Geopolitical risk for Pakistan	2.39	2.28	2.21
	Natural disasters/ Increasing threat of climate change	2.73	2.57	2.34
	Social unrest	2.79	2.43	2.29

1 — Very High; 3 — Medium; 5 — Very Low

باب 1: عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

عالمی معیشت نے 2021ء میں مضبوط نمو حاصل کرنے کے بعد 2022ء میں قابل ذکر کمی کا سامنا کیا۔ اس کمی کے عوامل مہنگائی کی بلند سطح، کورونا کے بعد اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، جغرافیائی و سیاسی تناؤ اور چین میں کورونا وائرس کی لہر کا دوبارہ ابھرنا تھے۔ مہنگائی کے دباؤ نے مرکزی بینکوں کو زری سختی کے ذریعے ردعمل دینے پر مجبور کیا۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں دباؤ والے اقتصادی و مالی حالات رہے جس کے ساتھ ساتھ امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے ان ملکوں کی کرنسیوں کی قدر میں نمایاں کمی واقع ہوئی، قرضوں کی پہلے سے بلند سطح مزید بڑھ گئی اور سرمائے کے اخراج میں اضافہ ہوا۔ عالمی اور ملکی سطح پر ناسازگار حرکیات کے ساتھ 2022ء کے دوران پاکستان کی معاشی بحالی کا عمل معکوس ہوگیا۔ 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایک طرف اچانک آنے والے سیلاب، اور دوسری طرف اقتصادی عدم توازن سے نمٹنے کے لیے کیے گئے استحکام کے اقدامات کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں میں کمی واقع ہوئی خاص طور پر دوسری ششماہی کے دوران۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے، آئی ایم ایف کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر اور بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل تخفیف اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی واقع ہوئی۔ مالیاتی محاذ پر قرضوں کی ادائیگی اور زرِ اعانت کی وجہ سے اخراجات بڑھ گئے چنانچہ زیرِ منصوبہ یکجائی پر عمل نہ کیا جا سکا۔ بیرونی مالی رقوم کی آمد میں کمی کے علاوہ بینکوں کی بیلنس شیٹ پر حکومت کے قرض میں نمایاں اضافہ ہوا۔ قلیل مدتی اقتصادی نتائج کا انحصار ان امور پر ہے: عالمی سطح پر پیش رفت، آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل اور زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں بہتری۔

عالمی سطح پر پیش رفت

عالمی معیشت کی ترقی کی رفتار 2022ء میں اقتصادی اور جغرافیائی و سیاسی چیلنجوں کے سبب رک گئی۔۔۔

عالمی حقیقی پیداوار 2022ء میں 3.4 فیصد بڑھی، جو 2021ء کی حاصل کردہ نمو 6.3 فیصد سے خاصی کم ہے **(چارٹ 1.1)**۔[10]

اگر گذشتہ چار عشروں کے تناظر میں جائزہ لیا جائے تو یہ نمو سست روی کے لحاظ سے بہت نمایاں ہے کیونکہ یہ صرف دو واقعات کے دوران ہونے والی نمو سے کم ہے یعنی 2009ء میں عالمی مالی بحران اور 2020ء میں کووڈ 19 کے تباہ کن واقعات سے **(چارٹ 1.2)**۔ تین اہم عوامل نے واقعات کے ایک سلسلے کو مہمیز دی جس سے عالمی نمو میں اس بڑے پیمانے پر سست روی آئی۔

چارٹ 1.1: عالمی نمو کی رفتار دھیمی پڑ چکی ہے

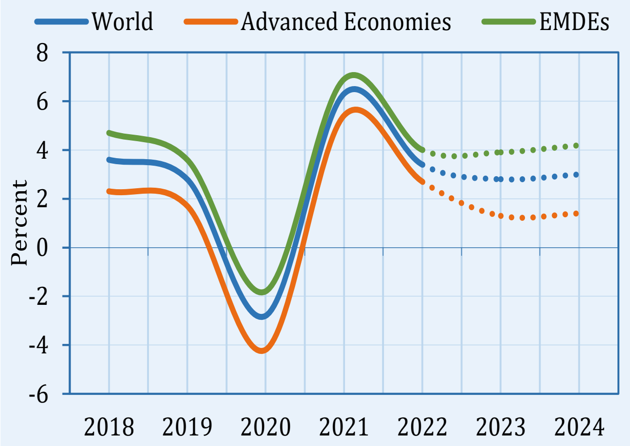

Source: World Economic Outlook, IMF, April 2023

چارٹ 1.2: پیداواری نمو کم ہو گئی

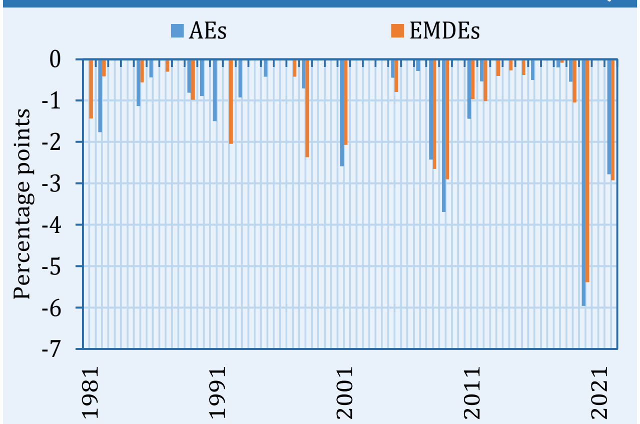

Source: World Economic Outlook Database, IMF, April 2023

[10] عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) ورلڈ اکنامک آؤٹ لک: مالی لحاظ سے پریشان بحالی (A Rocky Recovery)۔ واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے لیے https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023

روس یوکرین جنگ اس سست روی کا ایک اہم سبب تھا۔۔۔

سب سے پہلے، روس یوکرین جنگ نے عالمی اقتصادی منظر نامے کو متاثر کیا جس سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، غیر یقینی صورت حال میں اضافہ اور بریگزٹ اور امریکہ چین تجارتی تناؤ کے بعد شروع ہونے والے معاشی تقسیم کے جاری عمل میں مزید اضافہ ہوا۔

۔۔۔ نتیجتاً سکڑاؤ والی زری پالیسی مخصوص اقتصادی و مالی حالات کا مزید سبب بنی۔۔۔

دوسری بات یہ ہے کہ کووڈ 19 کے بعد پیدا ہونے والی وسیع اور مستقل مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے دنیا بھر میں سکڑاؤ والی زری پالیسی بیک وقت اپنائی گئی۔ طلب اور رسد دونوں طرح کے عوامل مہنگائی کی وجہ بنے۔ کووڈ کی وجہ سے آنے والی کساد بازاری کا مقابلہ کرنے کے لیے معاشی محرکات بڑھانے کے تاریخی اقدامات کیے گئے، نیز رُکی ہوئی طلب (pent-up demand) نے بھی اپنا اثر ڈالا۔ یہ چیزیں طلبی عوامل کا سبب بنیں۔ رسدی عوامل یہ تھے: کووڈ کی وجہ سے سپلائی چین میں خلل، کووڈ کے دوران توانائی کے شعبے اور صنعتِ جہاز رانی میں سرمایہ کاری کی کمی، نیز روس یوکرین جنگ، جس کی بنا پر مہنگائی پر قابو پانے کے لیے قوزی اور غیر قوزی اقدامات عالمی سطح پر کیے گئے۔

۔۔۔ اور چین میں کووڈ کی دوبارہ ابھرتی لہروں نے عالمی اقتصادی چیلنجوں کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔۔۔

تیسری بات یہ کہ دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت چین نے 2022ء میں صرف 3.0 فیصد شرح نمو حاصل کی جو کووڈ سے قبل کی اوسط شرح نمو 7.7 فیصد سے بہت کم ہے۔[11] کووڈ کی دوبارہ ابھرنے والی لہریں اور ان کے نتیجے میں لاک ڈاؤن چینی معیشت میں سست روی کے اہم عوامل تھے۔ اس کے علاوہ غیر معمولی خشک سالی اور پراپرٹی کے شعبے میں دباؤ نے بھی چین میں معاشی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔[12]

ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں دونوں میں نمو میں کئی عشروں کی تیسری سب سے بڑی کمی ہوئی۔۔۔

ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کو شرحِ نمو میں گذشتہ چار دہائیوں سے زائد عرصے کی تیسری سب سے بڑی کمی کا سامنا کرنا پڑا (**چارٹ 1.2**)۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سے امریکہ نے نمو میں 2022ء میں سب سے زیادہ کمی دیکھی۔ اس کے بعد برطانیہ، یورو خطہ اور جاپان کا نمبر ہے۔ ان ملکوں میں نمو میں کمی کا مشاہدہ کیا گیا کیونکہ i) وہاں بلند مہنگائی نے صارفین کے اعتماد اور ان کی قوتِ خرید کو نمایاں طور پر متاثر کیا جس کی وجہ سے طلب میں مزید کمی پیدا ہوئی، اور ii) یورپ میں گیس کی فراہمی میں خلل آیا جس نے توانائی کی قیمتوں اور مہنگائی کو بڑھاوا دیا جس نے بالآخر صنعتی پیداوار کو متاثر کیا۔

عالمی سطح پر سست روی سے متاثر ہو کر 2022ء کے دوران ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک صرف 4.0 فیصد نمو حاصل کر سکے جبکہ انہوں نے گذشتہ سال 6.9 فیصد کی مضبوط نمو حاصل کی تھی۔ صفِ اول کے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں، روس کو نمو میں سب سے بڑی کمی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد ترکی اور چین آئے (**جدول 1.1**)۔

جدول 1.1: عالمی معیشت: حقیقی جی ڈی پی کی نمو

فیصد	2021ء	2022ء	2023ء*	2024ء*
دنیا	6.3	3	3	3
ترقی یافتہ ممالک	5.4	3	1	1
ابھرتی ہوئی معیشتیں	6.9	4	4	4
ابھرتی ہوئی ایشیائی معیشتیں	7.5	4.4	5.3	5.1
امریکہ	5.9	2.1	1.6	1.1
یوروخطہ	5.4	3.5	0.8	1.4
برطانیہ	7.6	4.0	(0.3)	1.0
جاپان	2.1	1.1	1.3	1.0
چین	8.4	3.0	5.2	4.5
ترکیہ	11.4	5.6	2.7	3.6
بھارت	9.1	6.8	5.9	6.3
روس	5.6	(2.1)	0.7	1.3
سعودی عرب	3.9	8.7	3.1	3.1
عرب امارات	3.9	7.4	3.5	3.9
پاکستان	5.7	6.0	0.5	3.5

ماخذ: آئی ایم ایف، عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل 2023ء

* پیش گوئی

۔۔۔ تاہم جی سی سی ممالک میں نمو کی رفتار جاری رہی

خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) میں نمو کی رفتار جاری رہی کیونکہ 2022ء کے دوران ان کی پیداوار میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا جو ایک سال پہلے 3.5 فیصد تھا (**جدول 1.2**)۔

[11] 2010ء سے 2019ء تک جی ڈی پی کی اوسط شرح نمو۔

[12] عالمی بینک، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات. واشنگٹن ، جنوری۔ تفصیلات کے لیے https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content

جدول 1.2: خلیج تعاون کونسل کی میکرو اکنامک کارکردگی

	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء*	2024ء*
حقیقی جی ڈی پی (سالانہ شرح نمو)	(4.7)	3.5	7.7	2.9	3.3
جاری حسابات کا توازن (جی ڈی پی کا فیصد)	(1.1)	8.6	15.2	8.6	6.5
مالیاتی توازن (جی ڈی پی کا فیصد)	(8.0)	0.0	6.0	2.4	1.6
تیل کی قیمت (امریکی ڈالر فی بیرل)**	41.3	69.1	97.1	–	–
مہنگائی (سالانہ اوسط، فیصد)	1.3	2.2	3.3	2.9	2.3

ماخذ: علاقائی اقتصادی منظر نامہ، مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا، آئی ایم ایف، مئی 2023ء اور عالمی بینک

* آئی ایم ایف کی پیش گوئی

** برطانوی برینٹ، دبئی فتح اور ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ کروڈ آئل کے نرخوں کا اوسط

2022ء کی پہلی ششماہی میں تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے علاوہ پیداوار بڑھنے سے ان معیشتوں کو اہم مدد ملی۔ روس یوکرین جنگ سے خطے کو فائدہ ہوا کیونکہ یورپی ممالک نے روس سے تیل کی خریداری کم کر دی تھی۔[13] نیز تیل سے قطع نظر دوسرے شعبوں میں ترقی کو فروغ ملا جیسے دبئی میں سیاحتی سرگرمیوں میں بحالی اور قطر میں فیفا ورلڈ کپ کے اثرات نے بھی ان ممالک کی نمو میں حصہ لیا۔

چارٹ 1.3: مہنگائی کا عالمی دباؤ 2022ء میں مزید شدید ہو گیا

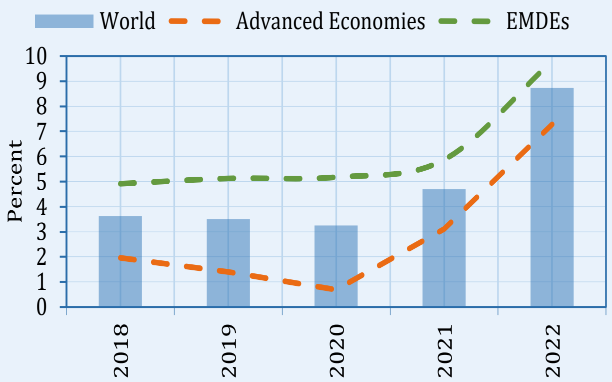

Source World Economic Outlook database, IMF, April 2023

مہنگائی عالمی معیشت کے لیے ایک اہم چیلنج بن گئی اور کئی عشروں کی بلند ترین سطح سے آگے نکل گئی ---

تقریباً تمام معیشتوں میں 2022ء کے دوران مہنگائی بڑھی۔ مہنگائی کی عالمی سطح گذشتہ سال کی 4.7 فیصد کے مقابلے میں 2022ء میں 8.7 فیصد رہی **(چارٹ 1.3)**۔ طلب اور رسد کے مختلف عوامل کے امتزاج سے بھی مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہوا۔ طلب کے پہلو سے، نرم مالیاتی اور زری پالیسیوں کے ذریعے پالیسی تعاون اہم عنصر تھا۔[14] رسد کے پہلو سے، سپلائی چین میں پہلے سے خلل تھا جو روس-یوکرین جنگ کی وجہ سے بڑھ گیا، اس نے توانائی اور خوراک کی قیمتوں کو بڑھاوا دیا **(چارٹ 1.4)**۔ اس کے علاوہ بہت سے خطوں میں قوزی گرانی کی سطح بلند رہی جس کی وجہ لیبر مارکیٹ کے سخت حالات اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسی کی قدر میں نمایاں تھی اور اس کا سبب ڈالر والے اثاثوں پر زائد شرح سود تھی۔ چنانچہ 2022ء کے دوران ترقی یافتہ ملکوں میں مہنگائی کی شرح 7.3 فیصد تک جا پہنچی جو 1982ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ امریکہ میں توانائی اور خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ ساتھ لیبر مارکیٹ میں سختی کی وجہ سے 2022ء میں کئی عشروں کی بلند ترین مہنگائی 8.0 فیصد ہوئی۔ یورو خطے میں روس سے قدرتی گیس کی فراہمی میں خلل کی وجہ سے توانائی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا **(چارٹ 1.5)**۔

چارٹ 1.4: اجناس کے بین الاقوامی نرخوں کا اشاریہ

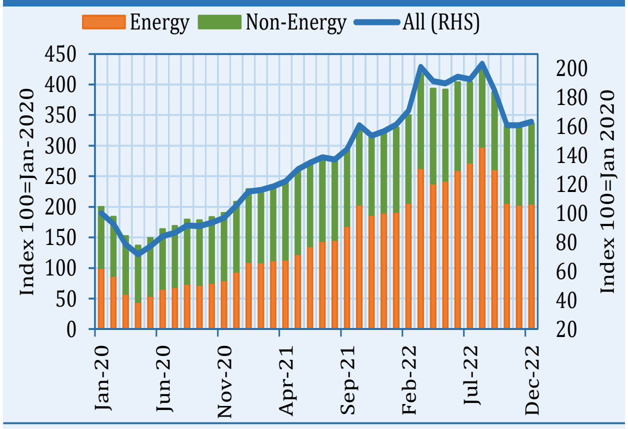

Source: IMF

ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں مہنگائی تیزی سے بڑھ کر 2022ء میں 9.8 فیصد تک پہنچ گئی - جو گذشتہ دو عشروں کی بلند ترین سطح ہے۔ تاہم، چین میں مہنگائی دیگر ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے مقابلے میں کم رہی، کیونکہ چین میں کووڈ انفیکشن کے پس منظر میں صفر کووڈ پالیسی کی وجہ سے صارفین کی مانگ قابو میں رہی۔ چین میں کم مہنگائی نے عالمی مہنگائی کے اعداد و شمار کو بھی کم کیا۔

--- مرکزی بینکوں کو سابقہ نرم زری پالیسی کو تیزی سے تبدیل کرنے کی ترغیب ملی ---

2022ء کے آغاز تک یہ واضح ہو گیا تھا کہ مہنگائی کا ابھرتا ہوا دباؤ عارضی نوعیت کا نہیں ہے اور قیمتوں اور معاشی استحکام کو برقرار رکھنے اور مہنگائی کی توقعات کو بے قابو ہونے سے بچانے کے لیے مضبوط پالیسی ردعمل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ ملکوں میں مرکزی بینکوں نے 2021ء میں زری سختی کا آغاز

[13] عالمی مالیاتی فنڈ (2022ء) علاقائی اقتصادی نقطہ نظر (مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا)۔ واشنگٹن ، اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے
https://www.imf.org/en/Publications/REO/MECA/Issues/2022/10/13/regional-economic-outlook-mcd-october-2022

[14] عالمی بینک، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات .واشنگٹن ، جنوری۔ تفصیلات کے لیے
https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content

چارٹ 1.5: ترقی یافتہ ملکوں میں مہنگائی 30 سال کی بلند سطح تک جا پہنچی

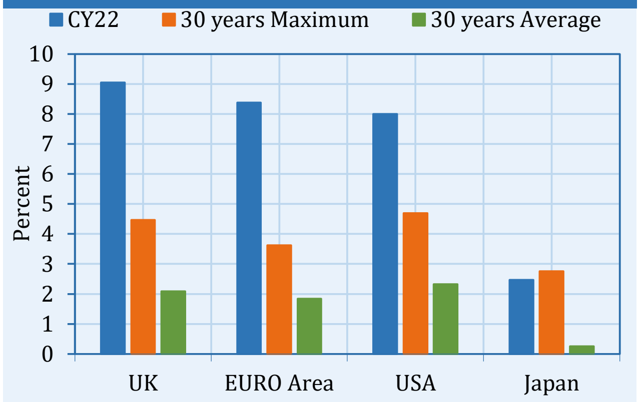

Source: Bank for International Settlements

کیا۔ 2022ء کے دوران زری سختی کی پالیسی کو مزید تقویت ملی اور پالیسی ریٹ میں اضافہ کرنے کا دائرہ بڑھ گیا۔ دنیا بھر میں زری پالیسی کے موقف کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی بینکوں نے 2022ء کے دوران شرح سود میں 367 مرتبہ اضافے کا اعلان کیا(**چارٹ 1.6**)۔[15]

--- جس کے نتیجے میں عالمی مالی صورتِ حال سخت ہوتی چلی گئی ---

مہنگائی بڑھنے پر مرکزی بینکوں کے جارحانہ ردِ عمل سے شرح سود میں اضافہ ہوا اور مالی صورتِ حال سخت ہوگئی (**چارٹ 1.7**)۔[16] تاہم، 2022ء کے آخر میں حالات کچھ بہتر ہوئے جس سے فیڈرل ریزرو فنڈز کی شرح میں کمی کی مارکیٹ کی توقعات ظاہر ہوئیں۔[17]

--- چنانچہ یہ ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں سے سرمائے کے اخراج اور شرح مبادلہ میں کمی کا سبب بنی ---

عالمی مالی حالات میں نمایاں سختی اور امریکی ڈالر کی قدر میں خاصے اضافے کی وجہ سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں سے سرمائے کا ریکارڈ اخراج ہوا (**چارٹ 1.8**)۔[18] اس کے نتیجے میں، بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیاں امریکی ڈالر کے مقابلے میں گر گئیں حالانکہ ان مقامی کرنسیوں کو سہارا دینے کے لیے زرِ مبادلہ ذخائر میں معقول سیالیت لائی گئی تھی۔[19] جن ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی مالیاتی گنجائش محدود تھی ان میں شرحِ مبادلہ کا دباؤ خاص طور پر نمایاں تھا۔ جن ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے تین فیصد سے زیادہ تھا وہاں کرنسی کی قدر کم خسارے والے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی نسبت آٹھ گنا زیادہ گری۔ تاہم ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں سے 2022ء کے آخر میں سرمائے کے بہاؤ میں بہتری آنا شروع ہوگئی کیونکہ امریکی ڈالر کی قدر میں اعتدال آ گیا۔

چارٹ 1.6: دنیا بھر میں مرکزی بینکوں کے پالیسی ریٹ پر فیصلے

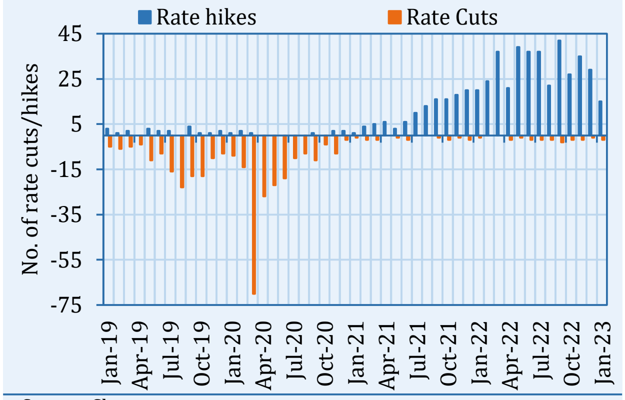

Source: Cbrates

چارٹ 1.7: مالی صورتِ حال کا اشاریہ

Source:fred.stlouisfed.org

15 تجزیہ مرکزی بینکوں کے اعداد و شمار Cbrates.com پر مبنی ہے۔

16 شکاگو فیڈ نیشنل فنانشل کنڈیشنز انڈیکس (این ایف سی آئی) امریکہ کی منی مارکیٹوں، قرضوں اور ایکوئٹی مارکیٹوں اور روایتی اور "شیڈو" بینکاری نظاموں میں مالی حالات پر جامع ہفتہ وار اپ ڈیٹ دیتا ہے۔ این ایف سی آئی کی طرف سے مثبت قدریں اوسط سے زیادہ سخت مالی حالات کی نشاندہی کرتی ہیں، جبکہ منفی قدروں کا مطلب اوسط سے زیادہ نرم مالی حالات ہیں۔

17 عالمی مالیاتی فنڈ، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات .واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/01/31/world-economic-outlook-update-january-2023

18 عالمی بینک، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات .واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content

19 تقریباً 20 فیصد ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں نے اپنے 15 فیصد سے زائد مجموعی سرکاری ذخائر استعمال (liquidated) کر لیے۔ ماخذ: عالمی بینک (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، جنوری، تفصیلات کے لیے https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content

چارٹ 1.8: ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی میں تیز رفتار سختی نے ابھرتے ہوئے ملکوں کے لیے مشکلات پیدا کیں

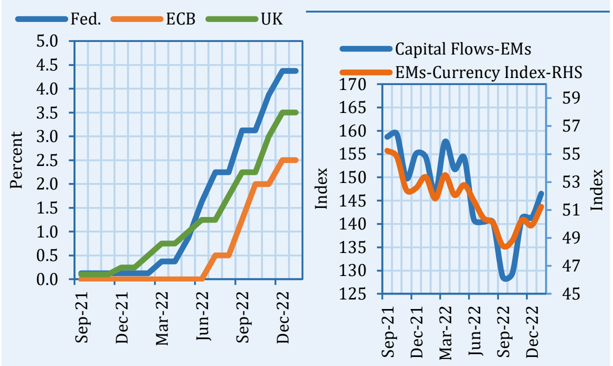

Source:cbrates.com

Source: Bloomberg

--- ساتھ ساتھ ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں ایکویٹی کی قیمتوں میں یکساں کمی آئی ---

ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ ملکوں کے ایکویٹی قیمت کے اشاریے 2022ء کے دوران بالترتیب 22.4 فیصد اور 19.5 فیصد گر گئے۔ بلند مہنگائی، شرح سود میں جارحانہ اضافہ اور غیر یقینی معاشی حالات سارا سال سرمایہ کاروں کے احساسات پر اثر انداز ہوئے (**چارٹ 1.9**)۔ خاص طور پر، اگست 2022ء میں اسٹاک کی قیمتیں تیزی سے گریں کیونکہ فیڈرل ریزرو نے اشارہ دیا تھا کہ شرح بلند رہے گی۔[20]

چارٹ 1.9: ایکویٹی پرائس انڈیکس

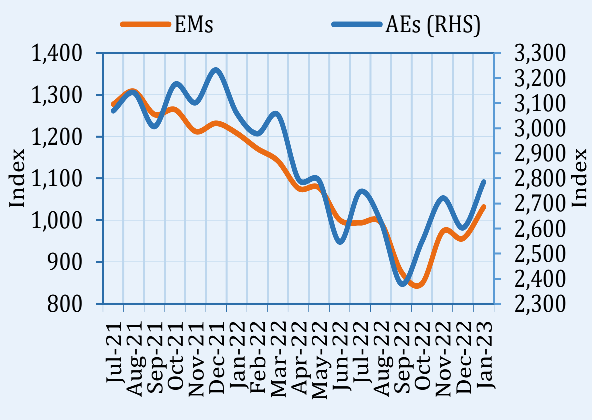

Source; Bloomberg

تاہم 2022ء کی آخری سہ ماہی میں مہنگائی کے دباؤ میں کمی اور شرح سود میں متوقع کمی کے باعث صورتِ حال بہتر ہوئی: اس آخری سہ ماہی میں ایکویٹی کی قیمتیں بحال ہونے لگیں۔[21]

ترقی یافتہ ملکوں کے سرکاری قرضوں میں قدرے بہتری آئی تاہم ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے قرضے بلند رہے ---

کووڈ 19 کی آمد اور اس کے بعد سے جارحانہ عالمی مالیاتی ردعمل سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ ملکوں دونوں میں سرکاری قرضوں میں خاصا اضافہ ہوا۔ جب کووڈ سے متعلق اقدامات ختم ہونے اور 22-2021ء کے دوران جی ڈی پی میں مضبوط نامیہ نمو ہوئی تو ساتھ ہی عالمی سطح پر سرکاری قرضوں کا تناسب 2022ء میں گر کر 92.1 فیصد رہ گیا جو 2020ء میں 99.7 فیصد اور 2019ء میں 84.3 فیصد رہا تھا۔[22]

تاہم، مختلف آمدنی والے طبقوں میں سرکاری قرض کی حرکیات نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سرکاری قرضوں کا تناسب 2022ء میں بھی کم ہوتا رہا، لیکن عالمی وبا سے پہلے کی سطح سے اوپر ہی رہا۔ قرضوں کے تناسب میں مسلسل کمی کا بنیادی سبب 2022ء میں قرضوں میں کمی کے علاوہ 2021ء میں نمو کی بحالی اور 2022ء میں مہنگائی میں تیزی سے اضافہ تھا۔[23] تاہم، ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں جی ڈی پی بمقابلہ قرض کا تناسب معمولی سا بڑھ گیا (**چارٹ 1.10**) جو 2021ء کے 64.3 فیصد سے بڑھ کر 2022ء میں 64.6 فیصد ہو گیا۔

--- جس نے ابھرتے ہوئے کمزور ترقی پذیر ملکوں کے لیے قرضوں کی ادائیگی کا بوجھ خاصا بڑھا دیا

ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے قرضوں میں یہ اضافہ اس لیے بھی ہوا کہ ان ملکوں کی کرنسی امریکی ڈالر کے مقابلے میں گری اور ساتھ ساتھ ان کو مخصوص مسائل درپیش رہے۔ بہت سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی حکومتوں کو ہمت آزما اقتصادی و مالی ماحول کا سامنا ہے جس کی خصوصیات اجناس کی بلند قیمتیں، سخت مالی حالات اور بہت سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی کرنسیوں پر نتیجتاً دباؤ پڑنا ہیں۔ موجودہ کلی عالمی مالی ماحول نے کمزور ریاستوں کے لیے قرضوں کی ادائیگی خاصا ہمت آزما بنا دی ہے۔[24] ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی سود کی ادائیگی 2021ء میں 175.2 ارب ڈالر بڑھ گئی تھی جو 2022ء میں 273.8 ارب ڈالر اضافے سے 287.2،4 ارب ڈالر تک

---

[20] زری پالیسی اور قیمتوں کے استحکام پر سربراہ پاول کی تقریر (26 اگست، 2022ء)- فیڈرل ریزرو بورڈ۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے

https://www.federalreserve.gov/newsevents/speech/powell20220826a.htm

[21] عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات ، واشنگٹن ، جنوری ۔ تفصیلات کے لیے

https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/01/31/world-economic-outlook-update-january-2023

[22] عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) مالیاتی زری رپورٹ ، واشنگٹن ، اپریل ۔ تفصیلات کے لیے

https://www.imf.org/en/Publications/FM/Issues/2023/04/03/fiscal-monitor-april-2023

[23] چونکہ 2021ء میں مہنگائی اور معاشی سرگرمی ایک ساتھ بڑھیں اس لیے نامیہ جی ڈی پی میں تبدیلی آئی اور قرضوں کے تناسب میں کمی واقع ہوئی۔

[24] عالمی مالیاتی فنڈ (2022ء) آئی ایم ایف کی سالانہ رپورٹ: بحران در بحران۔ واشنگٹن۔ تفصیلات کے لیے

https://www.imf.org/external/pubs/ft/ar/2022/

چلی گئی۔خود مختار ریاستوں پر قرضے کی ادائیگی کے دباؤ کے ساتھ ساتھ، امریکہ کے بینکاری شعبے میں حالیہ دباؤ[25] اور کریڈٹ سوئس کی ریزولوشن سے دشوار اقتصادی و مالی ماحول میں موجود مالی استحکام کے خطرات ظاہر ہوتے ہیں۔

چارٹ 1.10: عمومی سرکاری قرضہ

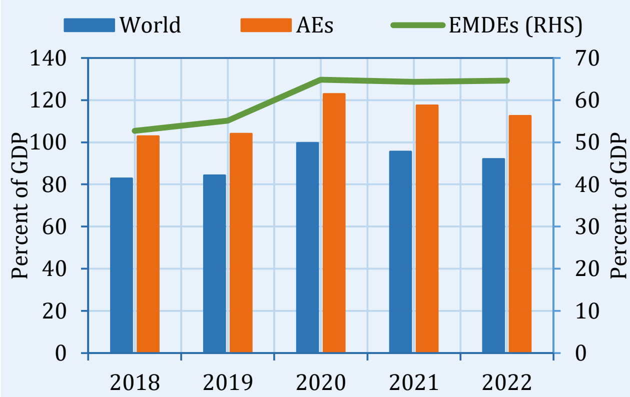

Source: Fiscal Monitor, IMF, April 2023

ملکی پیش رفت

2022ء کے آغاز میں عالمی وبا کے بعد بحالی کے باعث معاشی سرگرمیوں کی سطح بلند تھی ---

کووڈ 19 وبا سے نکلنے کے بعد پاکستان کی معاشی بحالی قابل ذکر رہی کیونکہ وبا کے دوران بہتر انتظامات اور معاشی سرگرمیوں کو مہمیز دینے کے اقدامات کیے گئے۔ مالی سال 21ء میں معیشت کی شرحِ نمو 5.8 فیصد رہی اور مالی سال 22ء میں بھی نمو کی رفتار 6.1 فیصد اضافے کے ساتھ برقرار رہی۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے اس نمو کے اہم محرکات تھے، جبکہ شعبہ خدمات کو بھی بڑے پیمانے کی اشیاسازی اور بڑھتی ہوئی زرعی پیداوار سے تقویت ملی۔(جدول 1.3، چارٹ 1.11)

--- تاہم بیرونی اور اندرونی عوامل کا امتزاج کلی معاشی حالات کی خرابی اور نمو میں کمی کا باعث بنا ---

اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل دھچکے، منصوبہ بندی کے بغیر مالی محرکات، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر اور ملکی سیاسی عدم استحکام نے 2022ء کے دوران معاشی ترقی کی پائیداری کو کمزور کر دیا۔ان تبدیلیوں کے نتیجے میں بیرونی کھاتوں پر دباؤ بڑھا اور مالیاتی خسارے میں اضافے کے ساتھ ساتھ کرنسی کی قدر میں کمی آئی جبکہ مہنگائی میں توقع سے زیادہ اضافہ ہوا۔بڑھتے ہوئے عدم توازن اور بڑھتی ہوئی غیر یقینی معاشی

جدول 1.3: پاکستان کے اہم معاشی اظہاریے*

	2018ء	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء
حقیقی شعبہ	**(فیصد)**				
حقیقی جی ڈی پی کی نمو (مالی سال)	6.1	3.1	(0.9)	5.8	6.1
صنعتی شعبے کی نمو (مالی سال)	9.2	0.2	(5.8)	8.2	6.8
زرعی شعبے کی نمو (مالی سال)	3.9	0.9	3.9	3.5	4.3
خدمات کے شعبے کی نمو (مالی سال)	6.0	5.0	(1.2)	5.9	6.6
بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو (سال بسال اوسط)	3.8	1.9	(9.0)	17.5	6.0
مہنگائی (سال بسال اوسط)	5.3	9.4	9.5	9.5	19.7
بیرونی شعبہ	**(ارب امریکی ڈالر)**				
اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت)	7.2	11.3	13.4	17.7	6.5
جاری حسابات کا توازن	-18.8	-7.1	-0.7	-12.3	-12.1
برآمدات (اشیا اور خدمات)	30.8	30.7	27.3	35.6	38.8
درآمدات (اشیا اور خدمات)	68.4	58.0	52.1	76.4	76.3
ترسیلات	21.0	22.1	25.9	31.1	29.6
پاکستانی روپے/ڈالر کی شرح (سالانہ اوسط)	122	150	162	163	207
مالیاتی شعبہ	**(فیصد)**				
مالیاتی خسارہ (فیصد جی ڈی پی، مالی سال)	(6.5)	(9.1)	(8.1)	(7.1)	(7.9)
محاصل کی نمو (سال بسال)	(3.0)	12.3	10.1	17.5	16.9
اخراجات کی نمو (سال بسال)	6.0	18.9	9.4	11.3	31.1
زری شعبہ	**(فیصد، اور ٹریلین روپے)**				
نجی شعبے کو قرضہ (سال بسال نمو)	19.1	5.2	4.7	19.6	13.4
مالکاری	2.5	3.4	3.5	3.6	5.6
ملکی	1.9	2.7	2.7	1.7	5.7
بیرونی	0.6	0.7	0.8	1.9	(0.1)

* تمام اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں، بصورتِ دیگر بیان کر دیا گیا ہے۔

ماخذ: وزارتِ خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، اسٹیٹ بینک

چارٹ 1.11: جی ڈی پی کی نمو اور اس میں شعبوں کا حصہ

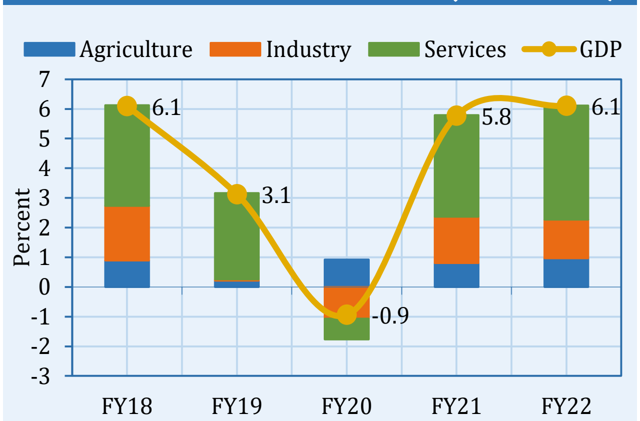

Source: PBS

[25] امریکہ میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے متعدد علاقائی بینک 2013ء کی پہلی سہ ماہی میں سود کی شرحوں میں تیزی سے اضافے، فنڈنگ کے اخراجات بڑھنے، عرصیتوں کی عدم مطابقت وغیرہ کی وجہ سے طویل مدتی اثاثوں پر نظر ثانی کے نقصانات کی وجہ سے بند ہو گئے۔

صورتِ حال کے جواب میں جو پالیسی اقدامات کیے گئے ان سے 2022ء کی دوسری ششماہی میں معاشی نمو سست ہوئی۔

چارٹ1.12: بڑے پیمانے کی اشیاسازی اور شرحِ قرض گاری

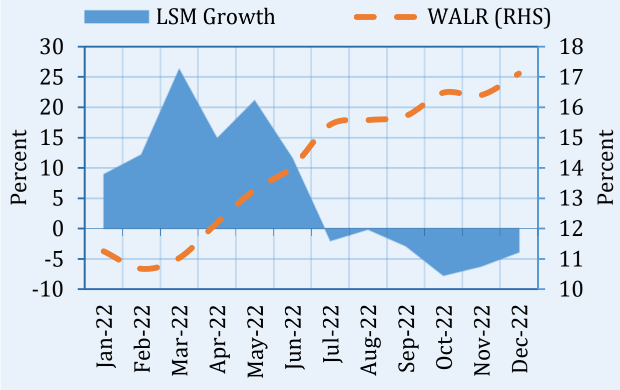

WALR=Weighted Average Lending Rate, Source: PBS and SBP

کووڈ کے بعد بحالی کے تناظر میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران 15.8 فیصد اوسط نمو ہوئی تاہم دوسری ششماہی میں یہ 3.8 فیصد سکڑ گئی کیونکہ کلی اقتصادی حالات خراب ہو گئے اور استحکام کے اقدامات پر زور دیا جانے لگا (**جدول 1.4** ، **چارٹ1.12**)۔ مزید برآں کاروباری اعتماد کا اشاریہ اپریل 2020ء کے بعد سے اپنی پست ترین سطح پر آ گیا جب کووڈ وبا شروع ہوئی تھی۔

مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2022ء میں 6 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2021ء میں 17.5 فیصد ہوئی تھی۔ یہ نمو ملی جلی تھی کیونکہ 22 شعبوں میں سے 10 شعبوں میں نمو کم رہی تھی۔ نمو میں آگے آگے ملبوسات (69 فیصد) اور فرنیچر کے شعبے (142 فیصد) رہے، جبکہ ٹیکسٹائل (منفی 3.3 فیصد) اور کوئلہ / پٹرولیم شعبے (منفی 5.5 فیصد) پیچھے کی طرف گئے (**چارٹ1.13**)۔

چارٹ1.13: بڑے پیمانے کی اشیاسازی، شعبہ وار نمو

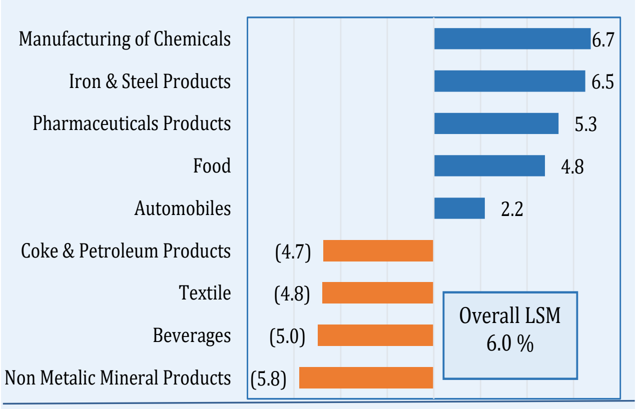

Source: PBS

جدول1.4: حکومت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے استحکامی اقدامات

نمبر شمار	اقدامات
I	ستمبر 2021ء سے دسمبر 2022ء تک پالیسی ریٹ میں 900 بی پی ایس اضافہ
II	نومبر 2021ء میں مطلوبہ نقد محفوظ (سی آر آر) 5 فیصد سے 6 فیصد کیا۔
III	کووڈ سے متعلق نومالکاری اسکیموں اور محتاطیہ اقدامات کا 2021ء سے 2022ء تک خاتمہ
IV	سو فیصد کیش مارجن کی شرط والی درآمدی اشیا کی فہرست میں اپریل 2022ء میں اضافہ (بعد ازاں اگست 2022ء میں شرط نرم کی گئی اور مارچ 2023ء میں اسے ہٹا لیا گیا)
V	صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط ستمبر 2021ء میں سخت کیے گئے
VI	ایل ٹی ایف ایف اور ای ایف ایس کی شرحوں میں اضافہ (اپریل 2022ء) جنہیں بعد ازاں پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا گیا
VII	پُر تعیش اشیا کی درآمد پر ڈیوٹی میں جولائی 2022ء میں اضافہ
VIII	غیر ضروری اشیا کی درآمد کے لیے اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت مئی 2022ء میں لازمی ہو گئی (بعد ازاں دسمبر 2022ء میں یہ شرط ہٹا لی گئی)
IX	وزارتِ تجارت نے مئی 2022ء میں بعض اشیا کی درآمد پر عبوری پابندی عائد کر دی۔

ماخذ: حکومتِ پاکستان اور اسٹیٹ بینک

--- سیلاب نے مجموعی معاشی حالات کو مزید خراب کردیا ---

ماحول کی تبدیلی اور نتیجتاً بارشوں کی کثرت اور ان کی مقدار میں اضافے کی وجہ سے 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک میں بڑے پیمانے پر سیلاب آئے۔ سیلاب سے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچنے کے علاوہ کھڑی فصلوں والی زمینیں بڑے پیمانے پر زیر آب آ گئیں۔ اس طرح معاشی عدم توازن کئی طرح سے بڑھ گیا۔ پہلا یہ کہ، زرعی رسدی زنجیر میں خلل پڑنے سے غذائی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔ دوسرا، یہ کہ ملکی زرعی پیداوار کو پہنچنے والے نقصان نے برآمدات کو متاثر کیا اور بعض زرعی مصنوعات درآمد کرنے کی ضرورت پڑی جس نے پہلے ہی سے تناؤ کے شکار بیرونی کھاتوں پر مزید دباؤ ڈالا۔

--- جس سے بلند اور وسیع البنیاد مہنگائی ہوئی

اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی دگنی سے زائد بڑھ کر 2022ء میں 19.7 فیصد تک جا پہنچی جو 2021ء میں 9.5 فیصد تھی۔ سی پی آئی باسکٹ کی بیشتر اشیا میں دوہندسی مہنگائی ہوئی۔ ان اشیا میں اہم حصہ ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ / یوٹیلیٹی اور غذائی گروپوں نے ڈالا (**چارٹ1.14**)۔ کووڈ جانے کے بعد معیشت کی بحالی کے سبب مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ رسدی دھچکے بھی آئے جو سیلاب، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی کا نتیجہ تھے جس سے مہنگائی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

حکومت کی جانب سے ایندھن اور توانائی کی قیمتوں پر زرِ اعانت واپس لینے سے بھی 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران توانائی کی قیمتوں اور مجموعی مہنگائی کی شرح میں اضافہ ہوا(**چارٹ1.15**)۔

چارٹ 1.14: اجزا کی اوسط مہنگائی

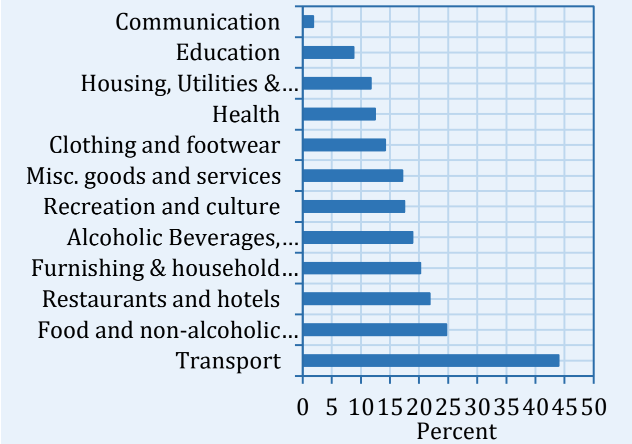

Source: PBS

--- بڑھتے ہوئے کلی معاشی عدم توازن نے مناسب پالیسی ردعمل کی ضرورت اجاگر کی ---

اسٹیٹ بینک نے 2021ء کی تیسری سہ ماہی تک پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھنے کے بعد ستمبر 2021 ء میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر نرم پالیسی موقف تبدیل کر دیا۔ جب 2022ء کا آغاز ہوا تو یہ واضح ہو چکا تھا کہ مہنگائی کا دباؤ مستقل اور زیادہ تھا۔

مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے جارحانہ سختی اختیار کی اور دسمبر 2022ء تک پالیسی ریٹ 900 بی پی ایس بڑھا کر 16 فیصد تک پہنچا دیا (**چارٹ 1.16**)۔[26] اس دوران کلی اقتصادی عدم توازن کو اعتدال پر لانے کے لیے زری پالیسی کے علاوہ متعدد محتاطیہ اور انتظامی اقدامات کیے گئے (**جدول 1.4**)۔

--- جس کا نتیجہ نجی شعبے کے قرضوں کی سست نمو کی صورت میں نکلا

نجی شعبے کے قرضوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کی پہلی ششماہی میں کووڈ کے محرکات کا اثر کم ہو گیا۔ 2022ء کی دوسری ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کی نامیہ نمو میں کمی آئی، جسے مہنگائی کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جائے تو یہ درحقیقت سکڑاؤ کی عکاسی کرتی ہے (**چارٹ 1.17**)۔ یہ سست روی شرح سود میں اضافے اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے آئی جبکہ حکومت کو مالی ضروریات کی وجہ سے بینک قرضوں کی طلب بھی زیادہ رہی۔ مجموعی بنیاد پر نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں کی شرح نمو 2022ء میں معتدل ہو کر 13.4 فیصد رہ گئی جبکہ 2021ء میں یہ شرح 19.6 فیصد تھی۔

چارٹ 1.15: مہنگائی، شرحِ مبادلہ اور اجناس کے نرخ

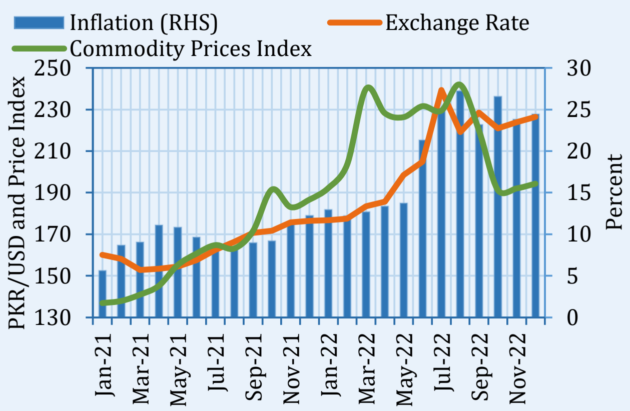

Source: PBS, SBP and IMF

نجی شعبے کے قرضوں میں بیشتر نمو اشیا سازی، صارفی مالکاری اور خردہ / تھوک تجارت کے شعبوں میں ہوئی (**چارٹ 1.18**)۔ مہنگائی کے ماحول میں توقع کے مطابق اس مالکاری کا بڑا حصہ جاری سرمائے اور قلیل مدتی قرضوں کے لیے حاصل کیا گیا۔

چارٹ 1.16: شرح ہائے سود اور مہنگائی

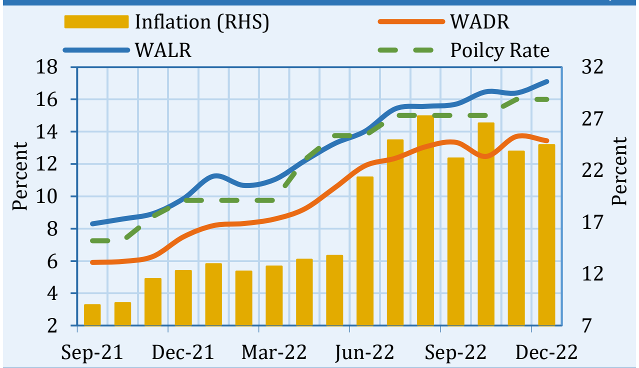

WALR & WADR = Weighted Average Lending and Deposit Rates;
Source: SBP & PBS

بلند درآمدی طلب اور اجناس کی بلند قیمتوں نے کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ ڈالا ---

2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران متحرک ملکی طلب اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصے اضافے کے ساتھ اشیا اور خدمات کی درآمدات نمایاں طور پر بڑھ کر 42.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ درآمدات پچھلے سال کی اسی مدت سے 23 فیصد زیادہ ہیں۔

درآمدات میں یہ نمایاں اضافہ پیٹرولیم گروپ کی جانب سے ہوا جو 2021ء کی پہلی ششماہی میں 5.4 ارب ڈالر تھا اور 2022ء کی پہلی ششماہی میں 10.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس طرح اس گروپ میں 86.2 فیصد اضافہ ہوا۔[27] پیٹرولیم گروپ کے علاوہ دیگر

[26] زیر جائزہ مدت کے بعد مہنگائی میں اضافہ ہوتا رہا اور مارچ 2023ء میں وہ 35.4 فیصد تک پہنچ گئی۔ چنانچہ اپریل 2023ء میں زری پالیسی شرح کو مزید بڑھا کر 21 فیصد کر دیا گیا۔

[27] دبئی کی تیل کی اوسط اسپاٹ قیمت جو 2021ء کی پہلی ششماہی میں 63 ڈالر فی بیرل تھی 2022ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 103 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔

چارٹ 1.17: قرض کی نامیہ اور حقیقی نمو

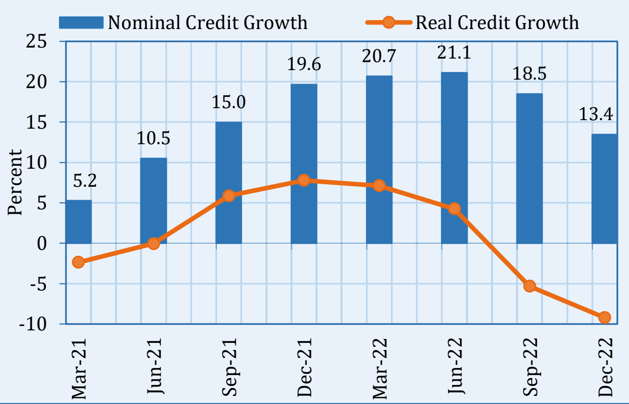

Source: SBP

اہم حصہ دار مشینری ، زراعت / دیگر کیمیکلز ، ٹیکسٹائل گروپ اور خوردنی تیل کی درآمدات تھیں، جن میں بالترتیب 9.1 فیصد، 12.6 فیصد، 7.9 فیصد اور 14.7 فیصد اضافہ ہوا۔

--- چنانچہ کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ کم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے

کرنٹ اکاؤنٹ کے بڑھتے ہوئے خسارے پر قابو پانے کے لیے جو اقدامات کیے گئے ان میں قیمت اور غیر قیمت (non-price) دونوں طرح کے اقدامات شامل تھے۔ قیمت کے اقدامات کے تحت مارکیٹ پر مبنی شرحِ مبادلہ کے طریقہ کار نے درآمدات کی حوصلہ شکنی اور برآمدات کی حوصلہ افزائی کی۔ غیر قیمت اقدامات میں بعض اشیا کی درآمد پر پابندی، درآمدی ڈیوٹی میں اضافہ، پر تعیش اشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن کا نفاذ، غیر ضروری اشیا کی درآمد کے لیے لیٹر آف کریڈٹ (ایل سیز) کی لازمی پیشگی منظوری شامل ہیں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران درآمدات میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور وہ 2021ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں 19.5 فیصد کم ہو گئیں۔

--- متواتر برآمدات کے ساتھ ساتھ استحکام کے اقدامات سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے پر قابو پانے میں مدد ملی

دوسری جانب اشیا اور خدمات کی برآمدات مستحکم رہیں اور وہ 2021ء کی 35.6 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2022ء میں 38.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ برآمدات میں یہ اضافہ خاص طور پر 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی طلب کی سازگار حرکیات کے علاوہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی معاون پالیسیوں کا نتیجہ تھا۔[28] تاہم ترسیلاتِ زر میں 4.8 فیصد کمی واقع ہوئی جو 2021ء کے 31 ارب ڈالر سے گر کر 2022ء میں 29.6 ارب ڈالر رہ گئیں۔ ترسیلاتِ زر میں یہ کمی ترقی یافتہ معیشتوں میں سست روی، اوپن مارکیٹ اور انٹر بینک شرحِ مبادلہ کے درمیان فرق اور عالمی وبا کے بعد ہوائی سفر کے معمول پر آنے کی وجہ سے دیکھی گئی۔

بیرونی کھاتوں کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کے استحکامی اقدامات کے نتیجے میں مجموعی طور پر کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2021ء کے 12.3 ارب ڈالر سے 1.1 فیصد کم ہو کر 2022ء میں 12.1 ارب ڈالر ہو گیا(**چارٹ 1.19**)۔

قرضوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سرکاری رقوم کی آمد میں سست روی سے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ دونوں میں کمی ہوئی

اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 2022ء کی نسبت کی واقع ہوئی جو دسمبر 21ء کے 17.8 ارب ڈالر سے گر کر دسمبر 22ء کے اختتام پر 5.6 ارب ڈالر رہ گئے۔ ذخائر میں

چارٹ 1.18: قرضے کی شعبہ وار نمو

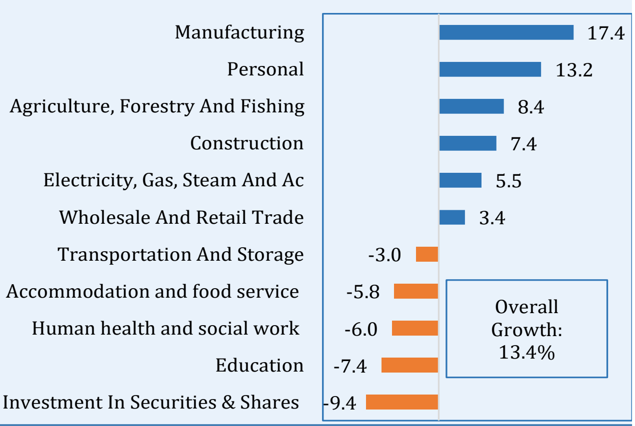

Source: SBP

چارٹ 1.19: جاری حسابات کا توازن

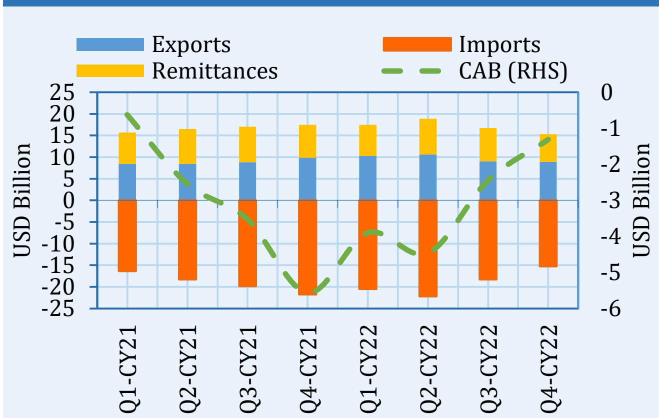

Source: SBP

[28] حکومت کی جانب سے برآمدی صنعتوں کو توانائی کی زرِاعانت، مارکیٹ کی بنیاد پر شرح مبادلہ اور اپریل 2022ء تک رعایتی برآمدی مالکاری اسکیم۔

چارٹ 1.20: اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر اور شرحِ مبادلہ

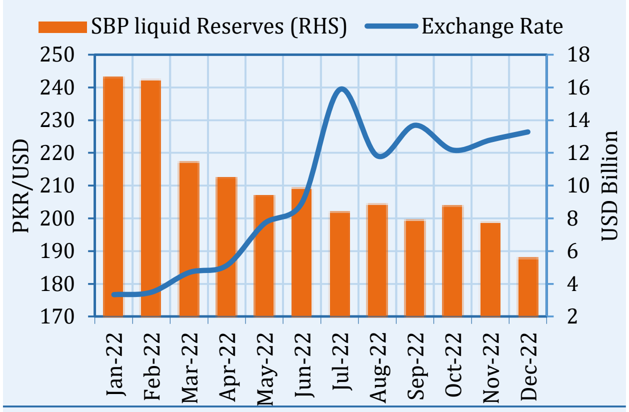

Source: SBP

اس کمی کی بڑی وجہ قرضوں کی ادائیگی، کرنٹ اکاؤنٹ خسارے اور کان کنی کے ایک منصوبے پر بین الاقوامی ثالثی فیصلے کے تصفیے سے متعلق حکومتی ادائیگی تھی۔ مزید برآں، آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر سے کثیر طرفہ اور دوطرفہ سرکاری رقوم کی آمد میں کمی واقع ہوئی۔ نیز ترقی یافتہ ممالک میں پالیسی ریٹ بڑھنے سے بیرونی تجارتی قرضوں کے امکانات بھی مزید دھندلا گئے۔

دسمبر 21ء کے اختتام پر روپے اور ڈالر کی مساوات 177 روپے فی ڈالر سے گر کر دسمبر 22ء کے اختتام پر 226 روپے فی ڈالر ہو گئی **(چارٹ 1.20)**۔ روپے کی قدر میں یہ کمی معاشی غیر یقینی صورتِ حال، اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں مسلسل کمی اور فیڈرل ریزرو کی جانب سے زری سختی کے بعد بین الاقوامی منڈیوں میں ڈالر کی مضبوطی کی وجہ سے ہوئی۔

زرِمبادلہ ذخائر میں کمی کے ساتھ بیرونی سیالیت میں خرابی، دہرے خسارے پر قابو پانے میں درپیش چیلنجوں اور اس سے وابستہ خطرات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اکتوبر 2022ء میں ایس اینڈ پی نے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی 'منفی بی' سے گھٹا کر 'سی سی سی پلس' کر دی۔[29]

--- اس کے نتیجے میں بیرونی قرضوں کی صورت حال روپے کے لحاظ سے خراب ہوئی

بیرونی سرکاری قرض[30] 2021ء کے 102.2 ارب امریکی ڈالر سے گر کر 2022ء کے اختتام تک 97.5 ارب ڈالر رہ گیا۔ بیرونی قرضوں میں اس کمی کی وجہ نئی بیرونی مالکاری کی کمی، قرضوں کی ادائیگی اور دیگر غیر ملکی کرنسیوں میں قرضوں کے مساوی ڈالر کی قدر میں کمی ہے، جو فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرحِ سود بڑھانے کے بعد ڈالر کے مقابلے میں کم ہوئی۔ تاہم ملکی کرنسی کی قدر گرنے کی وجہ سے بلحاظ روپیہ بیرونی قرضوں میں 22.5 فیصد اضافہ ہوا **(چارٹ 1.21)**۔

مالیاتی ضیاع کی وجہ سے مالیاتی خسارہ توقع سے زیادہ ہوا ---

حکومت کی جانب سے منصوبہ جاتی استحکام کے برعکس مالی خسارہ مالی سال 21ء کے 3.4 ٹریلین روپے (جی ڈی پی کا 7.1 فیصد) سے بڑھ کر مالی سال 22ء میں 5.3 ٹریلین روپے (جی ڈی پی کا 7.9 فیصد) ہو گیا **(چارٹ 1.22)**۔

چارٹ 1.21: پاکستان کے قرضے کا خاکہ

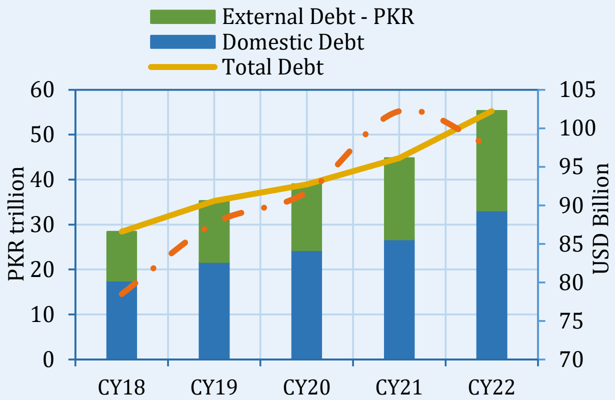

Source: SBP

چارٹ 1.22: مالیاتی کارروائیاں

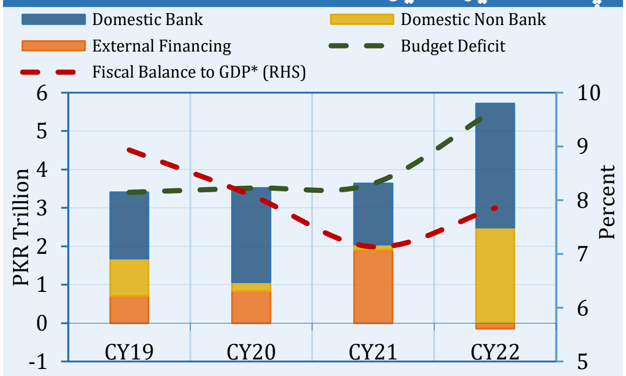

Source: MoF
* Fiscal Balance to GDP represented on FY basis

حکومتی محصولات میں 2022ء کے دوران 17 فیصد اضافہ ہوا (2021ء کے 7.5 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 2022ء میں 8.7 ٹریلین روپے)۔ تاہم اخراجات میں اضافہ محصولات سے کہیں زیادہ رہا۔ اخراجات 2021ء کے 11.1 ٹریلین روپے سے 31 فیصد بڑھ کر 2022ء میں 14.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے۔ اخراجات میں یہ سالانہ اضافہ زراعانت اور زیادہ مارک اپ ادائیگیوں کا نتیجہ تھا کیونکہ شرحِ سود بڑھنے کے ماحول کے ساتھ ساتھ ملکی قرضوں کے نمایاں تناسب کی رواں شرح کی نوعیت بھی شامل

[29] فروری 2023ء میں، موڈیز اور فچ نے پاکستان کی درجہ بندی کم کر کے 'سی اے اے 3' اور 'سی سی سی منفی' تک کر دی۔

[30] اس میں آئی ایم ایف سے سرکاری قرض اور زرِمبادلہ کے واجبات شامل ہیں۔

تھی۔2022ء کی پہلی ششماہی میں زرِ اعانت بڑھنے کا اثر سب سے زیادہ واضح تھا جب فروری2022ء کے آخر میں حکومت نے ایندھن اور بجلی کی قیمتوں کو منجمد کرنے کا فیصلہ کیا۔[31] کیلنڈر سال کی بنیاد پر دیکھا جائے تو بجٹ خسارہ 2021ء کے 3.6 ٹریلین روپے سے 53.2 فیصد بڑھ کر 2022ء میں 5.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔

--- اور بجٹ خسارے کو صرف ملکی ذرائع سے پورا کیا گیا ---

بیرونی مالکاری کی کمی والے حالات میں مالیاتی توازن میں نمایاں فرق کو ملکی ذرائع سے پورا کیا گیا۔ 5.7 ٹریلین روپے کی ملکی مالکاری[32] میں سے 56.4 فیصد بینکوں سے آیا جبکہ 43.6 فیصد مالکاری نان بینکنگ شعبے سے حاصل کی گئی (**چارٹ 1.22**)۔ بینکوں سے مالکاری میں 103 فیصد اضافہ ہوا، جس سے بینکوں کے اثاثوں میں سرکاری شعبے کے قرضوں کا حصہ بڑھ کر 55.5 فیصد ہو گیا۔[33]

چنانچہ ملکی قرضوں میں 24 فیصد اضافہ ہوا یعنی جو قرضے 2021ء کے اختتام پر 26.8 ٹریلین روپے تھے وہ بڑھ کر 2022ء کے اختتام پر 33.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے (**چارٹ 1.21**)۔

ذرائع کے لحاظ سے ملکی قرضوں میں بیشتر اضافہ پی آئی بیز اور شریعت سے ہم آہنگ بانڈز سے ہوا۔ طویل مدتی آلات پر انحصار بڑھنا دراصل حکومت پاکستان کی طویل مدتی آلات کی طرف منتقل ہو کر سرکاری قرضوں کا خاکہ بڑھانے کی مہم کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ قرضوں کا خاکہ طویل کرنے سے اجرائے ثانی کا خطرہ کم ہو گیا ہے، تاہم ملکی قرضوں میں رواں شرح والے آلات کے مرتکز ہونے سے بلند شرح سود والے ماحول میں نو قیمت بندی کا خطرہ نمایاں طور پر بڑھ گیا ہے۔ اتفاق سے، اس مدت کے دوران قرضوں کی واپسی کی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوا۔

بینکاری شعبہ بگڑتے ہوئے میکرو اکنامک ماحول میں کریڈٹ رسک پر قابو پانے کے ساتھ مستحکم کارکردگی جاری رکھے ہوئے ہے

بیرونی قرضوں کی کمی کی وجہ سے حکومت نے 2022ء میں اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بینکوں سے 3.2 ٹریلین روپے کا قرض لیا جس سے بینکوں کے سرمایہ کاری پورٹ فولیو میں 26.4 فیصد نمو ہوئی، جو ان کے اثاثوں میں اضافے کا اہم سبب ہے۔ دوسری جانب معیشت میں سست روی اور قرض لینے کی لاگت بڑھنے سے قرضوں میں کمی واقع ہوئی۔

واجبات کے حوالے سے اثاثوں میں اس مضبوط توسیع کو قرضوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کے ذریعے پورا کیا گیا، کیونکہ ڈپازٹس جمع ہونے میں ماحول سست روی کا تھا جبکہ 2022ء میں قرض گیری میں 65.6 فیصد اضافہ ہوا۔

دباؤ والے میکرو اکنامک حالات کے باوجود بینکوں کے منافع میں کچھ بہتری دیکھی گئی کیونکہ زیر جائزہ سال کے دوران اُن کے بعد از ٹیکس منافع میں 27.4 فیصد اضافہ ہوا۔ بلند شرح سود کی وجہ سے سود کی آمدنی میں زبردست بحالی نے بینک کے منافع کو سہارا دیا کیونکہ اس شعبے کا ایکویٹی پر جو منافع 2021ء میں 14.1 فیصد تھا، وہ 2022ء میں 16.9 فیصد ہو گیا (**چارٹ 1.23**)۔

چارٹ 1.23: بینکوں کی مالی اصابت کے اہم اظہاریے

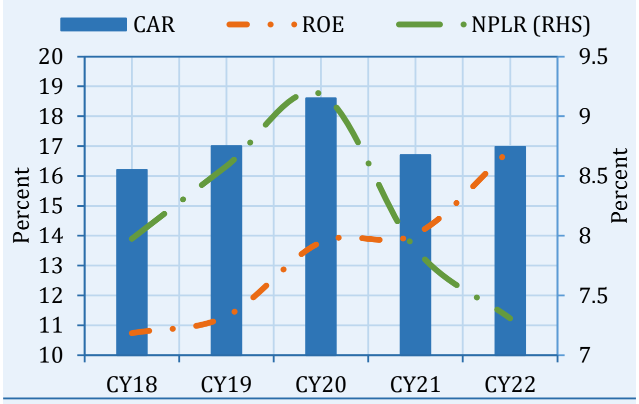

Source: SBP

بینکاری صنعت کی متعدی (infection) شرح جسے مجموعی قرضوں میں غیر فعال قرضوں کے تناسب سے ناپا جاتا ہے، 2021ء کے اختتام پر 7.9 فیصد تھی، بہتر ہو کر 2022ء کے آخر میں 7.3 فیصد ہو گئی۔ خالص متعدی شرح 2022ء کے اختتام پر صرف 0.8 فیصد تھا۔ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بحیثیتِ مجموعی مستحکم رہی شرح کفایت سرمایہ 17 فیصد رہی جو 11.5 فیصد کے ضوابطی تقاضے سے کہیں بلند ہے (**تفصیلی تجزیے کے لیے بینکاری پر باب 3 ملاحظہ کریں**)۔

تاہم، تناؤ کی آزمائش کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی غیر یقینی صورت حال، بلند شرح سود کا ماحول اور معیشت میں طویل مدت تک سست روی مستقبل قریب میں کارپوریٹ جرائم (delinquencies) بڑھنے کا سبب بن سکتی ہے (**تفصیلی تجزیے کے لیے ملاحظہ کریں کارپوریٹ شعبے پر باب 8 اور بینکوں کی لچک پر باب 4**)۔

[31] زر اعانت 2021ء میں 609 ارب روپے تھیں جو 132 فیصد بڑھ کر 2022ء میں 1413 ارب روپے ہو گئیں۔

[32] جمع کردہ 5،715 ارب روپے میں سے 5،572 ارب روپے خسارے کو پورا کرنے میں استعمال ہوئے اور 144 ارب روپے سے بیرونی قرضے ادا ہوئے۔

[33] اس میں سرکاری تمسکات اور سرکاری شعبے کے قرضوں دونوں میں بینکوں کی سرمایہ کاری شامل ہے۔

مستقبل میں۔۔۔

عالمی اقتصادی نمو کو متاثر کرنے والے اہم خطرات عالمی محاذ پر سخت مالی حالات، جغرافیائی وسیاسی تناؤ اور چین میں سست بحالی ہیں۔ اگرچہ خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے عالمی سطح پر عمومی مہنگائی میں کمی آرہی ہے، لیکن قوزی مہنگائی توقع سے زیادہ عرصے تک برقرار رہ سکتی ہے۔ ایسے ناسازگار حالات میکرو مالی نظام کے استحکام کو چیلنج کرنے والے سخت مالی حالات میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔

ملکی معاشی اور مالی حرکیات دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ عالمی معاشی اور جغرافیائی سیاسی حالات پر منحصر ہیں۔ مزید برآں، 2023ء میں ہونے والے عام انتخابات کے بعد پاکستان کا داخلی سیاسی استحکام، بلند شرح سود کے ماحول میں سرکاری قرضوں کا محتاط انتظام اور آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی اقتصادی تناظر پر اثر ڈالنے والے اہم عوامل ہوں گے۔

باب 2: مالی منڈیوں کا رویہ

ملکی مالی منڈیوں میں 2022ء کے دوران قابل ذکر اتار چڑھاؤ آیا ۔ منڈی کی حرکیات پر جو عوامل اثر انداز ہوئے ان میں روس یوکرین جنگ ، امریکی ڈالر کا (دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں) نمایاں استحکام ، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ، بیرونی توازن کا کمزور ہونا اور سخت مالی حالات شامل رہے ۔ ابھرتے ہوئے خطرات پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زری سختی کا سلسلہ جاری رکھا اور 2022ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بی پی ایس کا اضافہ کیا ۔ پالیسی ریٹ میں ردوبدل کے جواب میں مارکیٹ ریٹس نے ردعمل ظاہر کیا ۔ اسٹیٹ بینک نے بازارِ زر کے سودوں (او ایم اوز) کے ذریعے مارکیٹ کی سیالیت کا انتظام کرتے ہوئے شبینہ ریپو ریٹ کو پالیسی ریٹ کے قریب برقرار رکھا ۔ تاہم بیرونی کرنسی مارکیٹ نے دباؤ کے حالات میں کام کیا کیونکہ بیرونی کھاتوں پر دباؤ اور نتیجے میں پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے بازارِ مبادلہ میں سیالیت کی قلت ہوئی اور اتار چڑھاؤ آیا جبکہ شرحِ مبادلہ میں کمی دیکھی گئی ۔ ایکویٹی مارکیٹ میں کئی بار اتار چڑھاؤ دیکھا گیا ۔ 2022ء کا اختتام ناقص کارکردگی پر ہوا ۔ میکرو اکنامک خدشات کے علاوہ ملکی سیاسی صورتِ حال اور آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کے پیشِ نظر سرمایہ کار خطرات سے گریز کا نمایاں رویہ رکھے رہے ۔ بحیثیتِ مجموعی مالی منڈیاں سخت حالات میں رہیں تاہم انہوں نے مالی اداروں کے استحکام کے لیے فوری خدشات پیدا نہیں کیے ۔ بینکوں نے مارکیٹ رسک کے دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی لچک دکھائی ۔

مالی منڈیوں میں 2022ء کے دوران اتار چڑھاؤ دراصل روس یوکرین جنگ اور اس کے متعلقہ اثرات کا عکاس تھا ۔۔۔

دنیا جب کووڈ19 کی اومیکرون لہر،[34] اس سے منسلک رسدی زنجیر کے دھچکوں، اور نتیجے میں بننے والے مہنگائی کے دباؤ سے نکلنے کی جدوجہد کر رہی تھی، عین اسی وقت مشرقی یورپ میں جغرافیائی سیاسی تناؤ کے نتیجے میں 24 فروری 2022ء کو روس یوکرین جنگ چھڑ گئی۔ چونکہ روس اور یوکرین خوراک اور توانائی سے متعلق بہت سے اہم خام مال کی عالمی رسدی زنجیر میں کلیدی اہمیت رکھتے ہیں، لہٰذا ان کے تنازع نے عالمی تجارت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ مہنگائی کا دباؤ، جو توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور رسد میں خلل کی وجہ سے پہلے ہی زیادہ تھا، مزید گہرا ہو گیا۔ جنگ شروع ہوتے ہی اجناس کی قیمتوں میں (جنہیں آئی ایم ایف کموڈٹی انڈیکس نے ناپا) ماہ بہ ماہ 17.7 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا جو جنوری 2003ء کے بعد انڈیکس میں تاریخ کا سب سے زیادہ (ماہ بہ ماہ) اضافہ ہے۔ آئی ایم ایف کے مطابق عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں وسیع پیمانے پر اور توقع سے کہیں زیادہ سست روی دیکھی گئی۔ آئی ایم ایف کو توقع ہے کہ 2022ء میں جو عالمی اقتصادی نمو 3.4 فیصد تھی وہ مزید کم ہو کر 2023ء میں 2.8 فیصد رہ جائے گی۔[35]

عالمی نمو میں سست روی کا ایک بڑا سبب زری پالیسی کا سخت دورانیہ تھا۔ پالیسی موقف جس میں عالمی وبا سے نمٹنے کے لیے نرمی لائی گئی تھی، کو معمول پر لانے کے لیے تاکہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں لایا جائے، مرکزی بینکوں نے، خاص طور پر وہ جو ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے تھے، اپنا زری پالیسی موقف سخت کرنا شروع کر دیا۔ ترقی یافتہ معیشتوں نے بھی 2022ء میں اسی کی پیروی کی، اور کچھ صورتوں میں زری پالیسی کو معمول پر یعنی سخت کرنے میں توقع سے زیادہ جلدی کی گئی۔ اس سلسلے میں ترقی یافتہ معیشتوں خاص طور پر امریکی فیڈ کی جانب سے زری سختی قابل ذکر تھی کیونکہ اس کے نتیجے میں ابھرتی ہوئی معیشتوں سے سرمائے کا اخراج ہوا اور بہت سی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر مضبوط ہوا۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی، غیر یقینی عالمی اقتصادی منظر نامے، اور عالمی کساد بازاری کے بڑھتے ہوئے خدشات کے جواب میں بڑی مالی منڈیوں (جیسے ایکویٹی منڈیوں) میں 2022ء کے دوران زیادہ اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ دنیا بھر میں مالی حالات سخت ہوتے رہے اور کچھ صورتوں میں جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں، وہ تاریخی لحاظ سے سخت تھے۔[36] ڈالر کی سیالیت خاص طور پر بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے زیادہ مہنگی ہو گئی۔ سخت عالمی مالی حالات کے پس منظر میں، بیرونی قرضوں کی پائیداری بھی کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے تشویش کا اہم سبب بن گئی۔

عالمی منڈیوں میں مضبوط ہوتے ہوئے امریکی ڈالر نے بہت سی کرنسیوں پر بھی دباؤ ڈالا ۔۔۔

عالمی مالی منڈیوں میں 2022ء کے دوران امریکی ڈالر کی نمایاں مضبوطی قابل ذکر پیش رفت تھی (**چارٹ 2.1**) جس نے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے بیرونی کھاتوں کو بری طرح متاثر کیا، خاص کر اجناس کے خالص درآمد کنندگان کو، چنانچہ ان پر مہنگائی کا

[34] مثال کے طور پر، چین نے "زیرو کووڈ" حکمت عملی کے تحت بڑے پیمانے پر ٹیسٹ کرنے اور شنگھائی جیسے بڑے شہروں میں پھیلتی ہوئی وبا پر قابو پانے کے لیے پہلی سہ ماہی کے آخر میں لاک ڈاؤن شروع کیا۔

[35] عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) ورلڈ اکنامک آؤٹ لک: 'مالی لحاظ سے پریشان بحالی' (A Rocky Recovery)۔ واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے لیے https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023

[36] عالمی مالیاتی فنڈ (2022ء) عالمی مالیاتی استحکام کی رپورٹ. واشنگٹن، اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے https://www.imf.org/en/Publications/GFSR/Issues/2022/10/11/global-financial-stability-report-october-2022

چارٹ 2.1: امریکی ڈالر کے نامیہ وسیع اشاریہ میں رجحان (جنوری 2006ء میں 100)

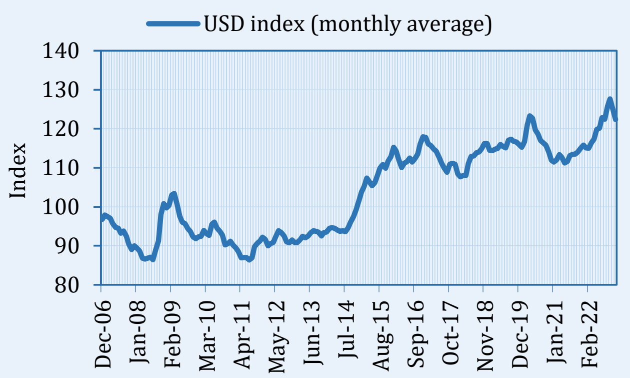

Source: Federal Reserve Bank of St. Louis

دباؤ بڑھا۔ نتیجتاً 2022ء کے دوران ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں زری سختی کی پالیسی رائج رہی۔

زری پالیسی سخت کرنے کا سلسلہ جاری رہا ---

ملک میں زری پالیسی سخت کرنے کا دورانیہ ستمبر 2021ء میں شروع ہوا تھا جسے 2022ء کے دوران تقویت ملی۔ اسٹیٹ بینک نے 2022ء کے دوران پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 625 بیسس پوائنٹس بڑھایا تاکہ مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ اور بیرونی کھاتوں کو لاحق خطرات پر قابو پایا جاسکے۔ چنانچہ گزشتہ سال کی نسبت جب میکرو ماحول نسبتاً نرم تھا، 2022ء میں مالی حالات سخت رہے۔

ملکی مالی منڈیوں میں 2022ء کے دوران نمایاں اتار چڑھاؤ اور دباؤ آیا ---

ملکی مالی منڈیوں میں 2022ء کے دوران دباؤ میں اضافہ دیکھا گیا جو عالمی اور ملکی سطح پر ہونے والی پیش رفت کا عکاس ہے (**چارٹ 2.2 اور 2.3**)۔ جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے (خاص طور پر 2022ء کی پہلی ششماہی میں)، بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر گرنے کی وجہ سے بازارِ مبادلہ پر دباؤ رہا۔ بازارِ زر میں خاص طور پر 2022ء کی پہلی ششماہی میں سیالیت پر دباؤ دیکھا گیا جس کی وجہ حکومتی قرضوں میں اضافہ، اجناس کی خریداری کے لیے قرضے اور نجی شعبے کے بڑھتے ہوئے قرضے تھے۔ تاہم بازارِ زر کے سودوں نے بین البینک مارکیٹ کی سیالیت میں اضافہ کیا اور شبینہ ریپو ریٹ کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے میں مدد کی۔ بیشتر عرصے ایکویٹی مارکیٹ میں مندی رہی اور کے ایس ای 100 انڈیکس میں 9.4 فیصد کمی آئی۔

بازارِ مبادلہ

معیشت کا بیرونی شعبہ عالمی اور ملکی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جو 2022ء کے ابتدائی مہینوں میں گر رہا تھا، جون 2022ء میں تیزی سے

چارٹ 2.2: مالی منڈیوں کے دباؤ کے اشاریہ میں رجحان

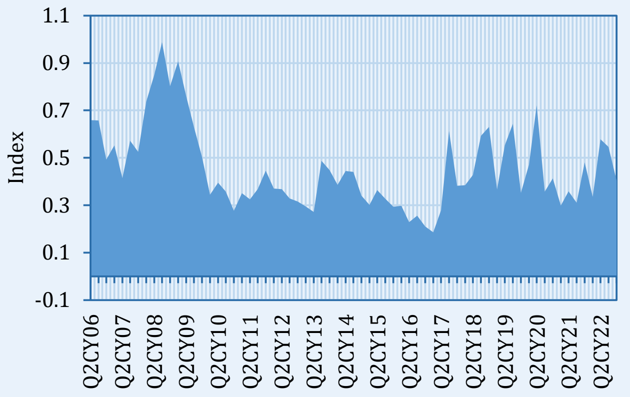

Source: SBP staff estimates

بڑھ گیا، جس کی بنیادی وجہ بلند قیمتوں پر پٹرولیم درآمدات کا حجم بڑھنا تھا (**چارٹ 2.4**)۔ دریں اثنا ایسے حالات میں جب دنیا بھر میں امریکی ڈالر مضبوط ہو رہا تھا، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی پر صورت حال غیر یقینی تھی، ملکی سیاسی ماحول ابتر تھا، میکرو مالی حالات اور کاروباری احساسات میں بگاڑ تھا، پاکستانی روپے پر بالخصوص جون 2022ء کے وسط میں کافی دباؤ آگیا۔ اتار چڑھاؤ میں اپریل 2022ء میں اضافہ ہوا،[37] اگست 2022ء میں وہ عروج پر پہنچا اور 2022ء کے اختتام تک اس میں رفتہ رفتہ کمی واقع ہوئی (**چارٹ 2.5**)۔ دورانِ سال مجموعی طور پر روپے کی قدر 22.0 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ سال 2021ء میں 9.4 فیصد گری تھی۔

چارٹ 2.3: مالی منڈیوں کی اصابت کا نقشہ

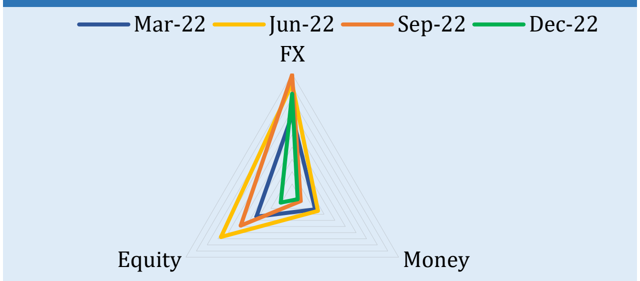

Note: Volatility in the respective markets is calculated using Exponential Weighted Moving Average (EWMA) method. Daily Overnight repo rate, KSE-100 index and Interbank PKR/USD Exchange Rate are used as indicators for the money, equity and foreign exchange markets, respectively.
Data source: SBP

ایک طرف ڈیٹ سروس سسپنشن انی شی ایٹو (ڈی ایس ایس آئی) کی تکمیل کے بعد اور دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں اضافہ متوقع تھا۔ دوسری جانب آئی ایم ایف کا نواں جائزہ مکمل ہونے میں تاخیر ہوئی جس کے

[37] اختتام دسمبر 2021ء کے مقابلے میں جون 2022ء کے اختتام تک روپے کی قدر میں 13.8 فیصد کی واقع ہوئی۔

چارٹ 2.4: جاری حسابات کے توازن میں رجحان

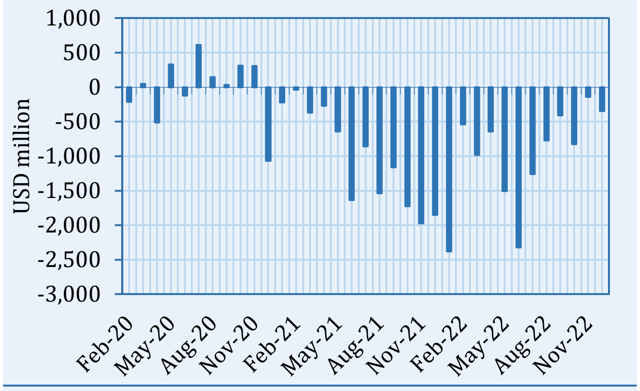

Source: SBP

سبب زرِ مبادلہ کی آمد بھی متاثر ہوئی اور جس سے روپے پر دباؤ بڑھا۔[38] اس کے علاوہ، غیر ملکی سرمایہ کار اپنے پورٹ فولیو کو دوبارہ متوازن کرنے لگے جس سے زرِ مبادلہ مارکیٹ سے خارج ہونے لگا۔[39] دورانِ سال کئی مواقع پر چھ ماہی فارورڈ پریمیم میں تیزی سے کمی آئی جو زرِ مبادلہ کی سیالیت کی سخت صورت حال کی نشاندہی کرتی ہے (**چارٹ 2.6**)۔ اس کی عکاسی ایف ای-25 امانتوں میں تیز رفتار کمی اور ان امانتوں پر دیے گئے زرِ مبادلہ قرضوں میں کمی سے بھی ہوتی ہے (**چارٹ 2.7**)۔

مسلسل غیر یقینی حالات کے درمیان کرب پریمیم خاص طور پر 2022ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ گیا ---

وسط 2022ء تک اوپن انٹر بینک تفرق (کرب پریمیم) میں بھی اضافہ ہوگیا، جو تیسری سہ ماہی میں کچھ معتدل ہونے کے بعد 2022ء کے اختتام تک دوبارہ بڑھتا رہا (**چارٹ 2.8**)۔[40] حالانکہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں 2022ء کی دوسری ششماہی میں واضح

چارٹ 2.5: شرحِ مبادلہ اور اس کے اتار چڑھاؤ کا رجحان*

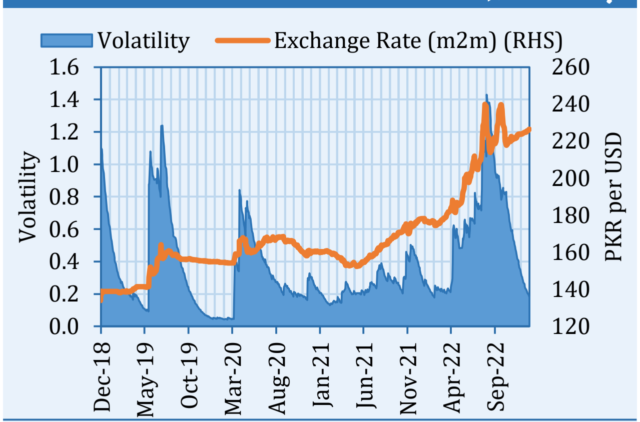

*Volatility is measured using Exponential Weighted Moving Average Method based on daily data. Data source: SBP

چارٹ 2.6: چھ ماہی فارورڈ پریمیم

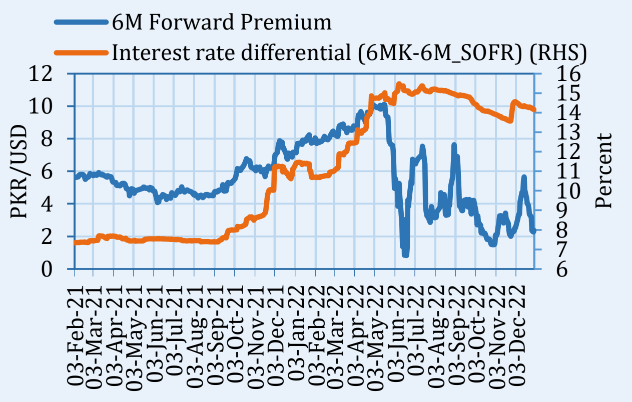

Source: SBP and New York Fed

بہتری دکھائی دی تھی، کیونکہ استحکام کے اقدامات کے اثرات درآمدات میں کمی کی صورت میں ظاہر ہونا شروع ہوگئے تھے۔ تاہم قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں بھی 2022ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران نمایاں کمی واقع ہوئی (**چارٹ 2.9 الف**)۔ شرحِ مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہوئے تناؤ نے اوپن اور انٹربینک نرخوں کے درمیان تفاوت کو بڑھا دیا۔

ابھرتے ہوئے دیگر ترقی پذیر ملکوں کی کرنسیوں کو بھی 2022ء کے دوران دباؤ کا سامنا رہا ---

تاہم یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ پاکستانی روپیہ دباؤ میں رہنے والی واحد کرنسی نہیں تھی۔ بہت سی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں ترکی، بنگلہ دیش، فلپائن اور انڈونیشیا کی کرنسیوں کو بھی 2022ء میں قدر میں کمی کا سامنا کرنا پڑا (**چارٹ 2.9 ب**)۔

چارٹ 2.7: ایف ای 25 ڈپازٹس اور قرضے

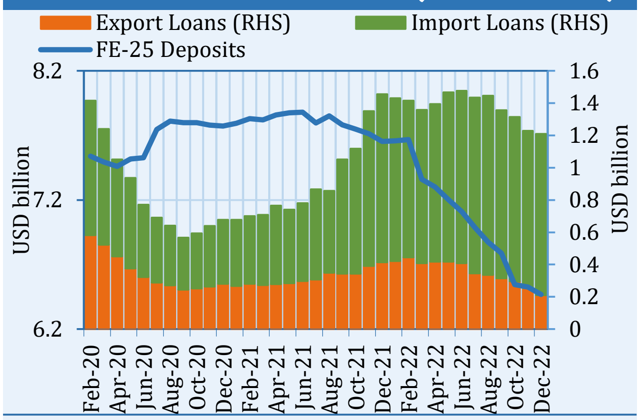

Source: SBP

[38] بیرونی قرضوں کی ادائیگی (پرنسپل + مارک اپ) 2022ء میں بڑھ کر 19.3 ارب امریکی ڈالر ہوگئی جو 2021ء میں 12.4 ارب امریکی ڈالر تھی۔

[39] 2022ء میں پورٹ فولیو سے 0.8 ارب امریکی ڈالر خالص اخراج ہوا جو 2021ء میں 0.39 ارب ڈالر تھا۔

[40] 'کرب' اور انٹربینک اسپاٹ ریٹ کے درمیان اوسط تفاوت 2022ء میں بڑھ کر 2.41 روپے فی امریکی ڈالر ہوگیا جو 2021ء میں 0.60 روپے فی امریکی ڈالر تھا۔

چارٹ 2.8: کرب انٹربینک پریمیم میں اتار چڑھاؤ

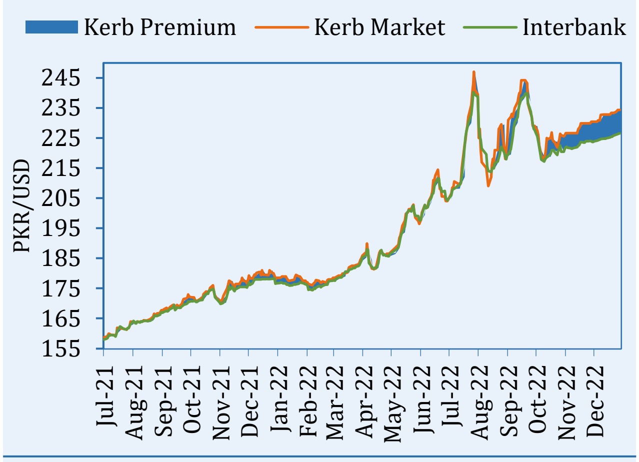

Source: SBP

اسٹیٹ بینک کے زیر انتظام مالی اداروں مثلاً بینکوں نے بازارِ مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کا مقابلہ لچک سے کیا ---

بازارِ مبادلہ میں نمایاں اتار چڑھاؤ اور سیالیت پر دباؤ کے باوجود مالی منڈیوں کے بڑے فریقوں مثلاً بینکوں نے مارکیٹ کے حالات کے مطابق لچک کا مظاہرہ کیا اور آسانی سے اپنا کام جاری رکھا حالانکہ اسٹیٹ بینک اور حکومت پاکستان کی طرف سے استحکام کے اقدامات کی وجہ سے درآمدات کم ہونے سے ان کے زرِمبادلہ کاروبار کا حجم نمایاں طور پر کم ہوگیا تھا۔[41] زرِمبادلہ کی پوزیشنوں کے معاملے پر بینک محتاطیہ ضوابطی حدود کے پابند ہیں، اور وہ عام طور پر زرِمبادلہ میں محدود انکشاف (exposure) رکھتے ہیں۔

بہر حال 2022ء کے اختتام پر نیٹ اوپن پوزیشن میں کچھ اضافہ دیکھا گیا، جو مارکیٹ کے نرخوں میں تبدیلیوں کے حوالے سے حساسیت میں معمولی اضافے کی علامت ہے تاہم، بینکوں کے سرمائے کے کُشن (cushion) کے مقابلے میں اس کھلی پوزیشن کا چھوٹا سائز

چارٹ 2.9الف: اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر اور شرحِ مبادلہ میں ماہ بماہ تبدیلی

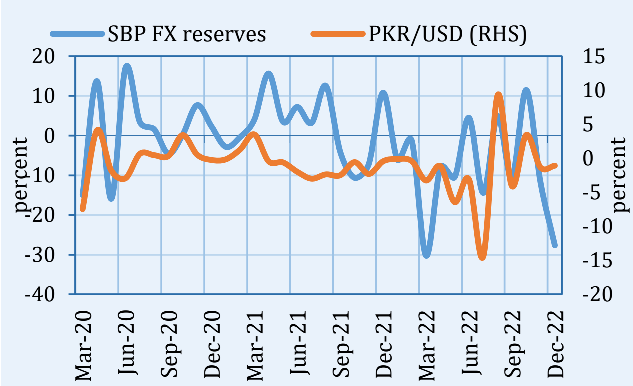

Source: SBP

چارٹ 2.9ب: منتخب ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شرحِ مبادلہ میں فرق

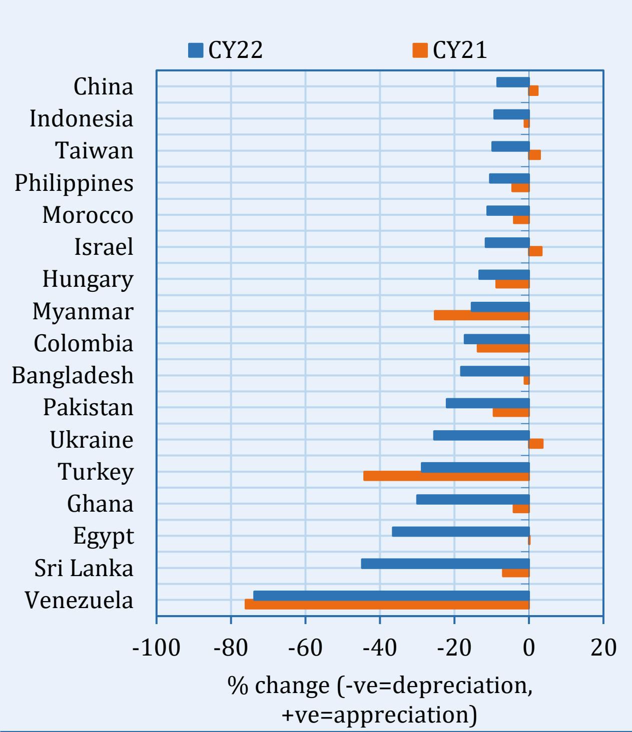

Source: Haver Analytics

بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے محدود خطرات کو ظاہر کرتا ہے (**بینکاری پر باب 3** میں مارکیٹ کے خطرے سے متعلق سیکشن دیکھیے)۔

بازارِ زر

بیرونی عدم توازن اور مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2021ء میں شروع کی گئی اپنی زری سختی جاری رکھی۔ اسٹیٹ بینک نے 2022ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بی پی ایس (اپریل میں 250 بی پی ایس، مئی میں 150، جولائی میں 125 اور نومبر 2022ء میں 100 بی پی ایس) اضافہ کیا۔ شبینہ ریٹ نے اسی کے مطابق ردِعمل دیا جس میں اپریل 2022ء میں آنے والا اتار چڑھاؤ سب سے نمایاں رہا (**چارٹ 2.10**)۔ سال کے دوران بازارِ زر کو پہلی ششماہی میں سیالیت کے نسبتاً سخت حالات کا سامنا رہا جس کی عکاسی شبینہ ریپو ریٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان مثبت تفاوت سے بھی ہوتی ہے (**چارٹ 2.11**)۔ 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کی جانب سے بلند قرض گیری، اجناس کی خریداری اور نجی شعبے کے قرضوں کے لیے مالی ضروریات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کو بازارِ زر کے بڑے سودے کرنا پڑے۔ پہلی ششماہی کے دوران چند مواقع پر اسٹیٹ بینک نے تقریباً 4 ٹریلین روپے کے ادخالات کیے۔[42]

---

[41] ان اقدامات میں بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافہ، برآمدی نوماکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی ماکاری سہولت پر شرح سود کو پالیسی ریٹ سے جوڑنا اور کیش مارجن کے تقاضوں کے تحت درآمدی اشیا میں اضافہ کرنا شامل ہے۔ تفصیل کے لیے اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی بیانات۔

[42] 2021ء کے آخر میں متعارف کرائے گئے بازارِ زر کے طویل مدتی سودوں (63 دن) کو اسٹیٹ بینک نے جاری رکھا، بلکہ 70 دن جیسے طویل مدتی او ایم اوز بھی متعارف کرائے۔

چارٹ 2.10: شبینہ ریپوریٹ کی ای ڈبلیو ایم اے تغیر پذیری

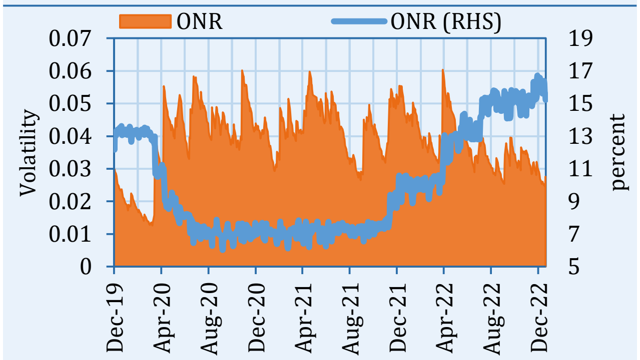

Volatility is calculated using Exponential Weighted Moving Average Method based on daily data. Source: SBP

تاہم، دوسری ششماہی میں نہ صرف بازارِ زر کے سودوں میں ادخال[43] کا اوسط حجم گر کر 510.2 ارب روپے رہ گیا (جو پہلی ششماہی میں 1.35 ٹریلین روپے تھا)، بلکہ اسٹیٹ بینک نے 11 انجذاب بھی انجام دیے جن کا اوسط حجم 317.1 ارب روپے رہا۔ یہ بات 2022ء کی دوسری ششماہی میں نسبتاً سیال مارکیٹ کی نشاندہی کرتی ہے۔ اگرچہ 2022ء کے آخری حصے میں بازارِ زر کے سودوں میں ادخالات میں بھی اتفاقیہ اضافہ ہوا (**چارٹ 2.12**) جو ڈپازٹس میں سہ ماہی کمی کے ساتھ مطابقت رکھتا تھا، کیونکہ بینکوں نے اپنے اے ڈی آر کو بہتر بنانے کی حکمت عملی اپنائی تاکہ سرکاری تمسکات سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کے اثرات کو معقول بنایا جاسکے۔[44]

چارٹ 2.11: شبینہ ریپوریٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان فرق

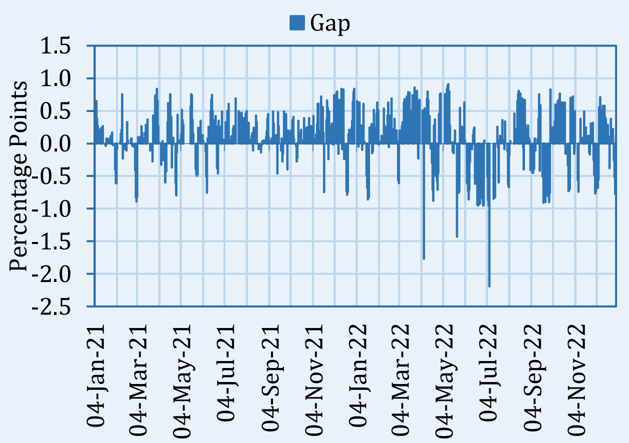

Source: SBP

خطِ یافت میں معکوسیت 2022ء کے آخر تک گہری ہوگئی ۔۔۔

ملکی مہنگائی میں تیزی سے اضافے اور بیرونی کھاتوں کے خدشات کے حالات میں اسٹیٹ بینک نے 2022ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ میں اضافہ جاری رکھا۔ خطِ یافت اوپر کی طرف گیا لیکن پھر معکوس ہونا شروع کر دیا (**چارٹ 2.13**)۔ سال کے آخر تک خطِ یافت میں یہ معکوسیت (inversion) مزید گہری ہوگئی اور ایسا معلوم ہوا کہ مارکیٹ میکرو اکنامک استحکامی اقدامات کے اثرات کے تحت قیمتوں میں پہلے ہی اضافہ کر چکی ہے اور شرحِ سود کی توقعات کو تشکیل دے رہی ہے۔ قلیل مدت والی تمسکات پر زیادہ منافع نے ثانوی بازار میں ان سرکاری تمسکات کی طلب بڑھادی (**چارٹ 2.14**) جو بڑھتی ہوئی شرحِ سود کے ماحول کے مطابق معلوم ہوا۔

چارٹ 2.12: بازارِ زر کے سودوں میں ادخال اور انجذاب

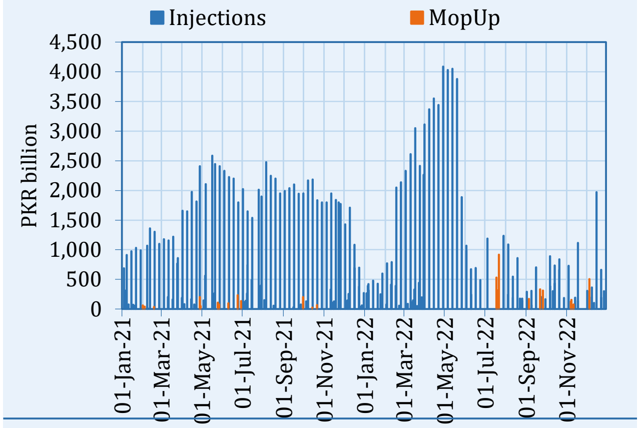

Source: SBP

بدلتے ماحول میں مارکیٹ نے نیلامی میں متحرک طرز عمل اپنایا ۔۔۔

مارکیٹ نے قلیل مدتی آلات میں گہری دلچسپی لی، حالانکہ پی آئی بی جیسے طویل مدتی معینہ شرح والے آلات میں فنڈز رکھنے کا مارکیٹ کا رجحان پہلی ششماہی میں نمایاں تھا جس کا ثبوت ہدف اور پیشکش کے باہمی تناسب سے ملا۔ ایسا لگتا ہے کہ مارکیٹ کے کچھ شرکا نے محسوس کیا کہ ثانوی بازار کی طویل مدتی یافت 2022ء کی دوسری سہ ماہی میں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے، اس سے ان کے بولی کے طرزِ عمل پر اثر پڑا چنانچہ انہوں نے 2022ء کی پہلی ششماہی میں معینہ شرح والے پی آئی بی اور معینہ رینٹل شرح والے صکوک میں فنڈز رکھے۔

بہر حال، 2022ء کی دوسری ششماہی میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے ساتھ، قلیل مدتی آلات اور رواں شرح والے آلات میں دلچسپی بحال ہوئی تاہم حکومت نے معینہ شرح والے پی آئی بی اور صکوک سے وسائل جمع کرنے کی کوشش کی، کیونکہ اس نے 2022ء کی تمام سہ

---

[43] اسٹیٹ بینک نے اہل مالی اداروں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ او ایم اوز کا انعقاد بھی شروع کیا، اس تعداد میں وہ بھی شامل ہیں۔

[44] تفصیلات کے لیے، 2022ء کی پہلی ششماہی کا بینکاری شعبے کی وسط سالہ کارکردگی کا جائزہ میں منافع سے متعلق سیکشن ملاحظہ کریں۔

چارٹ 2.13: خطِ یافت میں بالائی منتقلی

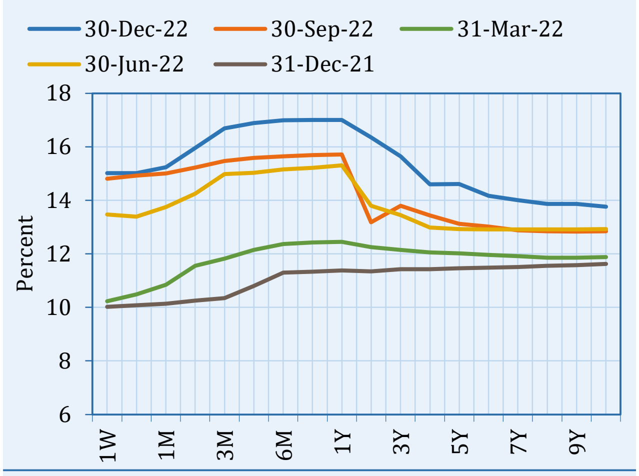

Source: MUFAP

ماہیوں میں (ماسوائے چوتھی سہ ماہی) ہدف سے زائد رقم قبول کی تھی۔ درحقیقت حکومت نے بڑھتی شرح سود کے ماحول میں قرضوں کی لاگت کا ایک حصہ مختص کرنے کی کوشش کی۔

حالیہ برسوں میں خاص طور پر بینکوں سے مقامی وسائل جمع کرنے پر حکومت کا بڑھتا ہوا انحصار پیشِ نظر رکھیں تو سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری بینکوں کے اثاثوں میں نمایاں سطح پر پہنچ چکی ہے۔ اس سرمایہ کاری کا ایک بڑا حصہ 'دستیاب برائے فروخت' کے زمرے میں رکھا گیا ہے جس کے بعد ثانوی بازار میں 'محفوظ برائے تجارت' کی باری آتی ہے۔ سرمایہ کاری کی یہ دو اقسام باقاعدگی سے مارکیٹ میں نشان زد ہوتی ہیں۔ چنانچہ شرح سود میں تبدیلیوں سے بینکوں کا انکشاف وقت کے ساتھ ساتھ بڑھا ہے۔ بینکوں کی سرکاری تمسکات کی تحویل پر باز قدر پیائی (revaluation) کا جو خسارہ دسمبر 2021ء کے اختتام پر 70.9 ارب روپے تھا وہ پی کے آر وی ریٹس بڑھنے کی وجہ سے دسمبر 2022ء تک بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ بینکوں کو سرکاری تمسکات کی فروخت پر 2020ء میں 46.3 ارب روپے اور 2021ء میں 9.4 ارب روپے کا تجارتی فائدہ ہوا تھا جس کے مقابلے میں 2022ء میں یہ مزید کم یعنی 2.2 ارب روپے حاصل ہوا۔

چارٹ 2.14: ثانوی بازاروں میں لین دین، قلیل مدتی سرکاری تمسکات کا غلبہ

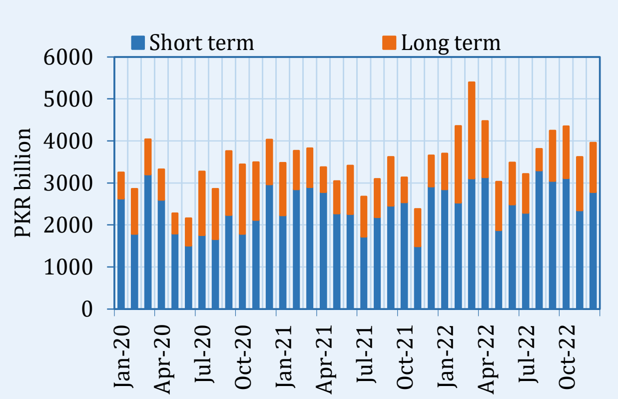

Source: SBP

اگرچہ بینکوں کی کل سرمایہ کاری میں طویل مدتی سرمایہ کاری (یعنی ایک سال سے زیادہ مدت کی سرمایہ کاری) کا حصہ دسمبر 2022ء کے آخر تک بڑھ کر 62 فیصد ہو گیا ہے جو دسمبر 2021ء کے آخر میں 57 فیصد تھا (**چارٹ 2.15**)، رواں شرح والے پورٹ فولیو کا تناسب بھی رفتہ رفتہ بڑھ کر 50.2 فیصد ہو گیا ہے جو شرح سود میں ردوبدل سے حساسیت میں کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔ مزید برآں، قلیل مدت کے مقابلے میں طویل مدت (ایک سال سے زائد مدت) میں خطِ یافت میں نسبتاً کم اضافے کے نتیجے میں طویل مدتی تمسکات پر باز قدر پیائی کے خسارے پر قابو پایا گیا۔[45]

چنانچہ مارکیٹ کے منفی دھچکوں کے خلاف بینکوں کی لچک وقت کے ساتھ بڑی حد تک مستحکم رہی۔ حساسیت (تناؤ کی جانچ) کے تجزیے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ شدید ترین دھچکے کے منظر نامے (یعنی خطِ یافت میں 300 بیسس پوائنٹس کی بالائی متوازی تبدیلی) کے تحت، زیادہ تر بینکوں کی شرح کفایتِ سرمایہ کم از کم تقاضوں سے بھی خاصی زیادہ ہے (تفصیل کے لیے **بینکاری پر باب 3**)۔[46]

ایکویٹی مارکیٹ

ایکویٹیز کے لیے 2022ء ایک دشوار سال تھا ---

دنیا بھر کی بیشتر ایکویٹی مارکیٹیں 2022ء کے دوران اچھی کارکردگی نہیں دکھا سکیں۔[47] ملکی ایکویٹی مارکیٹ نے بھی 2022ء کے بیشتر عرصے میں ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کیا (**چارٹ 2.16**)۔ بینچ مارک کے ایس ای 100 انڈیکس 2022ء میں 9.4 فیصد گر گیا (2021ء میں 1.9 فیصد نمو)۔ سرمایہ کاروں نے زیادہ تر محتاط طرزِ عمل رکھا جو پست تجارتی حجم سے ظاہر ہے (**چارٹ 2.17**)۔[48] کے ایس ای 100 انڈیکس میں اتار چڑھاؤ 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران زائد رہا، جس میں رفتہ رفتہ کمی واقع ہوئی اور سال کے آخر میں دوبارہ ابھرا، کیونکہ ماحول مزید غیر یقینی ہو گیا۔

[45] 2022ء میں قلیل مدتی شرح میں (ایک ہفتے سے ایک سالہ مدت کی پی کے آر وی شرحوں میں اوسط فرق میں) 557 بی پی ایس کا اضافہ ہوا، جبکہ (2 سال اور اس سے زائد مدت کی پی کے آر وی شرحوں میں اوسط فرق میں) صرف 276 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

[46] تفصیلات کے لیے دیکھیے حساسیت کے تجزیے کے شائع شدہ نتائج سہ ماہی کمپنڈیم: دسمبر 2022ء کا بینکاری نظام کے اعداد و شمار۔

[47] مثال کے طور پر 2022ء میں ایس اینڈ پی 500 انڈیکس میں 19.4 فیصد اور شنگھائی اسٹاک ایکسچینج کمپوزٹ انڈیکس میں سال بسال 15.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔ جی ایف ایس آر (آئی ایم ایف) اکتوبر 2022ء نے بھی دورانِ سال ایکویٹی کی قیمتوں میں کمی کو اجاگر کیا ہے۔

[48] کے ایس ای 100 کا اوسط یومیہ تجارتی حجم 2022ء میں گر کر 100.1 ملین حصص رہ گیا جبکہ 2021ء میں یہ 191.1 ملین حصص تھا۔ ماخذ: بلومبرگ۔

چارٹ 2.15: بینکوں کی سرمایہ کاری میں رجحان بلحاظ بقیہ عرصیت

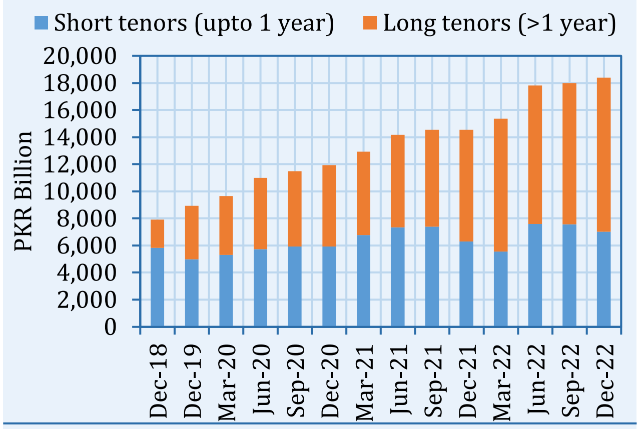

Source: SBP

ایکویٹی مارکیٹ کی ناقص کارکردگی کی اہم وجوہات میں یہ شامل ہیں: (i) میکرو اکنامک عدم توازن، بلند مہنگائی، بڑھتی ہوئی شرح سود، (ii) روپے کی قدر میں کمی، (iii) کارپوریٹ منافع میں کمی، (iv) آئی ایم ایف پروگرام سے متعلق غیر یقینی صورت حال، (v) مخصوص شعبوں پر سپر ٹیکس (جس کا اعلان 2022ء کے وسط میں ہوا)، (vi) 2022ء کی دوسری ششماہی میں شدید سیلاب اور اس سے کپاس اور دیگر فصلوں جیسے اہم صنعتی خام مال کو نقصانات۔ اور آخری لیکن اہم وجہ (vii) داخلی سیاسی محرکات۔

خطرے سے گریز کا عمومی رویہ ظاہر تھا ---

مختلف اقسام کے سرمایہ کاروں نے خطرے سے گریز کے رویے کا مظاہرہ کیا۔ 2022ء میں انشورنس اور میوچل فنڈز ایکویٹی کے خالص فروخت کنندہ تھے، انہوں نے منی مارکیٹ کے مختلف طریقوں پر اپنی دلچسپی کو منتقل کیا (**چارٹ 2.18**)۔ خاص طور پر، میوچل فنڈز نے (جو این بی ایف آئی میں اہم فریق ہیں) اپنی ایکویٹیز کی تحویل کو کم کیا اور منی مارکیٹ میں سرمایہ کاری کا حصہ بڑھایا، اس طرح حفاظتی طرزِ عمل اپنایا۔

غیر ملکی سرمایہ کار خالص فروخت کنندہ تھے جو خطرے سے پاک اثاثوں کے لیے اپنے پورٹ فولیو کو دوبارہ متوازن کرنے کی حکمت عملی کے مطابق ہے کیونکہ ترقی یافتہ ملکوں میں شرح سود بڑھ رہی تھی اور پاکستان کے میکرو مالی حالات پر دباؤ تھا۔ تاہم بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے مقامی ایکویٹیز میں دلچسپی ظاہر کی کیونکہ انہیں اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کے ان اقدامات سے بھی سہولت ملی کہ پاکستانی تارکین وطن کو اپنے آر ڈی اے اکاؤنٹس کے ذریعے ایکویٹی میں سرمایہ کاری کا موقع دیا جائے (**چارٹ 2.19**)۔[49]

شعبے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو 2022ء کے دوران بینکوں کے حصص سرمایہ کاروں کی ترجیح تھے کیونکہ بڑھتی ہوئی پالیسی شرح سے بینکوں کی آمدنی کے امکانات مزید روشن ہوئے (**چارٹ 2.20**)۔ تاہم بینکوں کے حصص میں سرمایہ کاری کی رقم 2021ء سے کم رہی، جو ایکویٹی اسٹاک میں سرمایہ کاروں کی دلچسپی میں عمومی کمی سے ہم آہنگ تھی۔

چارٹ 2.16: کے ایس ای 100 اشاریے کا رجحان اور اس کی تغیر پذیری*

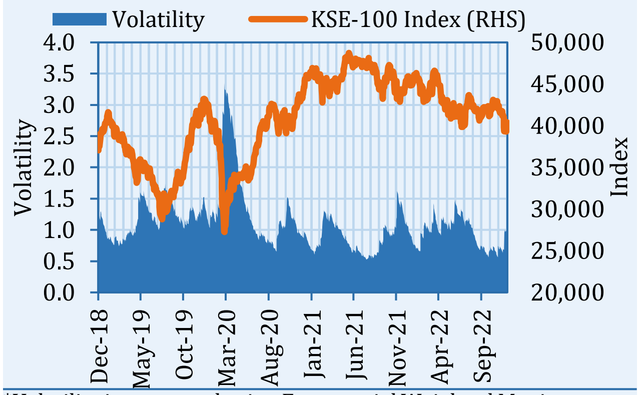

*Volatility is measured using Exponential Weighted Moving

کے ایس ای 100 انڈیکس کا یومیہ منافع 2022ء کے دوران 13 مواقع پر ویلیو ایٹ رسک (وی اے آر) نارمل (100 دن رولنگ) سے آگے بڑھ گیا (2021ء میں 14 مواقع پر) لیکن گزشتہ سال کے مقابلے میں 2022ء میں اس کی اوسط مقدار زیادہ تھی (**چارٹ 2.21**)۔

چارٹ 2.17: کے ایس ای 100 اشاریے میں حصص کے لین دین کا رجحان

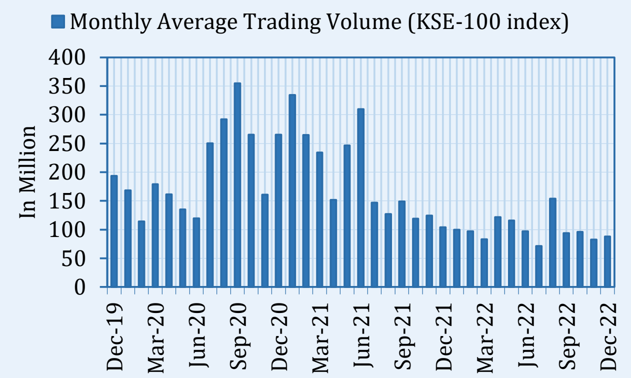

Source: Bloomberg

[49] کیپٹل مارکیٹ کے اداروں، بینکوں اور اسٹیٹ بینک نے روشن ایکویٹی انویسٹمنٹ کی پذیرائی کی، جو 2020ء میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے متعارف کرائے گئے روشن ڈجیٹل اکاؤنٹ کے تحت غیر مقیم پاکستانیوں کے لیے ایک مصنوعہ ہے۔ تفصیلات کے لیے پی ایس ایکس کی پریس ریلیز۔

جدول 2.1: پاکستان میں 2020ء تا 2022ء بازارِ سرمایہ کی پیش رفت

	2020ء	2021ء	2022ء
فہرستی کمپنیوں کی مجموعی تعداد	531	533	531
مجموعی فہرستی سرمایہ-ملین روپے	1,421,094	1,485,103	1,552,728
مارکیٹ کی مجموعی سرمایت-ملین روپے	8,035,364	7,684,637	6,500,828
کے ایس ای 100(ٹی ایم) اشاریہ	43,755	44,596	42,420
کے ایس ای 30(ٹی ایم) اشاریہ	18,180	17,502	14,836
کے ایس ای 30 اشاریہ	71,168	71,687	68,278
کے ایس ای تمام حصص کا اشاریہ	30,780	30,727	27,533
پی ایس ایکس-کے ایم آئی تمام حصص کا اشاریہ	21,718	22,027	19,987
دورانِ سال نئی فہرستی کمپنیاں	3	7	2
نئی کمپنیوں کا فہرستی سرمایہ-ملین روپے	14,197	16,009	2,644
دورانِ سال نئے فہرستی قرضہ آلات	7	5	-
نئے قرضہ آلات کا فہرستی سرمایہ-ملین روپے	246,967	25,100	-
یومیہ اوسط لین دین-ریگولر مارکیٹ (ملین حصص) (سال تا حال)	330	474	230
یومیہ لین دین کی اوسط مالیت-ریگولر مارکیٹ (ملین روپے) (سال تا حال)	12,271	16,935	6,950
یومیہ اوسط لین دین-فیوچر مارکیٹ (ملین حصص) (سال تا حال)	102	141	94
یومیہ لین دین کی اوسط مالیت-فیوچر مارکیٹ (ملین روپے) (سال تا حال)	4,740	8,315	3,574

ماخذ: ایس ای سی پی

تاہم، تناؤ کے یہ واقعات اسٹیٹ بینک کے زیر انتظام اداروں، جیسے بینکوں کے استحکام کے حوالے سے اہم خدشات میں تبدیل نہیں ہوئے۔ اسٹیٹ بینک کے قدامت پسند ضوابطی نظام کی وجہ سے بینک ایکویٹی مارکیٹ میں محدود سرمایہ کاری رکھتے ہیں چنانچہ ایکویٹی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ کے حوالے سے ان کی حساسیت بھی کم ہوتی ہے۔ ایکویٹیز میں بینکوں کی سرمایہ کاری دسمبر 2022ء کے اختتام پر گھٹ کر سرمائے کا 6.8 فیصد رہ گئی

چارٹ 2.18: میوچل فنڈز اثاثہ جات کے اجزائے ترکیبی

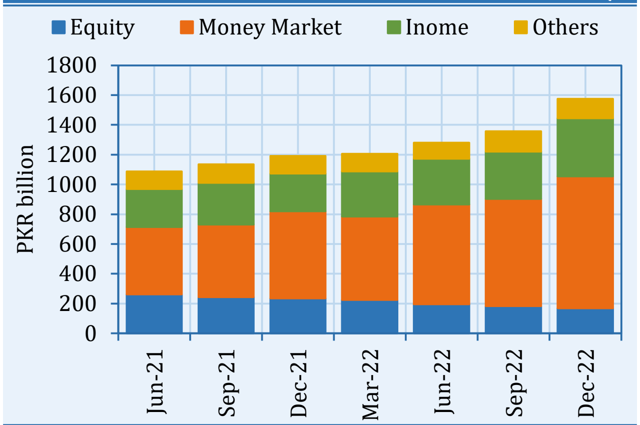

Data source: SECP

جو دسمبر 2021ء کے اختتام پر 7.3 فیصد تھی۔[50] حساسیت (تناؤ کی جانچ) کے تازہ ترین نتائج سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ فرض کیے گئے ایک منظر نامے میں ایکویٹی کی قیمتوں میں 40 فیصد کمی ہو جائے تب بھی شرحِ کفایتِ سرمایہ کی تعمیل کرنے والے کسی بینک سے کم از کم ضوابطی تقاضے کی خلاف ورزی متوقع نہیں ہے۔[51]

2022ء کے دوران نئے اجرا کی کمی۔۔۔

کووڈ 19 کی اومیکرون لہر اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دباؤ کی وجہ سے ہمت آزما میکرو اکنامک ماحول کے درمیان ملکی ایکویٹی مارکیٹ میں گزشتہ تین سال کے دوران نئی کمپنیوں کی پست ترین لسٹنگ دیکھی گئی۔ 2022ء کے دوران دو ابتدائی عوامی پیشکشوں (آئی پی اوز) کے باوجود لسٹڈ کمپنیوں کی مجموعی تعداد گھٹ کر 531 رہ گئی جبکہ دوران سال کوئی نیا قرض آلہ جاری نہیں کیا گیا (**جدول 2.1**)۔

بازارِ سرمایہ کی محدود رسائی اور نمو کارپوریٹ شعبے کی قابلِ تجارت بانڈز کے ذریعے فنڈز جمع کرنے کی صلاحیت کو محدود کرتی ہے۔[52] چنانچہ بڑے اور نسبتاً اچھے معیار کے قرض گیر، ایس ایم ای اور زرعی قرض گیروں کے برعکس، اپنی قرضے کی ضروریات کو پورا

---

[50] یہ تناسب ایکویٹیز میں خالص اوپن پوزیشن اور اور سرمائے کا نمائندہ ہے۔

[51] تفصیلات کے لیے دیکھیے حساسیت کے تجزیے (دباؤ کی جانچ) کے شائع شدہ نتائج سہ ماہی کمپنڈیم: دسمبر 2022ء کا بینکاری نظام کے اعداد و شمار۔

[52] ایس ای سی پی کے مطابق، پاکستان میں صرف 210،000 خردہ سرمایہ کار ہیں، جو علاقائی منڈیوں کے مقابلے میں بہت کم تعداد ہے جیسے بنگلہ دیش میں 2.7 ملین، ملائیشیا میں 2.5 ملین، تھائی لینڈ میں 1.46 ملین، بھارت میں 32 ملین اور سری لنکا میں 630،000 خردہ سرمایہ کار ہیں۔ مزید برآں، پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش جیسے علاقائی ممالک کے مقابلے میں جی ڈی پی بہ لحاظ مارکیٹ کیپٹلائزیشن میں بھی کم درجے پر ہے۔ ماخذ: کیپٹل مارکیٹس ڈویلپمنٹ پلان اور روڈ میپ 2020-2027۔

چارٹ 2.19: میوچل فنڈز اور بیمہ 2022ء میں نمایاں فروخت کنندہ تھے

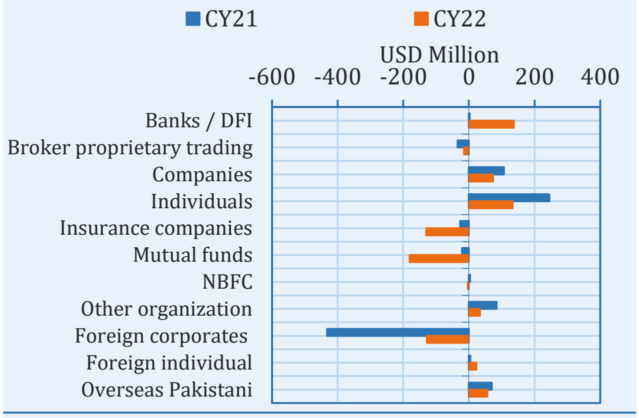

Source: NCCPL

کرنے کے لیے کیپٹل مارکیٹ تک رسائی حاصل کرنے کی بہتر صلاحیت رکھنے کے باوجود بینکوں سے قرض لیتے ہیں۔ نتیجتاً بینک معیشت میں قرضہ اور مالیات کے بڑے رسد کار (سپلائر) ہیں اور ان کے قرضہ پورٹ فولیو کا بیشتر حصہ بڑے پیمانے کے کارپوریٹ قرض گیروں پر مشتمل ہے۔ اگرچہ ان میں سے بیشتر قرض گیر غیر متوقع میکرو اکنامک دھچکوں کا مقابلہ کرنے کی مضبوط مالی حیثیت رکھتے ہیں (تفصیلات کے لیے **غیر مالی (کارپوریٹ) شعبے کے خطرے کا تجزیہ** کا باب اور **قرض لینے والے صفِ اول کے گروپوں کی کارکردگی اور مضبوطی پر باکس**)، تاہم کارپوریٹ قرضہ مالی مارکیٹ، دیگر فریقوں خاص طور پر بینکوں کے مقابلے میں محدود مالی خطرات برداشت کرتی ہے۔[53]

اہم بات یہ ہے کہ ملکی ایکویٹی مارکیٹ کی کارکردگی 2022ء میں دیگر مارکیٹوں کے مطابق ہی تھی۔ بنگلہ دیش، چین، ملائشیا، فلپائن، جنوبی کوریا اور تائیوان جیسی علاقائی معیشتوں

چارٹ 2.20: بینکوں کے اسٹاک میں سرمایہ کاری 2022ء میں نمایاں رہی

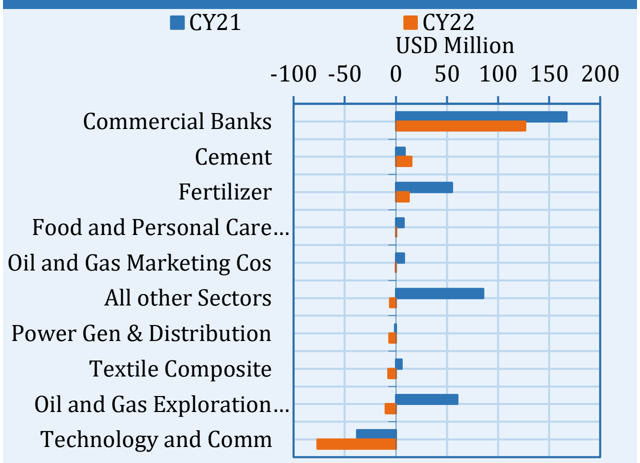

Note: Cos = Companies, Source: NCCPL

چارٹ 2.21: کے ایس ای 100 کے منافع کی ریلیوایٹ رسک (وی اے آر)

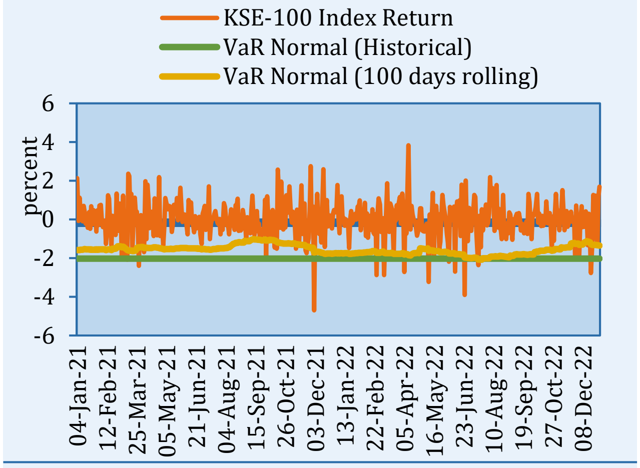

Data source: PSX

میں ایکویٹی اشاریوں میں بھی سال بہ سال کمی ہوئی (**چارٹ 2.22**)۔[54] تاہم کے ایس ای 100 انڈیکس کے آمدنی بہ قیمت (Price to Earning) تناسب سے پتہ چلتا ہے کہ قدرپیمائی پُرکشش ہوسکتی ہے اور اس کے اچھے امکانات ہوسکتے ہیں، جس کی عکاسی 2022ء کے دوران متعدد فہرستی فرموں کے جاری کردہ حصص کی دوبارہ خریداری (buybacks) سے بھی ہوتی ہے۔

مستقبل میں ملکی مالی منڈیوں کی کارکردگی کا انحصار (i) روس یوکرین جنگ کی بدلتی ہوئی صورتحال، (ii) عالمی اقتصادی منظر نامے اور اجناس کی قیمتوں میں ردوبدل، (iii) ملکی زری پالیسی موقف میں مزید تبدیلیوں، (iv) سیاسی پیش رفت، اور (v) آئی ایم ایف کے نویں جائزے کی بحالی پر ہوگا۔

چارٹ 2.22: منتخب ابھرتی ہوئی منڈیوں میں اسٹاک مارکیٹوں کی کارکردگی

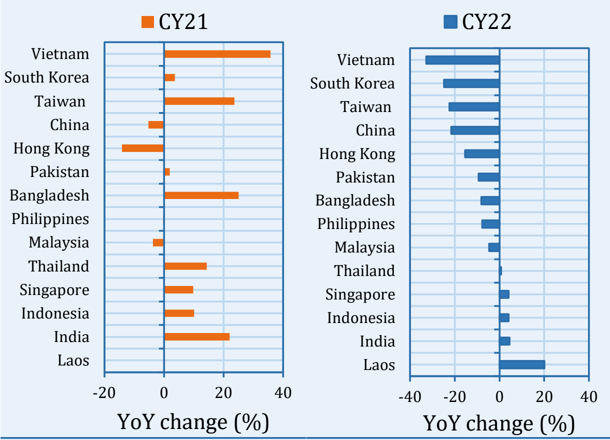

Source: Haver Analytics

[53] تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کے گورنر کی سالانہ رپورٹ۔

[54] ڈھاکہ اسٹاک ایکسچینج: بنگلہ دیش کا عام / براڈ انڈیکس (ای او پی، جنوری-17-08=91.2951)، شنگھائی اسٹاک پرائس انڈیکس: صنعت، چین (ای او پی، اپریل-30-1993=1358.78)، اسٹاک پرائس انڈیکس: ایف ٹی ایس ای برسا ملائیشیا کے ایل سی آئی (ای او پی، جنوری-1-77=100) ملائیشیا۔ اسٹاک پرائس انڈیکس: منیلا کمپوزٹ (ای او پی، 2-80 جنوری، 10)۔ تائیوان 1966=100)۔

سیکشن الف: شعبہ بینکاری کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

باب 3: شعبۂ بینکاری

اگرچہ مجموعی معاشی محرکات کو خاصی دشواریوں کا سامنا رہا ، تاہم 2022 ء کے دوران شعبہ بینکاری کے اظہاریے بڑی حد تک مستحکم رہے ۔ شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں مستحکم نمو ہوئی جس میں بڑا حصہ سرمایہ کاریوں کا تھا ، کیونکہ سرکاری شعبے کے اکتشاف میں مزید اضافہ ہو گیا ۔ ڈپازٹس کی سست رفتاری کے حالات میں بینکوں کا قرض گیری پر ا نحصار خاصا بڑھ گیا ۔ خالص سودی آمدنی کے بل بوتے پر آمدنی کے اظہاریوں میں بہتری آ گئی ، البتہ 2022ء میں ٹیکس اخراجات خاصے بڑھ گئے ۔ سیلاب اور مشکل مالی حالات کے سبب نقصانات کے باوجود اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں کوئی سنگین خدشات پیدا نہیں ہوئے ، اور بینکوں نے مسلسل وافر سیالیت کی بفرز کو برقرار رکھا اور خاصے وسیع مارجن کے ساتھ ضوابطی معیارات کی تعمیل کی ۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس شعبے کی ادائیگی قرض کی پوزیشن مستحکم رہی ، کیونکہ شرح کفایت سرمایہ کم از کم معیار سے خاصی زائد رہی ، جبکہ سرمایہ جاتی ضرر پذیری کا تناسب گذشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر رہا ۔ اسلامی بینکاری کے اجزا نے اپنی صنعت سے بلند نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ، اور اس کے اثاثہ جاتی معیار ، آمدنی اور سیالیت جیسے مالی استحکام کے کلیدی اظہاریوں میں بہتری دکھائی دی ۔

بینکاری کے شعبے میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی بدولت مستحکم نمو ہوئی ؛ 2022ء میں خطرے کے مجموعی محرکات اطمینان بخش سطح پر رہے ، تاہم قرض گیری پر انحصار بلند سطح پر پہنچ گیا ۔۔۔

2022ء میں بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 19.1 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس دیکھی گئی 19.6 فیصد نمو سے کافی حد تک ہم آہنگ ہے۔ 2021ء میں سرمایہ کاریوں نے زیر جائزہ مدت کے دوران بیلنس شیٹ کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ قرضوں کی نمو سست رفتار رہی[55] (**چارٹ 3.1**)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ چند برسوں کے دوران حکومت کی بڑھتی ہوئی قرض گیری کے باعث بینکوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی مسلسل قرضوں اور سرمایہ کاریوں پر منتقل ہو رہے ہیں، جن میں بڑا حصہ حکومتی تمسکات کا ہے۔ مثلاً 2018ء میں سرمایہ کاریوں اور قرضوں میں بینکوں کا حصہ مجموعی اثاثوں کے تناسب کے لحاظ سے تقریباً 40 فیصد کی متوازن سطح پر تھا۔ بعد میں 2022ء کے آخر تک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کا حصہ بڑھ کر 51.4 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ قرضوں کا حصہ کم ہو کر 33.0 فیصد پر آ گیا۔ خصوصاً، 2022ء کے آخر میں بینکوں کی اثاثہ جاتی بنیاد میں حکومتی تمسکات کا حصہ 47.9 فیصد (2021ء میں 44.3 فیصد) تھا، جبکہ سرکاری شعبے کو مجموعی قرضہ (سرمایہ کاریاں + پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کو قرضے) اثاثہ جاتی بنیاد کے 55.5 فیصد (دسمبر 21ء میں 51.8 فیصد) تک پہنچ گئے۔ بینکاری کے شعبے کے سرکاری قرضوں میں بڑھتے ہوئے اکتشاف کے متعدد اثرات ہوتے ہیں، جن میں دیگر کے علاوہ نجی شعبے کے قرضوں کا سکڑنا اور دوبارہ قیمتوں کے تعین / دوبارہ قدر پیمائی کے خطرات شامل ہیں۔

فنڈنگ کے لحاظ سے 2022ء میں بینکوں کے ڈپازٹس میں 8.0 فیصد کی کمزور نمو ہوئی، جو گذشتہ سات برسوں میں ڈپازٹس جمع کرنے کی کم ترین سطح ہے۔ اثاثوں میں مضبوط توسیع

چارٹ 3.1 : بینکاری شعبے کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی (اسٹاکس)

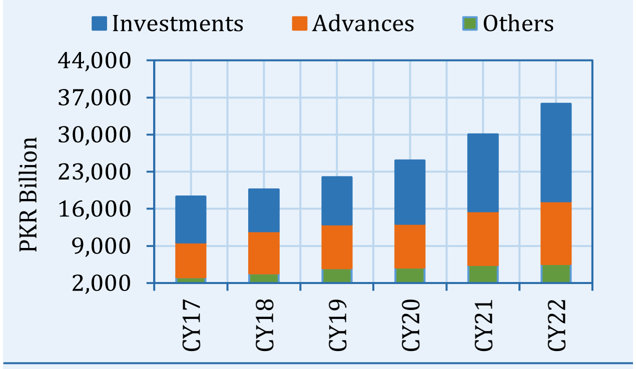

Source: SBP

چارٹ 3.2 : بینکاری شعبے کی فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی (اسٹاکس)

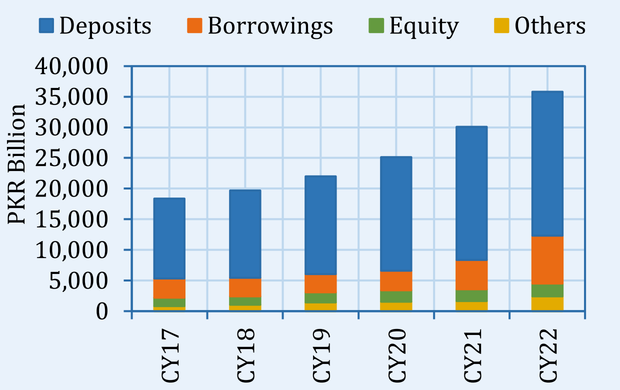

Source: SBP

55 سرمایہ کاریوں اور قرضوں کا نمو میں حصہ بالترتیب 12.8 فیصد اور 5.7 فیصد رہا۔

چارٹ 3.3: شعبۂ بینکاری کے استحکام کا نقشہ

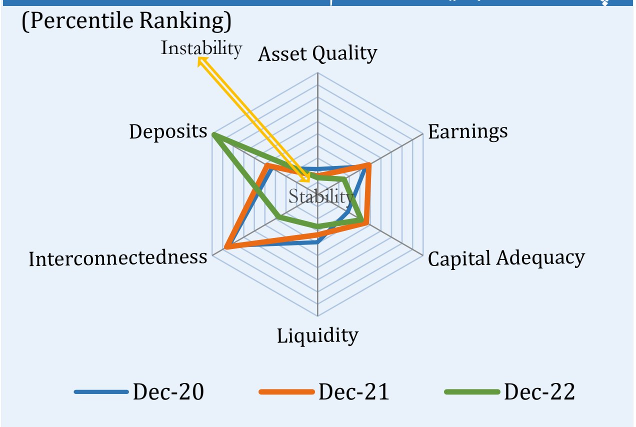

Source: SBP

اور فنڈنگ بڑھتے ہوئے فرق کے تناظر میں 2022ء میں بینکوں کا قرض گیری پر انحصار مزید بڑھ گیا(**چارٹ 3.2**)۔

اثاثوں میں مضبوط توسیع کے باعث زیر جائزہ سال میں نفع یابی میں 27.4 فیصد اضافہ (2021ء میں 8.3 فیصد نمو) ہوا، جس کی بنیادی وجہ خالص سودی آمدنی تھی۔

اثاثہ جاتی معیار کے محرکات سازگار رہے کیونکہ نادہندگی کی شرح محدود تھی اور خام غیر فعال قرضوں کا تناسب ایک سال قبل کے 7.9 فیصد سے کمی کے بعد 2022ء میں 7.3 فیصد پر آ گیا۔

علاوہ ازیں، بینکوں کی سیالیت کے اظہاریوں میں سیال اثاثوں میں توسیع کے سبب مزید بہتری آ گئی۔ بینکوں نے بازل سیالیت کے معیارات یعنی سیالیت کی کوریج کے تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب کو خاصے مارجن کے ساتھ حاصل کیا۔ مزید بر آں، بینکاری کے شعبے کے آپس میں روابط خاصے کم ہو گئے، جو دیگر بینکوں اور مالی اداروں کے ڈپازٹس میں کمی کی بینکوں کی کوششوں کو ظاہر کرتا ہے، تاکہ ان کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب میں بہتری لائی جاسکے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے محاذ پر بینکوں کی مناسب سرمایہ جاتی بنیاد، مستحکم آمدنی اور غیر فعال قرضوں کی پست سطح کے بل بوتے پر بینکوں کی نقصان جذب کرنے کی صلاحیت اطمینان بخش رہی۔ بازل سمجھوتہ سوم کے تحت شرح کفایت سرمایہ 17.0 فیصد رہی، جو 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے زیادہ ہے۔

بینکاری شعبے کے مجموعی خاکہ خطر سے مختلف قسم کے خطرات کے مقابلے میں حوصلہ افزا بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے قطع نظر، ڈپازٹس میں تیزی سے کمی تشویش کا باعث رہی(**چارٹ 3.3**)۔

اسلامی بینکاری کے اجزا نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے 2022ء میں 29.6 فیصد توسیع درج کی۔ خطرۂ قرض قابو میں رہنے کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں دورانِ سال بحالی ہوئی جس کا نتیجہ سرمایہ جاتی بفرز میں اضافے کی صورت میں بر آمد ہوا۔

چارٹ 3.4: نجی شعبے کے قرضے، پالیسی ریٹ اور شرح مبادلہ

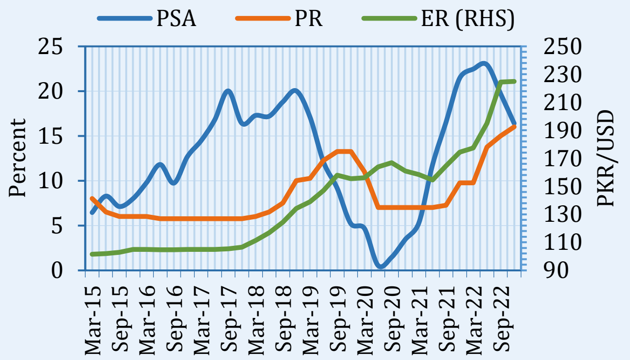

Note: PSA represent YoY growth

ناسازگار معاشی ماحول اور حکومت کی جانب سے قرضوں کی بلند سطح کے حالات میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو سست رہی تاہم یہ قابل ذکر تھی۔۔۔

نجی شعبے کے قرضوں میں 2022ء کے دوران 16.4 فیصد (2021ء میں 21.5 فیصد) اضافہ ہوا۔ نجی شعبے کے قرضوں نے اپنی مضبوط رفتار کو جون 2021ء تک برقرار رکھا، جبکہ 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں بتدریج کمی ہوئی، جس کی اہم وجہ کلی معاشی دباؤ اور اس کے نتیجے میں معاشی سرگرمی کی سست رفتاری تھی، جبکہ 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں سیلاب نے دشواریوں میں مزید اضافہ کر دیا(**چارٹ 3.4**)۔ خصوصاً 2022ء میں پالیسی ریٹ میں 625 بی پی ایس اضافہ کرتے ہوئے اسے 16 فیصد کر دیا گیا، جبکہ مجموعی طلب کو محدود کرنے کے لیے متعدد پالیسی اقدامات کیے گئے جن میں بینکوں کے نقد ذخائر کی بلند سطح، صارفی قرضوں پر ضوابطی سخت گیری اور غیر ضروری درآمدات میں کمی شامل تھے۔ مزید بر آں، بیرونی کھاتے کے دباؤ کے سبب پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی ہوئی اور بیرونی قرضوں تک رسائی محدود ہو گئی، جبکہ سیاسی محرکات نے بے یقینی میں مزید اضافہ کر دیا (**چارٹ 3.5**)۔ اس پس منظر میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) کا اشاریہ 2022ء میں مضبوط سرگرمی دکھانے کے بعد

2022ء کی دوسری ششماہی میں اپنی رفتار برقرار نہیں رکھ سکا۔[56] مزید برآں، کاروباری اعتماد کا اشاریہ[57] آخر 2022ء (اپریل 2022ء میں 55) تک گر کر 40 (50 کے نشانیے سے کم) پر آ گیا: جو اپریل 2020ء کے بعد سے اس کی کم ترین سطح تھی۔

چارٹ 3.5: معاشی پالیسی کی بے یقینی کا اشاریہ

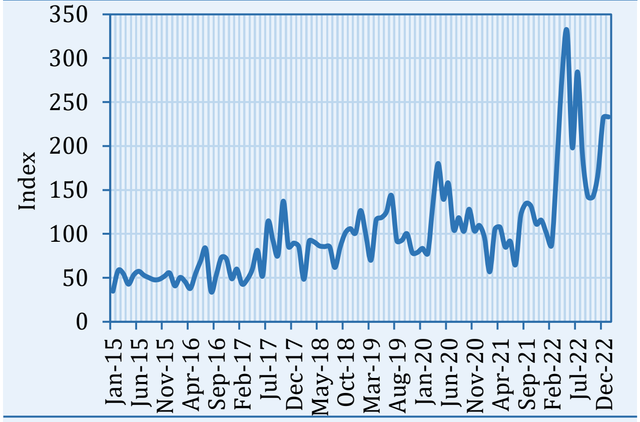

Source: SBP

2022ء میں نجی شعبے کے قرضوں کے **شعبہ وار بہاؤ** سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مجموعی نئے قرضوں میں سے 57 فیصد ٹیکسٹائل، فنانس، کیمیکلز اور دواسازی کے شعبوں اور افراد نے حاصل کیے تھے۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس ٹیکسٹائل شعبے کی جانب سے قرضوں کے استعمال کی سطح 2022ء میں خاصی کم تھی جو کمزور عالمی طلب اور طلب میں کٹوتی کے اقدامات اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے حالات میں ملکی معیشت کی کمزور کارکردگی کی عکاس تھی (**چارٹ 3.6**)۔ مزید برآں، 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں سیلاب نے شعبے کے ذخائر میں اضافے کے پروسیس کو بھی متاثر کیا اور اس سے کپاس کی فصل خاصی متاثر ہوئی (**عالمی اور ملکی پیش رفتیں: باب 1**)۔[58] اسی طرح توانائی کے شعبے کے قرضوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کم نمو درج کی گئی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گردشی قرضوں کی چکتائی کے انتظامات کے تحت بجلی کے شعبے کو کی گئی ادائیگیوں نے ان کی بینکوں سے قرض لینے کی ضروریات میں کمی کر دی۔ بعض فرموں کے طویل مدتی قرضوں کی عرصیت بھی شیڈول کے مطابق مکمل ہو گئی تھی۔

ٹیکسٹائل اور توانائی کے شعبوں کے مقابلے میں کیمیکلز اور دواسازی، فنانس، چینی اور سیمنٹ کے شعبوں کی جانب سے زیر جائزہ سال کے دوران قرضے لینے کی سطح بلند رہی۔ کیمیکل اور دواسازی کے معاملے میں بلند قرضوں کے بہاؤ کو خام مال کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔[59] غیر بینک مالی شعبے کو قرضوں میں متاثر کن اضافے سے بینکوں کی جانب سے اپنے قرضوں کو بڑھانے کی کوششوں کی نشاندہی ہوتی ہے تا کہ ان کی اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی حکمت عملی کے تحت قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب بہتر بنایا جا سکے۔ چینی کے شعبے میں 2022ء کے دوران گنے کی امدادی قیمت[60] میں 33 فیصد اضافے سے قرضوں کی نمو کی وضاحت ہوتی ہے تا کہ ذخائر بڑھانے میں قرضوں کو استعمال کیا جا سکے۔ سیمنٹ کے شعبے میں فرموں کی جانب سے خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور سرمایہ جاتی سرمایہ کاریوں دونوں میں اضافے کے سبب قرضوں کے استعمال کی سطح بلند رہی۔

نجی شعبے کے قرضوں کے جزوار تجزیے سے عکاسی ہوتی ہے کہ کارپوریٹ کے شعبے میں بینکوں کے قرضوں کے استعمال کی سطح بلند رہی۔ زیر جائزہ برس کے دوران کارپوریٹ کے شعبے نے جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خاصے قرضے لیے، جو خصوصاً 2022ء کی پہلی ششماہی میں مضبوط معاشی سرگرمی اور گزشتہ برس کی نسبت خام مال کی بلند قیمتوں کی عکاس تھی۔ دوسری جانب، 2022ء میں کارپوریٹ شعبے کے طویل مدتی قرضوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح، 2022ء میں کارپوریٹ شعبے کے طویل مدتی قرضوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا، جس میں 25 فیصد سے کچھ زائد اضافی قرضے اسٹیٹ بینک کی رعایتی ری فنانس اسکیموں یعنی عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) اور طویل مدتی فنانسنگ سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت حاصل کیے گئے۔

چارٹ 3.6: نجی شعبے کے قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

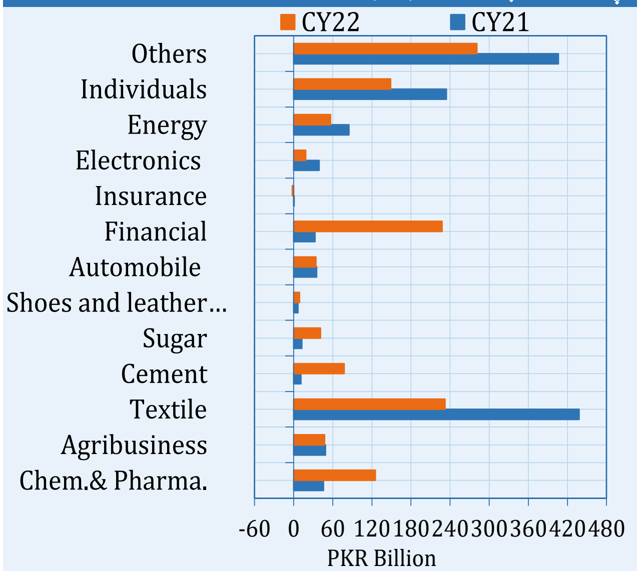

Source: SBP

[56] 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی اوسط نمو 3.8- فیصد رہی، جبکہ 2022ء کی پہلی ششماہی میں یہ 16.0 فیصد تھی۔

[57] کاروباری اعتماد کے انڈیکس کی 50 سے کم قدر معاشی منظرنامے کے متعلق مایوسی کے خیالات کی بالادستی کو ظاہر کرتی ہے۔

[58] ٹیکسٹائل برآمدات میں 2022ء کے دوران 11.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2021ء میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

[59] 2022ء کے دوران تھوک اشاریہ قیمت میں اوسطاً 31.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2021ء میں یہ 16.3 فیصد پر تھا۔

[60] 2022ء کے دوران گنے کی امدادی قیمت 300 روپے فی من مقرر کی گئی تھی، جبکہ 2021ء میں یہ 225 روپے فی من تھی۔

جدول 3.1: جزوار نجی شعبے کے قرضے (اسٹاکس)

ارب روپے	دسمبر-20	دسمبر-21	دسمبر-22
کارپوریٹ شعبہ	4,818	5,869	6,956
معین سرمایہ کاری	1,912	2,277	2,695
جاری سرمایہ	**1,742**	**2,106**	**2,703**
تجارتی قرضے	1,164	1,486	1,558
چھوٹی اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز	**452**	**511**	**524**
معین سرمایہ کاری	104	125	139
جاری سرمایہ	308	345	347
تجارتی قرضے	40	41	38
زراعت	336	398	442
صارفی قرضے:	**626**	**810**	**889**
کریڈٹ کارڈز	**51**	65	86
گاڑیوں کے قرضے	258	351	333
صارفی پائیدار اشیا	1	2	1
رہن قرضے	86	**144**	**215**
دیگر ذاتی قرضے	229	248	254
اجناس کے قرضے	108	116	145
اسٹاف کے قرضے	**164**	**198**	**243**
مکانات کے قرضے	129	152	186
مکانات کے قرضوں کے علاوہ	**34**	**46**	**57**
دیگر	**4**	**2**	**1**
کل	**6,508**	**7,904**	**9,201**

نوٹ: یہ قرضے ملکی نجی شعبے کے قرضوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بقیہ طویل مدتی قرضے بینکوں نے اپنے ذرائع سے لیے، جو جزوی طور پر اشیائے سرمایہ کی درآمدی ایل سیز کے قرضوں پر پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے اثر کا عکاس تھا۔

معین سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضوں کی طرح تجارتی قرضوں کا بہاؤ بھی سست رہا جس کا سبب درآمدات اور بیرونی تجارت کی سست رفتاری کے تناظر میں کمزور طلب تھی۔

بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان میں **چھوٹی اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز** (ایس ایم ایز) کا حصہ کچھ کم ہے۔ زیر جائزہ برس کے دوران ایس ایم ایز کے قرضوں کی نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ اس سال ایس ایم ایز کو قرضوں میں کمزور نمو کا سبب طویل مدتی قرضے تھے۔ حکومت کی اسپانسر شدہ فنانس اسکیم یعنی وزیر اعظم کی کامیاب جوان یوتھ انٹرپرینورشپ اسکیم کے ذریعے گذشتہ دو برسوں میں ایس ایم ایز کو طویل مدتی قرضوں کے بہاؤ میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ چونکہ 2022ء کے وسط میں اسکیم کو عارضی طور پر معطل کر دیا گیا تھا،[61] اس لیے چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے طویل مدتی قرضوں میں کسی حد تک اعتدال رہا۔ دوسری جانب، خام مال کی قیمتوں میں اضافے کے باوجود جاری سرمائے کے قرضوں میں صرف معمولی اضافہ درج ہوا۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بڑھتی ہوئی شرح سود اور سست معاشی سرگرمی کے حالات میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کی طلب اور رسد متاثر ہوئی: بینکوں نے خطرے سے گریز پر مبنی حکمت عملی اختیار کی، جبکہ ایس ایم ایز نے بینکوں کے قرضے پر اپنے انحصار کو کم کر دیا۔

صارفی قرضوں میں بھی سست رفتاری دیکھی گئی اور بینکوں کے نجی شعبے کے قرضوں کے مجموعی جزدان میں ان کا حصہ 7.5 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا۔ اس سست رفتاری میں اہم کردار گاڑیوں کے قرضوں کی خالص واپسی نے ادا کیا، جس سے اسٹیٹ بینک کے کلی محتاطیہ اقدامات کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے، جن کے تحت دیگر کے علاوہ کاروں کے قرضوں کی میعاد مختصر کرنا، قرضہ اور مالیت کے تناسب میں کمی اور قرضوں کی واپسی کی استعداد کے لحاظ سے تقاضوں میں اضافہ شامل ہیں۔ مزید برآں، گاڑیوں کی صنعت کو بیرونی کھاتے پر دباؤ اور گاڑیوں کی قیمتوں میں خاصے اضافے کے سبب گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت میں نمایاں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم رہن قرضوں میں ساز گار پالیسی ماحول کے تحت نمو کا تسلسل جاری رہا اور اسے حکومت کی اسپانسر یافتہ ری فنانس اسکیم سے تحریک ملی، اگرچہ موخر الذکر کو 2022ء میں معطل کر دیا گیا تھا[62] (**جدول 3.1**)۔

سرکاری شعبے کے قرضے 454.7 ارب روپے (2021ء میں 274.6 ارب روپے اضافہ) کے اضافے سے بڑھ کر 2,719 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ حکومت نے اجناس کی سرگرمیوں کے لیے 240.8 ارب روپے کے قرضے لیے، جو گذشتہ برس کے 149.0 ارب روپے کی قرض گیری کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہے۔ اس اضافے کا سبب گندم کے قرضوں میں خاصا اضافہ تھا، جس کا سبب 2022ء میں گندم کی کم از کم امدادی قیمت میں قابل ذکر اضافہ اور گندم کی بلند درآمدات تھیں۔[63]

61 حکومت نے یہ اسکیم جولائی 2019ء میں زراعانت یافتہ قرضوں کی فراہمی کے ذریعے بیروزگار نوجوانوں کو سیلف ایمپلائمنٹ کے مواقع فراہم کرنے کی غرض سے متعارف کرائی تھی۔ اسکیم پر عملدرآمد یکم جولائی 2022ء میں روک دیا گیا تھا اور 12 دسمبر 2022ء کو کچھ ترامیم کے ساتھ اسے دوبارہ متعارف کرایا گیا۔

62 میرا پاکستان میرا گھر اسکیم بینکوں کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ آبادی کے کم اور درمیانی آمدنی والے طبقات کو کم شرح سود پر مکانات کی تعمیرات اور خریداریوں کے لیے قرضے فراہم کر سکیں۔ تاہم، اسکیم پر عملدرآمد 30 جون 2022ء کو روک دیا گیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے: IH&SMEFD Circular No. 09 of 2022

63 2022ء میں گندم کی امدادی قیمت بڑھ کر 2,200 روپے فی 40 کلوگرام ہو گئی جبکہ 2021ء میں یہ 1800 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔ مزید برآں، 2022ء میں 3 ملین میٹرک ٹن گندم درآمد کی گئی، جبکہ 2021ء میں 2.2 ملین ٹن درآمد ہوئی تھی۔

تاہم ، سرمایہ کاریوں میں مضبوط نمو ہوئی کیونکہ بینکوں سے قرضوں کے لیے حکومتی طلب بلند سطح پر تھی ---

بینکوں کا سرمایہ کاری جزدان 2022ء کے دوران 26.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 18,400 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ مجموعی سرمایہ کاریوں میں حکومتی تمسکات کا حصہ 92.7 فیصد رہا، اور اس میں 28.8 فیصد کی مضبوط نمو درج کی گئی۔ دوسری جانب، ایکویٹی اسٹاک اور نجی شعبے کے بانڈز میں سرمایہ منڈی کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے کمزور نمو ہوئی، اور آخر 2022ء تک مجموعی سرمایہ کاری میں ان کا حصہ کم ہو کر بالترتیب 1.2 فیصد اور 6.2 فیصد پر آ گیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد اور 7.5 فیصد تھا۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) میں سرمایہ کاریوں کا حصہ 24.5 فیصد کمی کے ساتھ 3,682 ارب روپے ہو گیا، جبکہ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) میں سرمایہ کاریاں 54.8 فیصد کے اضافے سے 10,820 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔ تاہم، چونکہ بینک رواں شرح بانڈز پر مرتکز تھے، اس لیے رواں شرح پی آئی بیز کا بینکوں کی سرمایہ کاریوں میں حصہ (حکومتی تمسکات کی مجموعی تحویل میں) بڑھ کر 49.5 فیصد تک پہنچ گیا، جو 2021ء میں 38.1 فیصد تھا۔ اسی طرح، زیرِ جائزہ مدت میں اجارہ صکوک کی سرمایہ کاریاں بھی 82.2 فیصد اضافے سے بڑھ کر 2,642.9 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2019ء کے بعد سے قلیل مدتی ایم ٹی بیز میں بینکوں کے انکشافات میں کمی آ رہی ہے جبکہ طویل مدتی بانڈز یعنی پی آئی بیز میں اضافہ ہو رہا ہے **(چارٹ 3.7)**۔ اس رجحان کو خصوصاً رواں شرح پی آئی بیز متعارف کرانے سے تقویت ملی، جس سے قرضہ جاتی خاکہ بہتر ہو جاتا ہے اور حکومت کے لیے اجرائے ثانی کا خطرہ کم ہو جاتا ہے، بینکوں کے لیے شرح سود کے خطرے میں کمی آ جاتی ہے، تاہم بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظرنامے میں اس صورت حال کے حکومت کی مالی لاگت کے لیے مضمرات ہو سکتے ہیں۔[64]

ایک تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران حکومت کے مختلف تمسکات کے لیے بینکوں کی ترجیحات بدل گئیں جو کلی مالی حالات کے محرکات سے ہم آہنگ تھا۔ مثلاً، 2022ء کی پہلی ششماہی اور 2022ء کی دوسری ششماہی دونوں میں ایم ٹی بیز کی نیلامیوں میں پیشکش کردہ رقم اور ہدف کا تناسب 1.7 گنا رہا۔ تاہم، بینکوں نے 2022ء کی پہلی ششماہی میں معین شرح پی آئی بیز کی نیلامیوں میں زیادہ دلچسپی دکھائی، کیونکہ پیشکش کردہ رقم اور ہدف کا تناسب جو پہلے 5.6 گنا کی بلند سطح پر تھا، دوسری

چارٹ 3.7: مجموعی حکومتی تمسکات میں ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کا فیصد حصہ

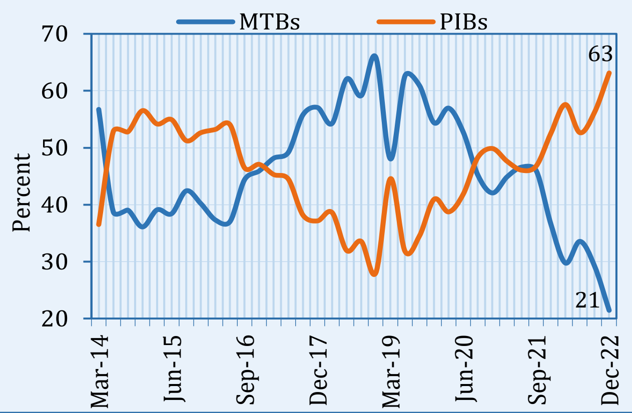

Source: SBP

ششماہی میں کم ہو کر 2.9 گنا پر آ گیا۔ 2022ء کی دوسری ششماہی میں بینکوں کے معین شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) میں کم دلچسپی سے ان کی شرح سود کی توقعات میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے، جو باز قدر پیائی نقصانات کے امکان کو ظاہر کرتا ہے۔[65] رواں شرح بانڈز کے لیے پیشکش کردہ رقم اور ہدف کا تناسب 2022ء کی پہلی ششماہی کے 1.8 گنا سے بڑھ کر دوسری ششماہی میں 3.6 گنا ہو گیا۔

ڈپازٹس کی نمو میں قابل ذکر سست رفتاری دیکھی گئی ---

2022ء میں شعبۂ بینکاری کے ڈپازٹس کی نمو سست ہو کر 8.0 فیصد پر آ گئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں 17.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی ڈپازٹس میں صارفین کے ڈپازٹس کا حصہ تقریباً 96.3 فیصد ہے اور ان میں 11.9 فیصد نمو (گذشتہ برس 16.8 فیصد) ہوئی۔ صارفین کے ڈپازٹس میں نمایاں سست رفتاری معین ڈپازٹس کی نمو میں درج کی گئی - کیونکہ بینک اپنی فنڈنگ کی بنیاد میں بلند منافع کے حامل

چارٹ 3.8: صارفین کے ڈپازٹس کا بہاؤ

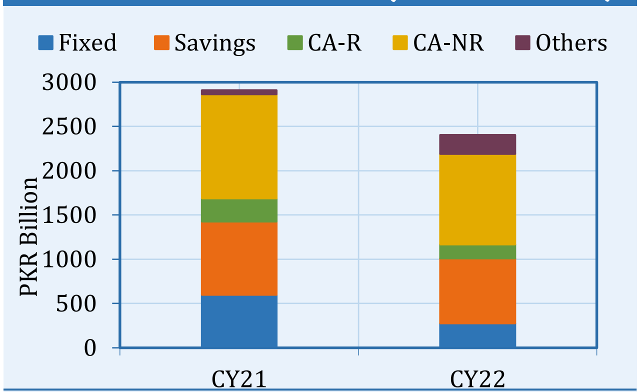

CA= Current Account; R= Remunerative; NR= Non-Remunerative; Source: SBP

---

64 جولائی تا مارچ مالی سال 23ء کے دوران مجموعی آمدنی میں مارک اپ ادائیگیوں کا حصہ 51.6 فیصد تھا (ماخذ: وزارت خزانہ)۔

65 وفاقی حکومت کے تمسکات پر بینکوں کے باز قدر پیائی نقصانات آخر دسمبر 2022ء تک بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ آخر دسمبر 2021ء میں یہ 70.9 ارب روپے تھے۔

جدول 3.2 : نفع اور نقصان کا گوشوارہ

ارب روپے	2021ء	2022ء	سال بسال نمو
مارک اپ / منافع / کمایا گیا سود	1,832	3,420	87
مارک اپ / منافع / سودی اخراجات	993	2,243	126
خالص مارک اپ/ سودی آمدنی	**839**	**1,177**	**40**
تموین اور ڈوبے ہوئے قرضے براہ راست قلمزد / (استرداد)	50	59	17
خالص مارک اپ/ تموین کے بعد سودی آمدنی	**789**	**1,119**	**42**
فیس کمیشن اور بروکریج آمدنی	143	173	21
منافع منقسمہ آمدنی	18	22	20
بیرونی کرنسیوں میں ڈیلنگ سے آمدنی	35	80	132
دیگر آمدنی	43	23	(46)
مجموعی غیر مارک اپ/ سودی آمدنی	**239**	**298**	**25**
مجموعی آمدنی	1,027	1,417	38
انتظامی اخراجات	565	705	25
دیگر اخراجات	11	10	(13)
مجموعی غیر مارک اپ/ سودی اخراجات	**576**	**714**	**24**
منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی اجزا	451	703	56
قبل از ٹیکس منافع (نقصان)	**451**	**703**	**56**
ٹیکس (استرداد، منافع)	187	367	96
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	**264**	**336**	**27**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ڈپازٹس کا حصہ کم کرنے کی حکمت عملی اختیار کیے ہوئے تھے - اس کے بعد جاری اور بچت کھاتوں میں بھی سست رفتاری دیکھی گئی (**چارٹ 3.8**)۔ دوسری جانب، مالی اداروں کے ڈپازٹس میں 662.4 ارب روپے کا سکڑاؤ ہوا جبکہ 2021ء میں 292.4 ارب روپے کی نمو ہوئی تھی۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2022 ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں ڈپازٹس کی نمو 15.7 فیصد کی مضبوط سطح پر تھی، تاہم 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں یہ گر کر 8.0 فیصد پر آ گئی، جو پورے سال کی نمو کے اعداد و شمار کو کمزور کرنے کا باعث بنی۔

ڈپازٹس کی سست رفتاری میں کئی عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ ملکی معاشی سرگرمی اور ملکی ترسیلات زر[66] میں عمومی سست رفتاری کے ساتھ بلند مہنگائی نے ڈپازٹرز کی بچت کرنے کی صلاحیت کو متاثر کیا۔ بینکوں کی جانب سے ڈپازٹس جمع کرنے کی ترغیب دینے اور اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی حکمت عملی کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی سے متاثر ہو سکتی تھی، جس میں قرضوں اور امانتوں کا پست تناسب رکھنے والے بینکوں کے حکومتی تمسکات کی آمدنی پر بلند ٹیکسوں کا نفاذ شامل تھا۔[67] مزید برآں، دباؤ کا شکار کلی معاشی حالات کے باعث قرضوں کی کمزور طلب کے ساتھ میزانی ضروریات کے لیے حکومتی قرض گیری نے فراستی انداز میں قرضہ جاتی جزدان کو بڑھانے کی بینکوں کی صلاحیت کو محدود کر دیا، جس کا نتیجہ ڈپازٹس میں سست نمو کی صورت میں برآمد ہوا (یعنی ضارب کا اثر)۔

بے یقینی صورت حال اور بیرونی کھاتے پر دباؤ کے حالات میں 2022ء کے دوران زرمبادلہ کے ڈپازٹس 1,182 ملین امریکی ڈالر کی کمی کے ساتھ 6,470 ملین ڈالر پر آ گئے، جبکہ 2021ء میں 121 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی تھی۔

نتیجتاً ، قرض گیری حاصل کرنے کے لیے بینکوں کے انحصار میں مزید اضافہ ہو گیا ۔۔۔

اثاثوں میں توسیع اور ڈپازٹس کی سست رفتاری کی وجہ سے فنڈنگ کے بڑھتے ہوئے فرق کے تناظر میں سال کے دوران بینکوں کی قرض گیری، خصوصاً اسٹیٹ بینک، پر انحصار میں

[66] 2022 ء کے دوران ترسیلات زر میں 4.8 فیصد کمی ہوئی۔

[67] فنانس ایکٹ 2021ء کے تحت وفاقی حکومت کے تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاریوں سے منسوب آمدنی کو قابل ٹیکس قرار دیا گیا اور اگر قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب 40 فیصد، 40 تا 50 فیصد کے درمیان اور 50 فیصد سے زائد ہو تو اس پر بالترتیب 40 فیصد، 37.5 فیصد اور 35 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا گیا۔ فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت ان شرحوں میں مزید اضافہ کیا گیا، یعنی ٹیکس سال 2023 ء سے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے ان سلیبس کے لیے ٹیکسوں کی شرحیں 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد ہوں گی۔ ماخذ: FBR Circular C.No.4(21) IT-Budget/2022 بتاریخ 21 جولائی 2022ء۔ تاہم ٹیکس سال 2024ء میں اس پالیسی کو واپس لے لیا گیا ہے۔ ماخذ: ایس آر او 226 (I)/2023 ۔

خاصا اضافہ ہو گیا اور یہ بڑھ کر 7,845 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ سال کے دوران 3,107.1 ارب روپے کی اضافی قرض گیری سے آخر 2022ء تک 21.9 فیصد اثاثوں کو اعانت (جو 2021ء کے 15.8 فیصد سے زیادہ ہے) ملی۔ اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو مجموعی قرض گیری (82.5 فیصد حصہ) میں بالادستی حاصل رہی، جبکہ 2022ء کے آخر تک انٹر بینک ریپو اور طلبی قرض گیری گذشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں بالترتیب 555.2 ارب روپے اور 49.4 ارب روپے کم تھی۔

چارٹ 3.9: مجموعی سودی آمدنی میں سرمایہ کاریوں اور قرضوں سے سودی آمدنی

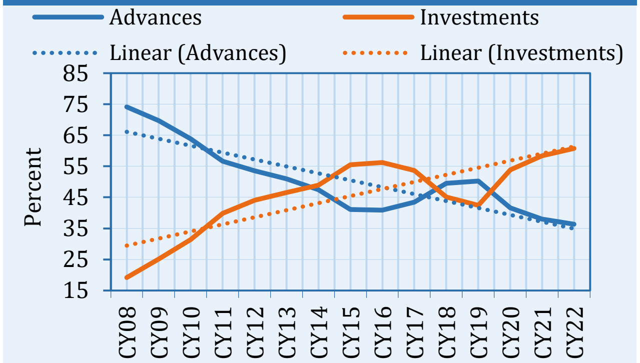

Source: SBP

سودی آمدنی میں اضافے کی وجہ سے بینکوں کی نفع یابی بڑھ گئی تاہم انکم ٹیکس چارجز میں بلند اضافے نے حتمی اظہاریوں کو محدود کر دیا۔۔۔

سال کے دوران بینکاری کے شعبے کا قبل از ٹیکس منافع 55.8 فیصد بڑھ کر 703.0 ارب روپے تک پہنچ گیا (**جدول 3.2**)۔ سال کی اہم خصوصیت سخت زری پالیسی تھی، جس کی وجہ سے سودی آمدنی بڑھ گئی کیونکہ پالیسی ریٹ میں اضافے کے نتیجے میں بینکوں کے قابل آمدنی اثاثوں کی قیمتوں پر منتقلی کا سلسلہ جاری رہا۔

شرح سود میں اضافے کے علاوہ قابل آمدنی اثاثوں کے حجم نے بھی سودی آمدنی کو بڑھا دیا، جس میں 2022ء کے دوران 86.7 فیصد (2021ء میں 4.8 فیصد کمی) نمو ہوئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ سرمایہ کاریوں سے سودی آمدنی کے حصے میں اضافہ ہو رہا ہے، جو بینکوں کی تحویل میں حکومتی تمسکات میں اضافے سے ہم آہنگ ہے (**چارٹ 3.9**)۔ چونکہ پالیسی ریٹ کے اثرات اثاثوں کے مقابلے میں بچت ڈپازٹس پر جلد منتقل ہوتے ہیں، اور ان کے نرخوں کا دوبارہ تعین ان کی متعلقہ معاہداتی عرصیت یا نرخوں کے دوبارہ تعین کی تاریخ کے مطابق کیا جاتا ہے، اس لیے سودی آمدنی میں نمو 126.0 فیصد کی بلند سطح پر رہی، کیونکہ سال کے دوران فنڈنگ کی بنیاد (ڈپازٹس جمع قرض گیری) میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ لہٰذا، 2022ء میں خالص سودی آمدنی میں 40.3 فیصد نمو (2021ء میں 1.6 فیصد کمی) ہوئی۔ تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خالص سودی آمدنی میں تبدیلی کا اہم محرک شرحوں میں تبدیلی تھی، جبکہ اثاثوں اور واجبات کے حجم میں اضافے نے بھی آمدنی اور اخراجات میں ہونے والی نمو میں کردار ادا کیا (**چارٹ 3.10 الف** اور **10 ب**)۔

چارٹ 3.10 الف: سرمایہ کاریوں اور قرضوں پر آمدنی میں سال بسال تبدیلی: نرخ بمقابلہ حجم کا اثر

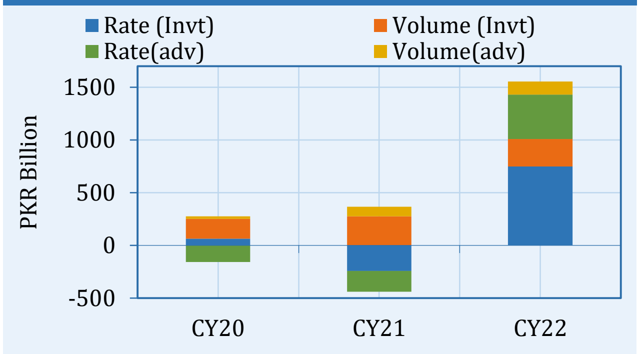

Source: SBP

چارٹ 3.10 ب: ڈپازٹس اور قرض گیری پر سودی اخراجات میں سال بسال تبدیلی: نرخ بمقابلہ حجم کا اثر

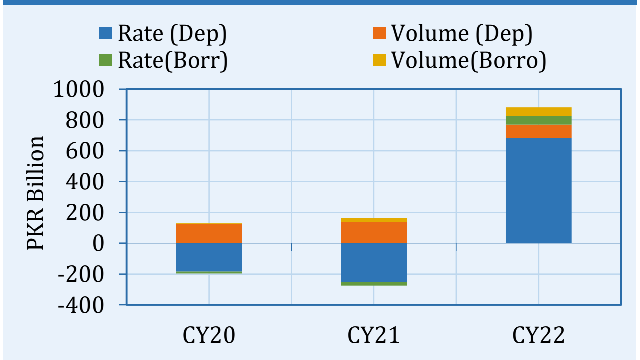

Source: SBP

خالص سودی آمدنی کے علاوہ غیر سودی آمدنی میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا (**جدول 3.2**)۔ فیس اور کمیشن کی آمدنی کا بینکوں کی غیر سودی آمدنی میں اہم حصہ ہے اور 2022ء میں ان میں 21.2 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم زرمبادلہ لین دین سے آمدنی میں خاصی نمو درج کی گئی کیونکہ طلب اور رسد کی مشکلات کی وجہ سے بازار مبادلہ میں خاصا اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، بینک اوسطاً خالص اوپن پوزیشن کی سطح حاصل نہیں کر سکے، جس نے انہیں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے خطرے سے دوچار کر دیا۔ تمسکات کی فروخت پر تجارتی فوائد کم یعنی 1.5 ارب روپے کی سطح پر رہے جس کا سبب سرمایہ منڈی کی کمزور کارکردگی اور شرح سود میں خاصا اضافہ تھا، جس نے قدر پیمائی پر منفی اثرات مرتب کیے۔

2022ء کے دوران شعبے کے غیر سودی اخراجات بحال ہوئے اور ان میں 23.9 فیصد نمو ہوئی۔ اس سے برانچ نیٹ ورکس کے ساتھ ساتھ مہنگائی میں نمایاں اضافے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ 2022ء کے دوران بینکوں نے اپنے نیٹ ورک میں 769 نئی برانچوں کا اضافہ کیا، جو 2015ء کے بعد سے سب سے بڑی توسیع تھی۔ آمدنی کے مقابلے میں اخراجات میں قدرے بلند اضافے کے پس منظر میں لاگت اور آمدنی کا تناسب گر کر 48.4 فیصد پر آ گیا، جو گزشتہ برس 53.5 فیصد تھا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قبل از ٹیکس منافع میں ہونے والی 55.8 فیصد نمو گزشتہ 13 برسوں میں بلند ترین تھی، تاہم ٹیکس اخراجات میں تیزی سے اضافے کے سبب بعد از ٹیکس آمدنی میں نمو 27.4 فیصد رہ گئی ۔ 2022ء کے دوران ٹیکس اخراجات خاصے اضافے کے ساتھ قبل از ٹیکس منافع کے 52.1 فیصد (2021ء میں 41.4 فیصد) تک پہنچ گئے۔ چنانچہ اثاثوں پر منافع (اثاثوں پر منافع بعد از ٹیکس) کے حتمی اظہاریے معمولی بہتری کے ساتھ 1.0 فیصد (2021ء میں 0.96 فیصد) کی سطح پر مستحکم رہے اور ایکویٹی پر منافع (ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس) بڑھ کر 16.9 فیصد (2021ء میں 14.0 فیصد) تک پہنچ گیا۔

خطرۂ قرض

خطرۂ قرض کے محرکات اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں کے لحاظ سے بڑی حد تک حوصلہ افزا رہے ، اگرچہ سال کے دوران کلی معاشی محرکات میں بگاڑ دیکھا گیا---

خطرۂ قرض بنیادی طور پر بینکاری شعبے کو درپیش ایک مالی خطرہ ہے، جس کا شعبے کی ضوابطی سرمایہ جاتی ضروریات میں حصہ تقریباً 80 فیصد بنتا ہے۔[68] 2022ء کے دوران اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی۔ غیر فعال قرضوں کا اسٹاک 63.8 ارب روپے (7.4 فیصد) کے اضافے سے بڑھ کر 924.0 ارب روپے تک پہنچ گیا، تاہم قرضوں میں قدرے مضبوط نمو کے نتیجے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہو کر 7.3 فیصد پر آ گیا، جو گزشتہ برس 7.9 فیصد تھا (**چارٹ 3.11**)۔

چونکہ بینکوں نے خام غیر فعال قرضوں کے لیے مناسب رقوم فراہم کیں، اس لیے مجموعی تموین کا تناسب 89.5 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا، اور خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب آخر دسمبر 2022ء تک معمولی اضافے سے 0.82 فیصد (آخر دسمبر 2021ء میں 0.74 فیصد) تک پہنچ گیا – جو گزشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطحوں میں شامل ہے۔ لہٰذا سرمایہ جاتی ضرر پذیری کا تناسب (خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ) معمولی بگاڑ کے ساتھ 4.6 فیصد (گزشتہ برس 4.0 فیصد) کی سطح پر قابو میں رہا، جس سے نقصان دہ قرضہ جزدان سے بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو قدرے کم خطرے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

دشوار کلی معاشی ماحول سے خطرۂ قرض میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے ؛ تاہم قرض لینے والے افراد عام طور پر اپنے مالی واجبات کی ادائیگی جاری رکھتے ہیں---

خطرۂ قرض کا تعین کرنے والے اہم عوامل میں سے ایک کلی معاشی حالات ہیں جن میں زیر جائزہ برس کے دوران خاصا بگاڑ دیکھا گیا اور غیر مالی کارپوریشنوں کی کارکردگی متاثر ہوئی، جو بینکوں کے قرضوں کے اہم استعمال کنندگان ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے منتخب فرموں کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2022ء کے دوران ان فرموں کی نفع یابی میں 12.8 فیصد (سال بسال) کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس 32.8 فیصد نمو (سال بسال) ہوئی تھی (**چارٹ 3.12**)۔ نتیجتاً، سال کے دوران شرح سود کی کوریج کے تناسب[69] میں کمی

چارٹ 3.11 : اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے

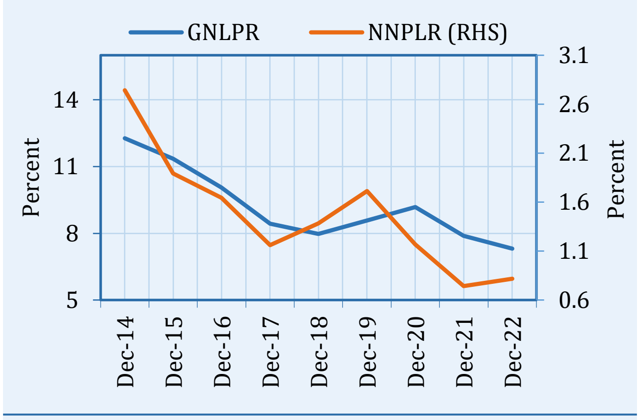

Source: SBP

چارٹ 3.12 : کارپوریٹ اداروں کا منافع اور غیر فعال قرضوں میں نمو

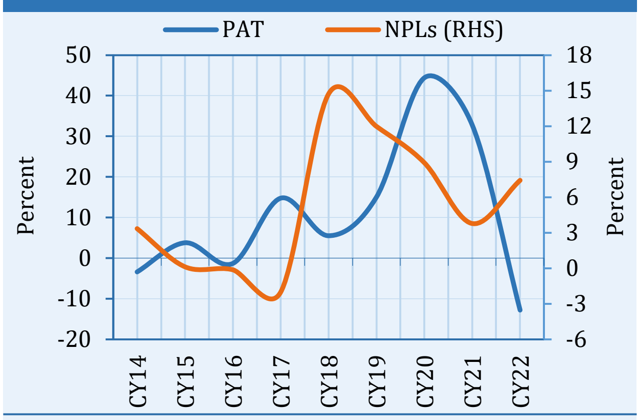

Source: SBP

68 دیگر دو خطرات میں خطرۂ منڈی اور آپریشنل خطرہ شامل ہیں جن کا آخر دسمبر 2022ء تک سرمایہ جاتی شرح میں حصہ بالترتیب 4.9 فیصد اور 17 فیصد بنتا ہے۔

69 آئی سی آر = ای بی آئی ٹی / مالی اخراجات

کے سبب ان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کمزور ہو گئی تھی، لیکن پھر بھی اطمینان بخش سطح پر تھی (**دیکھیے باب 7**)۔ اس سے قطع نظر کارپوریٹ کے شعبے کی مستحکم مالی پوزیشن جسے گذشتہ برس کی مضبوط کارکردگی سے تقویت ملی تھی، نے انہیں قابل بنایا کہ وہ اپنے مالی واجبات کی بروقت ادائیگی کر سکیں اور 2022ء کے دوران نادہندگی محدود سطح پر رہی۔

جدول 3.3: خطرہ بہ وزن اثاثوں کے مقابلے میں بینکوں کے درجہ بند اکتشاف کا فیصد حصہ

	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
20فیصد	41	42	41	48
50فیصد	49	48	52	47
100فیصد	10	10	7	6
150فیصد	0	0	0	0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بینکوں نے اپنی قرض دینے کی حکمت عملی میں قدرے محتاط اور خطرے سے گریز پر مبنی طرز فکر اختیار کیا۔۔۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینک درجہ بندی کے حامل قرض گیروں کو ترجیح دیتے رہے ہیں، خصوصاً ان کو جن کی قرضہ جاتی ساکھ اور کاروبار میں مستحکم ٹریک ریکارڈ بہتر ہے۔ خصوصاً، 2022ء میں درجہ بندی کے حامل اکتشافات میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا (**چارٹ 3.13**)، جس سے ناسازگار معاشی حالات کے تناظر میں بینکوں کے محتاط رویہ اختیار کرنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس رائے کو غیر مجموعی تجزیے سے بھی تقویت ملتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ بند قرض گیروں میں بھی بینکوں نے ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دی جو بہتر قرضہ جاتی ساکھ رکھتے تھے (**جدول 3.3**)۔

2022ء کے دوران غیر فعال قرضوں کے بہاؤمیں بیشتر حصہ اوورسیز آپریشنز اور ٹیکسٹائل کے شعبے کا تھا۔۔۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کے دوران غیر فعال قرضوں میں ہونے والی 85 فیصد سے زائد نمو بینکوں کی اوورسیز برانچ آپریشنز سے متعلق تھی[70] (**چارٹ 3.14**)۔ اوورسیز غیر فعال قرضوں میں شرح مبادلہ میں کمی، بیرونی کرنسی میں غیر فعال قرضوں کی پاکستانی قدر میں اضافے کا اہم سبب تھی۔[71]

ٹیکسٹائل کے شعبے کا مجموعی غیر فعال قرضوں میں حصہ 18 فیصد ہے، اور ان میں 2022ء کے دوران اضافہ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ برس خاصا سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس کا اہم سبب برآمدی منڈیوں میں معاشی سست رفتاری کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت میں موجود سود کی بلند شرح بھی تھی، جس نے ٹیکسٹائل کے شعبے میں کچھ قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو نقصان پہنچایا۔ زراعت کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں مسلسل کمی ہوتی رہی، تاہم اس سال کمی گذشتہ برس کے مقابلے میں کچھ کم رہی کیونکہ ملک کے ایک بڑے حصے پر تباہ کن سیلاب نے ان علاقوں میں زرعی شعبے کے قرض گیروں کی آمدنی اور دولت پر منفی اثرات مرتب کیے۔

چارٹ 3.13: بینکوں کی درجہ بند اور غیر درجہ بند قرض گاری کا اکتشاف

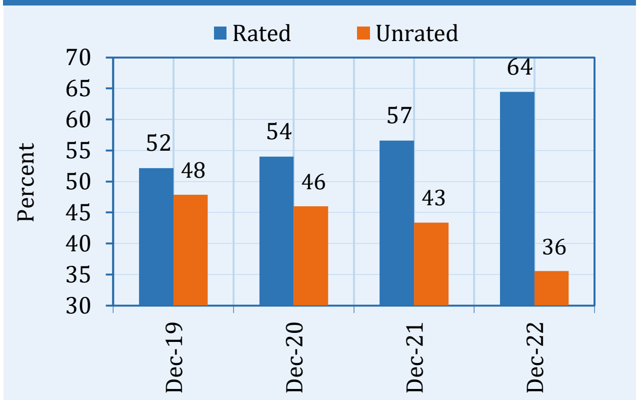

Source: SBP

چارٹ 3.14: غیر فعال قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

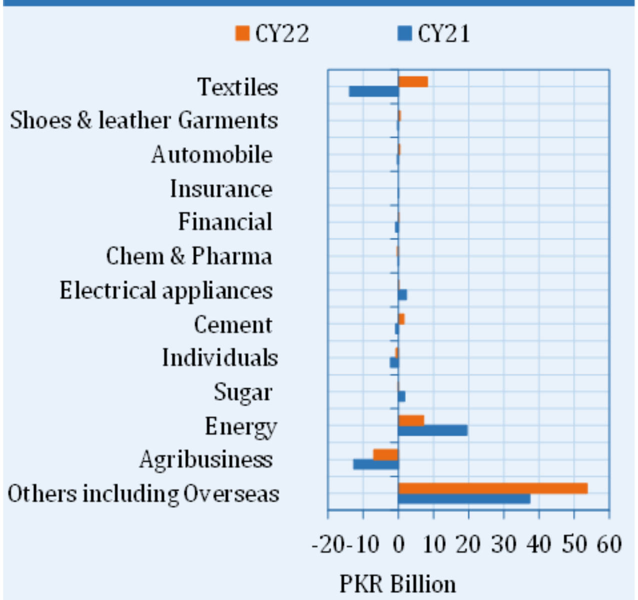

Source: SBP

70 آخر دسمبر 2022ء تک واجب الادا بنیادوں پر مجموعی غیر فعال قرضوں میں بیرونی غیر فعال قرضوں کا حصہ 21.6 فیصد بنتا ہے۔

71 جب امریکی ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی کی قدر گرتی ہے تو اوورسیز غیر فعال قرضوں میں پاکستانی روپے کے لحاظ سے اضافہ ہو جاتا ہے۔

توانائی کے شعبے میں مجموعی غیر فعال قرضوں میں 9 فیصد حصے کے ساتھ انفیکشن کا تناسب قابو میں رہا کیونکہ اس میں گذشتہ برس ہونے والا اضافہ فرم کے مخصوص مسائل کے سبب ہوا تھا۔[72]

چارٹ 3.15: سیالیت کے اظہاریوں کا رجحان

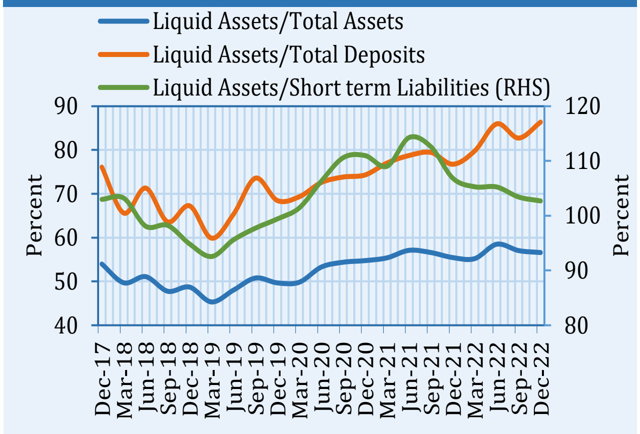

Source: SBP

صارفی قرضوں کے غیر فعال قرضوں میں تقریباً 2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اہم اضافہ ذاتی قرضوں کے زمرے (1.1 ارب پاکستانی روپے) میں ہوا جس کے بعد رہن قرضوں (793 ملین روپے) اور گاڑیوں (361 ملین روپے) کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ گھرانوں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت اور صارفی قرضوں کا اثاثہ جاتی معیار، زری سختی اور معاشی حالات میں بگاڑ سے زیادہ اثرات قبول کرتے ہیں۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکوں کے صارفی قرضوں کے ایک بڑے حصے کے پیچھے اثاثے موجود ہوتے ہیں یعنی مجموعی صارفی قرضوں میں گاڑیوں اور رہن قرضوں کا حصہ بالترتیب 37.1 فیصد اور 24.5 فیصد بنتا ہے۔ گاڑیوں کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ اور اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیم کے ذریعے فنانس کیے گئے رہن قرضوں پر مارک اپ کی کم شرح محفوظ شدہ جزدان کے اثاثہ جاتی معیار کے لحاظ سے خوش آئند ہے۔

خطرۂ سیالیت

بنیادی بیلنس شیٹ کے اظہاریے بینکوں کی سیالیت کی اطمینان بخش صورت حال کے عکاس۔۔۔

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ خطرے سے پاک، فوری طور پر مارکیٹ میں قابل فروخت حکومتی تمسکات کی تحویل میں خاصے اضافے کے باعث 2022ء کے دوران سیال اثاثوں اور اثاثوں اور مجموعی ڈپازٹس کے تناسبات میں مزید بہتری آ گئی (**چارٹ 3.15**)۔ دوسری جانب، سیال اثاثوں اور قلیل مدتی واجبات کا تناسب گذشتہ دو برسوں میں بتدریج کمی کا عکاس تھا، کیونکہ بینکوں کے قرضوں پر انحصار میں اضافہ ہو گیا تھا، اور انہوں نے شرح سود میں اضافے کے تناظر میں منافع بخش ڈپازٹس کے مقابلے میں کرنٹ اکاؤنٹ ڈپازٹس جمع کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کی؛ تاہم یہ تناسب آخر 2022ء تک بلند سطح پر تھا۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بینکاری کے شعبے نے لازمی شرح سیالیت اور بازل کے سیالیت کے معیارات پر وسیع مارجن سے عملدرآمد کیا۔ خصوصاً، سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب آخر دسمبر 2022ء تک بالترتیب 215.5 فیصد اور 166.0 فیصد تھا، جو 100 فیصد کی مطلوبہ سطح سے کافی زیادہ ہے۔ مختلف ممالک کے تقابل سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بلند آمدنی والے ممالک نے 2022ء میں ایل سی آر کو اوسطاً 18.40 فیصد پر برقرار رکھا، جبکہ ای ایم ای ڈیز میں یہ تناسب 209.9 فیصد رہا۔ یہ صورت حال ظاہر کرتی ہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں ابھرتی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتوں کے بینکوں کے پاس حکومتی تمسکات کے علاوہ سرمایہ کاری کے کم مواقع دستیاب ہیں۔ ترقی پذیر منڈیوں میں بے یقینی صورت حال کی قدرے بلند سطح کے سبب بینکوں نے نجی شعبے کو قرض دینے کے بجائے خطرے سے پاک تمسکات کو ترجیح دی۔ **چارٹ 3.16** سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیالیت کی کوریج کے تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا شمار سرفہرست دس ممالک میں ہوتا ہے۔

چارٹ 3.16: 2022ء میں مختلف ممالک میں سیالیت کی کوریج کا تناسب

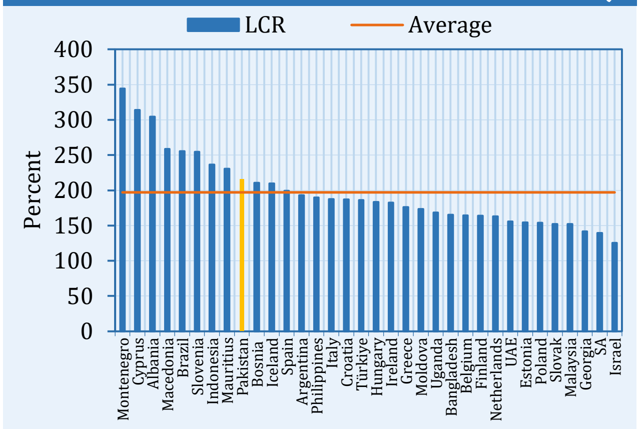

Source: IMF

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2019ء میں منتخب ممالک[73] کا اوسط سیالیت کی کوریج کا تناسب 176.0 فیصد کی سطح پر تھا، لیکن 2020ء میں یہ بڑھ کر 210.3 فیصد پر آ گیا، جو کووڈ کی وبا سے متعلق مالیاتی اقدامات کے تناظر میں حکومتی قرضوں کی سطح میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

72 2021ء میں توانائی کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں اضافے کا اہم سبب ایک آئل مارکیٹنگ کمپنی کے غیر فعال قرضے تھے۔

73 ترقی یافتہ ممالک اور ابھرتی منڈیاں و ترقی پذیر معیشتوں سمیت 12 ممالک۔

چارٹ 3.17: بینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری (سال بسال نمو)

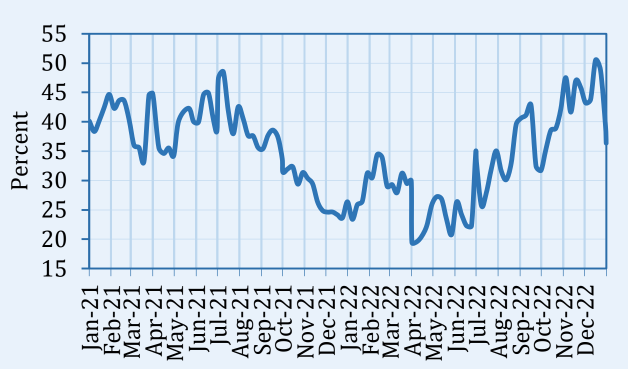

Source: SBP

چارٹ 3.18: سیلنگ کی سہولت کے تحت بینکوں کے قرضے اور دنوں کی تعداد

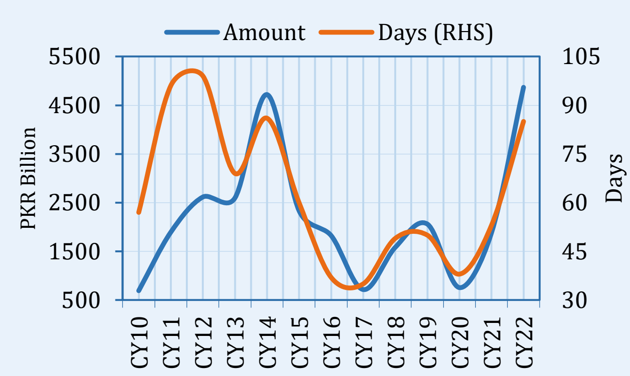

Source: SBP

تاہم، مارکیٹ کے حالات سیالیت کے خاصے دباؤ کو ظاہر کرتے ہیں، کیونکہ قرضوں کی بلند طلب، خصوصاً حکومت کی جانب سے، کے مقابلے میں ڈپازٹ کی نمو اوربین البینک سرگرمی کی سطح پست رہی---

حکومت کی بینکوں سے (**چارٹ 3.17**) مسلسل بلند قرض گیری[74]،[75] اور خصوصاً 2022ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کی قابلِ ذکر طلب کے حالات میں مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال سخت رہی کیونکہ ڈپازٹس میں نمو کی سطح پست تھی۔

اس کی عکاسی شبینہ شرح اور پالیسی ریٹ کے درمیان بلند مثبت تفاوت سے بھی ہوئی تھی جو 2022ء کے بیشتر حصے میں برقرار رہا تھا (دیکھیے **باب 2 میں بازار زر کا سیکشن**)۔ لہٰذا، 2022ء کے دوران بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی اسٹینڈنگ سہولت (ڈسکاؤنٹ ونڈو) کے حجم اور فریکوینسی میں اضافہ ہوگیا۔[76] بینکوں نے 2022ء کے دوران مجموعی طور پر تقریباً 4,869.3 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے، جو گذشتہ بارہ برسوں میں اس کی بلند ترین سطح ہے۔ اس قرض گیری کی فریکوینسی بھی بلند سطح پر رہی؛ ایسے دنوں کی تعداد 85 دن (2021ء کے 53 دنوں کے مقابلے میں) رہی، جن میں بینکوں نے ایسے قرضے حاصل کیے (**چارٹ 3.18**)۔ مزید برآں، بینکوں نے 2022ء کے دوران اسٹینڈنگ سہولت تک مجموعی طور پر 197 بار (2014ء کے بعد بلند ترین سطح) رسائی حاصل کی جبکہ 2021ء میں اس کی تعداد 117 مرتبہ تھی۔

چارٹ 3.19: بازار زر کے سودوں کے اوسط ادخالات کی میعاد

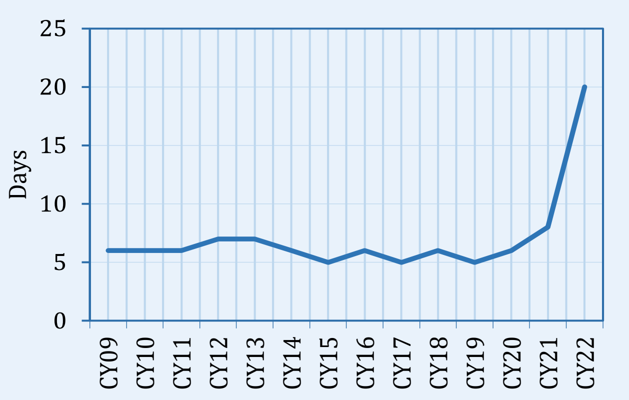

Source: SBP

اس پس منظر میں شرح سود کو پالیسی کی حد میں رکھنے اور بین البینک بازار زر کو مؤثر انداز میں چلانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کی فریکوینسی اور مقدار میں اضافہ کرنے کے ساتھ طویل مدتی بازار زر کے سودے بھی متعارف کرائے (**چارٹ 3.19**)۔[77] 2022ء میں 85,791 ارب روپے مالیت کے بازار زر کے سودوں کے ذریعے ادخالات کیے گئے، جو گذشتہ 13 برسوں[78] میں اس کی بلند ترین سطح ہے، اور اس طرح اسٹیٹ بینک کی بینکاری کے شعبے کو قرضوں (بازار زر کے سودوں کے

[74] حکومت نے زیر جائزہ سال کے دوران 3,359.5 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ اس کے مقابلے میں 2021ء میں 2,082.7 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ ہفتہ وار اوسط بنیادوں پر 2022ء میں حکومتی قرض گیری کا اسٹاک 12.6 ٹریلین روپے رہا جبکہ 2021ء میں یہ 9.5 ٹریلین روپے تھا۔

[75] 2022ء کے دوران ایم ٹی بیز کی نیلامیوں میں کسی بھی بولی کو مسترد نہیں کیا گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں 2021ء میں 17 بولیوں کو مسترد کیا گیا تھا۔

[76] جدولی بینک، پرائمری ڈیلرز اور ترقیاتی مالی ادارے سیالیت کی قلت کے حالات میں اپنی سیالیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرض لینے (اہل ضمانت پر) کی خاطر شبینہ بنیادوں پر اسٹیٹ بینک کی معکوس ریپو سہولت تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

[77] اسٹیٹ بینک نے 17 دسمبر 2021ء سے ابتدائی طویل بازار زر کے سودوں کے ادخالات شروع کیے جن کی عرصیت 63 دن تک تھی۔ طویل ترین ادخال 24 جون 2022ء کو کیا گیا اور اس کی میعاد 77 دن تھی۔

[78] 2021ء میں بازار زر کے ادخالات کی مالیت 104 ٹریلین روپے تھی جو 13 برسوں میں اس کی بلند ترین سطح تھی۔ تاہم 2021ء میں اوسط عرصیت 8 دن تھی۔

ادخالات) کا واجب الادا اسٹاک آخر دسمبر 2022ء میں بڑھ کر 13.2 فیصد (مجموعی اثاثوں کے) تک پہنچ گیا، جو ایک سال قبل 5.6 فیصد تھا۔

چارٹ 3.20: مارکیٹ خطرات کے لیے سرمایہ چارج

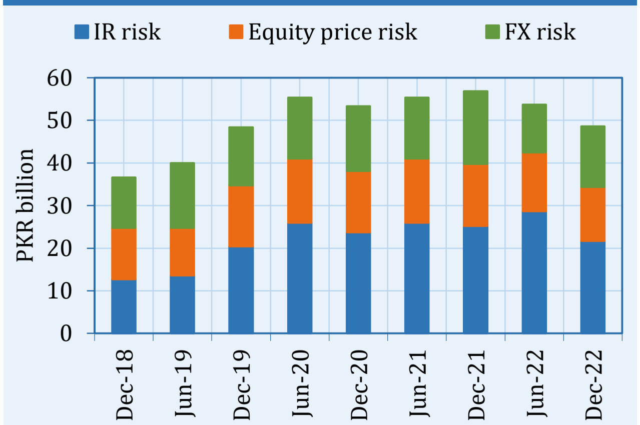

Source: SBP

خطرۂ منڈی

سرمایہ جاتی چارج کے لحاظ سے بینکوں کی مجموعی ضوابطی شرائط میں خطرۂ منڈی کا حصہ صرف 4.9 فیصد ہے۔ سرمایہ جاتی ضروریات کی یہ پست سطح بازار مبادلہ اور ایکویٹی اسٹاکس میں بینکوں کے محدود انکشاف کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ معین آمدنی تمسکات میں سرمایہ کاریاں بڑی حد تک بلند معیار کے تمسکات پر مشتمل ہوتی ہیں، جس میں خطرۂ شرح سود کے لیے سرمایہ جاتی چارج کی شرح قدرے کم ہوتی ہے۔

حکومتی تمسکات کی تحویل اور فنڈنگ کے ذرائع کے بدلتے ہوئے محرکات کے حالات میں خطرۂ شرح سود بینکوں کے لیے اہمیت کا حامل بن چکا ہے ---

شرح سود کے خطرے کو بینکوں کے خطرۂ منڈی کے اہم جز کی حیثیت حاصل ہے (**چارٹ 3.20**)۔ گذشتہ چند برسوں میں خصوصاً پالیسی ریٹ میں خاصی تبدیلی کی وجہ سے اس کی افادیت بڑھ گئی ہے اور آخر دسمبر 2022ء[79] تک بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاریاں اس کی اثاثہ جاتی بنیاد کے نصف سے زائد تجاوز کر چکی ہیں، جبکہ بیشتر بینکوں کے سرمایہ کاری اور اثاثوں کے تناسبات 40 تا 60 فیصد کے درمیان آ چکے ہیں۔

امریکہ کے شعبۂ بینکاری میں حالیہ افراتفری سے اجاگر ہوتا ہے کہ نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کے درمیان قیمتوں کے از سر نو تعین کا فرق اور شرح سود میں تبدیلیوں کے مقابلے میں سرمایہ کاریوں کی وسیع تر حساسیت کے خصوصاً شرح سود میں تیزی سے اضافے کے تناظر میں بینکوں کی اسٹینڈنگ سہولت پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

2022ء کے آخر تک ملک کے بینکاری کے شعبے کا قرض گیری پر انحصار بڑھنے کے نتیجے میں تین ماہ تک کی عرصیتوں کے بکٹ میں نرخ حساس واجبات اور نرخ حساس اثاثوں کے درمیان فرق بڑھ گیا (**چارٹ 3.21**)۔ تاہم، قدرے کم فرق سے شرح سود میں تبدیلیوں کے مقابلے میں خالص سودی مارجن کی محدود حساسیت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

چارٹ 3.21: گیپ (نرخ حساس اثاثے۔نرخ حساس واجبات) مجموعی اثاثوں کا فیصد

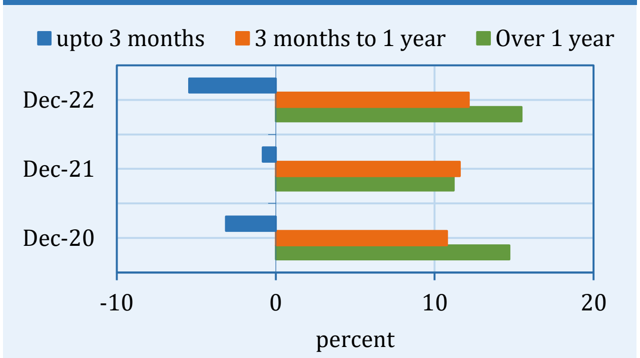

Source: SBP

سرمایہ کاریوں کی شرح سود کے مقابلے میں کم حساسیت اور بہتر سرمایہ جاتی کشن نے بینکاری کے شعبے کو اس قابل بنایا کہ وہ شرح سود میں تیزی سے تبدیلیوں کا سامنا کر سکے ---

قلیل مدتی اور رواں شرح تمسکات (یعنی ایم ٹی بیز اور رواں پی آئی بیز) کے حصے میں اضافے سے زیر جائزہ برس کے دوران شرح سود میں تیزی سے اضافے کے مقابلے میں سرمایہ کاریوں کی حساسیت کو کم کرنے میں مدد ملی۔ لہٰذا، حکومتی تمسکات کے اسٹاک میں خاصے اضافے کے باوجود خطرۂ شرح سود کا ضوابطی چارج کم ہو گیا۔

حکومتی تمسکات میں بینکوں کے انکشاف میں بھاری اضافے اور شرح سود میں اضافے کے سبب آخر دسمبر 2022ء تک حکومتی تمسکات پر مجموعی باز قدر پیائی کا خسارہ بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2021ء میں 70.9 ارب روپے (جبکہ آخر دسمبر 20ء تک 45.0 ارب روپے) تھا۔[80] اس سے قطع نظر، مناسب سرمایہ جاتی کشن جنہیں خالص سودی آمدنی اور آمدنی سے بھی تقویت ملی، جس کی بدولت شعبہ باز قدر پیائی کے نقصانات سے عہدہ برآ ہو سکا۔ دسمبر 2022ء تک کے ڈیٹا پر مبنی حساسیت

79 آخر دسمبر 2022ء تک سرمایہ کاری اور اثاثوں کا تناسب بڑھ کر 51.7 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2021ء تک 48.7 فیصد تھا۔

80 آخر دسمبر 2022ء تک بینکوں کے سرمایہ کاری جزدان کا تقریباً 86 فیصد دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت کے زمروں میں مختص تھا۔

جدول 3.4: بینکاری نظام کے دباؤ کی جانچ کے نتائج

دسمبر 2022ء کی پوزیشن پر مبنی (غیر آڈٹ شدہ)

دھچکے کی تفصیلات			شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد			
			0فیصد سے زائد	0فیصد تا8فیصد	8فیصد تا 11.50فیصد	11.5فیصد سے کم
دھچکے سے پہلے کی پوزیشن			3	1	0	28
مارکیٹ کے دھچکے			0فیصد سے زائد	0فیصد تا8فیصد	8فیصد تا 11.50فیصد	11.5فیصد سے کم
شرح سود۔1	حاصلِ وصولی کی منحنی اوپر کی سمت منتقلی۔ تمام عرصیتوں میں سود کی شرح میں 300 بیسس پوائنٹس کا اضافہ	متوازی	4	0	0	28
شرح سود۔2	سہ ماہی، ششماہی، ایک سال، تین سال، 5 سال اور 10 سال کی عرصیتوں میں زیادہ سے زیادہ تاریخی سہ ماہی اضافے کے مساوی شرح سود میں اضافے سے حاصلِ وصولی کی اوپر کی سمت منتقلی	تاریخی	4	0	0	28
شرح سود۔3	سہ ماہی، ششماہی، ایک سال، تین سال، 5 سال اور 10 سال کی عرصیتوں میں زیادہ سے زیادہ تاریخی سہ ماہی اضافے کے مساوی شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں حاصلِ وصولی کی نچلی ترین سطح پر منتقلی	تاریخی	3	0	1	28
شرح سود۔4	شرح سود میں 100 بی پی ایس اضافے کا صرف سرمایہ کاری کے بازاروں پر اثر	متوازی	3	1	0	28
شرح مبادلہ۔1	پاکستانی روپے کی قدر میں 30 فیصد کمی	متوازی	3	1	0	28
شرح مبادلہ۔2	پاکستانی روپے کی قدر میں 5.9 فیصد کمی جو ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں سب سے زیادہ تاریخی سہ ماہی کمی کے مساوی ہو	تاریخی	3	1	0	28
شرح مبادلہ۔3	پاکستانی روپے کی قدر میں 7 فیصد اضافہ جو ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں سب سے زیادہ تاریخی سہ ماہی اضافے کے مساوی ہو	تاریخی	3	1	0	28
ایکویٹی۔1	عمومی ایکویٹی کی قیمتوں میں 41.4 فیصد کے مساوی کمی	تاریخی	3	1	0	28
ایکویٹی۔2	عمومی ایکویٹی کی قیمتوں میں 50 فیصد کمی	متوازی	3	1	0	28

ماخذ: بینک دولت پاکستان

(دباؤ کی جانچ) کے نتائج سے بھی پتہ چلتا ہے کہ بینکاری کا شعبہ عمومی طور پر خطرۂ شرح سود کے مقابلے میں کافی حد تک لچکدار رہا ہے (**جدول 3.4**)۔

زرمبادلہ کے دھچکوں سے نبرد آزما ہو سکے، جس کی عکاسی دباؤ کی جانچ کی تازہ ترین مشق کے نتائج سے بھی ہوتی ہے (**جدول 3.4**)۔

بازار مبادلہ کے خطرات بیرونی کھاتے کے دباؤ اور غیر یقینی کیفیت سے پیدا ہوئے ؛ تاہم زرمبادلہ کے مقابلے میں بینکوں کا اکتشاف اور حساسیت قابو میں رہی -

معیشت کے بیرونی شعبے کی کمزوری، بڑھتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ اور بے یقینی کی بلند سطح کے سبب شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ اپریل 2022ء میں بلند سطح تک پہنچ گیا۔ سال 2022ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں 22.0 فیصد (2021ء کے دوران قدر میں 9.4 فیصد قدر گری تھی) کمی ہوئی۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے شرح مبادلہ کے اکتشاف کی قدامت پسند حد کے مطابق بینکوں نے اپنے زرمبادلہ کے خطرات کے اکتشافات کے انتظام میں محتاط طرز فکر کو اختیار کیا۔ اس لیے، 2022ء میں زرمبادلہ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کمی واقع ہوئی (**چارٹ 3.20**)۔ مزید برآں، بینکوں نے سرمایہ جاتی کشن کے لحاظ سے خالص لچکداری کو برقرار رکھا تاکہ

چارٹ 3.22: آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں سال بسال نمو

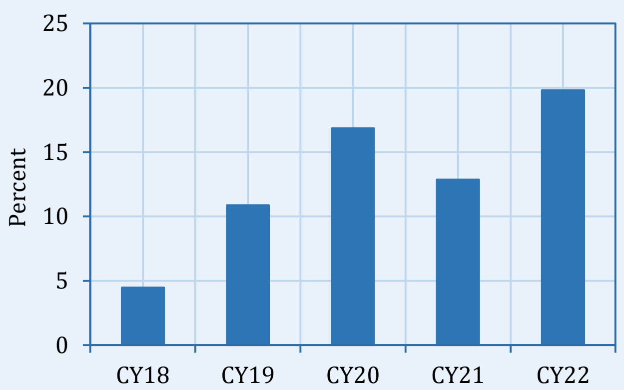

Source: SBP

بینکوں نے محدود اکتشاف کی بدولت ایکویٹی کی قیمتوں میں مضر تبدیلیوں کے مقابلے میں مضبوط لچکداری کا مظاہرہ کیا۔۔۔

سخت زری پالیسی اور دشوار معاشی ماحول کے سبب ملکی ایکویٹی مارکیٹ نے کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ سال کے دوران بینچ مارک ایکویٹی انڈیکس (کے ایس ای 100 انڈیکس) 9.4 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 40,420 پوائنٹس پر آ گیا۔ 2022 ء کے دوران سات مواقع پر کے ایس ای 100 انڈیکس ایک دن میں 1000 سے زیادہ مرتبہ نیچے آ گیا؛ ایسا 2022ء کی پہلی ششماہی میں دیکھا گیا، جب بے یقینی صورت حال کی وجہ سے ایکویٹی قیمتوں میں خاصا اتار چڑھاؤ (تفصیلات دیکھیے **باب 2 میں ایکویٹی مارکیٹ پر سیکشن**) دیکھنے میں آیا تھا۔ تاہم ایکویٹی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ سے بینکاری کے شعبے کے استحکام کو خطرات لاحق نہیں تھے، کیونکہ اس شعبے کا ایکویٹی مارکیٹ میں اکتشاف محدود ہونے کے ساتھ ساتھ ایکویٹی کی قیمتوں کے کسی بھی قسم کے دھچکوں کو سہنے کے لیے مناسب سرمایہ جاتی کشن بھی موجود ہے۔ ایکویٹی اسٹاکس میں سرمایہ کاری بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاریوں کا ایک معمولی حصہ یعنی 1.2 فیصد پر مشتمل ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ایکویٹی اسٹاک کی خالص پوزیشن بلحاظ بینکوں کا اہل سرمایہ گر کر 6.8 فیصد (جو آخر 2021ء میں 7.3 فیصد تھا) پر آ گیا، جس سے بینکوں کے خطرے کے اکتشاف میں مزید کمی کا پتہ چلتا ہے (**چارٹ 3.20**)۔

دسمبر 2022ء کے لیے حساسیت (دباؤ کی جانچ) کا تجزیہ بھی اسٹاک قیمتوں میں نقصان دہ اتار چڑھاؤ کے مقابلے میں بینکوں کی مضبوط لچکداری کو ظاہر کرتا ہے (**جدول 3.4**)۔

آپریشنل خطرہ

آپریشنل خطرے کے لیے سرمائے کی شرائط میں نمو کی بحالی کے ساتھ آمدنی میں بھی اضافہ ہوا تاہم عمومی بینکاری میں دھوکہ دہی بڑھ گئی۔۔۔

آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کا مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں حصہ 17.0 فیصد ہے اور ان میں 2022ء کے دوران 19.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2021ء میں 12.9 فیصد نمو ہوئی تھی (**چارٹ 3.22**)۔ آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کی مضبوط بحالی کا اہم محرک سال کے دوران خام آمدنی میں مضبوط اضافہ تھا۔[81]

تاہم عمومی بینکاری دھوکہ دہی (حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے) بھی بڑھ گئی (**چارٹ 3.23**)۔ مزید برآں، ڈیجیٹل دھوکہ دہی سے متعلق معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی دھوکہ دہی میں خصوصاً 2022ء کی آخری سہ ماہی میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا (**چارٹ 3.24**)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافے اور مالی خدمات، سائبر اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی ڈیجیٹائزیشن کے نتیجے میں ٹیکنالوجی کا خطرہ دنیا بھر میں نمایاں خطرات کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس خطرے سے نمٹنے کے لیے سائبر سیکورٹی اور ٹیکنالوجی کے نظم و نسق پر ایک جامع ضوابطی اور نگرانی فریم ورک متعارف کرایا ہے۔ فریم ورک میں ضروری رہنمائی فراہم کی گئی ہے اور اہم خطرات والے شعبوں میں بہترین اصول اور کم از کم معیارات تجویز کیے گئے ہیں؛ نگرانی کے عمل میں مخفی خطرات پر فعال انداز میں نظر رکھی جاتی ہے اور اصلاح کے اقدامات[82] کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے 2022ء کے دوران سائبر سیکورٹی خطرات کے خلاف لچکداری بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات (ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں پر **ضمیمہ الف**) کیے ہیں۔

چارٹ 3.23: عمومی بینکاری فراڈ

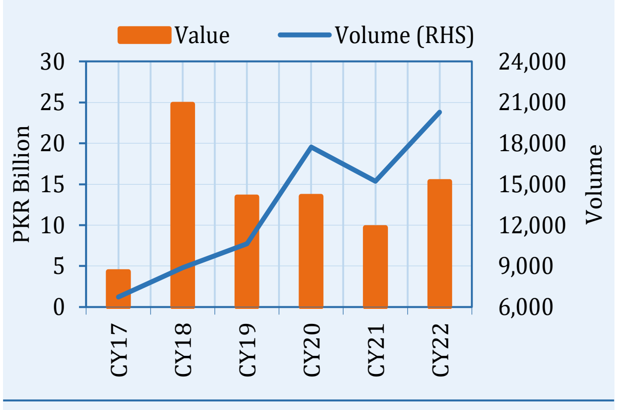

Source: SBP

چارٹ 3.24: بینکاری کے شعبے میں ڈیجیٹل فراڈ

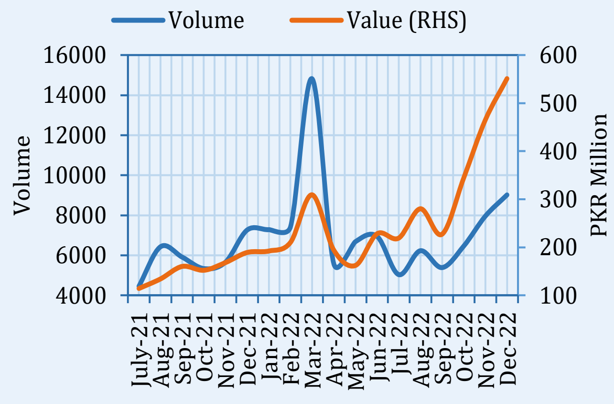

Source: SBP

81 پاکستان میں بیشتر بینک آپریشنل خطرۂ سرمایہ چارج کو اخذ کرنے کے لیے بنیادی اظہاریہ طرز فکر کو استعمال کرتے ہیں؛ اس طرز فکر میں خام آمدنی کو آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے کے لیے پراکسی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

82 برائے مہربانی دیکھیے ایف ایس آر 2021ء کا باکس 8.1 یعنی سائبر سیکورٹی – ابھرتے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی اقدامات۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت

بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت شرح کفایت سرمایہ میں بہتری ، آمدنی میں اضافے اور نادہندگی کی محدود سطح کے سبب مستحکم رہی - - -

بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ معمولی بہتری کے ساتھ آخر دسمبر 2022ء تک 17.0 فیصد ہوگئی جو آخر دسمبر 2021ء میں 16.7 فیصد تھی، جبکہ 2022ء میں مجموعی اہل سرمائے میں 11.2 فیصد نمو اور اس کے مقابلے میں مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 9.1 فیصد نمو ہوئی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شرح کفایت سرمایہ میں دسمبر 2020ء سے کمی کا رجحان تھا، تاہم زیر جائزہ برس میں اس میں دوبارہ اضافہ شروع ہوگیا (**چارٹ 3.25**)۔ مزید برآں، شعبے کا لیوراجیہ تناسب اس کے کم از کم معیار 3.0 فیصد کے مقابلے میں 4.0 فیصد پر رہا۔[83]

چارٹ 3.25: سطح اول کا سرمایہ اور شرح کفایت سرمایہ

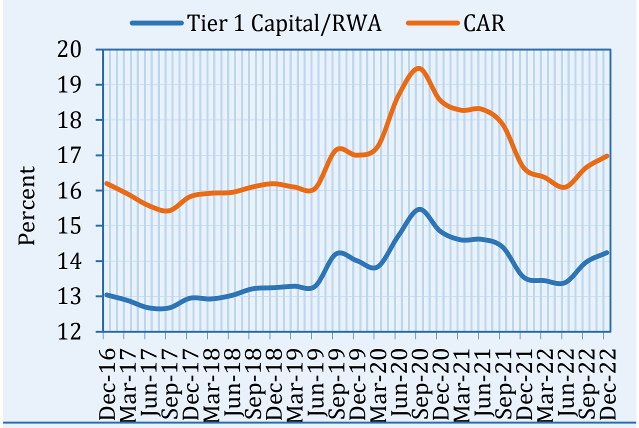

Source: SBP

سرمائے کے مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سال کے دوران سطح اول کے سرمائے میں 226.9 ارب روپے (2021ء کے 90.6 ارب روپے کے مقابلے میں) اور اہل سرمائے کو بڑھانے میں اس کا بنیادی کردار تھا کیونکہ سطح دوم کے سرمائے میں کمی دیکھی گئی۔ سطح اول کے سرمائے میں نمایاں اضافے کا سبب زیر تحویل آمدنی تھی جبکہ 2022ء کے منافع سے بھی اسے تقویت ملی۔

تاہم سطح دوم کے سرمائے میں 13.5 ارب روپے (2020ء میں 9.2 ارب روپے کمی) کی کمی ہوئی جس کا اہم سبب دستیاب برائے فروخت تمسکات میں باز قدر پیمائی کے نقصانات ہیں۔[84] ان نقصانات سے حکومتی تمسکات پر یافتوں میں قابل ذکر اضافے اور 2022ء کی دوسری ششماہی میں سخت زری پالیسی اور اقتصادی سست رفتاری کے تناظر میں سرمایہ منڈی کی کمزور کارکردگی کی عکاسی ہوتی ہے۔

مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں، خطرہ قرض بہ وزن اثاثے 8.9 فیصد تک بڑھ گئے، جو 2021ء کی 18.0 فیصد نمو سے کم ہے۔ اس مضبوط سست رفتاری کا سبب بڑھتے ہوئے معاشی دباؤ کے حالات میں بینکوں کی جانب سے قرضہ سرگرمیوں میں سست رفتاری تھی۔ زیر جائزہ سال میں خطرۂ منڈی بہ وزن اثاثوں میں 14.4 فیصد سکڑاؤ ہوا جبکہ گذشتہ برس 6.5 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔

بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی مجموعی صلاحیت مستحکم رہی کیونکہ شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد کی کم از کم ضوابطی سطح سے خاصی زائد رہی؛ اور جسے مسلسل آمدنی کے بہاؤ سے تقویت ملی، جبکہ نادہندہ قرضوں سے واجبات کا خطرہ کافی حد تک قابو میں رہا کیونکہ قرضہ جاتی انفیکشن اور سرمایہ جاتی ضرر پذیری کے تناسبات گذشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر رہے۔ اگرچہ موجودہ معاشی حالات کے بینکاری کے شعبے کے اثاثہ جاتی معیار اور آپریٹنگ کارکردگی کے لیے مضمرات ہوسکتے ہیں، دباؤ کی جانچ کے نتائج کی مشق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے میں تخمینہ شدہ آئندہ تین برسوں تک کے لیے معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کی خاصی مناسب لچکداری موجود ہے (دیکھیے **باب 4: مضر حالات کے مقابلے میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری**)۔

83 لیوراجیہ کا تناسب بازل سوم سمجھوتے کے تحت نان رسک پر مبنی اظہاریہ ہے۔ یہ ایک بینک کے سطح اول کے سرمائے اور بیلنس شیٹ پر موجود اور اس سے باہر مجموعی انکشافات کا تناسب ہوتا ہے۔ شرح کفایت سرمایہ کی طرح جس میں انکشافات کے لیے خطرے کے مختلف اوزان مختص کیے جاتے ہیں، لیوراجیہ میں ظاہری مالیت پر تمام انکشافات کو شامل کیا جاتا ہے۔

84 آخر دسمبر 2022ء تک حکومتی تمسکات کے دستیاب برائے فروخت زمرے پر غیر حاصل شدہ نقصانات بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گئے جو آخر دسمبر 2021ء میں 70.9 ارب روپے تھے۔

باکس 3.1:اسلامی بینکاری

اسلامی بینکاری کی صنعت نے 2022ء میں اپنی متاثر کن نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ اثاثوں کی بنیاد میں توسیع سرمایہ کاری پر مبنی تھی ، کیونکہ سرمایہ کاری کے ذرائع میں وسعت دیکھی گئی۔ ڈپازٹ جمع کرنے میں تیزی آ گئی ، جبکہ قرض گیری پر بھاری انحصار کیا گیا۔ اثاثہ جاتی اظہاریے صحت مند صورت حال کے عکاس ہیں۔ اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں بھی بحالی ہوئی جس سے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کو تقویت ملی۔2022ء میں ادائیگی قرض کی صلاحیت مزید مستحکم ہوئی ، جو اسلامی بینکاری اداروں کی نقصان جذب کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔

اسلامی بینکاری صنعت میں مسلسل متاثر کن رفتار سے اضافہ ہوتا رہا اور شعبہ بینکاری میں اس کا حصہ مزید بڑھ گیا۔۔۔

اسلامی بینکاری اداروں[85] کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 29.6 فیصد توسیع ہوئی ، جبکہ گذشتہ پانچ برسوں میں اس کی اوسط نمو 24.8 فیصد تھی۔ اسلامی بینکاری اداروں کی افادیت بتدریج بڑھ رہی ہے۔ اس کی عکاسی مجموعی بینکاری شعبے کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری اداروں کے قابل ذکر حصے سے ہوتی ہے۔ آخر 2022ء میں مجموعی اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری کا حصہ بالترتیب 20.2 فیصد اور 22.0 فیصد تھا(**چارٹ 3.1.1**)۔

اس سال ہونے والی نمو کا اہم محرک ملکی ریاستی صکوک میں سرمایہ کاریاں تھیں، جن کا اثاثوں کی مجموعی بنیاد کی نمو میں حصہ 72.6 فیصد تھا، جس کے بعد قرضوں کی باری آتی ہے۔ بیلنس شیٹ میں ہونے والی توسیع میں سرمایہ کاریوں کے حصے میں مسلسل اضافہ ہو رہاہے اور زیر جائزہ سال کے دوران اس میں مزید اضافہ ہوا اور اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں میں ان کا حصہ بڑھ کر 42.2 فیصد (آخر 2021ء میں 33.2 فیصد) تک پہنچ گیا (**چارٹ 3.1.2**)۔ تاہم اسلامی بینکاری اداروں کا قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب 60.3 فیصد کی بلند سطح پر رہا، جو ان کے روایتی حریفوں کے 47.6 فیصد قرضوں اور ڈپازٹس سے کافی زیادہ ہے(**جدول 3.1.1**)۔

جدول 3.1.1 : اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک		
	20ء	21ء	22ء	20ء	21ء	22ء
ارب پاکستانی روپے						
مجموعی اثاثے	4269	5,577	7,229	20,854	24482	28,567
سرمایہ کاریاں (خالص)	1,261	1,852	3,051	10,673	12,703	15,349
قرضے (خالص)	1,881	2,597	3,113	6,411	7,523	8,705
ڈپازٹس	3,389	4,211	5,161	15,130	17,509	18,301
سال بسال فیصد تبدیلی						
مجموعی اثاثے	30.0	30.6	29.6	14.2	17.4	16.7
سرمایہ کاریاں (خالص)	111.3	46.8	64.8	33.5	19.0	20.8
قرضے (خالص)	15.9	38.1	19.9	0.5	17.4	15.7
ڈپازٹس	27.8	24.2	22.6	16.1	15.7	4.5
مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)						
سرمایہ کاریاں (خالص)	29.5	33.2	42.2	51.2	51.9	53.7
قرضے (خالص)	44.1	46.6	43.1	30.7	30.7	30.5
قرضے اور ڈپازٹس / ایڈوانسز اور ڈپازٹس (فیصد)ہ	55.5	61.7	60.3	42.4	43.0	47.6

ماخذ: بینک دولت پاکستان

چارٹ 3.1.1 : اسلامی بینکاری اداروں کا بینکاری صنعت کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں حصہ

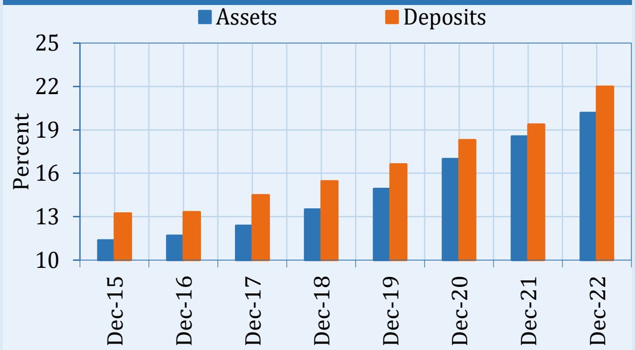

Source: SBP

چارٹ 3.1.2 : مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں اور قرضوں کا فیصد حصہ

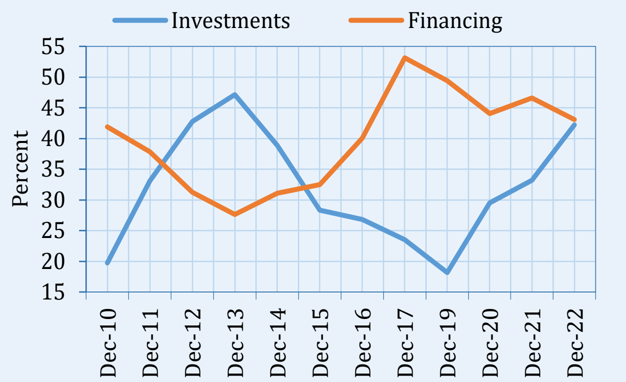

Source: SBP

[85] اسلامی بینکاری اداروں میں مکمل اسلامی بینکوں کے ساتھ ساتھ روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری کی برانچیں بھی شامل ہیں۔

فنڈنگ کے لحاظ سے اس سال اثاثوں کی بنیاد کو اہم تقویت ڈپازٹس کی نمو (950.1 ارب روپے) سے ملی، جبکہ مالی اداروں کی جانب سے قرضوں پر انحصار کی سطح بھی بلند رہی اور ان کا حصہ گذشتہ برس کے 12.0 فیصد سے بڑھ کر 15.4 فیصد تک پہنچ گیا (**چارٹ 3.1.3**)۔ روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کے ڈپازٹس میں زیر جائزہ سال کے دوران صرف معمولی کمی دیکھی گئی اور ان میں 22.6 فیصد نمو ہوئی، جبکہ 2021ء میں یہ 24.2 فیصد رہی تھی۔

2022ء میں قرضوں میں نمایاں سست رفتاری دیکھی گئی۔۔۔

مجموعی قرضوں (سرکاری اور نجی) میں نمو کمزور (2022ء میں 19.9 فیصد اور 2021ء میں 37.8 فیصد) رہی۔[86] اس سست رفتاری کا اہم محرک زرعی کاروبار، ٹیکسٹائل اور افراد تھے (**چارٹ 3.1.4**)۔ ٹیکسٹائل کے شعبے اور افراد کی جانب سے قرضوں میں کمی کی وضاحت معاشی ماحول میں بڑھتے ہوئے دباؤ اور مجموعی مالی حالات میں سختی سے ہوتی ہے، جبکہ اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے زرعی کاروباری اداروں کو قرضوں میں نمایاں سست رفتاری حکومت کی جانب سے اجناس کی فنانسنگ کے لیے روایتی بینکوں سے بلند قرض گیری کے حصول کی ترجیح کو ظاہر کرتی ہے۔

قرضوں کے طریقوں کے لحاظ سے شراکتی طریقے کو بالادستی حاصل رہی۔ 2022ء کے دوران شراکتی اور تجارتی طریقوں سے بالترتیب 354.0 ارب روپے اور 100.3 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے (**چارٹ 3.1.5**)۔

شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی وسیع تر دستیابی سے سرمایہ کاریوں میں مزید اضافہ ہو گیا، جس سے اسلامی بینکاری اداروں کا سیالیت کا خاکہ بہتر ہو گیا۔۔۔

اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاریوں میں 2022ء کے دوران 1,199.3 ارب روپے (64.8 فیصد اضافہ) کا اضافہ ہوا جبکہ 2021ء میں یہ 590.8 ارب روپے تک بڑھی تھی۔ سرمایہ کاریوں میں ہونے والی اس مجموعی نمو میں تقریباً سارا حصہ (یعنی 99 فیصد) ریاستی صکوک کی تحویل میں نمو کے سبب ہوا اور اس طرح سرمایہ کاریوں میں ان کا حصہ بڑھ کر 82.0 فیصد تک پہنچ گیا۔ زیر جائزہ سال کے دوران سب سے اہم پیش رفت اسلامی بینکاری کی صنعت کو سرمایہ کاریوں کے اضافی ذرائع کی فراہمی تھی، کیونکہ حکومت نے حکومتی اجارہ صکوک میں نئے اثاثوں کا اضافہ کیا اور 805 ارب روپے کے اضافی صکوک جاری کیے، جو پالیسی سازوں کی جانب سے فنڈنگ کے حکومتی ذرائع کو متنوع بنانے اور اسلامی بینکاری اداروں کو درپیش سیالیت کے انتظام کے مسائل حل کرنے کی کوششوں میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔[87]

چارٹ 3.1.3: اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (اسٹاکس)

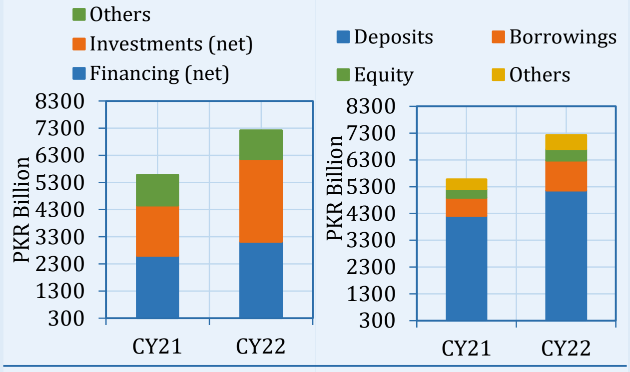

Source: SBP

چنانچہ، اسلامی بینکاری اداروں کے سیالیت کے اظہاریوں میں قابل ذکر بہتری دیکھی گئی یعنی مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ 2022ء میں بڑھ کر 41.6 فیصد تک پہنچ گیا، جو 2021ء میں 33.2 فیصد تھا۔

چارٹ 3.1.4: مجموعی قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

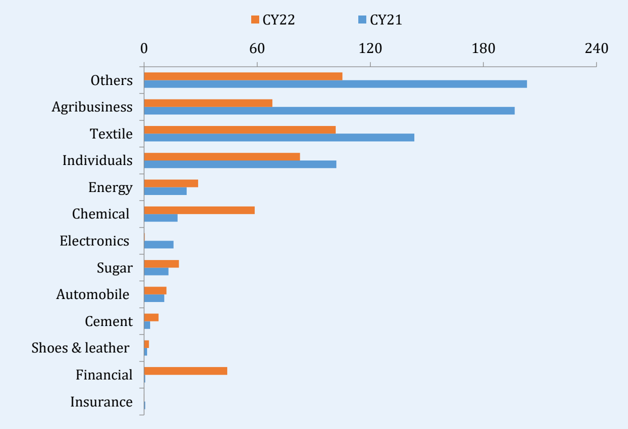

Source: SBP

ڈپازٹس جمع کرنے کی رفتار مضبوط رہی۔۔۔

2022ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے ڈپازٹس میں 22.6 فیصد (950.1 ارب پاکستانی روپے) کی نمو ہوئی، جو گذشتہ برس ہونے والی 24.2 فیصد نمو کے مقابلے میں کچھ کم ہے۔ تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ڈپازٹس کی نمو میں بڑا حصہ صارفین کے ڈپازٹس کا تھا، جبکہ صارفین کے ڈپازٹس کے مجموعی اضافے میں معین اور بچت ڈپازٹس کا حصہ تقریباً 60 فیصد رہا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈپازٹس میں ہونے والی یہ نمو مجموعی بینکاری شعبے کے رجحان کے برعکس ہے، جس کے صارفی ڈپازٹس میں نمایاں سست رفتاری

[86] قرضوں کے مجموعی بہاؤ کی مالیت 530.1 ارب روپے رہی، جبکہ گذشتہ برس یہ 730.8 ارب روپے تھی۔

[87] ڈی ایم ایم ڈی کا سرکلر لیٹر نمبر 01 اور 05 ملاحظہ فرمائیے۔

دیکھی گئی۔[88] صارفین کے ڈپازٹس میں بحالی کو ایک بینک کی جانب سے اپنے پورے کاروبار کو شریعت سے ہم آہنگ طریقے پر منتقلی سے تقویت ملی، جبکہ اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے ڈپازٹس جمع کرنے کی ترغیب مستحکم رہی، جس کا سب اہم سبب قرضوں اور ڈپازٹس کا قدرے بہتر تناسب تھا۔ مزید برآں، سخت زری پالیسی کے تناظر میں منافع کی بلند شرح اور قرضوں کی بلند ضروریات، خصوصاً حکومت کی جانب سے" نے بھی ڈپازٹس کی نمو کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

چارٹ 3.1.5 : مختلف طریقوں میں قرضوں کا بہاؤ

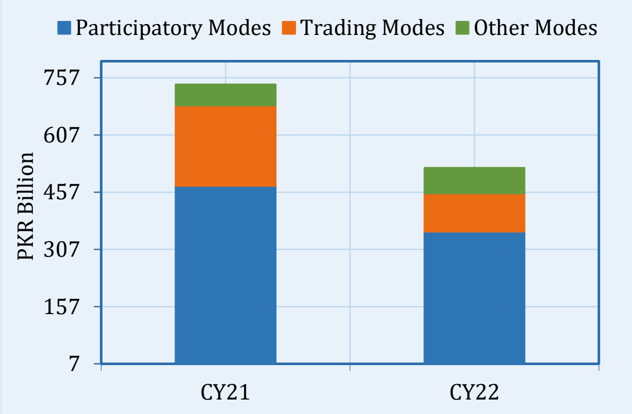

Source: SBP

اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے محدود نادہندگیوں کے عکاس تھے۔۔۔

توسیع کی تیز رفتار کے ساتھ ساتھ اسلامی بینکاری ادارے اپنے خطرۂ قرض میں کمی کر کے بینکاری کے شعبے کو مضبوط بنانے میں بھی معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ مثلاً غیر فعال قرضوں میں 14.9 فیصد اضافے کے باوجود غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب مزید کمی کے ساتھ 2.6 فیصد (2021ء میں 2.7 فیصد) پر آگیا۔ غیر فعال قرضوں کی تموین کی کوریج میں بہتری کے باعث خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب مزید بہتر ہو گیا(**چارٹ 3.1.6**)؛ تموین اور خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب بڑھ کر 96.1 فیصد (2021ء میں 90.8 فیصد) تک پہنچ گیا۔ یہ گذشتہ 13 برسوں میں اس کی بلند ترین سطح ہے، کیونکہ محاصل کے بہاؤنے اس شعبے کو اس قابل بنادیا کہ وہ اپنے قرضہ جاتی نقصانات کے لیے رقوم مہیا کر سکیں۔

اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا۔۔۔

زیر جائزہ برس کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی بعد از ٹیکس آمدنی میں 82.2 فیصد اضافہ (جبکہ 2021ء میں 4.5 فیصد نمو ہوئی تھی) ہوا۔ منافع کو خالص مارک اپ آمدنی سے تقویت ملی، جس میں بلند شرحِ منافع کی بدولت 75.9 فیصد اضافہ ہوا۔ زیر جائزہ برس کے دوران آمدنی میں مضبوط بحالی کے نتیجے میں اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع اور ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع میں بالترتیب 1.7 فیصد (2021ء میں 1.3) فیصد اور 30.5 فیصد (2021ء میں 21.4 فیصد) اضافہ ہوا۔

اسلامی بینکاری اداروں کی اصابت مستحکم ہوئی۔۔۔

خطرہ بہ وزن اثاثوں کے مقابلے میں سرمائے میں مضبوط اضافے کے سبب شرح کفایت سرمایہ 2021ء کے 16.0 فیصد سے بڑھ کر 17.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس کی سطح کم از کم 10.5 فیصد کی مقامی ضوابطی سطح اور 11.5 فیصد کے عالمی معیار سے خاصی زیادہ ہے۔ یہ تناسب بیشتر بہتر معیار کے سطحِ اول کے سرمائے کے ساتھ 15.0 فیصد کے سطحِ اول اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کے 15.0 فیصد تناسب پر مشتمل ہے، جو 2021ء کے 12.8 فیصد کے مقابلے میں نمایاں بہتری کی عکاسی کرتا ہے۔

چارٹ 3.1.6 : اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے

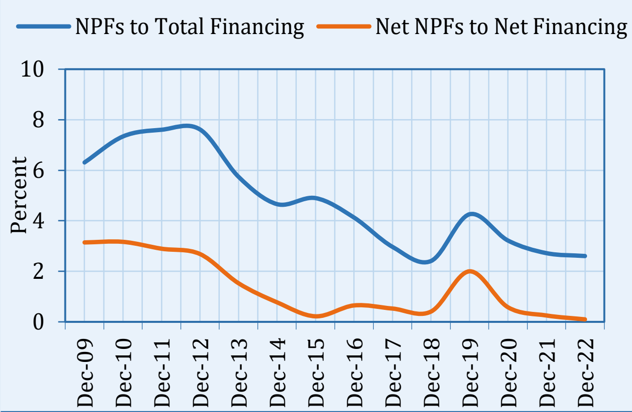

Source: SBP

مزید تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اعتدال اور مجموعی اہل سرمائے میں مضبوط اضافے سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔

مجموعی اہل سرمائے میں 26.9 فیصد کی نمو (51 ارب روپے) نمو ہوئی اور اس تمام نمو میں سطحِ اول کے سرمائے نے کردار ادا کیا جس میں 52 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ سطحِ دوم کے سرمائے میں معمولی سکڑاؤ دیکھا گیا۔

---

[88] فیصل بینک ایک مکمل اسلامی بینک بننے کے لیے منتقلی کے منصوبے پر عملدرآمد کر رہا ہے۔ اس کا پروسیس آخر 2022ء میں مکمل ہو گیا اور یکم جنوری 2023ء سے یہ ایک مکمل اسلامی بینک بن چکا ہے

بہ وزن خطرہ اثاثوں کے تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کی سست رفتاری (2021ء کے 18.8 فیصد کے مقابلے میں 2022ء میں 14.2 فیصد) میں خطرۂ قرض بہ وزن اثاثوں نے اہم کردار ادا کیا۔ خطرۂ قرض بہ وزن اثاثے اور خطرۂ منڈی بہ وزن اثاثے دونوں سست رفتاری کے بعد بالترتیب 9.9 فیصد (2021ء میں 17.7 فیصد اضافہ) اور 7.4 فیصد (2021ء میں 21.0 فیصد) پر آ گئے۔ اس سے قطع نظر خام آمدنی میں نمو کے مطابق آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2022ء کے دوران 34.9 فیصد اضافہ (2021ء میں 23.7 فیصد) ہوا۔

باکس 3.2: بینکاری کے شعبے کو اسلامی طریقے میں ڈھالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی۔ اہم مسائل اور مواقع

تعارف

معزز وفاقی شریعت کورٹ نے اپنے 28 اپریل 2022ء کو سود[89] پر دیے گئے فیصلے میں اعلان کیا ہے کہ تمام صورتوں اور طریقوں میں سود کی ممانعت ہے، اور وفاقی حکومت کو ہدایات جاری کیں کہ وہ پاکستان کو 2027ء کے آخر تک سود سے پاک معیشت پر منتقل کرے۔ اس فیصلے میں مختلف قوانین کی تمام متعلقہ شقوں سے لفظ "سود" کو حذف کرنے اور تمام قوانین میں اس فیصلے کی روشنی میں ترامیم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔[90]

الف۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری - تاریخی تناظر اور موجودہ صورت حال

معیشت سے سود کے خاتمے کی کوششوں کا آغاز 1970 کی دہائی کے آخر میں ہوا، اور 1980ء کی دہائی میں متعدد قابل ذکر اور عملی اقدامات کیے گئے جن میں اسٹیٹ بینک نے اہم کردار ادا کیا۔

تاہم، بینکوں کی جانب سے 'مارک اپ' پر مبنی قرضوں کے طریقہ کو وفاقی شریعت کورٹ نے نومبر 1991ء میں غیر اسلامی قرار دے دیا تھا؛ اور سپریم کورٹ کے ایپلیٹ بینچ نے دسمبر 1999ء کو دیے گئے اپنے فیصلے میں ہدایات جاری کی تھیں کہ سود سے متعلق قوانین 30 جون 2001ء تک ختم ہو جائیں گے، اور بعد ازاں اس تاریخ میں 30 جون 2002ء تک توسیع کر دی گئی۔ تاہم ایک بینک کی جانب سے دائر کردہ نظر ثانی کی اپیل میں سپریم کورٹ کے شریعت بینچ نے سود پر سابقہ فیصلوں کو جون 2002ء میں کالعدم قرار دے دیا اور اس کیس کو دوبارہ سماعت کے لیے وفاقی شرعی عدالت کو بھیج دیا گیا۔

ملک میں اسلامی بینکاری کی موجودہ صورت حال کو 2000ء کی دہائی کے اوائل میں اسلامی بینکاری کو مارکیٹ پر مبنی طرز فکر پر فروغ دینے کی حکومتی کوششوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مقصد اسلامی بینکاری کو ایک متوازی اور ہم آہنگ نظام کے طور پر ترقی دینا ہے، تاکہ اس کی منتقلی کو مؤثر انداز میں یقینی بنایا جاسکے **(چارٹ 3.2.1)**۔[91]

اس طرز فکر کے تحت اسلامی بینکاری میں گذشتہ برسوں کے دوران تیز رفتار نمو ہوئی ہے اور مارکیٹ میں اس کا حصہ بیس فیصد تک پہنچ چکا ہے، جس سے عوام کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور بینکاری کے پیشہ ور ماہرین اور مارکیٹ انفراسٹرکچر کی صلاحیت کو ترقی دینے دونوں کی عکاسی ہوتی ہے، تاکہ بینکاری کے عقیدے پر مبنی طریقے کی پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری کی صنعت کی ترقی اور اسے فروغ دینے کی خاطر سازگار ماحول کی تخلیق کے لیے ضوابطی اور نگرانی فریم ورک اور صنعت کی صلاحیت سازی کی تشکیل سمیت قائدانہ کردار ادا کرتا رہا ہے۔

چارٹ 3.2.1 : پاکستان میں اسلامی بینکاری کا پس منظر

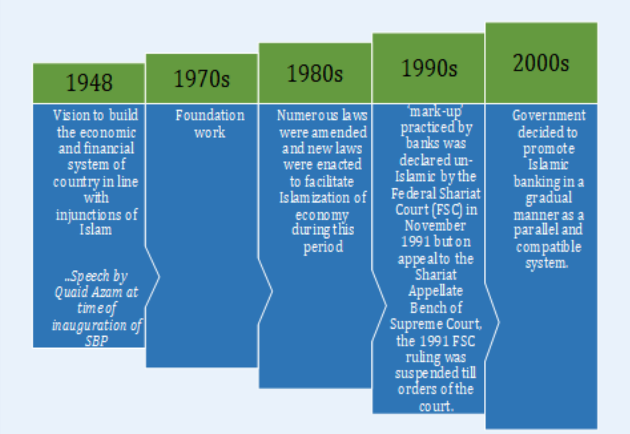

Source: SBP

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے اور مسلم آبادی کے لحاظ سے یہ دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ ملک کی آبادی کا تخمینہ تقریباً 232 ملین افراد لگایا گیا ہے، جن میں سے 96.5 فیصد مسلمان ہیں، جس سے شریعت سے ہم آہنگ بینکاری خدمات کی ضروریات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اسلامی بینکاری کی موجودہ صورت حال

آخر دسمبر 2022ء تک اسلامی بینکاری کا نیٹ ورک 5 مکمل اسلامی بینکوں اور اسلامی بینکاری کی وقف برانچیں رکھنے والے 17 روایتی بینکوں سمیت 22 اسلامی بینکاری اداروں پر مشتمل ہے۔[92] اسلامی بینکاری کی صنعت کا برانچ نیٹ ورک آخر دسمبر 2022ء تک 4,000 برانچوں کی سطح کو عبور کر کے 4,396 (ملک بھر کے 129 اضلاع میں پھیلا ہوا) تک پہنچ گیا جبکہ دسمبر 2021ء میں یہ 3,956 برانچوں پر مشتمل تھا۔

---

[89] شریعت پٹیشن نمبر 30 ایل، 1991ء اور ربا/ سود سے متعلق تمام دیگر 81 امور۔

[90] اس فیصلے کی 166 دفعات ہیں؛ پہلی 151 شقوں میں کیس کا پس منظر اور ربا یا سود کے اصول کی نظریاتی بنیاد اور پاکستانی معیشت کے لیے اس کے مضمرات اور دیگر دفعات میں حکومت کو احکامات دیے گئے ہیں کہ وہ پانچ برسوں میں سود سے پاک معیشت کا نفاذ کرے۔

[91] پاکستان میں اسلامی بینکاری کی تاریخ۔

[92] یکم جنوری 2023ء سے فیصل بینک لمیٹڈ کی روایتی سے اسلامی بینکاری پر منتقلی کے ساتھ مکمل اسلامی بینکوں کی تعداد بڑھ کر چھ تک پہنچ چکی ہے۔

اپنے آغاز سے اب تک اسلامی بینکاری صنعت کے اثاثوں کی بنیاد اور ڈپازٹس میں متاثر کن شرح سے ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً اسلامی بینکاری کی صنعت کے اثاثوں کی بنیاد میں 2010ء سے سالانہ شرح نمو 25.9 فیصد رہی ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں مجموعی بینکاری شعبے میں نمو کی شرح 14.1 فیصد رہی ہے۔ لہٰذا، اسلامی بینکاری کو ملک کے بینکاری کے شعبے کے اہم جز کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور آخر دسمبر 2022ء تک مجموعی بینکاری شعبے کے اثاثوں میں اس کا مارکیٹ شیئر 20.2 فیصد اور ڈپازٹس میں 22.0 فیصد ہو چکا ہے (**چارٹ 3.2.2**)۔

اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی کوششیں---

اپنے آپریشنز کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے خواہش مند روایتی بینکوں کو سہولت دینے کی خاطر اسٹیٹ بینک وقتاً فوقتاً تفصیلی رہنمائی اور ضوابطی معیارات جاری کرتا رہا ہے۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک ادارہ جاتی یا لین دین کی سطح پر مؤثر انداز میں اسلامی بینک میں منتقلی کے لیے اشتراک اور ضروری سہولت کاری بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کی ایک نمایاں مثال فیصل بینک لمیٹڈ کو روایتی بینک سے مکمل طور پر اسلامی بینک میں تبدیل کرنا ہے۔[93] فیصل بینک کی اسلامی بینک پر منتقلی نہ صرف پاکستان کی بینکاری کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی ایسی ٹرانزیکشن ہے جس میں روایتی کاروبار کو شریعت سے ہم آہنگ طریقے میں ڈھالا گیا، بلکہ یہ عالمی سطح پر بھی ایک روایتی بینک کو اسلامی بینک میں ڈھالنے کا سب سے بڑا تجربہ ہے۔ ایسی مثالیں مارکیٹ کے دیگر فریقوں کو بھی اپنے کاروبار کو شرعی طریقے پر منتقل کرنے کے لیے رہنمائی اور ترغیب دونوں فراہم کر سکتی ہیں۔ یہاں یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ روایتی بینکاری برانچوں کی اسلامی بینکاری برانچوں پر منتقلی کی رفتار میں بھی تیزی آ رہی ہے؛ بینکوں نے گذشتہ پانچ برسوں (2018 تا 2022ء) کے دوران تقریباً 600 روایتی بینکوں کی برانچوں کو اسلامی طریقے پر منتقل کیا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسلامی بینکاری کو فروغ دینے اور اس کی ترقی کے لیے کیے گئے کچھ اہم اقدامات کو **چارٹ 3.2.3** میں دیا گیا ہے۔

کوششوں کے اعتراف میں اسلامی فنانس نیوز (آئی ایف این)، ریڈ منی گروپ ملائشیا کی جانب سے منعقدہ پول میں اسٹیٹ بینک کو چھ مرتبہ (2015ء، 2017ء، 2018ء، 2020ء، 2021ء اور 2022ء) اسلامی فنانس کو فروغ دینے والے بہترین مرکزی بینک کے لیے ووٹ دیا گیا۔ مزید برآں، گلوبل اسلامک فنانس ایوارڈز کی جانب سے بھی پاکستان کو "بہترین مرکزی بینک برائے سال 2020ء" قرار دیا جا چکا ہے۔

ب۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ میں چیلنجز

بینکاری سے سود کا خاتمہ کرنا ایک جامع کام ہے، جس کے لیے مختلف فریقوں کی جانب سے مربوط کوششوں کی ضرورت ہے اور اس میں متعدد مسائل اور اہداف شامل ہیں۔ ملک کے بینکاری اور معاشی نظام کی مکمل منتقلی پر پیش رفت کی صورت میں وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ نئے چیلنجوں کا سامنا ہو سکتا ہے، کچھ سرفہرست پالیسی مسائل پر خاص طور پر توجہ دینے اور ان کے لیے مربوط کوششوں کی ضرورت ہو گی، جنھیں ذیل میں دیا گیا ہے:

چارٹ 3.2.3: اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

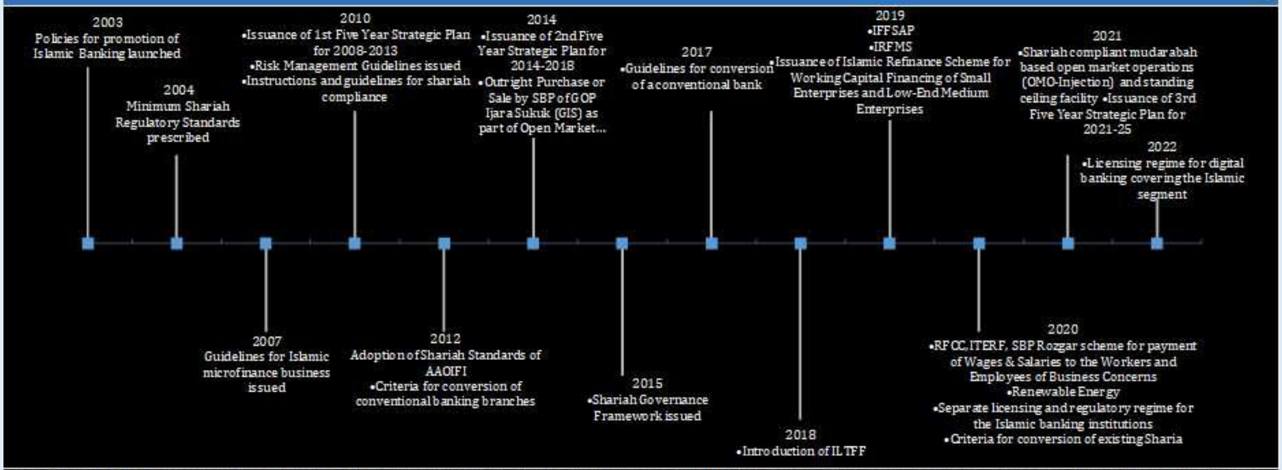

Note: ILTFF=Islamic Long Term Financing Facility, IFFSAP=Islamic Financing Facility for Storage of Agricultural Produce (IFFSAP), IRFMS=Islamic Refinance Facility for Modernization of SMEs, IRFCC=Islamic Refinance Facility for Combating COVID-19, ITERF=Islamic Temporary Economic Refinance Facility
Source: SBP

[93] فیصل بینک لمیٹڈ کو جنوری 2023ء میں ایک مکمل اسلامی بینک کے طور پر آپریٹ کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے۔

چارٹ 3.2.2: اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں اور واجبات کے رجحانات

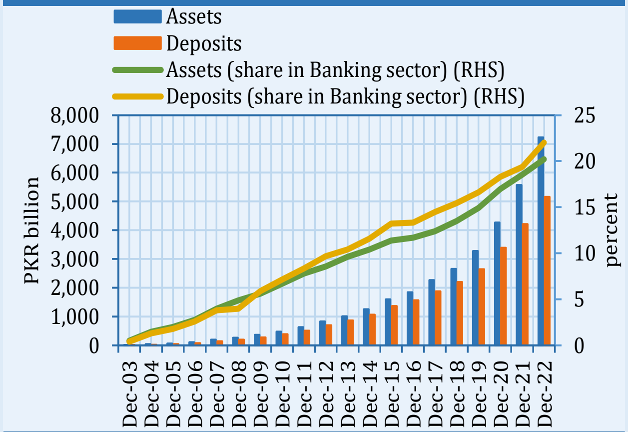

Source: SBP

- **زری پالیسی اور سرکاری پالیسی کے قیمتوں کے استحکام سے متعلق مقصد کا نفاذ**

قیمتوں کا استحکام پائیدار معاشی نمو کو یقینی بنانے کے لیے ہر ریاست کی سرکاری پالیسی کی اہم ترجیح ہوتا ہے۔ خصوصاً اسٹیٹ بینک کو قیمتوں کا استحکام یقینی بنانے کے لازمی مقصد کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ اس ضمن میں دیگر مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک پالیسی ریٹ اور زری پالیسی کا انتظام کرنے کے لیے دیگر آلات استعمال کرتا ہے۔ معاشی اور مالی نظام کو شریعت سے ہم آہنگ طریقے پر مکمل طور پر ڈھالنے کی خاطر زری پالیسی کا آپریشن چلانے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ آلات کو ترقی دینے اور ان کے نفاذ کی ضرورت ہو گی۔ دیگر مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک قیمتوں میں استحکام کا مقصد حاصل کرنے کے لیے معیشت میں مجموعی طلب کو متاثر کرنے کی خاطر قلیل مدتی پالیسی ریٹ کو استعمال کرتا ہے؛ اس شرح کا انتظام بازار زر کے سودوں اور شرح سود کوریڈور جیسے زری پالیسی کا انتظام چلانے کے مختلف آلات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ بینک پہلے ہی شریعت سے ہم آہنگ بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سہولت متعارف کرا چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شریعت سے ہم آہنگ ایک ایسا میکانزم تیار کیا جائے جس کے ذریعے فاضل سیالیت کو جذب کرنے کے ساتھ ساتھ قیمتوں کی توقعات پر قابو پانے کے لیے موزوں پالیسی ریٹ دستیاب ہو۔ تاہم، موزوں طریقہ کار کو ترقی دینے اور اس کے نفاذ کے لیے دیگر امور کے علاوہ مارکیٹ کے شرکا میں مناسب استعداد کی موجودگی کے ساتھ ساتھ خاصے بڑے حجم کے حامل اسلامی شعبے اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات اور اثاثہ جات کی ضرورت ہو گی۔

- **حکومت کے موجودہ قرض کی شریعت سے ہم آہنگ تمسکات پر منتقلی**

حکومت اپنی بجٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے بینکوں کے قرضوں پر بھاری انحصار کر رہی ہے، اور آخر دسمبر 2022ء تک بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں حکومتی تمسکات کا حصہ تقریباً 48 فیصد بنتا ہے۔ اس سرمایہ کاری کا بڑا حصہ روایتی مارکیٹ ٹریژری بلز اور پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز پر مشتمل ہے، جو بینکوں کے پاس 16.8 ٹریلین روپے کے مجموعی حکومتی تمسکات کا 87.3 فیصد بنتا ہے، جبکہ صکوک کا حصہ صرف 12.7 فیصد ہے۔

گذشتہ تین برسوں (2020ء تا 2022ء) کے دوران حکومتی تمسکات میں 28.9 فیصد کی اوسط نمو ہوئی ہے۔ اس میں سے بیشتر نمو نئے روایتی حکومتی تمسکات کے اجرا کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس پس منظر میں، ضروری ہو گا کہ حکومتی اثاثوں کا خاصا پول موجود ہو، جن کے ملکیت کے ٹائٹل واضح ہوں اور ان میں آمدنی پیدا کرنے کا امکان ہو تاکہ شریعت سے ہم آہنگ حکومتی تمسکات (پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز / ٹریژری بلز کے متبادل) کے اجرا میں مدد مل سکے۔ تاہم اہل اثاثوں کی قلت ملک کے سرکاری قرض کے موجودہ روایتی اسٹاک کی شریعت سے ہم آہنگ تمسکات میں منتقلی کے لیے دشواریاں پیدا کر سکتی ہے۔

- جہاں تک بیرونی قرض کا تعلق ہے تو آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور دیگر بین الاقوامی ایجنسیوں کو اسلامی مالیات کی اہمیت کا ادراک ہے اور انہوں نے اسے فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ تاہم، واضح رہے کہ پروجیکٹ فنانسنگ کے معاملے میں شریعت سے ہم آہنگ فنانسنگ زیادہ عملی ہے، تاہم ادائیگیوں کے توازن کے لیے قرضوں کے حصول کی خاطر شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات اور انتظامات کو ترقی دینے کے لیے خصوصی کوششیں درکار ہوں گی۔

- بیرونی کرنسی کے موجودہ قرضوں کی تبدیلی اور بین الاقوامی منڈیوں سے نئے قرضوں کے لیے وفاقی شرعی عدالت نے مناسب طور پر مختلف قسم کے صکوک کو اجاگر کیا ہے جنہیں حکومت بیرونی فنڈز حاصل کرنے کے لیے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں جاری کر سکتی ہے۔ تاہم، موجودہ معاشی دباؤ کے سبب ملک کی کریڈٹ ریٹنگ کی سطح پست ہے اور عالمی مالی حالات بھی

ناساز گار[94] ہیں۔ ان حالات کے موجودہ بیرونی قرض کی منتقلی یا نئے قرضوں کے حصول کے حوالے سے مضمرات ہوسکتے ہیں۔

- **سیالیت کا انتظام**

اسلامی بینکاری اور مالی اداروں کے لیے سیالیت کے انتظام کے تمسکات اور بازار زر کو ترقی دینے کے لیے دنیا بھر میں کوششیں کی گئی ہیں۔ تاہم سیالیت کے انتظام کے آلات کی محدود سطح اور ریاستی صکوک سمیت بلند معیار کے سیال اثاثوں کی قلت خصوصاً اسلامی بینکاری کی منڈیوں کو ترقی دینے میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

پاکستان میں بازار زر نے اپنی رسائی اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی دستیابی کے حوالے سے بتدریج ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ایسے آلات وضع کیے ہیں جن کے ذریعے روایتی اور اسلامی دونوں قسم کے بینکوں کی سیالیت کا انتظام کیا جاسکے۔ بینکاری کے شعبے کے آخری سہارا برائے قرض کے طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسلامی بینکوں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سہولت تشکیل دی ہے تاکہ وہ مرکزی بینک سے قرضوں کے حصول کے ذریعے اپنی سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرسکیں، اگرچہ اضافی سیالیت کو اسٹیٹ بینک کے پاس ڈپازٹ کرانے کی سہولت وضع کرنے پر ابھی کام ہورہا ہے۔

مزید برآں، غیر معمولی حالات میں اسلامی بینکوں کی معاونت کے لیے ایک ہنگامی سیالیت کی امدادی سہولت بھی وضع کی گئی ہے، جس سے وہ ایسے حالات میں استفادہ کرسکتے ہیں جب انہیں شدید قلت کا سامنا ہو۔ تاہم، بازار زر اور اس کے شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کو ابھی مزید ترقی دینے کی ضرورت ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس میں پختگی آئے گی۔ یہ پالیسی ترجیحات خصوصاً اس وقت اہمیت اختیار کر جاتی ہیں جب پورے اسلامی بینکاری کے شعبے کو شریعت سے ہم آہنگ طریقہ کار پر منتقل کر دیا جائے۔

- **قوانین، عدالتی نظام اور وراثتی معاہدے میں اصلاحات**

بینکاری کے کاروبار کے مختلف کاروباری اور کمرشل قوانین کے ساتھ روابط ہوتے ہیں۔ لہٰذا، وفاقی شرعی عدالت کی شق 161 میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ مختلف قسم کے 15 قوانین[95] ایسے ہیں جن میں ترامیم کی ضرورت ہے تاکہ انہیں 31 دسمبر 2022ء تک اسلامی احکامات کے دائرے میں لایا جاسکے۔ وفاقی شرعی عدالت نے بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء میں بھی بعض ترامیم کی تجویز دی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں رائج عام قانونی فریم ورک کے تحت کاروباری اور مالی لین دین کی بنیاد مختلف ذرائع پر استوار ہے جن میں کیسوں کے مختلف قوانین اور لازمی قوانین شامل ہیں۔ متعلقہ قوانین پر نظر ثانی اور ترامیم کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کو مربوط کوششیں کرنا ہوں گی۔

ج۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ میں مواقع

پاکستان میں مالی شعبے کی گہرائی اور رسائی محدود ہے۔ تاہم 2000ء کی دہائی کے آغاز سے اسلامی بینکاری کی صنعت کی نمو مضبوط رہی ہے، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ یہ ملک میں مالی گہرائی اور شمولیت کو بہتر بنانے میں خاصا اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

محکمہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے اشتراک سے منعقد کردہ ایک حالیہ اسٹڈی کے مطابق مذہبی اعتقادات کا اسلامی بینکاری کی طلب میں حصہ 23 فیصد ہے اور اسلامی بینکاری کی مجموعی طلب کاروباری اداروں کی نسبت گھرانوں میں زیادہ ہے۔[96] اگرچہ اسلامی بینکاری میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا ہے، تاہم اس کے اثاثوں اور جی ڈی پی کا تناسب ابھی تک تقریباً 8 فیصد ہے، جو کچھ دیگر ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے **(چارٹ 3.2.4)**۔

---

[94] پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ یہ ہیں: سی اے اے 3 (موڈیز)، سی سی سی + (فچ) اور سی سی سی + (ایس اینڈ پی)۔ رسائی کی تاریخ 10 اپریل 2023ء۔

[95] وفاقی شرعی عدالت کی جانب سے جن قوانین کی نشاندہی کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

1۔ سود ایکٹ، 1839 کو مکمل طور پر اسلامی احکامات سے متصادم قرار دیا گیا۔

2۔ حکومت کے سیکیونگ بینکس ایکٹ 1873 کی سیکشن 10۔

3۔ قابل سودے بازی تمسکات ایکٹ 1881ء کی سیکشن 78، 80، 114، 117 (ج)۔

4۔ زمین کی تحویل کا ایکٹ 1984ء سیکشن 28، 32، 33، اور 34۔

5۔ کوڈ آف سول پروسیجر، 1908ء۔ سیکشن 2 (12)، 34، 34 اے، 34 بی، (3) 35 اور 144 (1): اور مختلف لازمی آرڈرز اور قواعد۔

6۔ پروویژن 59 (2)، دی کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925ء۔

7۔ رول 141 (h) کے ساتھ کوآپریٹر سوسائٹیز رولز، 1972ء کا ضمیمہ 1 تا 4۔

8۔ دی ویسٹ پاکستان منی لینڈرز آرڈیننس 1960ء۔

9۔ دی ویسٹ پاکستان منی لینڈرز آرڈیننس 1965ء۔

10۔ سندھ منی لینڈرز آرڈیننس 1960ء۔

11۔ این ڈبلیو ایف پی منی لینڈرز آرڈیننس 1960ء۔

12۔ زرعی ترقیاتی بینک رولز 1961ء کا رول 17۔

13۔ بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی سیکشن 25 (2) (اے)۔

14۔ بینکنگ کمپنیز رولز 1963ء کا رول نمبر 9۔

15۔ دی بینکس (نیشنلائزیشن) پے منٹ آف کمپین سیشن رولز 1974ء کا رول نمبر 9۔

[96] پاکستان میں اسلامی بینکاری کی معلومات، رویے اور طریقے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

چارٹ 3.2.4: منتخب ممالک میں اسلامی بینکاری اثاثے اور جی ڈی پی (دوسری سہ ماہی 2022)

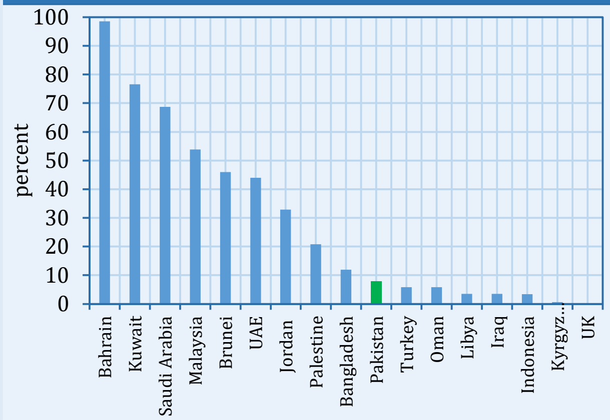

Data source: IFSB and Haver Analytics

گہرائی کی پست سطح کے تناظر میں گذشتہ دو دہائیوں کے دوران اسلامی بینکاری کی صنعت میں غیر معمولی نمو سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس میں نمو کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ مزید بر آں، زراعت، ایس ایم ای، مکانات اور مائیکرو فنانس شعبوں میں قرضوں کے لیے وسیع امکانات موجود ہیں۔ مذکورہ شعبوں میں پر کشش منافع، پیداواریت اور روزگار پیدا کرنے کے شاندار مواقع موجود ہیں بشرطیکہ ضروری قرضے دستیاب ہوں۔ کئی وجوہات کی بنا پر ان شعبوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے جن میں ایک اہم سبب مالکان اور آجرین کی مذہبی ترجیحات ہیں۔

موزوں کاروباری حکمت عملیوں اور توجہ کے ذریعے اسلامی بینک مالی خدمات سے محروم طبقات کے امکانات بھی دریافت کر سکتے ہیں اور اپنے سرمایہ کاروں کے ساتھ ساتھ معاشرے کے لیے ان انتہائی اہم طبقات کی مالی ضروریات کو پوری کر کے قدر بھی تخلیق کر سکتے ہیں۔ لہٰذا، اسلامی بینکاری پر منتقل ہونے کے دشوار کام کے ساتھ نہ صرف کئی چیلنجز ہیں بلکہ اس میں کئی مواقع بھی موجود ہیں۔

اسلامی بینکاری کے مکمل امکانات کو دریافت کرنے کے لیے باصلاحیت انتظامی صلاحیتوں اور تربیت یافتہ انسانی وسائل کلیدی حیثیت کے حامل ہوں گے۔ علاوہ ازیں، جدت پسندی اور ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال آبادی کے تمام طبقات تک رسائی اور ان کی مالی خدمات کی ضروریات باسہولت اور جاذب لاگت مصنوعات کے ذریعے پوری کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

مزید بر آں، مالی شمولیت کو وسعت دینے، متوازن معاشی نمو اور مارکیٹ کے فریقوں کے لیے نمو کے ساتھ اسلامی بینکاری بھی قیمتوں اور مالی استحکام کے اہم پالیسی مقاصد میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ اسلامی بینکاری کاروبار کی بنیادی نوعیت، جو اخلاقی کاروباری سرگرمیوں اور حقیقی اثاثوں پر مبنی ہے، اسے مالی کمزوریوں اور قیمتوں کے بلبلوں[97] کے مقابلے میں زیادہ متاثر نہیں کر سکتی۔

اسلامی بینکاری کے علم اور مہارت، مارکیٹ میں موجودگی اور ضوابطی اور نگرانی کے رہنما اصولوں اور فریم ورکس کے تناظر میں اسلامی بینکاری کا موجودہ منظر نامہ بظاہر ایک پختہ مرحلے میں ہے۔ موجودہ سازگار ماحول میں روایتی بینکوں کے پاس اس بات کے وسیع مواقع موجود ہیں کہ وہ اسلامی بینکاری کے وسیع امکانات کو دریافت کر سکیں۔

چارٹ 3.2.5 : وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ میں درپیش چیلنجز

Reformation of laws, judicial system and legacy contracts

Liquidity Management

Conversion of existing government debt to Shariah-compliant instruments

Implementation of Monetary policy and public policy objective of price stability

Source: SBP

[97] تجرباتی لٹریچر میں تحریر کیا گیا ہے کہ اسلامی بینک عام طور پر روایتی بینکوں کے مقابلے میں مالی لحاظ سے مضبوط ہوتے ہیں۔ ماخذ: چیہک، مارٹن اور چیہک، مارٹن اور ہیسے، ہیکو (2008ء)۔ اسلامی بینک اور مالی استحکام: ایک تجرباتی تجزیہ؛ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 08/16۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے: .https://www.imf.org/external/pubs/ft/wp/2008/wp0816.pdf

د۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ کی حکمت عملی

گذشتہ دو دہائیوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے سازگار قانونی اور ضوابطی فریم ورک کی فراہمی کے ساتھ ضروری مارکیٹ انفراسٹرکچر بھی فراہم کیا ہے، جس سے اسلامی بینکاری کے حصے کو بڑھا کر شعبۂ بینکاری کے تقریباً بیس فیصد تک لانے میں مدد ملی ہے۔ مذکورہ انتظامات اور اسلامی بینکاری کی بنیاد میں توسیع میں حاصل شدہ تجربے سے اسلامی بینکاری کی نمو کو سہولت ملتی رہے گی، تاہم نظام الاوقات پر مبنی ایک مکمل تبدیلی کے لیے مختلف فریقوں کی جانب سے مربوط اور پائیدار کوششوں کی ضرورت ہو گی۔ اس تناظر میں اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کے ساتھ ایک مشاورتی عمل شروع کر رکھا ہے جس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں اسلامی بینکاری کو تیز رفتار بنیادوں پر اختیار کیا جائے۔

حکومت نے ملک میں اسلامی بینکاری اور مالیات کو فروغ دینے کے لیے مستحکم عزم کا اظہار کیا ہے اور اس ضمن میں وفاقی وزیر خزانہ و محصولات کی سرپرستی میں اعلیٰ سطح کی ایک اسٹیئرنگ کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کا مقصد سود پر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ کی حکمت عملی میں رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ کمیٹی کے چیئرمین گورنر اسٹیٹ بینک ہیں اور اس میں وزارت خزانہ، اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (آئی سی اے پی)، شریعہ اسکالرز، بینکار، قانونی ماہرین اور کاروباری برادری کے نمائندے شامل ہیں۔

اسلامی بینکاری کو روایتی بینکاری میں ڈھالنے کے پروسیس کو آگے بڑھانے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکاری کو اسلامی بینکاری میں ڈھالنے کے لیے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے سینئر حکام اور کچھ کمرشل بینکوں کے صدور / سی ای اوز پر مشتمل ہے۔ مزید بر آں، اسٹیٹ بینک نے متنوع شعبوں میں مختلف ورکنگ گروپس تشکیل دیے ہیں جیسے اصلاحات، ضوابطی اور نگرانی کی اصلاحات، آگاہی پیدا کرنا اور صلاحیت سازی، بینکوں کی منتقلی کے منصوبے کا جائزہ لینا، بین الاقوامی معیارات کو تیزی سے اختیار کرنا اور حکومت اور دیگر فریقوں کے ساتھ اشتراک شامل ہیں۔ یہ ورکنگ گروپس اپنے متعلقہ شعبوں میں پالیسی اور آپریشنل تجاویز دیں گے تاکہ روایتی بینکاری نظام کو شریعت سے ہم آہنگ بینکاری میں ڈھالنے پر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ ان ورکنگ گروپس میں تمام متعلقہ فریق شامل ہیں جیسے اسٹیٹ بینک آف پاکستان، بینکاری صنعت، شریعہ اسکالرز وغیرہ۔

اسٹیئرنگ کمیٹی کی رہنمائی اور متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے اسٹیٹ بینک روایتی بینکاری نظام کو اسلامی بینکاری پر منتقل کرنے کے لیے تبدیلی کے منصوبے کو ترقی دینے پر کام کر رہا ہے۔ مزید بر آں، وزارت خزانہ، اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، اسلامی بینکاری صنعت کے نمائندے اور اسلامی مالیات کی تعلیم میں سینٹرز آف ایکسی لینس حکومت کی جانب سے مختلف میعادوں کے اثاثہ لائٹ صکوک ساختوں کو جاری کرنے کے لیے مختلف قسم کے زیریں اثاثوں کو استعمال کرنے کے امکانات پر تحقیق اور اس کی تجاویز دے رہے ہیں، تاکہ سرکاری قرضوں کو شریعت سے ہم آہنگ طریقوں پر منتقل کر کے اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مارکیٹ میں صکوک باقاعدگی سے دستیاب رہیں۔[98]

منتقلی کے کام کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بھی مقاصد کی بہتر ترجیحات کے تعین اور زیادہ فوکس کے لیے اپنے ادارہ جاتی بندوبست میں بھی تبدیلیاں متعارف کرائی ہیں۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک میں ایک اسلامی فنانس گروپ قائم کیا گیا ہے جو دو شعبوں پر مشتمل ہے: شعبہ اسلامی مالیات پالیسی اور اور شعبہ اسلامی مالیات کی ترقی۔ شعبہ اسلامی مالیاتی پالیسی خصوصی طور پر روایتی بینکاری نظام کو اسلامی بینکاری میں ڈھالنے کے لیے پالیسی کی تشکیل پر کام کرے گا اور اس کے بروقت نفاذ کو یقینی بنائے گا، جبکہ شعبۂ اسلامی مالیات کی ترقی، آگاہی پیدا کرنے اور صلاحیت سازی کے اقدامات، مارکیٹ پر تحقیق اور بین الاقوامی اشتراک کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اسٹیٹ بینک کی ادارہ جاتی استعداد کو مزید بڑھانے اور مختلف فریقوں کی مربوط کوششوں کے ذریعے توقع ہے کہ سود سے پاک مالی نظام اور معیشت پر منتقلی کی مہم میں آگے چل کر تیزی آئے گی اور امید ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کی جانب سے دیے گئے نظام الاوقات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

---

[98] صکوک مارکیٹ اسلامی بینکوں کے مالی استحکام کو مثبت انداز میں متاثر کرتی ہے۔ ماخذ: لیڈ ہم محمد ایوب (2022ء)۔ اسلامی بینکوں کا مالی استحکام اور صکوک مارکیٹ کی ترقی: کیا اثرات ہم آہنگی پر مبنی یا مسابقتی ہیں؟ بورسا استنبول جائزہ، والیم 22، سپلیمنٹ 1، 2022ء۔

اس تجزیے میں استعمال ہونے والا دباؤ کا منظرنامہ معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی، قابل فہم، غیر متوقع خطرے کے تعین پر مبنی ہے جسے معاشی حالات میں فرضی بگاڑ کے حالات میں بینکاری شعبے کی لچکداری کو جانچنے کے لیے خصوصی طور پر وضع کیا گیا ہے۔ بیس لائن منظرنامے (معمول کی کاروباری صورت حال) میں تین سال کی مدت کے دوران بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم اور ملکی ضوابطی نشانیے سے خاصی ذیادہ رہتی ہے۔ ذیادہ مشکل منظرنامے میں بھی توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی قیمتوں پر شدید دباؤ، سیلاب اور قحط جیسے شدید موسمی حالات کے اعادے اور فرضی سیاسی عدم استحکام کے سبب کسی بھی قسم کے تعطل کے نتیجے میں مشکل معاشی حالات کے باعث کسادبازاری کے حالات میں اپنی ادائیگی ٔقرض کی صلاحیت کو آسانی سے برقرار رکھ سکتا ہے۔ حجم کے مطابق نظامیاتی لحاظ سے اہم بڑے بینک خصوصاً خاصی بلند سرمایہ جاتی بفرز کے حامل رہتے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ وہ جائزے کی مدت میں دھچکوں کے اثرات کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، توقع ہے کہ دھچکوں کے دوران درمیانے اور چھوٹے حجم کے بینک بھی لچکدار رہتے ہیں۔ تاہم بیس لائن منظرنامے میں قرضوں میں سست رفتار اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو مفروضاتی دباؤ کے حالات میں منفی ہو سکتا ہے۔ اس سے قطع نظر، بینکاری کا شعبہ خاصی سرمایہ جاتی بفرز کے ساتھ توقع ہے کہ معیشت کی قرضہ جاتی ضروریات کو پورا کرتا رہے گا۔ مختصر یہ کہ حالیہ اور مفروضاتی عالمی اجناس کی منڈی کے مشکل حالات کی درست شدت، مدت اور راستے، اور جغرافیائی کشیدگی کے بارے میں بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی ظاہر کر سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر کڑی نظر رکھی ہوئی اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے درکار ہرقسم کے ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

4.1 پس منظر

حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان فیڈ بیک اثرات 08-2007ء کے عالمی مالی بحران میں زیادہ نمایاں طور پر اجاگر ہوئے ہیں۔ اس وقت سے نگرانوں نے مالی شعبے کی نگرانی کی سطح میں اضافہ کر دیا ہے اور بینکاری شعبے کی لچکداری کو تقویت دینے کے لیے ضوابطی اقدامات کیے ہیں تا کہ ممکنہ دھچکوں کو برداشت کیا جا سکے۔ اس تناظر میں، نگرانی کے حکام کے ساتھ ساتھ کثیر فریقی ادارے بھی کچھ مفروضاتی نقصان دہ لیکن ممکنہ واقعات کے مقابلے میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے کے لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج کا جامع استعمال کر رہے ہیں۔ دباؤ کی جانچ کے یہ نتائج مختلف مفروضہ منظرناموں کے تحت کلی مالی متغیرات کے تخمین شدہ رویے اور بینکاری کے شعبے کی صحت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک 2005ء سے سہ ماہی بنیادوں پر اندرونی طور پر اس مشق کا انعقاد کر رہا ہے۔ بیرونی فریقوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے تفصیلی نتائج اور جانچ کو مالی استحکام کے سالانہ جائزے کے ذریعے 08-2007ء سے شائع کیا جا رہا ہے اور سہ ماہی نتائج کو سہ ماہی کمپنڈیم: بینکاری نظام کی شماریات کے ذریعے مہیا کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں بینکاری کے شعبے کے لیے دباؤ کے فریم ورک کو مسلسل بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکوں، اسلامی بینکوں، روایتی بینکوں کی اسلامی برانچوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکروفنانس بینکوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے رہنما اصولوں کا ایک جامع مجموعہ 2020ء میں شائع کیا ہے تا کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ اپنی لچکداری کو جانچ سکیں اور اسے اپنے انتظام خطر کے طریقوں میں شامل کریں۔[99] زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مختلف منظرناموں میں ملکی نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کا نمونہ اب باقاعدگی کے ساتھ درکار ہے تا کہ نقصان دہ دھچکوں کے مقابلے میں ان کی لچکداری کی سطح کی پیمائش کی جا سکے۔

4.2 منظرنامے کے ڈیزائن کا عمومی جائزہ

موجودہ سال کی دباؤ کی مشق کی جانچ بیس لائن اور مفروضاتی دباؤ کے منظرنامے میں شعبے کی لچکداری کے جائزے پر مشتمل ہے۔ دونوں منظرناموں کو شدید موسمی حالات، ابھرتے ہوئے سیاسی ماحول، آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل سے منسلک بے یقینی، قرضوں کی بڑھتی ہوئی سطح، ممکنہ شدید جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے نتیجے میں اجناس کی بلند قیمتوں اور عالمی مالی حالات میں بگاڑ جیسے اہم اندرونی اور بیرونی خطرات کے عوامل کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔ ان دونوں منظرناموں میں خطرے کے فرضی عوامل کے وقوع پذیر ہونے اور شدت کے بارے میں فرق پایا جاتا ہے۔

بیس لائن منظرنامے میں عالمی اور ملکی معاشی حالات کے موجودہ محرکات کے تحت کلی مالی متغیرات کے راستے کا تعین کیا جاتا ہے۔[100] دوسری جانب، فرضی دباؤ کے منظرنامے میں شدید موسمی حالات (سیلاب آنے اور / یا خشک سالی)، ملکی سیاسی بے یقینی اور سخت عالمی مالی حالات میں بیرونی قرضوں کو لاحق خطرات کے باعث کسادبازاری کو فرض کیا جاتا ہے۔[101]

99 ایف ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2020ء۔

100 عالمی اور ملکی معاشی ماحول کے متعلق اہم مسائل پر تفصیلی بحث کے لیے برائے مہربانی دیکھیے باب 01۔

101 عام طور پر دباؤ کی جانچ میں دھچکوں کی طوالت کے لحاظ سے تین اقسام کے دھچکوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے یعنی V شکل، L شکل اور U شکل۔ یہ شکلیں بحالی کے لحاظ سے وضع کی جاتی ہیں۔ V شکل میں فوری بحالی، L شکل میں طویل

معاشی چیلنجوں کے پس منظر میں ملکی کلی مالی استحکام کے لیے دونوں منظر ناموں کے اثرات کی تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت کے دوران تحقیقات کی جاتی ہیں یعنی پہلی سہ ماہی 2023ء تا چوتھی سہ ماہی 2025ء۔

پیداوار، مہنگائی، شرح سود، بیرونی شعبہ بشمول جاری کھاتے کا توازن اور شرح مبادلہ جیسے کلی مالی اظہاریوں میں مفروضاتی تبدیلیوں کے بینکاری کے شعبے کی صحت پر اثرات کا احاطہ ضوابطی سرمائے اور خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ضوابطی سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثے قرضوں اور مارکیٹ کے خطرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ فرض کی گئی معاشی کساد بازاری فرموں اور گھرانوں کی آمدنی کی سطح پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے جس سے ان کی قرضوں کی واپسی کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور بینکوں کے لیے خطرۂ قرض بڑھ جاتا ہے۔ یہ صورت حال بینکوں کے منافع پر نقصان دہ دباؤ ڈال سکتی ہے اور ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ دوسری جانب، خطرۂ منڈی شرح سود، شرح مبادلہ اور ایکویٹی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے سبب بینکوں کی بیلنس شیٹ پر اثاثوں اور واجبات کی قدر پیمائی پر اثرانداز ہوتا ہے۔

بینکوں کی ادائیگی قرض کی کمزور صلاحیت کے فیڈ بیک اثرات حقیقی معیشت پر منتقل ہو سکتے ہیں، کیونکہ بینک ممکنہ طور پر منافع بخش سرمایہ کاری کے مواقع کے لیے بھی قرضے فراہم کرنے میں ہچکچاہٹ سے کام لے سکتے ہیں، جس سے معاشی کساد بازاری کی شدت بڑھ جاتی ہے۔

دونوں منظر ناموں میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے اور کلی معیشت کے بعض شعبوں کے درمیان آپس کے روابط معلوم کرنے کے لیے اسی طرح کا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان روابط کے پیش نظر ویکٹر آٹوری گریسو (وی اے آر) اور بیسیان وی اے آر ماڈلز کو استعمال کیا گیا ہے۔[102, 103]

نظام کے سطح کی جانچ کے علاوہ بینکاری کی صنعت کے مختلف اجزا کے درمیان شعبہ جاتی تنوع کو بھی اخذ کیا گیا ہے یعنی چھوٹے، درمیانے اور بڑے بینک۔

4.3 بیس لائن

2022ء کے دوران سیلاب، بیرونی شعبے پر دباؤ، کووڈ19 کے بعد میں مرتب ہونے والے اثرات اور سیاسی بے یقینی کے باعث ملکی معیشت دشوار کلی معاشی ماحول کا سامنا کر رہی ہے۔ ان دھچکوں کے مشترکہ اور مجموعی اثرات کے نتیجے میں کرنسی کی قدر میں تاریخی کمی اور مہنگائی کے دباؤ میں تاریخی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس دشوار صورت حال میں بیس لائن، منظر نامہ ایس صفر عالمی اور مالی خطرات کے عوام کے متعلق چار اہم مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

عام انتخابات کا 2023ء میں انعقاد فرض کیا گیا ہے ، جس سے امکان ہے کہ سیاسی بے یقینی کم ہو گی---

اول، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ عام انتخابات 2023ء میں منعقد ہوں گے۔ منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ عام انتخابات کے انعقاد کے نتیجے میں ایک مستحکم حکومت قائم ہو گی، سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہو گا جس سے کثیر طرفہ اور دو طرفہ بیرونی رقوم کی آمد میں مشکلات کم ہو جائیں گی۔ دوسری جانب، مہنگائی کی بلند سطح اور اس کے نتیجے میں زری پالیسی ردعمل سے امکان ہے کہ معاشی نمو کی رفتار میں اعتدال آئے گا۔ مثبت پیش رفت یہ ہے کہ اصلاحات کے کامیاب نفاذ سے توقع ہے کہ جڑواں خساروں اور سرکاری قرضوں کو قابو میں رکھنے میں مدد ملے گی جبکہ وسط مدت میں بحالی کا عمل مزید تیز ہو گا۔

منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ مالیاتی یکجائی کے اقدامات اور مستحکم شرح مبادلہ کی بدولت سرکاری قرض قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ دوسری جانب، کثیر طرفہ رقوم کی آمد شروع ہونے سے امکان ہے کہ اعتماد میں اضافہ ہو گا، خطرے کے پریمیم میں کمی ہو گی اور شرح مبادلہ مستحکم ہو جائے گا۔ ان دونوں مفروضات کی بنیاد پر سرکاری قرض جس میں 2022ء کے دوران 23.4 فیصد اضافہ ہوا تھا ممکنہ طور پر قابو میں رہنے کی توقع ہے۔

معتدل شدت کے حامل ماحولیاتی خطرات سے امکان ہے کہ حقیقی معیشت تعطل کا شکار ہو گی---

تیسرا، ایس صفر منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کی مدت کے دوران معتدل سطح کے ماحولیات سے متعلق واقعات معاشی نقصانات پر منتج ہو سکتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے

کساد بازاری، جبکہ U شکل میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک بحالی فرض کی جاتی ہے۔ مذکورہ اصطلاحات کے تحت دباؤ کے منظر نامے کو V شکل کا فرض کیا جاتا ہے۔ تاہم، دونوں منظر ناموں میں شدت اور بے یقینی کی بلند سطح کے سبب تاخیر سے بحالی فرض کی گئی ہے جو توسیع شدہ دوسرے مرحلے کے ساتھ غیر تشکلی V بناتی ہے۔ دباؤ کے منظر نامے کے مقابلے میں بیس لائن منظر نامے میں بحالی جلد ہوتی ہے۔

102 تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی استحکام کا جائزہ برائے 2016ء کے باب 4: بینکاری شعبے کی لچکداری کا ' باکس 4.1 تکنیکی تفصیلات'۔ مجموعی طور پر ہم وی اے آر ماڈلز کی 12 اقسام اور اتنی ہی تعداد میں بیسیئن وی اے آر ماڈلز کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ ماڈل مختلف قسم کے کلی معاشی متغیرات پر مبنی ہوتے ہیں۔ مزید برآں، متعلقہ مالی اصابت کے اظہاریے اخذ کرنے کے لیے ہم نے ایک متحرک بیلنس شیٹ فرض کی ہے۔

103 بیس فیصد حکام کلی دباؤ کی جانچ کے لیے وی اے آر کو استعمال کرتے ہیں۔ بینک فار انٹرنیشنل سیٹل منٹس (بی آئی ایس) 2017ء۔ نگرانی اور بینک دباؤ کی جانچ: مختلف روایات (دسمبر)۔

چارٹ 4.1: اجناس کی قیمتوں کا اشاریہ

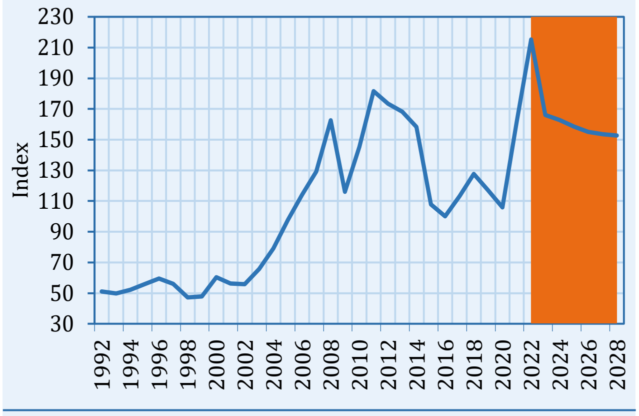

Source: IMF WEO April 2023

پاکستان کو شدید موسم کے واقعات کا سامنا رہا ہے جیسے شدید خشک سالی (1998ء تا 2002ء)، وسیع پیمانے پر سیلاب (2010، 2020ء اور 2022ء)، شدید گرمی کی لہر (2015ء)، شدید بارشیں (2020ء، 2022ء)، لینڈ سلائیڈنگ اور گلیشئر کا پگھلنا۔ مذکورہ شدید موسمی واقعات کا نتیجہ خاصے رسدی دھچکوں اور پیداواری نقصانات کی صورت میں نکلا ہے۔

اگرچہ پاکستان کا شمار گرین ہاؤس گیسوں کے سرفہرست خارج کنندگان میں نہیں ہوتا، تاہم اس کی درجہ بندی انسانی اور پیداواری نقصانات کے لحاظ ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں کی جاتی ہے۔[104] حال ہی میں 2022ء کی شدید بارشوں کے نتیجے میں مجموعی نقصانات کا تخمینہ 14.9 ارب ڈالر لگایا گیا ہے جو جی ڈی پی کا 5.8 فیصد بنتا ہے۔[105] سب سے زیادہ متاثرہ شعبوں میں زراعت، مکانات، غذا، گلہ بانی، ماہی گیری، ٹرانسپورٹ اور مواصلات شامل ہیں۔

عالمی اجناس کی قیمتوں میں بتدریج کمی متوقع ہے ---

آخر میں وبا کے بعد بحالی اور روس کے یوکرین پر حملے کے نتیجے اجناس کی قیمتوں میں بالعموم اور تیل کی قیمتوں میں بالخصوص دو برسوں کے دوران تیزی سے بحالی ہوتی ہے (**چارٹ 4.1**)۔ تاہم چونکہ سست رفتار ہوتی عالمی طلب کے حالات میں بعض ممالک روسی تیل پر پابندیاں لگانے اور رسدی تعطل کے مرحلہ وار خاتمے سے گریز کرتے ہیں، اس لیے وسط 2022ء سے تیل کی قیمتوں میں بتدریج کمی کا رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ تیل کی مستقبل کی قیمتوں اور اتفاق رائے سے پیش گوئی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ کمی کا یہ رجحان پیش گوئی کی مدت میں آئندہ تین برسوں کے دوران جاری رہنے کا امکان ہے۔[106] لہٰذا، تیل کی عالمی رسد کو کسی نئے بڑے دھچکے کی عدم موجودگی میں ایس صفر منظرنامے میں فرض کیا گیا ہے کہ تیل کی قیمتیں آخر 2025ء تک بتدریج کمی کے ساتھ 74 ڈالر فی بیرل پر آسکتی ہیں۔

معاشی نمو مالی سال 23ء میں تیزی سے معتدل ہونا فرض کیا گیا ہے ، جو پیش گوئی کی مدت میں بتدریج بحال ہو جاتی ہے ---

اس تناظر میں، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ جی ڈی پی میں مالی سال 23ء کے دوران تقریباً 0.5 فیصد نمو ہوتی ہے۔ تاہم، مفروضہ سازگار عالمی اور ملکی معاشی حالات کے باعث مالی سال 24ء میں مفروضہ سازگار عالمی اور ملکی معاشی حالات میں 2.9 فیصد نمو متوقع ہے جبکہ مالی سال 25ء میں 3.7 فیصد ہو سکتی ہے (**چارٹ 4.2**)۔ مزید برآں، مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے دوران سال بسال اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بالترتیب 28.1 فیصد اور 17.6 فیصد کی بلند سطح پر رہنے کے بعد مالی سال 25ء میں معتدل ہو کر 7.7 فیصد پر آسکتی ہے (**چارٹ 4.3**)۔

4.4 دباؤ کا مفروضاتی منظرنامہ

دباؤ کے منظرنامے، منظرنامہ 1 (ایس 1) کو عالمی اور ملکی خطرے کے عوامل کے درج ذیل مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے:

ملکی سیاسی بے یقینی میں اضافے کے نقصان دہ معاشی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں ---

دباؤ کے منظرنامے میں آئندہ عام انتخابات کے متعلق بے یقینی فرض کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں ممکنہ طور پر سیاسی بے یقینی بڑھ جاتی ہے، جو کئی طرح سے ملکی معیشت پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ پہلا، یہ معاشی پائیداری یقینی بنانے کے لیے درکار اصلاحاتی ایجنڈے اور کثیر فریقی قرضوں کے حصول پر سمجھوتہ کر سکتی ہے۔ دوسرا، کثیر فریقی رقوم کے بہاؤ کی عدم موجودگی میں بیرونی قرضوں تک رسائی مشکل اور مہنگی ہو سکتی ہے اور ان پر رسک پریمیم بڑھ سکتا ہے۔ ان دونوں عوامل کے باعث امکان ہے کہ حکومت کے ملکی قرضوں کی ضروریات میں اضافہ ہو جائے گا، جس سے قرضوں کی سطح بلند ہو جائے گی اور مالیاتی گنجائش محدود ہو جائے گی۔ آخر میں سیاسی کے ساتھ ساتھ معاشی بے یقینی میں اضافہ سرمایہ کاروں اور صارفین کے اعتماد میں بگاڑ پر منتج ہو سکتا ہے، جس سے مجموعی طلب اور روزگار میں بگاڑ آسکتا ہے۔

---

104 جرمن واچ نے پاکستان کو ان ممالک کے زمرے میں شامل کیا ہے جو بار بار قدرتی آفات سے متاثر ہوتے ہیں اور انہوں نے طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے میں پاکستان کی درجہ بندی آٹھویں نمبر پر کی ہے۔ عالمی ماحولیاتی خطرے کا انڈیکس 2021ء۔ جرمن واچ۔

105 پاکستان میں سیلاب 2022ء: قدرتی آفات کے بعد کی ضروریات (اکتوبر 2022ء)۔

106 یو ایس انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن (ای آئی اے): برینٹ آئل کی اوسط قیمتیں 2023ء میں 85 ڈالر فی بیرل تک رہ سکتی ہیں، اور 2024ء میں کم ہو کر 81 ڈالر فی بیرل پر آسکتی ہیں۔ آئی ایم ایف کے عالمی اقتصادی منظرنامے (اپریل 2023ء) میں بھی تیل کی قیمتوں میں کمی کے رجحان کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق بلند شدت کے حامل تباہ کن واقعات سے پوری معیشت کو خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔۔۔

ماحولیاتی خطرے سے متعلق واقعات کے اعادے کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے جیسا کہ پچھلے سیکشن میں بحث کی جاچکی ہے کہ ،ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کی مدت کے دوران انتہائی شدت کے حامل ماحولیاتی واقعات معاشی نقصانات پر منتج ہو سکتے ہیں۔ پیش گوئیوں کی مدت کے پہلے سال میں ماحول سے متعلق ایک انتہائی واقعہ فرض کیا گیا ہے، جیسے گذشتہ برس کی طرح بارشوں اور سیلاب کا اعادہ؛ اگرچہ ہم ایسے واقعات کی پیش گوئی کی مشکل نوعیت کے سبب ان کی درست نوعیت اور وقت کے متعلق مفروضات بنانے سے گریز کرتے ہیں۔

جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں اضافہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے پر منتج ہو سکتا ہے۔۔۔

اگرچہ ایس صفر میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتدال فرض کیا گیا ہے، تاہم ایس ایک میں اس کے برعکس مفروضات قائم کیے گئے ہیں۔ روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ میں شدت آجانے اور اس کے نتیجے میں روس، خام تیل کا دوسرا بڑا برآمد کنندہ،[107] پر نئی پابندیوں کا نتیجہ تیل کی مارکیٹ میں شدید تعطل کی صورت میں برآمد ہو سکتا ہے۔ نتیجتاً، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ آخر 2023ء تک تیل کی قیمتیں بڑھ کر 95 ڈالر فی بیرل تک پہنچ سکتی ہیں، جس کے بعد 2025ء تک بتدریج کم ہو کر 84 ڈالر فی بیرل ہو سکتی ہیں۔ گندم کی عالمی رسد میں روس اور یوکرین کے بڑے حصے کو مدنظر رکھتے ہوئے ان ممالک کی رسد میں تعطل کے نتیجے میں گندم کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، جو موسم سے متعلق فرضی دھچکوں کے ساتھ مل کر ملکی معیشت پر بھی منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

مشکل عالمی مالی حالات کے نتیجے میں بیرونی شعبے پر دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔۔۔

اگرچہ ترقی یافتہ ممالک میں عمومی مہنگائی کے اظہاریوں میں کمی آنا شروع ہوگئی ہے، تاہم قوزی مہنگائی کے اظہاریوں کی بلند سطح ابھی تک برقرار ہے۔ اس لیے موجودہ حالات اور مہنگائی کے امکانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں میں شرح سود میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے اور توقع سے بھی زیادہ طویل مدت تک بلند سطح پر برقرار رہ سکتا ہے۔[108] مزید برآں، جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں مفروضہ اضافے کے نتیجے میں بھی عالمی غذائی اجزا اور توانائی کی قیمتیں بھی بڑھ سکتی ہیں، جس سے مزید زری سختی کی ضرورت ہو گی، کیونکہ مرکزی بینک زری پالیسی کے آلات کو مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا، ایس ایک میں فرض کیا گیا ہے کہ قلیل مدت میں مالی حالات میں سختی کا عمل جاری رہے گا، جس سے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک بشمول پاکستان کے لیے بیرونی قرضوں کا حصول زیادہ مہنگا اور مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک کی مقامی کرنسیوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے اور اس کا نتیجہ سرمائے کی محفوظ مقام پر منتقلی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔[109]

اس لیے نقصان دہ مفروضاتی منظرنامے میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کی مدت کے ابتدائی برسوں میں انتہائی شدید نوعیت کے موسمی حالات کے اعادے کے ساتھ جغرافیائی اور سیاسی کشیدگیوں میں شدت آنے کے سبب اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ نتیجتاً، فرض کیا گیا ہے کہ حقیقی معیشت مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء میں سکڑ جائے گی، جس کے بعد مالی سال 25ء میں معتدل نمو کی راہ پر گامزن ہو گی (**چارٹ 4.2**)۔ ایس ایک کے تحت رسدی دھچکوں کے نتیجے میں مالی سال 23ء میں مہنگائی میں اضافہ فرض کیا گیا ہے، جو پیش گوئی کی مدت کے آخری دو برسوں میں معتدل رہنے کی توقع ہے لیکن پھر بھی یہ بلند سطح پر رہے گی (**چارٹ 4.3**)۔

4.5 دباؤ کی جانچ کے نتائج: نظام کی سطح

الف) قرضہ جاتی خطرات پر اثر

دباؤ کی جانچ کے نتائج سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملکی طلب میں سست بحالی، ماحول سے متعلق نقصان دہ واقعات کے باعث رسد میں تعطل اور مالیاتی یکجائی کے پیش نظر ایس صفر منظرنامے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب[110] پیش گوئی کی تین سالہ مدت میں بلند سطح پر رہنے کی توقع ہے (**چارٹ 4.4**)۔

بینکاری کے شعبے کی قرض گاری کا جز دان ابتدائی طور پر جی ڈی پی میں تیزی سے سست رفتاری کے باعث مالی سال 22ء کے 6.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 23ء میں 0.29 فیصد پر آسکتا ہے۔ تاہم پیش گوئی کی مدت کے دوسرے نصف حصے میں قرضہ جاتی نمو مثبت ہو جاتی ہے۔ اوسطاً، قرضوں میں اس مدت کے دوران تقریباً 3.1 فیصد نمو ہوتی ہے۔ یہ مفروضہ بیس لائن حالات میں بینکاری شعبے کے خطرے سے گریز پر مبنی رویے کی عکاسی کرتا ہے۔

---

107 آئل مارکیٹس اور روس کی رسد، انٹرنیشنل انرجی ایجنسی۔

108 انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظرنامہ: ایک دشوار بحالی۔ واشنگٹن اپریل۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے:

https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023

109 عالمی بینک (2023ء)۔ عالمی ماہانہ نیوز لیٹر۔ واشنگٹن، مارچ۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمایئے:

https://thedocs.worldbank.org/en/doc/abf6fab46b08d9edfcf1187e6a3e108e-0350012023/related/Global-Monthly-Mar23.pdf

110 خام غیر فعال قرضوں کا تناسب = خام غیر فعال قرضے ÷ خام قرضے

چارٹ 4.2: حقیقی جی ڈی پی کی نمو

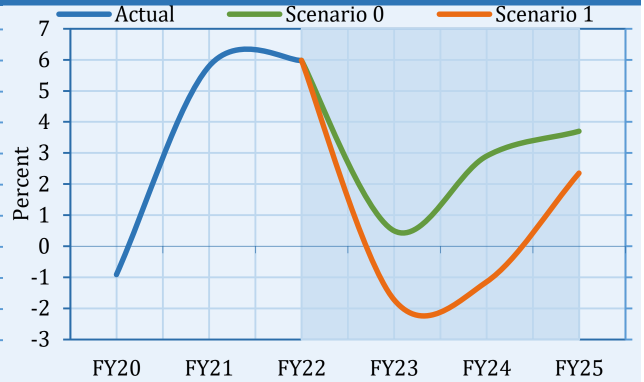

چارٹ 4.3: مہنگائی

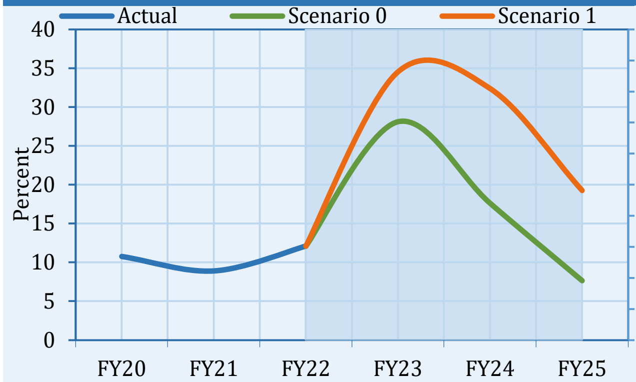

چارٹ 4.4: نظام کی سطح کے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

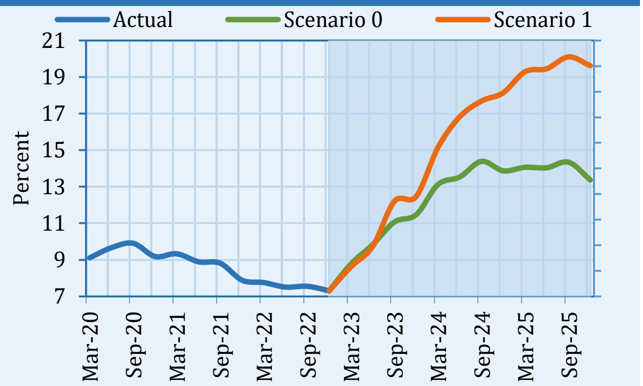

چارٹ 4.5: نظام کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ

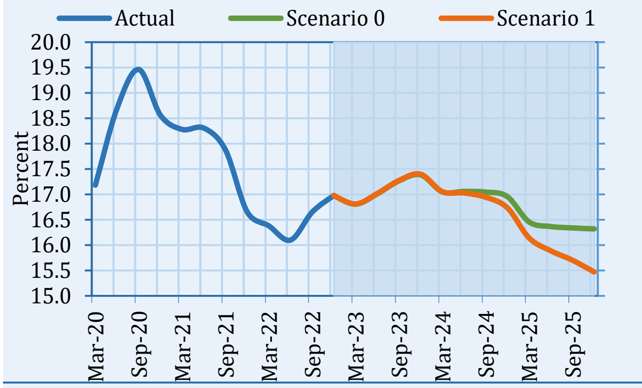

Source: SBP Calculations

ماضی قریب میں کلی معاشی دھچکوں کے سامنے آنے والے مؤخر اثرات اور بتدریج بحالی کے مطابق خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 14.4 فیصد کی بلند ترین سطح کو حاصل کرنے کے بعد پیش گوئی کی مدت کے اختتام یعنی 2025ء تک 13.4 فیصد پر ٹھہر جاتا ہے۔[111] یہ پیش گوئی آخر 2022ء تک 7.3 فیصد کی درج شدہ سطح سے 607 بیسس پوائنٹس (بی پی ایس) زیادہ ہے۔ خام غیر فعال قرضوں کی قدرے بلند سطح کی وضاحت معاشی نمو میں سکڑاؤ کے ردعمل میں قرضوں کی رسد (خام قرضے) میں کمی سے ہوتی ہے۔

دوسری جانب، اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے حالات میں تیزی سے مفروضہ سست رفتاری اور ملکی رسدی دھچکوں کے باعث مفرضاتی دباؤ کے منظرنامے کے تحت اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے اوپر کی سمت جاتے ہیں، کیونکہ مذکورہ حالات بینکاری نظام کی قرضہ جاتی رسد پر بھی خاصے اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔ ایس ایک منظرنامے کے تحت قرض گاری کے جزدان میں پیش گوئی کی مدت کے دوران اوسطاً 2.6 فیصد سکڑاؤ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ نادہندگی کی شرح تقریباً 20.1 فیصد کی بلند سطح پر پہنچ جاتی ہے اور پیش گوئی کی مدت کے آخر تک بلند سطح پر ہی رہتی ہے (**چارٹ 4.4**)۔

ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات

ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات کی پیائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ سے ہوتی ہے۔[112] بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ ابتدائی طور پر دونوں منظرناموں میں بڑھ کر 17.4 فیصد تک پہنچ جاتی ہے اور بعد میں اس میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ شرح کفایت سرمایہ میں ابتدائی اضافے کا اہم سبب خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کمی ہے، جسے بے یقینی سے دوچار کلی معاشی ماحول کے دوران خطرۂ قرض میں اضافے اور اس کے نتیجے میں بینکوں کے قرض گاری کے محتاط رویے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، مذکورہ حالات کے نتیجے میں شرح سود میں اضافے اور بینکوں کی جانب سے جزدان کو دوبارہ متوازن بنانے کے لیے خطرے سے پاک سرمایہ کاریوں کی جانب رجوع کرنے سے بینکوں کی آمدنی کے گوشوارے میں منافع بڑھ سکتا ہے اور اس طرح خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافہ کیے بغیر سرمائے (**چارٹ 4.5**) میں اضافے پر منتج ہوسکتا ہے۔

111 واضح رہے کہ ان نتائج میں کسی پالیسی مداخلت کو فرض نہیں کیا گیا ہے۔

112 شرح کفایت سرمایہ = اہل سرمایہ ÷ خطرہ بہ وزن اثاثے

تاہم، پیش گوئی کی مدت کے دوسرے نصف حصے میں متوقع خطرۂ قرض کے باعث نقصانات کم ہوتے ہوئے خطرہ بہ وزن اثاثوں کے اثر کو زائل کر سکتے ہیں کیونکہ سرمائے میں متناسب کمی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کمی سے تجاوز کر جاتی ہے اور شرح کفایت سرمایہ پر منتج ہوتی ہے۔ بیس لائن منظر نامے کے تحت بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ آخر 2025ء تک اپنی 17 فیصد کی موجودہ سطح سے 66 بی پی ایس سکڑ جاتی ہے۔ تاہم، دباؤ کے منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ موجودہ سطح کے مقابلے میں 151 بی پی ایس نیچے رہتی ہے جبکہ بیس لائن منظر نامے کی پیش گوئی کے مقابلے میں 85 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے۔

چارٹ 4.6: بڑے بینک

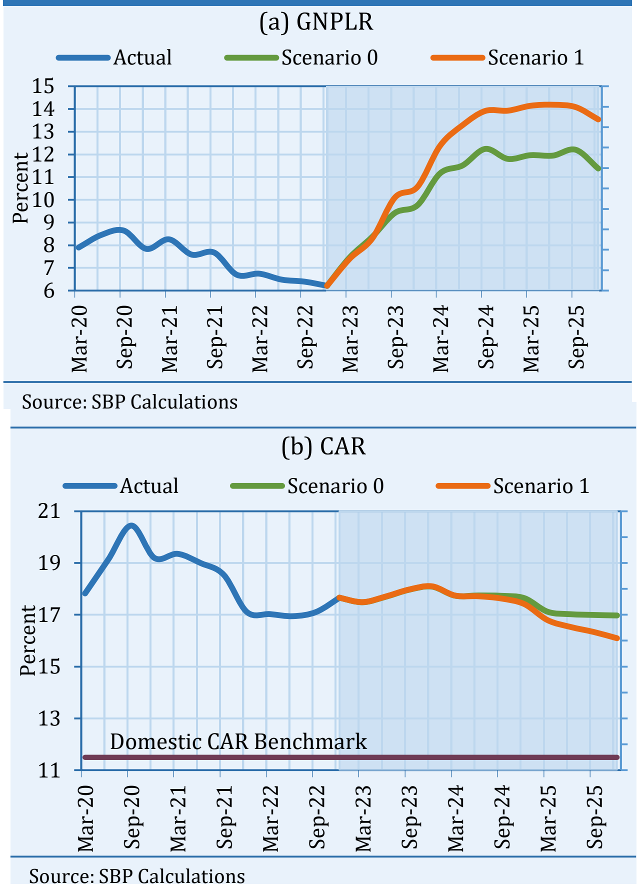

تاہم دونوں منظر ناموں کے تحت یہ ایک مثبت امر ہے کہ پیش گوئی کی پوری مدت کے دوران بینکاری کی صنعت اپنی شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد کی کم از کم مقامی ضوابطی سطح اور 10.5 فیصد کے عالمی ضوابطی نشانیے سے زائد رہتی ہے۔

حقیقی معیشت میں مفروضہ سست رفتاری کی خاصی سطح کے باوجود بینکاری شعبے کی لچکداری کی وضاحت ان حقائق کی بنیاد پر کی جا سکتی ہے۔ پہلا، بینکاری کا شعبہ پہلے ہی بلند سرمایہ جاتی بفر زبر قرار رکھ رہا ہے، جو 11.5 فیصد کے مطلوبہ ضوابطی نشانیے سے 548 بی پی ایس اوپر ہے جو خاصا زیادہ ہے۔ دوسرا، کووڈ19 کے دوران عائد کی گئی 100 بی پی ایس سرمایہ جاتی تحفظ کی حد کو ابھی تک واپس نہیں لیا گیا ہے، جس سے بینکوں کو اضافی سیالیت دستیاب ہو سکتی ہے۔ تیسرا، پالیسی ریٹ میں مفروضہ تبدیلیوں کے حالات میں سازگار مجموعی نرخوں کے از سر نو تعین کا فرق دباؤ کے ادوار میں مزید کشن فراہم کرتا ہے۔ آخری، شعبے کا تاریخی رویہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے اثاثوں کے جزدان کو دوبارہ متوازن بناتا ہے یعنی پر خطر نجی شعبے کے قرضوں سے خطرے سے پاک ٹریژری سرمایہ کاریوں پر منتقلی کے ذریعے۔ مزید برآں، بینک بالعموم قرض دینے کی قدامت پسند پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جن کی قرضہ جاتی ساکھ اچھی ہونے کے ساتھ ساتھ کلی معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کی استعداد اچھی ہو۔

4.6 دباؤ کی جانچ کے نتائج: بینکاری اجزا کے بین شعبہ جاتی محرکات

نظام کی سطح کے خطرے کے تجزیے کے مطابق بینکاری اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم کے بینکوں)[113] کے انفیکشن کے تناسبات کی الگ سے پیش گوئی بھی کی گئی ہے۔ بینکاری صنعت کے اس پہلو کو یہ جانچنے کے لیے شامل کیا گیا ہے کہ بین شعبہ جاتی تنوع کس طرح مختلف قسم کے کلی معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی لچکداری کو متاثر کرتا ہے۔

خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں کی نظام کی سطح کی پیش گوئیوں اور خام قرضوں کو متناسب طور پر 22 دسمبر 2022ء تک بینکاری نظام کے مجموعی قرضہ جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح، سرمائے کو بھی جز کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ اخذ کرنے کے لیے متناسب طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) بڑے بینک

بڑے بینکوں کے جز کا بینکاری شعبے کے اثاثوں میں حصہ 70.7 فیصد بنتا ہے۔ ایس صفر منظر نامے کے تحت اس کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اس کی موجودہ سطح 6.2 فیصد سے آخر 2025ء تک 516 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم، ایس ایک منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک انفیکشن کے تناسب میں 733 بی پی ایس اضافہ ہو جاتا ہے۔ بیس لائن منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت میں شرح کفایت سرمایہ میں 68 بی پی ایس کمی ہوتی ہے جبکہ دباؤ کے منظر نامے میں یہ اپنی موجودہ سطح 17.7 فیصد

113 یہ درجہ بندی بیلنس شیٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ وہ بینک جن کے اثاثوں کا تناسب پورے بینکاری شعبے کے 70 پرسینٹائل سے زیادہ ہے، انہیں 'بڑے بینک' کہا جاتا ہے۔ جبکہ 30 ویں پرسینٹائل سے نیچے والے بینکوں کی درجہ بندی 'چھوٹے' کے طور پر کی جاتی ہے۔ ان دونوں حدود کے درمیان واقع بینکوں کی درجہ بندی 'درمیانے حجم کے بینکوں' کے طور پر کی جاتی ہے۔

چارٹ 4.7: درمیانے حجم کے بینک

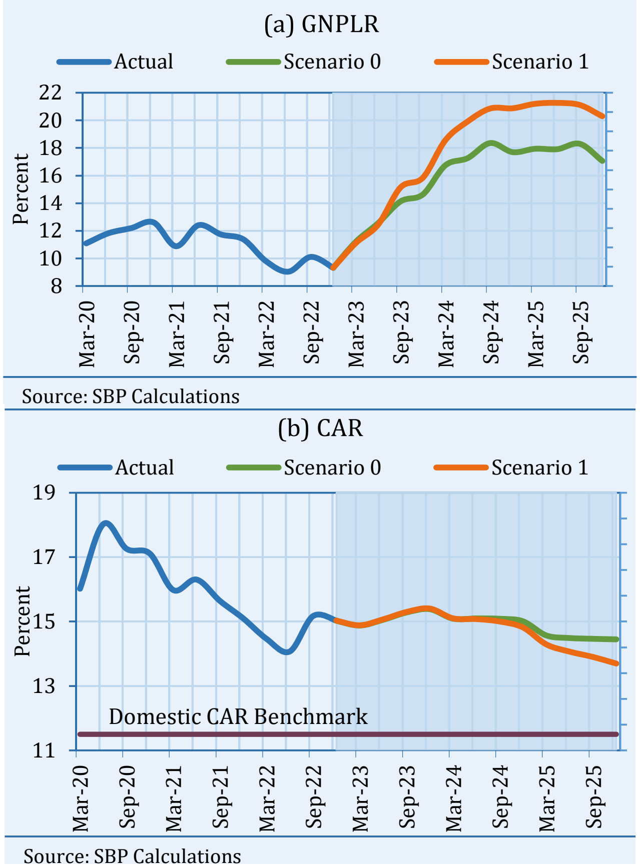

سے 157 بی پی ایس نیچے آ جاتی ہے (**چارٹ 4.6 الف**)۔ ایس صفر منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانیے سے 548 بی پی ایس بلند رہتی ہے جبکہ ایس ایک منظر نامے میں کم از کم مطلوبہ سطح سے 459 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔

بڑے بینک عمومی لحاظ سے منظر نامے کے حساب کی مدت کے دوران دباؤ کا سامنا کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں (**چارٹ 4.6 ب**)۔ اس لچکداری کے پس پردہ ممکنہ طور پر اہم عامل بڑے بینکوں کے پاس دستیاب سرمائے کی بلند بفرز ہیں۔ دراصل، وسیع رسائی حاصل ہونے کی وجہ سے ان بینکوں کی فنڈنگ کی لاگت عام طور پر کم ہوتی ہے، جس سے انہیں قدرے بہتر درجہ بندی کے حامل قرض دہندگان پر مشتمل قرضہ جزدان برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نظامیاتی لحاظ سے اہم بینک اچھی سرمایہ جاتی پوزیشن کے حامل ہوتے ہیں اور دباؤ کے منظر نامے میں دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار ہوتے ہیں۔

(ب) درمیانے حجم کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں درمیانے حجم کے بینکوں (مارکیٹ میں 24.5 فیصد حصہ رکھنے والے) کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں ان کی 9.3 فیصد کی موجودہ سطح سے بالترتیب 744 بی پی ایس اور 1,098 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح، ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ میں اس کی موجودہ 15.0 فیصد سطح سے بالترتیب 58 بی پی ایس اور 133 بی پی ایس کی ہو جاتی ہے۔ دباؤ کے منظر نامے میں بھی درمیانے حجم کے بینکوں کے ضوابطی شرح کفایت سرمایہ کے معیارات سے ہم آہنگ رہنے کی توقع ہے (**چارٹ 4.7**)۔

ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں ان بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم ضوابطی سطح (11.5 فیصد) سے بالترتیب 295 بی پی ایس اور 219 بی پی ایس بلند سطح پر رہتی ہے (**چارٹ 4.7 ب**)۔ اگرچہ ان کی نادہندگیوں کی شرح بلند ہے اور دھچکے سے قبل سرمایہ جاتی بفرز بڑے اور چھوٹے بینکاری اجزا کے مقابلے میں کم ہیں، تاہم، درمیانے حجم کے اجزا ابھی خاصی سرمایہ جاتی بفرز رکھتے ہیں اور دباؤ کے منظر نامے میں مفروضہ دھچکوں کو برداشت کر سکتے ہیں۔

(ج) چھوٹے بینک

بینکاری شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں چھوٹے بینکوں کا حصہ 4.8 فیصد ہے اور یہ بینک بھی بیس لائن اور دباؤ کے منظر ناموں دونوں میں لچکداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایس صفر منظر نامے میں قرضوں کی نادہندگی کی موجودہ 15.6 فیصد سطح کے مقابلے میں چھوٹے بینکوں کی نادہندگی کی شرح میں 1296 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے، جبکہ ایس ایک منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک یہ 1839 بی پی ایس بڑھتا ہے (**چارٹ 4.8 الف**)۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں چھوٹے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں اس کی موجودہ 17.1 فیصد سطح سے 66 بی پی ایس اور 152 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (**چارٹ 4.8 الف**)۔ تاہم شرح کفایت سرمایہ ایس صفر منظر نامے میں مقامی نشانیے سے 494 بی پی ایس بلند رہتی ہے، جبکہ ایس ایک منظر نامے میں کم از کم مطلوبہ سطح سے 408 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔ پیش گوئی کی مدت کے دوران اس شعبے نے کفایت سرمایہ کی خاصی سطح کی تشکیل کے ذریعے اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کافی اضافے کے ذریعے اس جز کی لچکداری میں اضافہ کیا ہے۔

مجموعی طور پر بیس لائن منظر نامے میں اگر نادہندگی کے تناسب میں اضافہ ہوتا ہے، تاہم بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت حوصلہ افزا تصویر پیش کرتی ہیں کیونکہ

کفایت سرمایہ ملکی ضوابطی نشانیے کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ دباؤ کے مفروضاتی منظر نامے میں بھی توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی منڈی پر دباؤ سمیت نقصان

چارٹ 4.8: چھوٹے بینک

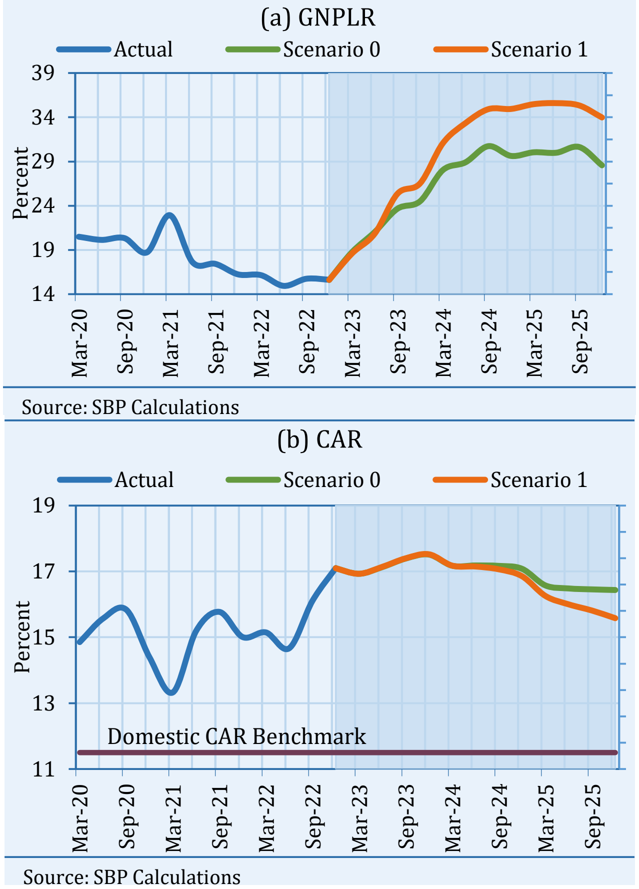

دہ عالمی اور ملکی کلی معاشی حالات کے نتیجے میں شدید سست رفتاری کو برداشت کر سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے اس شعبے کے تمام اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے) بھی دباؤ کے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ بڑے حجم کے بینکوں کا استحکام معیشت اور مالی نظام کے لیے خصوصی افادیت کا حامل ہوتا ہے اور یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ ان بینکوں کی سرمایہ جاتی بفرز بلند ہیں اور اس لیے وہ تین برسوں تک پیش گوئی کی مدت کے دوران مفروضاتی دھچکوں کے اثرات کو برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ پیش گوئی کی مدت کے دوران بینکوں کے دیگر دو اجزا بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ مزید برآں، اگر تاریخ رہنمائی فراہم کرتی ہے تو ملکی بینکاری کے شعبے نے عمومی لحاظ سے 2008ء میں بیرونی شعبے اور کووڈ 19 کی وبا جیسے بحرانوں میں شدید کساد بازاری کے حالات میں کافی معقول کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ بات دباؤ کے منظرنامے (ایس ایک) سے بھی نمایاں ہوتی ہے، کیونکہ اس میں بھی یہ شعبہ اچھی سرمائیت کا حامل اور لچکدار رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ جغرافیائی کشیدگی، اجناس کی قیمتوں کے دھچکوں اور ماحولیات سے متعلق خطرات کے سبب عالمی اجناس کی مارکیٹ کی حالیہ اور مفروضہ درست شدت، میعاد اور راستے کے متعلق بہت زیادہ بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے حصے کے طور پر مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے تاکہ یہ شعبہ مالی خدمات کی فراہمی بالخصوص معیشت کی قرضوں کی ضروریات کو پورا کرتا رہے۔ بینکوں سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ ابھرتے ہوئے معاشی محرکات کی جانچ کریں، اس کا جائزہ لیں اور اپنے کاروباری ماڈلز کو نئے حالات سے ہم آہنگ کریں، اور ضرورت کے مطابق اپنی سرمایہ جاتی بفرز کو تقویت دیں تاکہ کسی بھی قسم کے ممکنہ نقصان دہ خطرۂ قرض اور خطرۂ منڈی کے دھچکوں کے اثرات کو زائل کیا جاسکے۔

باکس 4.1:موسمیاتی خطرات کی جانچ

تعارف

مالی منڈی کے شراکت دار اور پالیسی سازوں میں موسمیاتی تبدیلی سے معاشی سرگرمیوں، کارپوریٹ کارکردگی اور اثاثہ جاتی قدروں کے لیے پیدا ہونے والے ممکنہ خطرات سے متعلق خدشات میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ ان خدشات نے دنیا بھر کے مرکزی بینکوں اور ریگولیٹری حکام کو موسمیاتی تبدیلی سے جڑے مالی خطرات کو سمجھنے، ان کا جائزہ لینے اور اپنے موجودہ مالی استحکام اور نگرانی کی محتاط سرگرمیوں میں موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کو مد نظر رکھنے کی ترغیب دی ہے۔

دباؤ کی جانچ پیش بینی کا ایک اہم آلہ ہے جو مرکزی بینکوں اور نگراں اتھارٹیز کی جانب سے ناموافق معاشی حالات اور ابھرتے ہوئے خطرات کے مقابلے میں مالی شعبے کی لچک کو جانچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم، موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کے جائزے کے لیے موجودہ آلات کے استعمال میں دو جہتوں میں کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا کہ، ایسے منظر نامے تخلیق کرنا جو موسمیاتی خطرات کے ادراک کے طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوں اور ان ذرائع کی مقداری ماڈلنگ جن کے ذریعے یہ خطرات منفی معاشی نتائج کا باعث بنتے ہیں جو بینکوں اور مالی نظام کے استحکام کو متاثر کرسکتے ہیں۔

ماحولیات سے منسلک خطرات کی نوعیت

موسمیاتی تبدیلی دو طریقوں یعنی 'عبوری خطرہ' اور 'مادی خطرہ' کے ذریعے مالی نظام کو متاثر کرتی ہے۔ مالی نظام میں عبوری خطرات اُس وقت پیدا ہوتے ہیں جب کوئی نظام کم کاربن اخراج والی معیشت کی جانب سفر شروع کرتا ہے اور اس مقصد کے لیے اپنی موسمیاتی پالیسی، ٹیکنالوجی اور صارف / سرمایہ کار کی ترجیحات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اگر اس طرح کی تبدیلیاں غیر متوقع ہوں تو یہ زیادہ کاربن خارج کرنے والے شعبوں اور رسدی زنجیر کے ذریعے ان سے منسلک شعبوں میں اثاثوں کی یکدم باز قدرپیائی اور متوقع آمدنی کے ازسرنو جائزے کا سبب بن سکتی ہیں۔ اثاثوں کی اچانک نوقیمت بندی مختلف قسم کے اُن مالی اداروں پر اثر انداز ہوسکتی ہے جن کا متذکرہ شعبوں میں انکشاف زیادہ ہو، نتیجتاً مالی استحکام بھی اس سے متاثر ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب، مادی خطرات موسمیاتی تبدیلی کے طبعی طور پر ظاہر ہونے والے اثرات یعنی سمندر کی سطح میں اضافہ، سیلاب، خشک سالی، جنگلات میں آگ، درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے فصل اور مزدوروں کی پیداواریت میں کمی، معاشی سرگرمی اور اثاثوں کی قدرپیمائی کو متاثر کرتے ہیں۔

اگرچہ مادی اور عبوری خطرات ممکنہ طور پر ایک دوسرے پر اثر انداز ہوسکتے ہیں، لیکن یہ دونوں مختلف میعادی دائروں (time horizons) میں وقوع پذیر ہوتے ہیں اور مجموعی معاشی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کسی بھی اثر کی شعبہ جاتی تقسیم کے لیے اپنے مضمرات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے کافی حد تک مختلف ہوتے ہیں۔ تبدیلی کے ابتدائی مراحل میں یہ خطرات ایک ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں، کیونکہ بڑھتے ہوئے مادی نقصانات حکام کی جانب سے کاربن کے اخراج میں کمی کی طرف منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے تیزی سے موثر ضوابطی ردعمل کے نفاذ کا سبب بنتے ہیں۔ طویل المدت منظر نامے میں دیکھا جائے تو ضوابطی اقدامات کسی حد تک کاربن کے اخراج کو کم کرنے اور موسمیاتی تبدیلی کے عمل کو سست کرنے میں مؤثر ہیں، عبوری خطرات کے ادراک کے نتیجے میں طویل مدتی مادی خطرات میں کمی آسکتی ہے۔ لہٰذا، موسمیاتی خطرے کے منظر نامے کو مادی اور عبوری خطرات دونوں کے ممکنہ طور پر ایک ساتھ وقوع پذیر ہونے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مندرجہ ذیل پیراگراف خطرے کی کوریج، منظر کشی، اس کے دائرہ اثر پر غور، نقطہ ہائے نظر کی خاکہ سازی، بیلنس شیٹ پر مفروضے اور مالی اداروں کے لیے موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کا تخمینہ لگانے کے لیے استعمال ہونے والے اعداد و شمار کے لحاظ سے موجودہ بین الاقوامی طریقوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

خطرے کی کوریج

کروگر (2020ء)[114] اور اسٹروبل اور ورگلر (2021ء)[115] کی حالیہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ انویسٹمنٹ پروفیشنلز، مالی امور کے ماہرین، ریگولیٹرز اور پالیسی سازوں کے نزدیک آج عبوری خطرات مادی خطرات کے مقابلے میں زیادہ اہم ہیں۔ مادی خطرہ، اگرچہ اہم ہے، تاہم اسے طویل مدتی دورانیے میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ ان مطالعات سے اخذ کردہ مختلف خطرات کی مضمر اضافی اہمیت فنانشل اسٹیبلٹی بورڈ اور نیٹ ورک آف سینٹرل بینکس اینڈ سپروائزرز برائے گریننگ دی فنانشل سسٹم (این جی ایف ایس) (2022ء)[116] کی طرف سے موسمیاتی منظر نامے کے تجزیوں کے مشترکہ جائزے کے

---

114 کروگر، پی، اور سوٹنر، زیڈ، اور اسٹارکس، ایل ٹی (2020)۔ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے لیے موسمیاتی خطرات کی اہمیت۔ مالیاتی مطالعات کا جائزہ، 33(3)، 1067-1111۔

115 اسٹروبیل، جے، اور ورگلر، جے (2021)۔ کلائمیٹ فنانس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جرنل آف فنانشل اکنامکس، 142(2)، 487-498۔

116 گریننگ دی فنانشل سسٹم اینڈ فنانشل اسٹیبلٹی بورڈ اینڈ نیٹ ورک۔ (2022)۔ دائرہ اختیار کے لحاظ سے منظر نامے کا تجزیہ: ابتدائی نتائج اور اسباق. نومبر، بازل۔ تفصیلات کے لیے، براہِ مہربانی https://www.fsb.org/wp-content/uploads/P151122.pdf ملاحظہ کریں۔

نتائج سے مطابقت رکھتی ہے۔ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی بینکوں کی تقریباً 90 فیصد مشقوں نے عبوری خطرے کے مضمرات کا جائزہ لیا، جبکہ تقریباً 67 فیصد نے مادی خطرات کے اثرات کا تجزیہ کیا۔

چارٹ 4.1.1: این جی ایف ایس منظر نامے کا فریم ورک

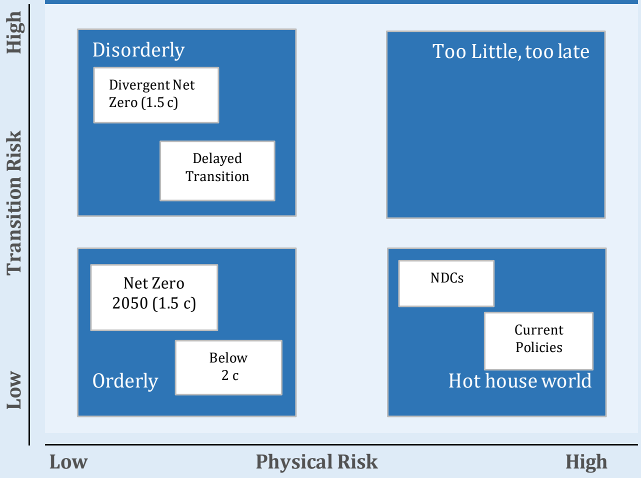

- **منظر ناموں کا عمومی جائزہ**

این جی ایف ایس نے موسمیاتی خطرات کے منظر ناموں کے مجموعے (این جی ایف ایس 2020ء، 2021ء) کی تیاری میں نمایاں کردار ادا کیا ہے تاکہ مختلف ریگولیٹرز اسے مشترکہ نقطۂ آغاز کے طور پر استعمال کر سکیں۔ جون 2021ء میں این جی ایف ایس نے اپنے منظر ناموں کا دوسرا ورژن شائع کیا جس میں تین زمروں میں چھ منظر ناموں کی وضاحت کی گئی: ترتیب وار منتقلی (خالص صفر 2050ء، 2 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے)، بے ترتیب منتقلی (منتشر خالص صفر، مؤخر منتقلی) اور مصنوعی طور پر گرم ہوتی دنیا (ملکوں کی جانب سے طے کردہ اہداف (NDCs)، جاری پالیسیاں)[117] **(چارٹ 4.1.1)**۔

عبوری خطرے کے لحاظ سے کاربن کے نرخ یا ٹیکس کو تبدیلی کے عمل کو تیز کرنے والے کلیدی محرک کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ مادی خطرے کے لحاظ سے، حکام کی جانب سے کی جانے والی زیادہ تر مشقوں نے شدید مادی خطرات جیسا کہ سیلاب اور خشک سالی کے اثرات کا جائزہ لیا اور ان کی نتائج کی ممکنہ حد کی بنیاد پر درجہ بندی کی (ایف ایس بی-این جی ایف ایس 2022ء)۔

- **تخمینے کی وسعت**

مشقوں کی وسعت زیرِ غور موسمیاتی خطرات کی نوعیت پر منحصر ہوتی ہے۔ پالیسی میں تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے شدید مادی یا عبوری خطرات کو ظاہر کرنے والی مشقوں کی وسعت کو کم رکھا جاتا ہے۔ دوسری جانب، طویل مدتی مادی خطرات، یا موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والی درمیانی مدت کی ساختی تبدیلیوں کا اندازہ لگانے کے لیے وسیع منظر نامے کی حامل مشقیں زیادہ موزوں ہوتی ہیں۔

- **ماڈلنگ کے طریقے**

ماڈلز کے نفاذ کے لحاظ سے، یورپی مرکزی بینک (ای سی بی)، فرانس، جرمنی، اٹلی، سنگاپور اور جاپان نے این آئی جی ای ایم ماڈل سے میکرو اکنامک متغیرات کا استعمال کیا، کیونکہ یہ متغیرات این جی ایف ایس منظر نامے کا حصہ تھے۔[118] حکام جنہوں نے این جی ایف ایس منظر نامے کا استعمال نہیں کیا انہوں نے اپنے تیار کیے ہوئے یا متبادل میکرو اکنامک ماڈل استعمال کیے۔[119] دباؤ کی جانچ کی بعض مشقوں میں میکرو اکنامک ماڈل کا استعمال نہیں کیا گیا کیونکہ منتخب کردہ منظر نامے کو معاشی نتائج اخذ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔[120]

- **بیلنس شیٹ پر مفروضے اور نقطہ ہائے نظر**

عمومی طور پر دباؤ کی جانچ کے لیے اوپر سے نیچے اور / یا نیچے سے اوپر کی حکمت عملی استعمال کی جاتی ہے۔ اوپر سے نیچے والی حکمت عملی عام طور پر نگران اتھارٹیز استعمال کرتی ہیں جبکہ نیچے سے اوپر والا طریقہ انفرادی اداروں کی جانب سے استعمال کیا جاتا ہے۔ موسمیاتی دباؤ کی جانچ کے معاملے میں اوپر سے نیچے والی حکمت عملی حکام کو بڑے پیمانے پر اداروں کا احاطہ کرنے کی اجازت دیتی ہے، ان میں ایسے کئی چھوٹے ادارے بھی شامل ہوتے ہیں جن کے پاس ممکنہ طور پر نیچے سے اوپر کی حکمت عملی کے تحت انفرادی طور پر جانچ کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی۔ مزید برآں، اوپر سے نیچے والی حکمت عملی تسلسل اور نتائج کے موازنے کو بہتر بناتی ہے جبکہ انفرادی اداروں پر ضوابطی بوجھ بھی کم کرتی ہے۔

دوسری جانب نیچے سے اوپر والی حکمت عملی حکام کو انفرادی اداروں کی موسمیاتی خطرات کو جانچنے کی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے اور انہیں اس کے لیے تیار کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اس کے علاوہ، نیچے سے اوپر کی حکمت عملی میں مالی ادارے اپنے صارفین کو درپیش موسمیاتی خطرات کو جانچنے کے لیے ان کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھتے ہیں۔ اس سے

117 مرکزی بینکوں اور سپروائزرز کے لیے این جی ایف ایس موسمیاتی منظر نامے – مرحلہ دوم۔

118 این آئی جی ای ایم (نیشنل انسٹی ٹیوٹ گلوبل اکنانومیٹرک ماڈل) ایک معروف میکرو اکنامک ماڈل ہے جسے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک اینڈ سوشل ریسرچ، برطانیہ نے ڈیزائن کیا ہے۔

119 مثال کے طور پر، بینک آف کینیڈا (ایم آئی ٹی-ای پی پی اے)، بینک آف اسپین (سی اے ٹی ایس عام توازن)۔

120 مثال کے طور پر، مالٹا فنانشل سروسز اتھارٹی، دی نیدرلینڈز بینک۔

جدول 4.1.1: موسمیاتی دباؤ کی جانچ: مفروضے اور نقطہ ہائے نظر

نقطہ نظر	
اوپر سے نیچے	برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، مصر، فن لینڈ، ہنگری، انڈونیشیا، اٹلی، کوریا، ناروے، پرتگال، اسپین
نیچے سے اوپر	آسٹریلیا، کولمبیا، ای سی بی، فرانس، جرمنی، ہانگ کانگ، بھارت، جاپان، سنگاپور، برطانیہ
بیلنس شیٹ مفروضہ	
ساکن	برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، مصر، فن لینڈ، ہانگ کانگ، ہنگری، آئس لینڈ، انڈونیشیا، اٹلی، جاپان
متحرک	آسٹریلیا، کولمبیا، ای سی بی، فرانس، جرمنی، ناروے، جنوبی افریقہ، اسپین

ماخذ: ایف ایس بی اور این جی ایف ایس دائرہ اختیار کے لحاظ سے موسمیاتی منظر نامے کا تجزیہ

فرم کی سطح پر درپیش خطرات سے متعلق اہم اعداد و شمار سامنے آتے ہیں جو مالی اداروں کے ساتھ ساتھ مجموعی مالی نظام کو لاحق خطرات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے نئے تجزیوں میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

جدول 4.1.2: ویلیو چین میں گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج

اسکوپ 1	بلاواسطہ گرین ہاؤس (جی ایچ جی) اخراج جو اُن ذرائع سے ہوتا ہے جو کسی ادارے کے زیر انتظام یا ملکیت میں ہوتے ہیں۔
اسکوپ 2	بجلی، بھاپ، گرمی، یا ٹھنڈک کی خریداری سے منسلک بالواسطہ گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج۔
اسکوپ 3	ان اثاثوں میں ہونے والی سرگرمیوں کے نتیجے میں اخراج جو رپورٹنگ ادارے کی ملکیت یا کنٹرول میں نہ ہوں، لیکن یہ کہ ادارہ بالواسطہ طور پر اپنی ویلیو چین میں اثر انداز ہوتا ہو۔

ماخذ: امریکی ماحولیاتی تحفظ ایجنسی

دباؤ کو جانچنے کی معمول کی مشق کے ساتھ موسمیاتی تبدیلی کے منظر نامے کا تجزیہ کرنے کے لیے ایک اہم ضرورت ساکن یا متحرک بیلنس شیٹ کا مفروضہ ہے۔ ایک ساکن بیلنس شیٹ کا مفروضہ یہ فرض کرتا ہے کہ تخمینے کے عرصے کے دوران مالی اداروں کا بیلنس شیٹ حجم اور اجزائے ترکیبی کے اعتبار سے برقرار رہے گا لہٰذا یہ مستقبل کے دھچکوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کے کاروباری ماڈل کی خامیوں کو تلاش کرتا ہے۔ دوسری جانب، ایک متحرک بیلنس شیٹ مفروضہ مستقبل کی کاروباری توقعات کا احاطہ کر سکتا ہے اور منظر نامے کے دورانیے کے دوران وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے جواب میں مالی اداروں کے انتظامی اقدامات کو مدنظر رکھتا ہے۔ نقطہ ہائے نظر اور بیلنس شیٹ مفروضوں کی دائرہ اختیار کے لحاظ سے تفصیل (**جدول 4.1.1**) میں فراہم کی گئی ہے۔

- ### استعمال ہونے والا ڈیٹا

موسمیاتی تبدیلی کی اہم نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی اور غیر مالی اعداد و شمار کی ایک وسیع رینج استعمال کی جاتی ہے۔ غیر مالی اعداد و شمار کے لحاظ سے گرین ہاؤس گیس (جی ایچ جی) کا اخراج عبوری خطرے کے تجزیے کے لیے استعمال ہونے والا اہم متغیر ہے۔ تاہم، گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کے اعداد و شمار اس بات پر منحصر ہیں کہ قدری سلسلے میں اخراج کہاں سے ہوتا ہے (**جدول 4.1.2**)۔ اسکوپ 3 کے اخراج کے حوالے سے اعداد و شمار کی دستیابی کے مسائل کو دیکھتے ہوئے بہت سے حکام نے صرف اسکوپ 1 اور 2 کے اعداد و شمار کا استعمال کیا ہے۔ منظر نامے کے تجزیے کی بعض مشقوں میں مخصوص شعبے اور فرم سے متعلق معلومات بھی استعمال کی گئیں (مثلاً، ای سی بی اور برطانیہ)۔[121]

جدول 4.1.3: منظر نامے کے تجزیے میں استعمال ہونے والے طبعی خطرات کے اظہاریے

یورپی مرکزی بینک	سیلاب کے پانی کی گہرائی کی مختلف سطحوں کے حساب سے تجارتی اور رہائشی عمارتوں کے لیے نقصان کی شرح، اور ساتھ ہی مزدوروں کی پیداواری صلاحیت پر گرمی کے دباؤ کے ممکنہ اثرات۔
بینک آف فرانس	قومی اور علاقائی سطح پر جراثیم کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں اور فضائی آلودگی کی وجہ سے صحت کے خطرات (مثال کے طور پر اموات کی شرح) کے لیے پیش بین اظہاریے۔
جنوبی افریقہ ریزرو بینک	تاریخی طور پر مستقل خشک سالی کے منظر نامے کو ڈیزائن کرنے کے لیے اپنی قومی موسمی سروس سے بارش کے اعداد و شمار۔
آسٹریلین پروڈینشل ریگولیشن اتھارٹی	سمندری طوفان، بارش کے دباؤ، دریائی سیلاب، آگ لگنے کے موسم کے دباؤ، خشک سالی کے دباؤ اور گرمی کے دباؤ کے لیے پوسٹ کوڈ سطح کے خطرے کے انڈیکس کے تخمینے۔
ہانگ کانگ مانیٹری اتھارٹی	طبعی خطرے کے اثرات کا تخمینہ لگانے کے لیے ہانگ کانگ آبزرویٹری کی جانب سے بینکوں کے لیے بنائے گئے موسمیاتی پیٹرن کی پروجیکشن کو اپنایا

ماخذ: موسمیاتی دباؤ کی جانچ کی متعلقہ مشقیں

121 مثال کے طور پر، ای سی بی نے خصوصیات کے لیے توانائی کی کارکردگی کے سرٹیفکیٹ کا استعمال کیا، بی او ای نے اندرونی کمبسشن انجنوں کے لیے کار کی قیمت کے اعداد و شمار اور نئی گاڑیوں کی فروخت کی ساخت سے متعلق اعداد و شمار کا استعمال کیا۔

میکرو اکنامک اور توانائی کے متغیرات (مثلاً، توانائی کی طلب، قیمت اور مرکب) کے تخمینے شعبہ جاتی اور مخالف فریق کے تجزیے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان متغیرات کے لیے اعداد و شمار کا ماخذ بنیادی طور پر این جی ایف ایس کے موسمیاتی منظرنامے اور ملکی حکام کا ڈیٹا بیس ہوتا ہے۔ مادی خطرات کی جانچ کے لیے حکام نے پیش بین خطرات کے اظہاریوں کا استعمال کیا، ان میں سیلاب، خشک سالی، جنگلوں کی آگ، طوفان اور سطح سمندر میں اضافے کے اظہاریے شامل ہیں۔ **(جدول 4.1.3)**

مالی اعداد و شمار کے لیے مشقوں کی اکثریت میں قرض لینے والوں کے شعبے اور جغرافیائی محل و وقوع کے لحاظ سے بینکاری اثاثوں کے انکشاف کا استعمال کیا گیا۔ متذکرہ انکشاف کے ڈیٹا کے ساتھ ساتھ حکام نے بیمہ کوریج، متوقع منافعے اور آئی ایم ایف ورلڈ اکنامک آؤٹ لُک کی پیش گوئیوں کے لیے بھی اعداد و شمار کا استعمال کیا۔

اسٹیٹ بینک میں موسمیاتی خطرات کا جائزہ– موجودہ نقطہ ہائے نظر اور مستقبل کی راہ

پاکستان موسمیاتی تبدیلی اور قدرتی آفات سے متاثرہ 10 سرفہرست ممالک میں سے ایک ہے۔[122] ورلڈ بینک گروپ کے مطابق 1992 سے 2021ء کے دوران موسمی آفات کے نتیجے میں پاکستان کو معاشی طور پر 29 ارب ڈالر (مہنگائی ایڈجسٹ کرنے کے بعد) کا نقصان ہو چکا ہے۔ مون سون 2022ء کا حالیہ سیلاب شرح نمو کے لیے شدید دھچکہ ثابت ہوا کیوں کہ اس سے 15.2 ارب ڈالر کے معاشی نقصانات ہوئے۔[123] چونکہ پاکستان کو موسمیاتی تبدیلی کے سنگین خطرات کا سامنا ہے لہٰذا پاکستان کے مالی شعبے کو درپیش مادی اور عبوری خطرات کی جانچ انتہائی اہم ہے۔

پاکستان کا مالی شعبہ بینکوں، ڈی ایف آئیز، ایم ایف بیز، سی ڈی این ایس، بیمہ کمپنیوں اور این بی ایف آئیز پر مشتمل ہے۔ تاہم مالی شعبے کے کل اثاثوں کا تقریباً 77 فیصد بینکاری شعبے میں مرتکز ہے۔

موجودہ طرزِ عمل

اسٹیٹ بینک آف پاکستان دباؤ کی جانچ کی اپنی سالانہ مشقوں میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق دباؤ کو بھی شامل کرتا رہا ہے جو ایف ایس آر کے حصے کے طور پر بھی شائع ہوتا ہے۔ پچھلے تین ایف ایس آرز میں، اس مشق نے سیلاب اور خشک سالی کے مجموعی پیداوار اور بینکاری صحت کے اشاریوں پر خاص طور پر مادی خطرے کے ذریعے پڑنے والے اثرات کو شامل کیا تھا۔ ایف ایس آر 2021ء میں بھی موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کی مجموعی حرکیات اور ان خطرات کو کم کرنے کے لیے پالیسی اقدامات کا خاکہ پیش کیا گیا۔

مستقبل کی راہ

اسٹیٹ بینک کا مقصد خطرے کے اسباب کے بارے میں انتہائی تفصیلی معلومات کو شامل کر کے موسمیاتی خطرات کی جانچ کو فروغ دینا ہے۔

دباؤ کی جانچ کی اندرونی مشقوں میں موسمیات سے متعلق خطرات کو شامل کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ مثال کے طور پر، عبوری خطرات کے لیے اسٹیٹ بینک این جی ایف ایس کے فراہم کردہ منظرناموں پر انحصار کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ 2016ء کے پیرس معاہدے کی تعمیل کے تحت قومی سطح پر طے شدہ اہداف (این ڈی سیز) کے حکومت پاکستان کے عزم کے مطابق عبوری خطرات کو شامل اور اسے ماڈل بنایا جاسکتا ہے **(جدول 4.1.4)**۔

مادی خطرات کا تخمینہ لگانے کے لیے، سیلاب اور موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے ماضی میں ہونے والے نقصانات کے اعداد و شمار پر انحصار کر کے منظرنامے تیار کیے جاسکتے ہیں (جیسا کہ پہلے ہی ایف ایس آر میں موجود دباؤ کی جانچ میں کیا جارہا ہے)۔ تاہم، منظرنامے کا دورانیہ زیر غور خطرے کی نوعیت کے حساب سے مختلف ہو سکتا ہے۔ قوانین میں فوری تبدیلی سے پیدا ہونے والے شدید مادی اور عبوری خطرے کے لیے مختصر دورانیے کو اپنایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر حالیہ سیلاب کے تناظر میں، شعبۂ بینکاری کے لیے دو سہ

جدول 4.1.4: این ڈی سیز اور تخفیف کے اقدامات

نمبر شمار	اقدامات
I	2030ء تک پاکستان کے متوقع کاربن اخراج میں 50 فیصد کمی (15 فیصد غیر مشروط، 35 فیصد مشروط)
II	60 فیصد توانائی قابل تجدید ذرائع سے پیدا کی جائے گی۔
III	2030ء تک پاکستان میں مختلف کیٹیگریز میں فروخت ہونے والی تمام نئی گاڑیوں میں سے 30 فیصد الیکٹرک وہیکلز (ای وی) ہوں گی۔
IV	2020ء سے نئے کوئلہ پاور پلانٹس کو پابندی کا سامنا ہوگا اور درآمدی کوئلے کے ذریعے بجلی پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔
V	2016ء کے بعد سے این بی ایس ملک کی تاریخ کے سب سے بڑے شجرکاری پروگرام میں سرمایہ کاری جاری رکھے گا اور یہ ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام (ٹی بی ٹی ٹی پی) اگلے 10 برسوں میں 148.76 ایم ٹی سی او2 ای اخراج کو کم کرے گا۔
VI	2023ء تک ملک میں کل محفوظ علاقوں کو 12 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دیا جائے گا۔

ماخذ: جی او پیز تجدید شدہ این ڈی سیز 2021ء

[122] جرمن واچ۔ (2021)۔ گلوبل کلائمٹ رسک انڈیکس 2021ء۔

[123] پاکستان سیلاب 2022ء: تباہی کے بعد کی ضروریات کی جانچ

ماہیوں میں ممکنہ خطرۂ قرض کا جائزہ لیا گیا تھا۔ بہر حال، عبوری یا دائمی مادی خطرات سے پیدا ہونے والے درمیانی مدت کے ساختی خطرات کا اندازہ لگانے کے لیے طویل دورانیے کے منظر نامے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ نقطۂ نظر کے لحاظ سے، موسمیاتی دباؤ کی جانچ کے لیے اعداد و شمار کی قید کو مد نظر رکھتے ہوئے اوپر سے نیچے کی حکمت عملی فی الحال زیادہ

جدول 4.1.5: موسمیاتی خطرات سے دوچار شعبے

I	فصل اور جانوروں کی پیداوار، شکار اور متعلقہ خدمت کی سرگرمیاں
II	جنگلات اور آرا کشی؛ ماہی گیری اور آبی زراعت
III	کان کنی اور کھدائی
IV	مینوفیکچرنگ
V	پانی کی فراہمی؛ سیوریج، ویسٹ مینیجمنٹ اور پانی صاف کرنے کی سرگرمیاں
VI	بجلی، گیس، بھاپ اور ایئر کنڈیشننگ کی فراہمی
VII	تعمیرات
VIII	نقل و حمل اور اسٹوریج
IX	رئیل اسٹیٹ کی سرگرمیاں

ماخذ: ایف ایس بی، ای سی بی اور بینک آف کینیڈا

موزوں ہے۔ اس سے اسٹیٹ بینک کو زیادہ سے زیادہ اداروں اور خاص طور پر ان چھوٹے اداروں کے لیے بھی موسمیاتی خطرے کا جائزہ لینے میں مدد ملے گی جن کے پاس ممکنہ طور پر نیچے سے اوپر کی حکمت عملی کے تحت خطرات کا جائزہ لینے کی مہارت نہیں ہے۔ بیلنس شیٹ نقطۂ نظر کے لحاظ سے اسٹیٹ بینک ساکن بیلنس شیٹ کا طریقہ اپنا سکتا ہے کیونکہ یہ موسمیاتی تبدیلی کے ردعمل میں موجودہ کاروباری ماڈل کی کمزوریوں اور مالی اداروں کی مالی پوزیشن کا تجزیہ کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

ایک زیادہ مضبوط اور قابل اعتماد تجزیے کے لیے کثیر الجہت اعداد و شمار کی ضرورت ہوتی ہے۔ موسم سے متعلق اعداد و شمار تیار کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک دو سمتوں میں مالی اداروں کو درپیش ممکنہ خطرات کے اعداد و شمار جمع کرنے پر عمل پیرا ہے۔ پہلا، ان شعبوں کے حوالے سے ڈیٹا جن کا مادی اور عبوری خطرات سے متاثر ہونے کا خدشہ ہے **(جدول 4.1.5)**۔ اعداد و شمار کا یہ مجموعہ مرکزی بینک کو اس قابل بنائے گا کہ وہ اس بات کا اندازہ لگا سکے کہ ادارے کس حد تک موسمیاتی خطرے کے زیر اثر آسکتے ہیں۔ دوسرا، خطرات کے بارے میں زیادہ تفصیلی ضلعی سطح کے اعداد و شمار، جو موسمیاتی خطرے سے دوچار جغرافیائی اکائیوں میں تقسیم کردہ جزدان کا تخمینہ فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ، موسمی آفات کے لیے مقامی جغرافیائی اکائیوں کی کمزوری، مطابقت پذیری اور لچک کے اشاریے تیار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

درپیش چیلنجز

پاکستان میں مالی شعبے کو درپیش موسمیاتی خطرات کے قابل اعتماد تجزیے میں اعداد و شمار کا خلا ایک اہم چیلنج ہے۔ اعداد و شمار کی دستیابی کے لحاظ سے، معیشت کے مختلف شعبوں اور فریقین مخالف کے بارے میں موسمیات سے متعلق معلومات کی کمی ان کے موسمیاتی خطرے کے تجزیے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کے علاوہ، موسمیاتی خطرات کے لیے جغرافیائی محل وقوع کی زدپذیری کے حوالے سے اعداد و شمار کی کمی مالی شعبے کے اثاثوں کے مادی خطرے کی زد میں آنے کا اندازہ کرنے کی صلاحیت محدود کرتی ہے۔

ایک اتنا ہی اہم پہلو مختلف شعبوں پر باہمی روابط اور فیڈ بیک کے اثرات کے ساتھ ساتھ مداخلت کے گرد گھومنے والی غیر یقینی صورتِ حال کو مد نظر رکھتے ہوئے اثرات کی ماڈلنگ کرنا ہے۔ مثال کے طور پر، مادی خطرات کے اثرات کو کم کرنے کی کوششوں کے نفاذ اور اس کے مکمل اثرات سامنے آنے میں طویل تاخیر کی وجہ سے کافی غیر یقینی صورتِ حال پیدا ہو سکتی ہے: اخراجات پیشگی کیے جاتے ہیں لیکن اس کے فوائد وقت کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔[124] مزید برآں، خاص طور پر اس ماڈل میں مختلف قسم کے - مقداری اور وصفی - اور خاطر خواہ غیر خطی (Non-linearities) متغیرات درکار ہوتے ہیں۔

اعداد و شمار کی دستیابی کے چیلنجوں اور موسمیاتی خطرات کی ماڈلنگ میں شامل پیچیدگیوں کے باوجود، اسٹیٹ بینک مالی استحکام کو درپیش موسمیاتی خطرات کے مؤثر اور بروقت جائزے کے لیے اپنے تشخیص کے فریم ورک کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم ہے۔

124 برونٹی، سی اور دیگر (2021ء)۔ موسمیاتی تبدیلی اور مالی استحکام. ایف ای ڈی ایس نوٹس، فیڈرل ریزرو بورڈ۔

باب 5: مائیکروفنانس بینکوں کی کارکردگی اور درپیش خطرات کا جائزہ[125]

مائیکروفنانس بینکوں کے صارفین کے بڑے حجم ، جس نے کمرشل بینکوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے ،کی وجہ سے مائیکرو فنانس بینک کا شعبہ مالی شمولیت کے تناظر میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔سرمایہ کاری اور قرضوں میں نمایاں اضافے کے نتیجے میں مائیکرو فنانس بینکوں کے اساسِ سرمایہ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اس کے باوجود ، عالمی وبا کووڈ 19 کے طویل اثرات اور پھر سیلاب نے چھوٹے قرض گیروں کی قرضہ واپس کرنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا جس کی وجہ سے اثاثوں کے وصفی اظہارپے دباؤ کا شکار رہے۔ نتیجتاً ، سال کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کے نقصانات میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح اس شعبے کی مجموعی شرحِ کفایتِ سرمایہ میں بھی نمایاں کمی ہوئی۔تاہم ان اداروں کے اسپانسرز نے اپنی حمایت جاری رکھی اور اسٹیٹ بینک نے بھی اس شعبے کی نگرانی میں اضافہ کیا اور بڑے پیمانے پر سیلاب کے اثرات سے نمٹنے کے لیے پالیسی کی صورت میں معاونت فراہم کی۔

مالی شعبے کے اساسِ سرمایہ میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود مائیکرو فنانس بینک مالی شمولیت کے تناظر میں اہمیت کے حامل ہیں۔۔۔

مائیکروفنانس بینکوں نے بڑی تعداد میں چھوٹے قرض گیروں اور کھاتہ داروں کو خدمات فراہم کر کے کم آمدنی والے کنبوں اور چھوٹے کاروباروں کو معاشی طور پر خودمختار بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں مائیکروفنانس بینکوں کا حصہ محض 1.6 فیصد ہے تاہم اس کے قرض گیروں کی تعداد 2021ء کے 4.7 ملین سے بڑھ کر 2022ء میں 5.3 ملین ہا بینک اور مائیکروفنانس بینکوں کے مجموعی قرض گیروں کا تقریباً 55 فیصد ہوگئی ہے۔[126] یہ ظاہر کرتا ہے کہ مائیکروفنانس بینک ملک کے پسماندہ طبقے کو مالی خدمات فراہم کرکے مالی شمولیت میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ **(چارٹ 5.1)**

چارٹ 5.1: مائیکروفنانس بینکاری شعبے میں نمو

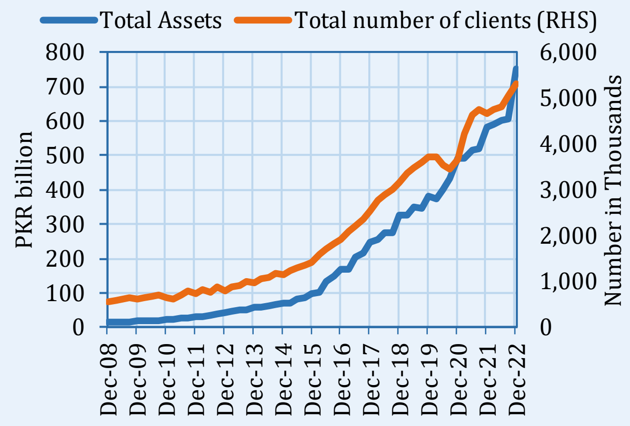

Source: SBP

مائیکرو فنانس بینکوں کی نمو میں تیزی سے اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری اور قرضوں کی مرہونِ منت ہے۔۔۔

سال 2022ء میں 29.4 فیصد (سال 2021ء میں 17.8 فیصد) کی تیز رفتار نمو ریکارڈ کرنے کے بعد مائیکروفنانس بینکوں کا اساسِ سرمایہ 753.0 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ نمو بڑی حد تک زیادہ سرمایہ کاری (خاص طور پر حکومتی تمسکات میں) اور قرضوں کی وجہ سے ہوئی جن میں بالترتیب 71.0 فیصد اور 23.0 فیصد اضافہ ہوا۔ مائیکروفنانس بینکوں نے حکومت کی بجٹ ضروریات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کم خطرے والے حکومتی تمسکات (پی آئی بیز) میں بھاری سرمایہ کاری کی اور ساتھ ہی بینکنگ سیکٹر میں فنڈز کی دستیابی سے بھی فائدہ اٹھایا جس کا مقصد ڈپازٹس میں قرضوں کا تناسب (اے ڈی آر) بہتر بنانا تھا۔

فنڈنگ کا اہم ذریعہ ڈپازٹس رہے جبکہ قرضوں پر انحصار بھی بڑھا۔۔۔

اگرچہ اساسِ سرمایہ میں اضافے کی مالکاری کا اہم ذریعہ ڈپازٹس رہے جن میں سال 2022ء کے اختتام پر 21.9 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 515.8 ارب روپے پر پہنچ گئے، تاہم قرضوں پر انحصار بھی بڑھا اور یہ 132.2 فیصد اضافے کے ساتھ 137.0 ارب روپے پر پہنچ گئے۔

قرضوں نے تیز رفتار نمو ظاہر کی جو مختلف شعبوں کے لیے بہاؤ کے اعتبار سے نسبتاً وسیع البنیاد تھی۔۔۔

کاروباری اداروں کی قرض گاری کے علاوہ دیگر تمام شعبوں نے مائیکروفنانس بینکوں سے گذشتہ برس کی نسبت زیادہ قرضے حاصل کیے۔ قرضوں میں مجموعی طور پر 71.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس میں 26.2 ارب روپے کے قرضوں کے ساتھ شعبہ گلہ بانی کا حصہ

125 مائیکروفنانس بینکوں کے اعداد و شمار بینکاری شعبے کے ڈیٹا کے مجموعے کا حصہ نہیں ہیں۔

126 تازہ ترین دستیاب ڈیٹا کے مطابق (ایس بی پی- شماریاتی بلیٹن)، مائیکروفنانس بینکوں کے 4.9 ملین قرض گیروں کے مقابلے میں بینک کے قرض گیروں کی تعداد اختتام جون 2022ء میں 3.9 ملین تھی۔

سب سے زیادہ رہا جس کے بعد طویل مدتی ہاؤسنگ سیکٹر میں 22.8 ارب روپے اور زراعت کے شعبے میں 18.4 ارب روپے کے قرضے دیے گئے **(چارٹ 5.2)**۔

چارٹ 5.2: قرضوں کی تفصیلات

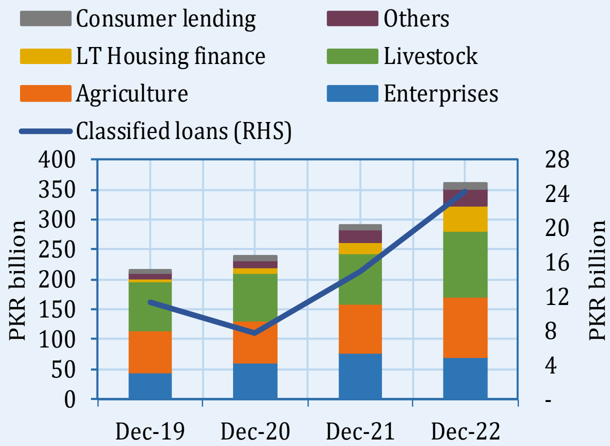

Source: SBP

طویل مدتی مکاناتی مالکاری میں زیادہ قرضوں کے اجرا کی جزوی وجہ حکومت کی جانب سے مکاناتی مالکاری میں مارک اپ پر دی جانے والی سبسڈی تھی۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے اسکیم مارچ 2021ء میں متعارف کرائی گئی تھی تاہم معاشی ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے تحت قرضوں کی منظوری کا عمل اختتام جون 2022ء تک جاری رہا۔[127]

زرعی قرضوں میں اضافہ کسی حد تک مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کی وجہ سے ہوا جس سے غیر محفوظ مالکاری کی حد اور حدِ انکشاف میں اضافے کی اجازت ملی۔ ایک اور ممکنہ وجہ زرعی مالکاری کے لیے قرضوں کی علامتی حد میں نظر ثانی تھی۔[128] قرضوں کی علامتی حدود میں اضافہ کیا گیا تاکہ کاشت کاروں کو قرض تک بہتر رسائی حاصل ہوسکے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہوسکے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سال 2022ء کی دوسری ششماہی میں ملک طوفانی بارشوں اور سیلاب کی زد میں رہا جس سے بھاری جانی ومالی نقصان ہوا۔ پنجاب کے جنوبی حصے، سندھ اور بلوچستان میں زراعت کے شعبے کو شدید نقصان پہنچا۔ متاثرہ کاشت کاروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک نے فوری متعدد پالیسی اقدامات کیے۔ مثال کے طور پر طوفانی بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ کسانوں کو سہولت فراہم کرنے کی غرض سے حکومتِ پاکستان نے کسان پیکج 2022ء کے تحت مارک اپ سے استثنیٰ اور مالکاری اسکیمز کا اعلان کیا۔[129] مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے نئے قرضوں کے اجرا کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں کی حوصلہ افزائی کی بلکہ سونے کے بدلے قرض کی اجازت دے کر اہلیت کا معیار بھی نرم کر دیا۔

مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گیروں کو سہولت دینے اور مارکیٹ کی تبدیل ہوتی ہوئی حرکیات سے ضوابطی معیارات کو ہم آہنگ کرنے کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں کے محتاطیہ معیارات پر نظر ثانی کی گئی تاکہ مختلف مائیکرو فنانس قرضوں کی زیادہ سے زیادہ حد کو مزید وسعت دی جاسکے، شفاف قرضوں کی حد بڑھائی جاسکے اور غیر اداشدہ قرضوں کے لیے تموینی شرائط کو معقول بنایا جاسکے۔[130]

اثاثوں کے معیار کا اشاریہ مزید بگاڑ کا شکار رہا۔۔۔

مائیکرو فنانس بینکوں کو خاص طور پر کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے کے بعد سے اثاثوں کے معیار کے حوالے سے شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا جس سے نہ صرف چھوٹے قرض گیروں کی آمدن متاثر ہوئی بلکہ سماجی فاصلے اور لاک ڈاؤن اقدامات کی وجہ سے ادارے اور صارف کا تعلق بھی متاثر ہوا۔ رواں برس ہونے والی طوفانی بارشوں اور سیلاب نے مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے مشکلات کو مزید پیچیدہ بنادیا۔ سال 2022ء کے دوران مجموعی غیر فعال قرضے 9.3 ارب روپے بڑھ کر 24.2 ارب روپے ہوگئے۔ چنانچہ مائیکرو فنانس بینکنگ سیکٹر کے غیر فعال قرضوں کا تناسب سال 2022ء کے اختتام پر بڑھ کر 6.7 فیصد ہوگیا جو 2021ء میں 5.2 فیصد تھا۔ چونکہ اضافی تموین نسبتاً کم تھی، خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب 2021ء کے 1.2 فیصد سے بڑھ کر 1.5 فیصد ہوگیا اور تناسبِ ضرر (خالص غیر فعال قرضوں تا سرمایہ) بڑھ کر 12.9 فیصد ہوگیا جو 2021ء میں 5.4 فیصد تھا۔ یہ غیر ادا شدہ قرضوں سے سرمائے کو درپیش خطرات میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے **(چارٹ 5.3)**۔

چارٹ 5.3: اثاثوں کے معیار کے اظہاریے

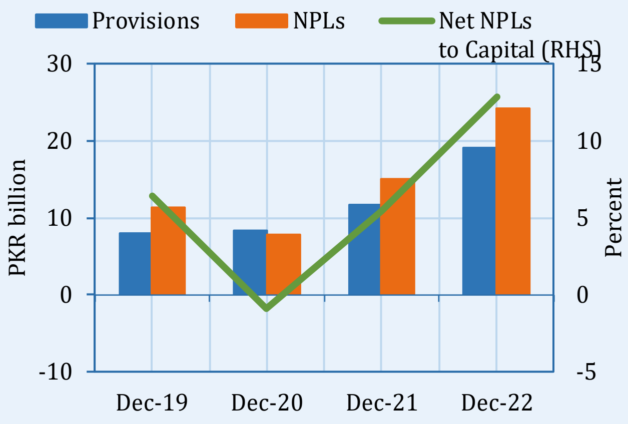

Source: SBP

[127] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2022ء
[128] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر ایک برائے 2022ء
[129] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر 03 برائے 2022ء
[130] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

اس شعبے کی مجموعی نفع آوری منفی سطح پر برقرار رہی جبکہ آمدن میں معمولی نمو کو انتظامی اخراجات اور تموینی چارجز میں اضافے نے زائل کردیا ۔۔۔

اس شعبے کی مجموعی نفع آوری مسلسل چوتھے سال بھی خسارے میں رہی۔ شعبے کا قبل از ٹیکس خسارہ گذشتہ برس کے 6.9 ارب روپے کے نقصان کے مقابلے میں بڑھ کر 2022ء میں 21.6 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ چنانچہ ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس) 42.9- فیصد تک گر گیا جو 2021ء میں 12.7- فیصد تھا۔ اسی طرح آپریشنل خود انحصاری (جو کہ مالی محاصل تا تمام اخراجات کا تناسب ہے) بھی 2021ء کے 76.8 فیصد سے گر کر 2022ء میں 69.8 فیصد ہو گیا۔

تفصیلی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ کاسبی اثاثوں میں بھاری اضافے کے باوجود 2022ء کے لیے خالص سودی آمدن 10.6 فیصد کی سست رفتار سے بڑھ کر 51.3 ارب روپے تک پہنچی۔ نمو کی اس سست رفتار کو آخری سہ ماہی کے دوران بڑھتی ہوئی شرح سود سے منسلک کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے سودی اخراجات نے آمدن پر غلبہ کرلیا۔ چنانچہ خالص سودی مارجن 2022ء میں ذرا کم ہو کر 10.1 فیصد پر آگیا جو 2021ء میں 11.2 فیصد تھا۔ کووڈ19 کے بعد معاشی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہونے کے سبب زیرِ غور سال کے دوران غیر سودی آمدنی نے حوصلہ افزا بحالی ظاہر کی اور 42.0 فیصد (2021ء میں 27.3 فیصد نمو) بڑھ کر 24.0 ارب روپے پر پہنچ گئی۔ دوسری جانب، انتظامی اخراجات جو کووڈ19 میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے گزشتہ برسوں میں نہ ہونے کے برابر رہے، 2022ء میں ان میں 33.6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح، کووڈ19 کے دوران قرضوں کو مؤخر اور از سرِ نو تشکیل دینے کی پالیسی اور اثاثوں کے معیار میں آنے والی گراوٹ کی وجہ سے تموینی چارجز بھی بلند رہے۔ چنانچہ اس شعبے کا حتمی مجموعہ مسلسل چوتھے برس منفی رہا (**چارٹ 5.4**)۔

چارٹ 5.4: مائیکروفنانس بینکوں کی آمدنی اور اخراجات کے اجزائے ترکیبی

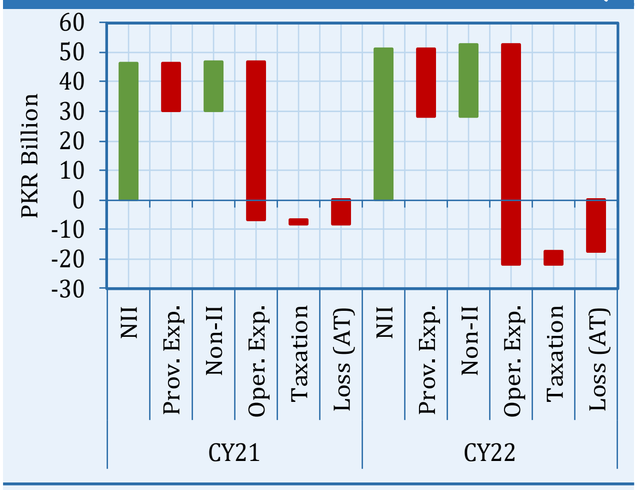

Source: SBP

مزید برآں، کراس سیکشنل تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خسارے میں جانے والے اداروں کی تعداد 2021ء میں چار تھی جو 2022ء میں بڑھ کر چھ ہوگئی (**چارٹ 5.5**)۔ خسارے میں چلنے والے ان اداروں کو ناقابلِ وصول قرضوں کے خلاف بھاری تموین برداشت کرنا پڑی کیونکہ اس شعبے کے غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) میں مجموعی اضافے میں ان کا حصہ تقریباً 75 فیصد تھا۔

سیال اثاثوں کے مقابلے میں اساسِ سرمایہ میں نسبتاً بلند نمو کی وجہ سے سیالیت کے اشاریوں میں معمولی تنزلی ہوئی ۔۔۔

2022ء کے دوران سیالیت کے اشاریوں میں معمولی سا سکڑاؤ دیکھا گیا۔ اگرچہ مائیکروفنانس بینکوں نے زیادہ سرمایہ کاری خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں کی تھی اور اس کے زیادہ تر حصے کی مالکاری بینک کے پاس موجود رقوم سے ہٹ کر مختلف قسم کے اثاثوں کا توازن درست کرکے کی گئی تھی، لہٰذا اس شعبے کے مجموعی سیال اثاثوں میں اساسِ فنڈ اور اساسِ سرمایہ میں اضافے کے مقابلے میں 9.2 فیصد کی نسبتاً سست نمو نظر آئی جو 2021ء میں 3.5 فیصد تھی۔ چنانچہ، مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ 2021ء کے 31.3 فیصد سے کم ہو کر 2022ء کے اختتام تک 26.5 فیصد رہ گیا جبکہ سیال اثاثوں تا قلیل مدتی واجبات کا تناسب 2022ء میں 31.9 فیصد تک گر گیا جو 2021ء کے اختتام پر 42.4 فیصد تھا (**جدول 5.1**)۔

جدول 5.1: مائیکروفنانس بینکوں کی مالی اصابت کے اظہاریے

تفصیل	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء
		فیصد	
سرمایہ			
کُل سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	20.9	19.0	18.3
سطحِ اول سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	17.8	15.3	14.3
اثاثوں کا معیار			
این پی ایلز تا مجموعی قرضہ	5.3	3.3	5.2
تموین تا این پی ایلز	70.0	106.5	78.1
خالص این پی ایلز تا خالص قرضے	1.7	-0.2	1.2
خالص این پی ایلز تا سرمایہ	6.5	-0.9	5.4
آمدن			
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	-1.7	-0.8	-1.3
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس	-12.4	-7.1	-12.7
آپریشنل خود انحصاری (او ایس ایس)	75.8	81.9	76.8
سیالیت			
سیال اثاثوں تا قلیل مدتی واجبات	47.5	50.9	42.4

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اشاریے کم سے کم شرائط سے بھی نیچے چلے گئے ۔۔۔

مجموعی خساروں اور اساسِ سرمایہ میں اضافے کی وجہ سے مائیکرو فنانس بینکاری شعبے کی شرحِ کفایتِ سرمایہ 2021ء کے 18.3 فیصد سے کم ہو کر 2022ء میں 10.9 فیصد ہوگئی

جو کہ انفرادی ادارے کے لیے 15 فیصد کی کم سے کم ضوابطی شرائط سے بھی نیچے ہے (**جدول 5.1**)۔ زیرِ غور سال کے آغاز میں اس شعبے کی شرح کفایت سرمایہ کم سے کم ضوابطی شرط سے خاصی اوپر تھی تاہم کووڈ19 کے سلسلے میں دیے جانے والے عبوری

چارٹ 5.5: اثاثوں پر منافع بلحاظِ مائیکرو فنانس بینک (قبل از ٹیکس)

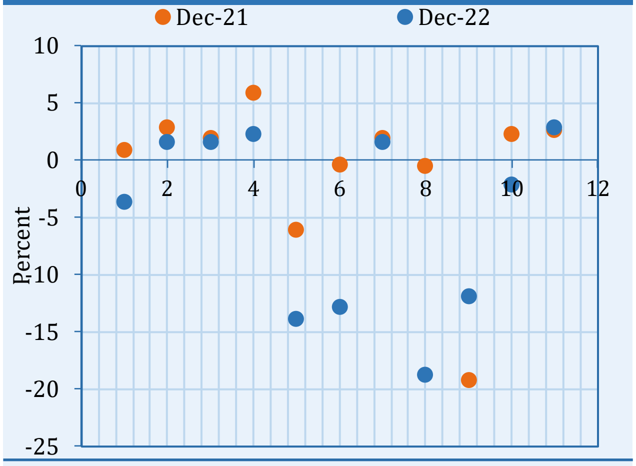

Source: SBP

ریلیف کی وجہ سے قرضوں میں ہونے والے خسارے اور نفع آوری میں ابتری کے سبب شعبے کی شرح کفایت سرمایہ سال کے اختتام تک شدید دباؤ کا شکار ہو گئی۔ (**چارٹ 5.6**)

اگرچہ یہ شعبہ عالمی وبا اور حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہوا تاہم اسپانسرز نے مزید ایکویٹی کے ادخال کے ذریعے سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے اپنے عزائم کی تکمیل اور تعاون کا سلسلہ جاری رکھا جس سے شعبے کا ادا شدہ سرمایہ 5.6 ارب روپے سے بڑھ کر 42.2 ارب روپے ہو گیا۔ مزید برآں، حالیہ سیلاب کے بعد حالات کا ادراک کرتے ہوئے اور مالی شمولیت میں مائیکرو فنانس بینکاری شعبے کا کردار مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کی نگرانی بڑھا دی۔ سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ سیلاب سے متاثرہ اپنے قرض گیروں کے واجب الادا قرضوں کو ایک سال تک کے عرصے کے لیے ری شیڈول یا اسے نئے سرے سے ترتیب دے سکتے ہیں۔

برانچ لیس بینکاری میں مائیکرو فنانس بینکوں کی بالادستی جاری رہی ---

مائیکرو فنانس بینک پاکستان میں برانچ لیس بینکاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کیوں کہ 80 فیصد سے زائد برانچ لیس بینک اکاؤنٹس ان سے وابستہ ہیں۔ برانچ لیس بینکاری کے بڑھتے ہوئے استعمال نے مالی شمولیت کے پالیسی مقصد کے حصول میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مالی خدمات کی فراہمی کے لیے آسانی سے قابلِ رسائی اور مؤثر بہ لاگت ہونے کی وجہ سے برانچ لیس بینک اکاؤنٹس کی تعداد میں اتنی تیزی سے اضافہ ہوا کہ اس نے مجموعی بینکاری اکاؤنٹس کو پیچھے چھوڑ دیا۔

2022ء کے دوران برانچ لیس بینک اکاؤنٹس میں 23.2 فیصد (2021ء میں 25.6 فیصد) کی نمو ریکارڈ کی گئی اور ان کی تعداد 97 ملین تک پہنچ گئی۔ تاہم فعال اکاؤنٹس کی تعداد جس میں 2021ء میں 21.3 فیصد نمو ہوئی تھی، 5.4 فیصد کم ہو کر 42.5 ملین پر پہنچ گئی (**جدول 8.4**)۔ ممکنہ طور پر جہاں عالمی وبا نے گزشتہ چند برسوں کے دوران برانچ لیس بینک اکاؤنٹس کی تعداد میں بے پناہ اضافے میں کردار ادا کیا وہیں اس کے برعکس رواں برس سیلاب کے دوران ہونے والے سانحات، جنہوں نے کل آبادی کے 33 فیصد افراد کو متاثر کیا، نے ممکنہ طور پر نمو کی یہ رفتار دھیمی کر دی۔[131]

چارٹ 5.6: شرحِ کفایت سرمایہ

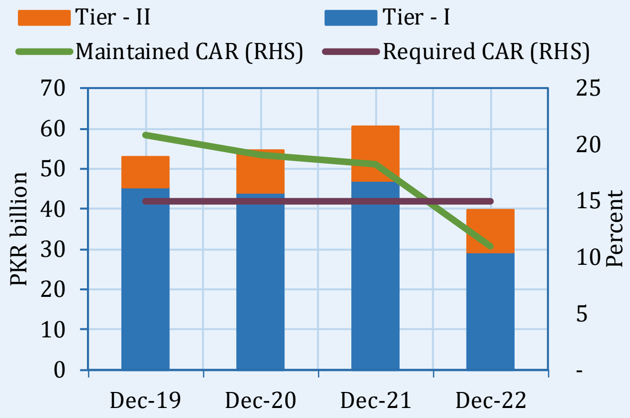

Source: SBP

اس شعبے کے مستقبل کا انحصار معاشی حرکیات اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں وصولی کی کوششوں پر ہے ---

2023ء میں مائیکرو فنانس بینکوں کی کارکردگی اس بات پر منحصر ہو گی کہ ان میں سیلاب کی وجہ سے آنے والے تعطل سے نمٹنے کی کتنی اہلیت ہے۔ مستقبل میں اس شعبے کی کارکردگی کے تعین میں اسٹیٹ بینک کی نئی ریلیف اسکیم کے تحت قبل ازیں مؤخر یا از سر نو ترتیب دیے گئے قرضوں کی کامیاب وصولی کا بھی اہم کردار ہو گا۔

2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے چھوٹے قرض گیروں کو خدمات کی فراہمی جاری رکھنے میں مائیکرو فنانس بینکوں کی فعال طریقے سے معاونت کی۔ تاہم حالیہ زری سختی نے اس شعبے کے لیے خطرۂ قرض بڑھا دیا ہے جسے فعال نگرانی اور مضمر خطرات کی انتظام کاری کی ضرورت ہے۔

[131] وزارت پلاننگ ڈویلپمنٹ اینڈ اسپیشل انی شیٹو "پاکستان سیلاب 2022ء تباہی کے بعد کی ضروریات کی جانچ"

سیکشن ب: غیر بینک مالی شعبے کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

باب 6.1: ترقیاتی مالی ادارے

سرکاری تمسکات میں قرض پر مبنی بھاری سرمایہ کاری سے ترقیاتی مالی اداروں کی اساس سرمایہ میں اضافہ دیکھا گیا ، کیونکہ بازارِ زر کے سودوں کے ادخالات نے ترقیاتی مالی ادارے کی سیالیت کے لیے ایک نیا راستہ کھول دیا ہے ۔ اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیموں نے ترقیاتی مالی اداروں کی قرض گاری کی صلاحیت کو تقویت ملی ، جس سے قرضوں کے جزدان کی نمو کی رفتار میں بھی برقرار رہی ۔ تاہم ، مجموعی طور پر اثاثے خطرے سے پاک سرکاری تمسکات کی جانب منتقل ہوگئے ۔ ترقیاتی مالی اداروں کی خالص سودی آمدنی اور غیر سودی آمدنی میں بہتری کی وجہ سے ان کے منافع میں خاصا اضافہ ہوا ۔ اساسِ سرمایہ کے مقابلے میں خطرے کے حامل بہ وزن اثاثوں میں بھرپور اضافے کے باعث ، اس شعبے کی شرحِ کفایت سرمایہ میں معمولی کمی آئی ؛ تاہم ، اس کا تناسب ضوابطی نشانیے سے کافی اوپر رہا ۔

ترقیاتی مالی اداروں کی اساسِ سرمایہ میں ریکارڈ قرضوں کی بنا پر غیر معمولی توسیع ہوئی ، جو بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوئی تھی ۔ ۔ ۔

2022ء میں ترقیاتی مالی اداروں کی اساسِ سرمایہ دگنی سے زیادہ (165.7 فیصد نمو) ہو گئی، جو پچھلے سال کی 22.6 فیصد نمو سے خاصی زیادہ ہے (**جدول 6.1.1**)۔ اساسِ سرمایہ میں تیزی سے اضافہ بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک اور دیگر مالی اداروں سے قرضوں کی صورت میں حاصل ہونے والی مالکاری سے سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ ہوا تھا، جبکہ ڈپازٹس میں معمولی نمو دیکھی گئی۔

جدول 6.1.1: کلیدی متغیرات اور مالی اصابت کے اظہاریے

	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء	2022ء کی نمو
	ارب روپے				فیصد
سرمایہ کاری (خالص)	240.2	287.0	338.4	1,168.0	245.1
سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری	183.2	220.7	263.1	1,085.5	312.5
قرضے (خالص)	91.9	111.2	140.4	188.0	33.9
مجموعی اثاثے	377.1	439.3	538.7	1,431.0	165.6
قرضے	229.0	260.5	348.3	1,223.0	251.1
ڈپازٹس	12.0	27.4	34.0	38.1	12.0
ایکویٹی	117.0	131.7	136.4	145.0	6.3
غیر فعال قرضے	15.0	15.8	14.5	14.6	0.8
	فیصد				
شرح کفایت سرمایہ	44.9	43.1	38.7	36.5	
غیر فعال قرضے تا قرضے	14.5	12.8	9.5	7.3	
خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے	4.2	3.1	1.6	0.9	
اثاثوں پر نفع (بعد از ٹیکس)	2.7	3.3	2.4	1.6	
ایکویٹی پر نفع (بعد از ٹیکس)	7.2	10.7	8.9	10.1	
لاگت تا آمدنی تناسب	32.4	25.2	32.5	26.9	
سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات	97.6	97.5	98.0	98.2	
قرض تا ڈپازٹس	763.8	405.1	412.6	493.4	

ماخذ: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک کی طرف سے ترقیاتی مالی اداروں کو بازارِ زر کے سودوں میں شرکت کی اجازت[132] دینا ایک اہم پیشرفت تھی، جس نے اس شعبے کی سرمایہ کاری کو آسان بنایا۔ مزید بر آں، ترقیاتی مالی اداروں کی فنڈنگ میں کمرشل بینکوں کے قرضوں کی وساطت اضافہ ہوا، کیونکہ کمرشل بینکوں نے سال کے آخر تک غیر بینک مالی شعبے کے قرض تا ڈپازٹ تناسب کو بہتر کرنے کی غرض سے انہیں قرض فراہمی بڑی حد تک بڑھادی تھی[133]۔ بازارِ زر کے سودوں کی سہولت ترقیاتی مالی اداروں کی اثاثہ تا واجبات کے روز مرہ انتظام میں سہولت فراہم کر سکتی ہے کیونکہ انہیں ڈپازٹ مجتمع کرنے کے محدود ذرائع[134]، سرمایہ منڈی تک محدود رسائی، اور ملک میں بچت کی کم شرحوں کی وجہ سے فنڈنگ کے خاصے محدود ذرائع دستیاب ہوتے ہیں۔ انہی عوامل، دیگر ساختی مسائل، کے ہمراہ ترقیاتی مالی اداروں کے اپنے بنیادی مقصد - یعنی طویل مدتی مالکاری کو بڑھا کر ملکی سرمائے کی تشکیل اور اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالنا - کو پورا کرنے میں ناکامی کی سب سے بڑی وجوہ ہیں۔ چناچہ، ترقیاتی مالی ادارے عام طور پر تمسکات، انٹر بینک اور سرمایہ منڈی کی سرگرمیوں، اور محدود مالکاری کے کاروبار میں سرمایہ کاری پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جبکہ ایکویٹی اور قرضے بدستور فنڈنگ کی بنیاد بنے رہے۔

ترقیاتی مالی اداروں نے اپنے سرمایہ کاری جزدان میں غیرمعمولی نمو دکھائی کیونکہ تازہ سرمایہ کاری کا رخ بنیادی طور پر مختصر مدت کے سرکاری تمسکات کی جانب ہوگیا ۔ ۔ ۔

2022ء کے دوران سرمایہ کاری میں 245.1 فیصد کی غیر معمولی نمو آئی اور اساسِ سرمایہ میں ان کا حصہ بڑھ کر 81.7 فیصد (2021ء میں 62.8 فیصد) تک جا پہنچا۔ کم و بیش پوری نئی سرمایہ کاری (99.1 فیصد کا اضافہ) سرکاری تمسکات میں ہوئی، جو 312.5 فیصد اضافے کے ساتھ 1,085.5 ارب روپے تک پہنچ گئی اور مجموعی سرمایہ کاری میں اس کا حصہ بڑھ کر 92.6 فیصد (2021ء میں 76.8 فیصد) تک جا پہنچا۔ دوسری جانب، ایکویٹی اسٹاک میں سرمایہ کاری 12.2 فیصد بڑھ کر 50.1 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

[132] بمعرفت DMMD سرکلر نمبر 11، 2022ء اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ آپریشنز میں حصہ لینے کی اجازت دی۔

[133] حکومتِ پاکستان نے فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے بینکوں کی جانب سے سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر بلند ٹیکس عائد کیا تھا، اسے قرض تا ڈپازٹ تناسب سے منسوب کر دیا تھا۔ (قرض تا ڈپازٹ تناسب 40 فیصد سے کم؛ 55 فیصد ٹیکس شرح، قرض تا ڈپازٹ تناسب 40 سے 50 فیصد یا اس سے کم؛ 49 فیصد ٹیکس شرح، قرض تا ڈپازٹ تناسب 50 فیصد سے زائد؛ ٹیکس شرح 39 فیصد)۔ سال 2024ء کے لیے یہ ٹیکس پالیسی ختم کر دی گئی ہے۔

[134] کمرشل بینکوں کے برعکس، ترقیاتی مالی ادارے طلبی ڈپازٹ نہیں بڑھا سکتے۔

چارٹ 6.1.1: ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کا اسٹاک

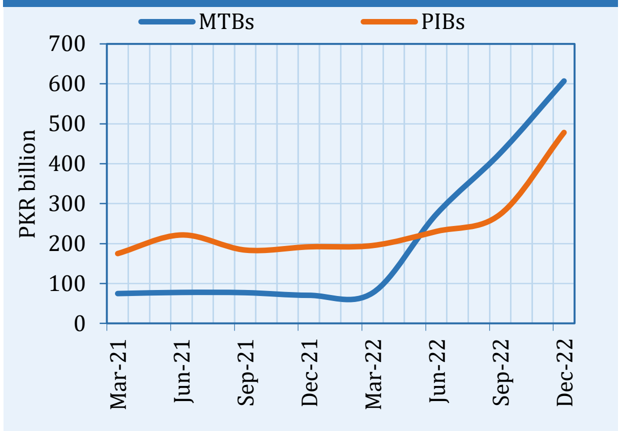

Source: SBP

ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز میں بڑی سرمایہ کاری کی گئی ، جس کی وجہ ان قرضوں کی قلیل مدتی نوعیت اور شرح سود میں اضافے کا ہے---

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری تمسکات میں بڑا اضافہ 2022ء کے بعد کے حصے کے دوران ہوا اور ایم ٹی بیز کا اس اضافے میں دو تہائی حصہ ہے، جس کے بعد رواں شرح پی آئی بیز کا نمبر آتا ہے۔ اس پیشرفت کی عکاسی (الف) قلیل مدتی او ایم اوز اور بینک فنڈنگ تک رسائی- جس سے سیالیت کے خطرے کو کم کرنے کے لیے قلیل مدتی بلوں سے میل کھاتی سرمایہ کاری کی ضرورت پیدا ہوگئی تھی- اور (ب) بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظرنامے (شرح سود سال بھر میں 625 بی پی ایس بڑھی)- جو طویل مدتی معین سرمایہ کاری بانڈز کی باز قدر پیائی کے نقصانات پر منتج ہوئی- دونوں میں ہوتی ہے۔ لہٰذا، ترقیاتی مالی اداروں نے ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی، جو شرح سود میں تبدیلیوں کے حوالے سے نسبتاً کم حساسیت رکھتے ہیں۔

ایم ٹی بیز کے جزدان میں 537.1 ارب روپے کا زبردست اضافہ ہوا، جو آخر دسمبر 2022ء تک 607.3 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ، پی آئی بیز کا مجموعی اسٹاک 286.1 ارب کے اضافے سے بڑھ کر 478.2 ارب روپے تک جا پہنچا **(چارٹ 6.1.1)** کو چھو گیا۔ چنانچہ، مجموعی طور پر وفاقی حکومت کے تمسکات کی سرمایہ کاری میں ایم ٹی بیز کا حصہ 2022ء میں بڑھ کر 55.9 فیصد ہو گیا جو 2021ء میں 26.7 فیصد تھا۔

اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیموں نے ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت اور قرض گاری کی صلاحیت بڑھادی ، جس سے قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا----

2021ء میں 26.3 فیصد **(چارٹ 6.1.2)** کی نسبت 2022ء کے دوران قرضوں میں 33.9 فیصد اضافہ ہوا۔ اگرچہ سال بھر قرضے 47.6 ارب روپے اضافے سے بڑھ کر 188.1 روپے ارب تک جا پہنچے، تاہم سرمایہ کاری میں بلند نمو کی وجہ سے مجموعی اساسِ سرمایہ میں ان کا حصہ کم ہو کر 13.1 فیصد (2021ء میں 26.1 فیصد) رہ گیا۔ قرضوں میں بنیادی اضافہ اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی نومالکاری اسکیموں کے توسط سے ہوا، جن میں طویل مدتی مالکاری سہولت (20.7 ارب روپے)، قابل تجدید توانائی (3.8 ارب روپے) اور معاشی بحالی کی عارضی سہولت (8.0 ارب روپے) کے تحت نئے قرضے شامل ہیں۔

کارپوریٹ شعبے کو مالکاری میں بڑا حصہ ملا---

زیر جائزہ سال کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی جزدانِ قرض (70.2 فیصد) میں، کارپوریٹ شعبہ ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں کا بڑا صارف رہا۔ بڑی کارپوریٹ فرموں نے 2022 کے دوران 35.4 ارب روپے کی اضافی مالکاری حاصل کی- تقریباً 64 فیصد نئے قرضے کارپوریٹ سیکٹر کی جانب سے مقررہ سرمایہ کاری کے مقاصد کے لیے حاصل کیے گئے، جس کے بعد جاری سرمائے کا نمبر آتا ہے، کیونکہ بلند مہنگائی اور اجناس کی قیمتوں میں اضافے کے باعث جاری سرمائے کی ضروریات بھی بڑھ گئی تھیں۔

قرضوں میں نمو وسیع البنیاد رہیں---

شعبہ وار تشخیص سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف شعبوں کا قرضوں کے اضافے میں حصہ تھا۔ سب سے بڑا حصے دار شعبہ ٹیکسٹائل تھا جس کے بعد مالی، توانائی، کیمیکل اور ادویہ سازی، شوگر اور سیمنٹ کے شعبوں کا نمبر آتا ہے **(چارٹ 6.1.3)**۔

اساسِ سرمایہ میں توسیع کی مالکاری کے لیے قرضے بنیادی ذریعہ تھے ---

فنڈنگ ضروریات کے حوالے سے ترقیاتی مالی ادارے اپنے اثاثوں کی مالکاری کے لیے عام طور پر بین البینک منڈیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ تاہم، 2022ء کے دوران بازارِ زر کے سودوں کے ادخالات کے ذریعے دستیاب مالکاری کے توسط سے ترقیاتی مالی اداروں نے سال کے آخر تک اس سہولت سے خاصی رقم حاصل کی۔ نتیجتاً، آخر 2022ء تک اسٹیٹ بینک سے مجموعی قرضہ 760.9 روپے ارب تک پہنچ گیا جو 2021ء میں محض 114.8 ارب روپے تھا۔

زیر جائزہ سال کے دوران، بالخصوص 2022ء کی دوسری ششماہی میں مالی اداروں سے قرضوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ سال کے دوران بینکوں اور مالی اداروں سے بین البینک ریپو قرضے 41.9 فیصد کم ہو کر 63.7 ارب روپے رہ گئے۔ تاہم، ترقیاتی مالی اداروں کے دیگر حاصل کردہ قرضے غیر معمولی طور پر بڑھ کر (194.0 فیصد) 332.2 ارب روپے تک پہنچ گئے، کیونکہ کمرشل بینکوں نے اپنے قرض تاڈپازٹ تناسب کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی مالی اداروں سمیت غیر بینک مالی شعبے کو خوب قرضے فراہم کیے ہیں **(چارٹ 6.1.4)**۔

ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی ، گوکہ عرصیت کی عدم مطابقت میں قدرے اضافہ ہوا---

عرصیت کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ اثاثوں اور واجبات کے بڑے حصے کی عرصیت کم ہوتی ہے، یعنی تقریباً 57 فیصد اثاثے اور 90 فیصد واجبات کی عرصیتیں ایک سال کے اندر مکمل ہو جاتی ہیں۔ اس مدت کے دوران عرصیت کی عدم مماثلت سال بھر میں قدرے بڑھ کر کل اثاثوں کے 22.5 فیصد تک پہنچ گئی (2021ء میں 20 فیصد) کیونکہ اس شعبے اساسِ سرمایہ (**چارٹ 6.1.5**) کی مالی اعانت کے لیے قلیل مدتی قرض پر بہت زیادہ انحصار کیا ہے۔ تاہم، کم خطرے والے اثاثوں کی صورت میں سیالیت کی گنجائش کی خاطر خواہ دستیابی نے عرصیت کی عدم مطابقت کے خدشات ختم کر دیے، کیونکہ مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ بڑی حد تک بڑھ کر 77.9 فیصد (21ء میں 54.7 فیصد) تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات تناسب مجموعی طور پر 98.2 فیصد پر مستحکم رہا۔

اگرچہ زیادہ تر کمانے والے اثاثوں کی عرصیت طویل تھی ،تاہم ان کی نوقیمت بندی کی عرصیت نسبتاً کم تھی ، جو شرح سود کی تبدیلیوں کے حوالے سے کم حساسیت کی نشاندہی کرتی ہے---

قرضوں کے شعبہ وار تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ بڑی کارپوریٹ فرموں اور ایس ایم ایز کو معین سرمایہ کاری قرضے مجموعی قرضوں کا تقریباً 53 فیصد تھے جبکہ آخر دسمبر 2022ء میں 44 فیصد سرکاری تمسکات پی آئی بی پر مشتمل تھیں۔ تاہم، باقی ماندہ مدت کے لحاظ سے اثاثوں کی نوقیمت بندی کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرضوں اور سرمایہ کاری کے ایک بڑے حصے کی عرصیت نسبتاً کم تھی، یعنی تین مہینوں کے اندر 52.3 فیصد قرضے اور تین ماہ سے ایک سال کے دوران 11.3 فیصد نوقیمت بندی کر رہے تھے، جب کہ تین ماہ کے اندر 73.6 فیصد سرمایہ کاری اور تین ماہ سے ایک سال کے اندر 20.4 فیصد نوقیمت بندی کر رہے تھے۔

خالص سودی اور غیر سودی آمدنی دونوں میں توانا نمو کی وجہ سے منافع میں اضافہ ہوا---

زیر جائزہ سال میں ترقیاتی مالی اداروں کا منافع (بعد از ٹیکس) 18.8 فیصد بڑھ کر 14.1 ارب روپے تک پہنچ گیا (2021ء میں 11.9 ارب روپے)، جو خالص سود کی آمدنی اور غیر سودی آمدنی دونوں میں اضافے کی مرہونِ منت ہے۔ جب کہ مجموعی آمدنی میں 26.5 فیصد کی مضبوط اضافہ ہوا، آپریٹنگ اخراجات بہت دھیمی رفتار یعنی 4.9 فیصد سے بڑھے۔ تاہم، مجموعی بنیاد پر اس شعبے کے ٹیکس چارجز قبل از ٹیکس منافع کے 23.3 فیصد تک جا پہنچے (2021ء میں 20.2 فیصد)۔

چارٹ 6.1.2: قرضوں کا بہاؤ (خالص)

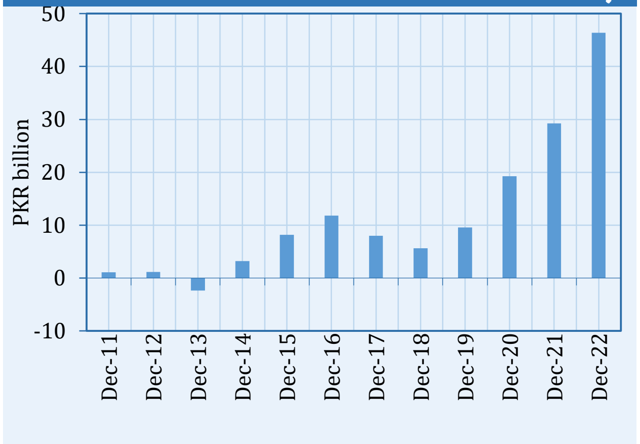

Source: SBP

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی آمدنی میں بڑا اضافہ غیر سودی آمدنی سے ہوا جس میں 51.1 فیصد کا اضافہ ہوا–خاص طور پر منافع منقسمہ آمدنی میں نمایاں اضافہ اور اسٹاک اور پی آئی بیز پر تجارتی فائدہ۔ خالص سودی آمدنی میں نسبتاً دھیمی نمو آئی، کیونکہ اساسِ سرمایہ میں اضافہ بنیادی طور پر 2022ء کے آخری حصے میں ہوا تھا اور اس کا اثر سال کے آخر تک آمدنی میں پوری طرح سے ظاہر نہیں ہوا تھا۔ دوسری جانب، سودی اخراجات میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا کیونکہ شرح سود میں اضافے کے اثرات اثاثوں (خاص طور پر قرضے اور طویل مدتی سرمایہ کاری) کے مقابلے میں قلیل مدتی قرضوں اور ڈپازٹس کی صورت میں سامنے آئے، جن کی نوقیمت بندی متعلقہ شرائط وضوابط کے مطابق ہوتی ہے (**چارٹ 6.1.6**)۔ چنانچہ ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کا خالص سودی مارجن[135] گذشتہ سال کی 2.6 فیصد کی شرح سے کم ہو کر سال کے دوران 1.6 فیصد رہ گیا۔

چونکہ آمدنی میں اضافہ حجم بڑھنے کے سبب تھا ، نچلے درجے کے اظہاریوں میں اثاثوں پر نفع میں کمی جبکہ ایکویٹی پر نفع میں بہتری آئی---

اساسِ سرمایہ میں خاطر خواہ اضافے کے مقابلے میں آمدنی، اثاثوں پر بعد از ٹیکس گوشوارے (اثاثوں پر نفع)، رواں برس کے دوران کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گیا (2021ء میں 2.4 فیصد)۔

دوسری طرف، زیرِ جائزہ سال میں ایکویٹی پر نفع (ایکویٹی پر نفع) 10.1 فیصد بہتری آئی (پچھلے سال 8.9 فیصد)، جس کی وجہ زبردست آمدنی اور ایکویٹی میں معمولی نمو تھیں، کیونکہ اساسِ سرمایہ میں نمو بنیادی طور پر خطرے سے پاک اثاثوں میں تھی، جس نے

[135] NIM کی تعریف = NII / اوسط آمدن اثاثوں کے طور پر کی گئی ہے۔

چارٹ 6.1.3: قرضوں کے بہاؤ میں شعبہ جاتی بہاؤ

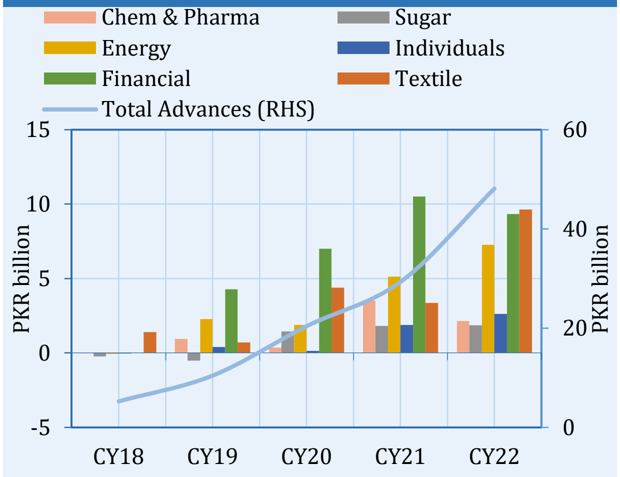

Source: SBP

ترقیاتی مالی اداروں کو اس قابل بنایا کہ وہ اساسِ سرمایہ میں نسبتاً سست نمو کے ساتھ اس مضبوط توسیع میں مدد کر سکے۔

قرضوں میں اضافے اور غیرفعال قرضوں کی نمو سکڑنے کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے بہتر ہوئے ---

گذشتہ برسوں میں ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کے انفیکشن کا تناسب، قرضوں میں نمو، غیر فعال قرضوں کی نادہندگی میں کمی اور وصولیوں کی بنا پر بہتر ہوا ہے۔ غیر فعال قرض تا قرض تناسب میں بہتری کا رجحان (یعنی گھٹنا) برقرار رہا اور 2021ء میں 9.5 سے گھٹ کر زیرِ جائزہ سال کے دوران 7.3 فیصد رہ گیا (**چارٹ 6.1.7**)۔ غیر فعال قرضوں کی مالیت 0.8 فیصد کے معمولی اضافے کے بعد 14.6 ارب روپے ہو گئی، ترقیاتی مالی اداروں نے قرضوں کے نقصانات پورے کرنے کے لیے تموین کی بھاری رقم مختص کی ہے۔ اس لیے، تموین کوریج آخر 2022ء تک بہتر ہو کر 87.9 فیصد تک پہنچ گئی (گذشتہ سال 84.9 فیصد)۔ چناچنہ، سال بھر میں خالص غیر فعال قرض تا خالص قرض اور

چارٹ 6.1.4: ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں کے اجزائے ترکیبی

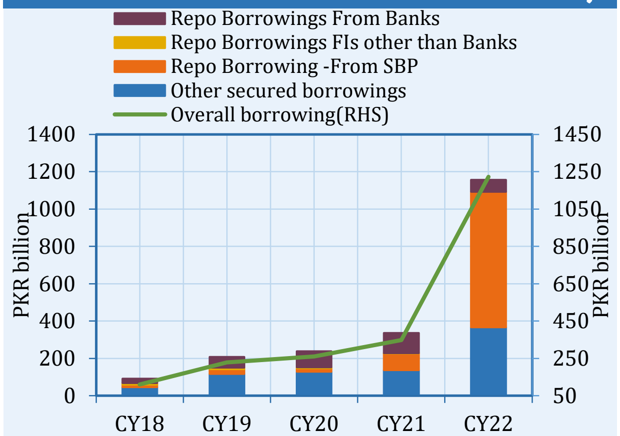

Source: SBP

چارٹ 6.1.5: اثاثوں اور واجبات کی عرصیتوں میں فرق

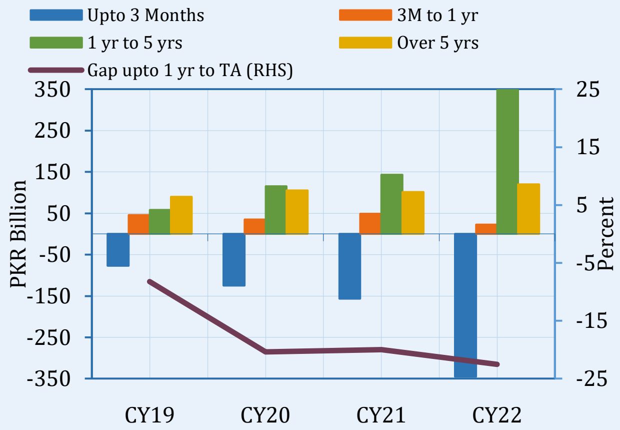

Source: SBP

مضر سرمائے کے تناسبات بالترتیب 0.9 فیصد (1.6 فیصد سے) اور 1.2 فیصد (1.6 فیصد سے) تک کم ہو گئے۔

ترقیاتی مالی شعبے کی شرح کفایت سرمایہ میں تھوڑی سی کمی واقع ہوئی ، تاہم ، تناسب اب بھی کم از کم ضوابطی نشانئے سے کافی بلند ہے ---

ترقیاتی مالی شعبے کی شرح کفایت سرمایہ عام طور پر مضبوط اساسِ سرمایہ اور خطرے سے گریز والی کاروباری حکمت عملی کی وجہ سے مطلوبہ معیار سے کافی اوپر رہتی ہے کیونکہ ترقیاتی مالی ادارے اکثر و بیشتر مالکاری کے حوالے سے خطرے سے پاک سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر انحصار کرتے ہیں۔

زیر جائزہ سال کے دوران، شرح کفایت سرمایہ تھوڑا سا کم ہو کر 36.5 فیصد (گذشتہ سال 38.7 فیصد) رہ گیا۔ بہر حال، اس کا تناسب 11.5 فیصد (**چارٹ 6.1.8**) کی ضوابطی شرط سے کافی بلند رہا۔ شرح کفایت سرمایہ میں معمولی کمی بظاہر بہ وزن خطرہ اثاثوں میں

چارٹ 6.1.6: 2022ء میں ترقیاتی مالی اداروں کی آمدنی

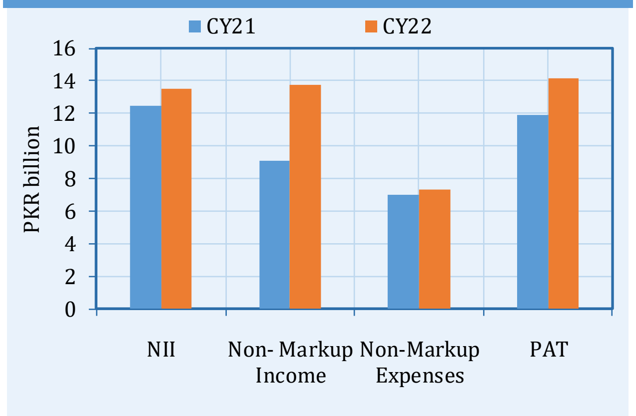

Source: SBP

چارٹ 6.1.7: اثاثوں کے معیار میں بہتری کے باعث قرضوں میں نمو

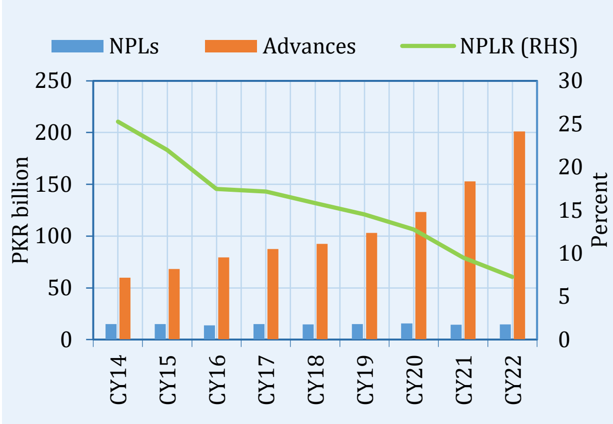

Source: SBP

تیزی سے اضافے (یعنی 7.0 فیصد) کی وجہ سے ہوئی تھی، جو اہل سرمائے میں اضافہ (یعنی 1.1 فیصد) کا مرہون منت تھا۔

بہ وزن خطرہ اثاثوں میں کا مزید تجزیہ مالکاری سرگرمی میں مثبت رفتار کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ بہ وزن خطرہ اثاثوں میں قرضے 12.1 فیصد بڑھ گئے۔ کاروباری حجم اور آمدنی میں اضافے کے ہمراہ، مجموعی آمدنی میں توسیع کی وجہ سے آپریشنل بہ وزن خطرہ اثاثوں بھی 18.1 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، مارکیٹ کے بہ وزن خطرہ اثاثوں میں 20.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ کاری کا رجحان قلیل مدتی تمسکات اور رواں پی آئی بیز کی طرف منتقل تھی، جو سودی شرح کے خطرے کے لیے کم حساسیت رکھتے ہیں اور پست کیپیٹل چارج کے حامل ہوتے ہیں۔ بہ وزن خطرہ اثاثوں میں قرضوں، آپریشنل اور مارکیٹ کے خطرات کا نسبتاً حصہ بالترتیب 69.8 فیصد، 16.7 فیصد اور 13.4 فیصد رہا۔

---ترقیاتی مالی اداروں – کردار کی از سر نو وضاحت کرنے کی ضرورت ہے---

ترقیاتی مالیات اور معیشت میں سرمایہ کی تشکیل کو فروغ دینے کے مقاصد کے لیے ترقیاتی مالی ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ تاہم، بہت سے چیلنجوں کی وجہ سے، ترقیاتی مالی

چارٹ 6.1.8: شرحِ کفایت سرمایہ مطلوبہ نشانیے سے خاصا اوپر رہا

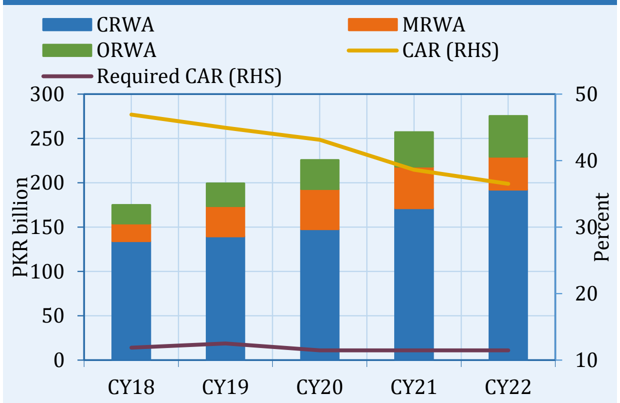

Source: SBP

ادارے خطرے سے پاک اور قابل تشہیر تمسکات میں سرمایہ کاری اور تجارت کی ایک قدامت پسند کاروباری حکمت عملی پر عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، اداروں کے مخصوص کاروباری تحفظات، ان چیلنجوں میں کچھ دیرینہ ساختی مسائل بھی شامل ہیں، جیسے کہ سرمایہ منڈی تک محدود رسائی، ملک میں بچت کی کم شرح، بینکوں سے سخت مسابقت اور ڈپازٹ جمع کرنے حوالے سے محدود ذرائع، حکومت یا بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسیوں سے فنڈنگ سپورٹ کی عدم موجودگی، اور موجودہ معاشی چیلنجوں اور غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے مارکیٹ میں طویل مدتی مالکاری کی نسبتاً کم طلب۔

زیر جائزہ سال کے دوران، ترقیاتی مالی اداروں نے اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیموں کے تعاون سے طویل مدتی مالکاری میں کچھ نمو دکھائی۔ تاہم، طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرح کو پالیسی ریٹ سے جوڑنے کے فیصلے[136] اور بعد ازاں دونوں کے درمیان فرق کم کرنے کی ہدایات کے ساتھ[137]، قرض گیروں کی واپسی کی صلاحیت اور ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کے معیار کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

[136] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2022ء کے ذریعے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرح کو پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا گیا۔

[137] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 13 برائے 2022ء کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ اور ایل ٹی ایف ایف کے درمیان فرق کو کم کیا گیا۔

باب 6.2: غیر بینک مالی ادارے

2022ء کے دوران غیربینک مالی اداروں میں تیز رفتار نمو دکھائی دی ، یہ بنیادی طور پر میوچوئل فنڈز کے باعث تھی ، جو اس شعبے کے اثاثوں کے بڑے حصے پر مشتمل ہیں ، جبکہ ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ میں بھی نمایاں سرگرمی دیکھی گئی ۔ حالیہ برسوں میں ہاؤسنگ اور تعمیراتی شعبوں کے لیے سازگار پالیسی ماحول نے ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کی نئی اسکیموں کے آغاز اور چند ہاؤسنگ فنانس کمپنیوں کے فعال ہونے میں مدد دی ۔ شرح سود میں اضافے اور معاشی خطرات کی وجہ سے ، میوچوئل فنڈز کے شعبے میں زری منڈی اور انکم فنڈز کی نمایاں فروخت دیکھی گئی ، جو نسبتاً محفوظ ذرائع ہیں ۔ قرض گار شعبے میں سیلاب نے غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کو متاثر کیا ، جو زیادہ تر دیہی علاقوں میں کام کرتی ہیں ، اس کے سبب اِن کے درجہ بند اثاثوں میں اضافہ ہوا ۔ آگے چل کر ، دباؤ والے اقتصادی و مالی حالات اور جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال غیربینک مالی اداروں سے قرضے حاصل کرنے والے شعبوں کی نمو اور کارکردگی پر بوجھ بن سکتی ہے اور میوچوئل فنڈ شعبے کی ترقی کی حرکیات کو متاثر کر سکتی ہے ۔

غیربینک مالی اداروں کا شعبہ غیر یقینی معاشی حالات کے باوجود ترقی کی سمت پر گامزن رہا ۔۔۔

پاکستان کا مالی نظام بینکوں کے گرد گھومتا ہے، جہاں غیر بینک مالیاتی اداروں (غیر بینک مالی ادارے) کا حصہ [138] قلیل رہا، اور مالی ثالثی میں اس کا حصہ نسبتاً محدود ہے۔ تاہم، یہ شعبہ مائل بہ ترقی ہے، اور 2022ء کے دوران اس کی ترقی میں تیزی دیکھی گئی۔ 2022ء کے دوران غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی اساسِ سرمایہ میں 26.7 فیصد اضافہ ہوا (2021ء میں 19.0 فیصد کی نسبت) جو اثاثہ جات کے انتظام کے شعبے بالخصوص میوچوئل فنڈز اور ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کی طرف سے ظاہر کی گئی متاثر کن نمو کی وجہ سے ہے (**چارٹ 6.2.1**)۔

انتظامِ اثاثہ[139] کا زمرہ

انتظامِ اثاثہ کا زمرہ غیر بینک مالی اداروں کے شعبے میں حاوی ہے، جس کا اثاثوں کے لحاظ سے حصہ 86.4 فیصد ہے۔ سال کے دوران اس زمرے میں 27.5 فیصد کی صحت مندانہ نمو ہوئی۔

میوچوئل فنڈز کے شعبے کی نمو میں منی مارکیٹ فنڈز غالب رہے ۔۔۔

شرح سود میں اضافے اور معاشی حالات ابتر ہونے کی وجہ سے، زری منڈی فنڈز اور انکم فنڈز دونوں میں سرمایہ کاری بڑھ گئی جبکہ حصص بازار میں گراوٹ کے رجحان کی وجہ سے

جدول 6.2.1: غیر بینک مالی اداروں کے خاکہ اثاثہ جات

	دسمبر20ء	جون21ء	دسمبر21ء	جون22ء	دسمبر22ء
	ارب روپے				
انتظامِ اثاثہ کمپنیاں / سرمایہ کاری مشیر (ذاتی اثاثے)	**44**	**45**	**46**	53	**48**
میوچوئل فنڈز	985	1,087	1,192	1,281	1,574
پنشن فنڈز	36	40	40	42	44
جزدان	314	338	374	356	358
مجموعی زیرِ انتظام اثاثے	**1,335**	**1,465**	**1,605**	1,679	**1,976**
انتظامِ خطر کمپنیاں	6	7	8	8	9
ریئل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ اسکیمیں	54	54	67	98	168
نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ فرمیں	0	0	0	0	0
نجی ایکویٹی فنڈز	8	7	10	11	12
مضاربہ ادارے	51	54	57	61	65
لیزنگ کمپنیاں	6	5	5	6	6
مکاناتی مالکاری کمپنیاں	-	-	0	0	1
سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں	66	63	78	91	109
غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں	129	137	146	163	168
مجموعی اثاثے	**1,700**	**1,839**	**2,023**	2,171	**2,563**

ماخذ: ایس ای سی پی

ایکویٹی فنڈز کی واپسی دیکھی گئی۔ بنیادی طور پر نئی فروخت کرنسی مارکیٹ اور انکم فنڈز میں اضافے کا باعث تھی۔

میوچوئل فنڈ شعبے نے 2022ء میں اپنے زیرِ انتظام اثاثے 32.1 فیصد بڑھا کر 1,574.2 ارب روپے کر دیے۔ سال بھر میں فنڈز اور منصوبوں کی کل تعداد 285 سے بڑھ کر 313 ہو گئی ہے جبکہ انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کی کُل تعداد 26 سے بڑھ

[138] ہمارے تجزیہ کے لیے غیر بینک مالی اداروں میں غیر بینک مالکاری کمپنیاں، ریئل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (ریئل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹs) اور مضاربہ کمپنیاں شامل ہیں۔ منسوخ شدہ کمپنیز آرڈیننس، 1984ء کے سیکشن 282 الف کے مطابق (جس میں حصہ VIII الف - سیکشن 282 الف سے 282 این پر مشتمل ہے- منسوخ تصور نہیں ہوتے اور غیر بینک مالکاری کمپنیوں پر لاگو ہوتے ہیں)، غیر بینک مالکاری کمپنیوں میں وہ کمپنیاں شامل ہیں جو ذیل میں درج کاروبار کی غرض سے کمیشن کے ذریعہ لائسنس یافتہ ہیں، یعنی: سرمایہ کاری مالکاری خدمات، لیزنگ، ہاؤسنگ فنانس سروسز، مخاطرہ سرمایہ برائے سرمایہ کاری، ڈسکاؤنٹنگ سروسز، انوسٹمنٹ ایڈوائزری سروسز، انتظامِ اثاثہ کی خدمات، اور کاروبار کی کوئی دوسری شکل جس کی وفاقی حکومت، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے وقتاً فوقتاً وضاحت کی جاتی ہے۔ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں بھی غیر بینک مالکاری کمپنیوں میں شامل ہیں۔

[139] انتظامِ اثاثہ (AM) کے زمرے میں یہ ادارے شامل ہیں: انتظامِ اثاثہ کمپنیاں، سرمایہ کاری مشیر (IAs)، ریئل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (ریئل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹs)، میوچوئل فنڈز، پنشن فنڈز، پرائیویٹ ایکویٹی (PE) فنڈز، اور صوابدیدی / غیر صوابدیدی پورٹ فولیوز۔

چارٹ 6.2.1: میوچو ئل فنڈز کے اجزائے ترکیبی

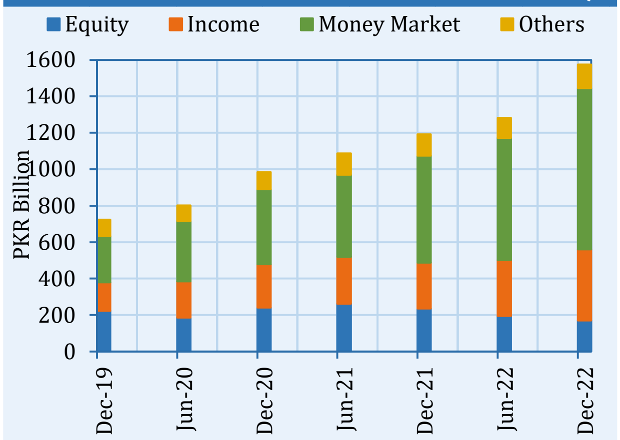

Source: SECP

کر 29 ہو گئی ہے۔ چنانچہ، 2022ء میں انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے اپنے اثاثے 45.7 ارب روپے سے بڑھ کر 48.3 ارب روپے ہو گئے۔

2022ء میں قلیل مدتی اور نسبتاً کم خطرے کے حامل فنڈز سرمایہ کاروں کی ترجیح بنے رہے۔ اس لیے، منی مارکیٹ فنڈز میں مضبوط رفتار سے نمو آئی اور میوچو ئل فنڈ شعبے میں ان کا حصہ آخر 2022ء تک 56.2 فیصد تک پہنچ گیا (2021ء میں 49.2 فیصد)، جبکہ انکم فنڈز اور ایکویٹی فنڈز کا حصہ بالترتیب 24.8 فیصد اور 10.8 فیصد رہا (**چارٹ 6.2.1** اور **چارٹ 6.2.2 الف**)۔

زیرِ جائزہ سال میں کے ایس ای-100 انڈیکس کی کارکردگی کمزور رہی جس کی وجوہ معاشی دباؤ جیسے بلند مہنگائی، سیلاب، جغرافیائی سیاسی مسائل، اور دیگر ہیں، اس کا انڈیکس کی کارکردگی پر بہت زیادہ وزن پڑا۔ سال کے دوران نمایاں اتار چڑھاؤ کے ساتھ، کے ایس ای-100 انڈیکس کا نشانیہ آخر 2022ء میں 40,420 پوائنٹس پر بند ہوا جو آخر 2021ء میں 44,596 پوائنٹس پر بند ہوا تھا (مزید تفصیلات کے لیے، براہِ کرم **چارٹ 6.1.2** ملاحظہ کریں)۔ چنانچہ ایکویٹی فنڈز میں کمی دیکھی گئی، کیونکہ اس زمرے کو فنڈز واپسی اور خالص اثاثہ قدر (**چارٹ 6.2.2 ب**) میں کمی دونوں سے نقصان پہنچا تھا۔

اثاثوں کے معیار کے لحاظ سے، صنعت کے مجموعی درجہ بند اثاثے 3.5 ارب روپے تھے، جو زیرِ انتظام اثاثوں کا 0.2 فیصد بنتا ہے[140]۔

چارٹ 6.2.2 الف: زری منڈی اور انکم فنڈز کی خالص فروخت

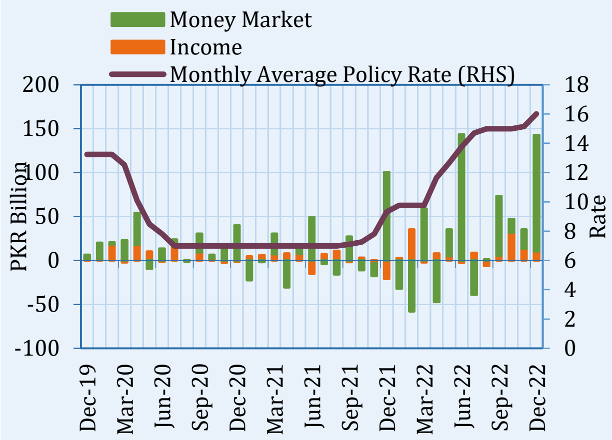

Source: MUFAP & SBP

2022ء میں میوچو ئل فنڈز کے اثاثوں کا اختصاص فنڈ مینیجرز اور سرمایہ کاروں دونوں کی جانب سے سرمایہ کاری کی قدامت پسندانہ حکمتِ عملی کو مزید ظاہر کرتا ہے۔ میوچو ئل فنڈز نے اپنے بیشتر اثاثوں کو بینک بیلنس میں مختص کیا تھا (مجموعی اثاثوں کا 36.6 فیصد حصہ) اس کے بعد سرکاری تمسکات (25.7 فیصد) اور ایکویٹی تمسکات کا نمبر آتا ہے (12.4 فیصد) جو صنعت کے بالعموم قدامت پسندانہ انداز کو ظاہر کرتا ہے (**چارٹ 6.2.3**)۔ یہ رجحان میوچو ئل فنڈ کی صنعت میں سرمایہ کاری کے قابل عمل راستوں کی کمی کو بھی ظاہر کرتا ہے (مثلاً، نجی شعبے کے قرض تمسکات کا مجموعی مختص اثاثوں میں حصہ صرف 7.1 فیصد ہے)۔

منتخب میوچو ئل فنڈز کا ان کے منسلکہ نشانیے سے جائزہ - جو میوچو ئل فنڈز ایسوسی ایشن آف پاکستان[141] شائع کرتی ہے۔ بتاتا ہے کہ ان فنڈز نے سال کی پہلی ششماہی میں اپنے

چارٹ 6.2.2 ب: ایکویٹی فنڈز کی خالص فروخت

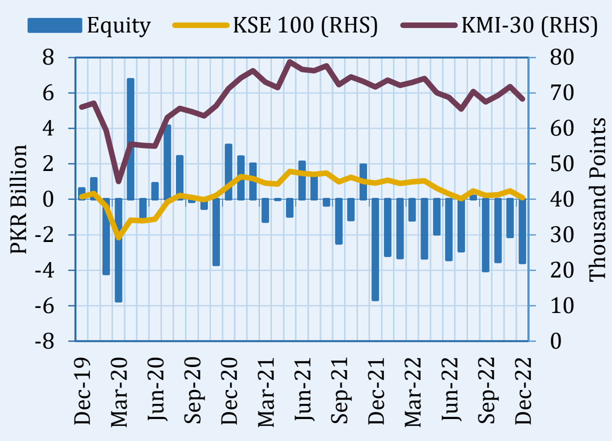

Source: MUFAP & PSX

[140] انتظام کے تحت اثاثہ جات (AUM) میں میوچو ئل فنڈز کے اثاثے، پنشن فنڈز، اور انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیرِ انتظام جزدان شامل ہیں۔

[141] میوچو ئل فنڈز ایسوسی ایشن آف پاکستان (MUFAP) متعلقہ معیارات شائع کرتا ہے۔ 2016ء کی ایس ای سی پی کی ہدایت نمبر 27 کے مطابق، MUFAP بعض میوچو ئل فنڈز کے لیے منتخب بینکوں کے مختلف قسم کے اکاؤنٹس کے لیے ڈپازٹ کی شرحیں شائع کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، منی مارکیٹ کی اسکیموں کے لیے، کچھ مخصوص ڈپازٹ

چارٹ 6.2.3: 2022ء میں میوچوئل فنڈز کے اثاثوں کا اختصاص

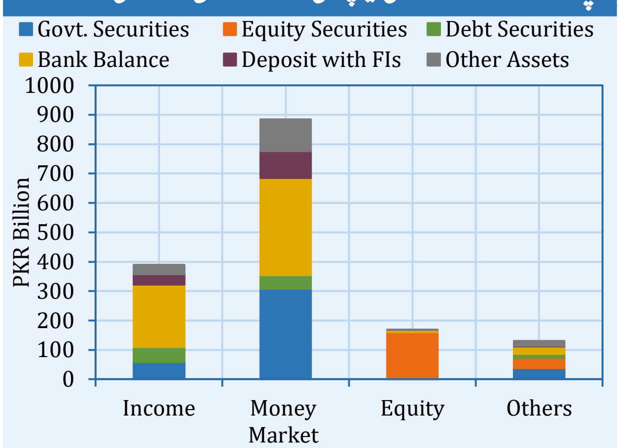

Source: SECP

نشانیے سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ دوسری ششماہی میں، منی مارکیٹ فنڈز کی واپسی منسلکہ کارکردگی کے نشانیے سے کم ہوگئی (**چارٹ 6.2.4الف**)۔

تاہم، نفع کے اعتبار سے ایکویٹی فنڈز نے مسلسل KSE-100 سے پست کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بنیادی فرموں کی کارکردگی متاثر ہونے کے اسباب کچھ شعبوں میں سپر ٹیکس کا نفاذ، شرح سود میں اضافہ اور درآمدات اور اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی ہیں۔ ان عوامل نے پیداوار کے لیے طلب کو متاثر کرکے، خام مال اور ماکاری کی لاگت بڑھا کر

اور ٹیکس چارجز میں اضافہ کرکے آپریٹنگ ماحول کو خراب کردیا۔ چنانچہ ایکویٹی فنڈز کے ساتھ ساتھ مارکیٹ اشاریے بھی دباؤ میں رہے (چارٹ 6.2.4ب)۔

حالیہ برسوں میں پہلی مرتبہ پورٹ فولیوز کے زمرے میں کمی آئی ---

سال بھر میں جزدانی[142] شعبہ تھوڑا سا کم ہو کر دسمبر 2022ء میں 357.8 ارب روپے رہ گیا، جو دسمبر 2021ء میں 374.3 ارب روپے تھا۔ جزدان میں مجموعی طور پر 4.3 فیصد کمی آئی کیونکہ غیر صوابدیدی جزدان کے حامل کچھ موکلات نے 2022ء کے آخر تک سرمایہ کاری مشیروں کے ساتھ اپنے معاہدوں کی تجدید نہیں کی۔

چارٹ 6.2.4الف: مخصوص فنڈز کے لیے موفاپ کے نشانیہ نفع کے عوض ماہانہ نفع

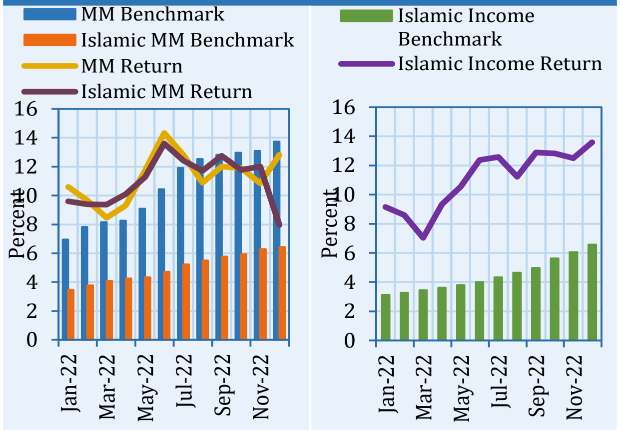

MM=Money Market; Source: MUFAP

ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ شعبے میں نمایاں سرگرمی دیکھی گئی ---

2022ء کے دوران ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ[143] شعبے میں، پالیسی پر توجہ اور مدد کے لحاظ سے سازگار ماحول کی وجہ سے، نمایاں سرگرمی دیکھنے میں آئی۔[144] سال کے دوران متعدد ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ اسکیموں کے آپریشنل ہونے سے اس شعبے

کی اساسِ سرمایہ دسمبر 2021ء میں 67.1 ارب روپے سے بڑھ کر دسمبر 2022ء میں 167.6 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

چارٹ 6.2.4ب: کے ایس ای 100 انڈیکس کا ایکویٹی فنڈز نفع

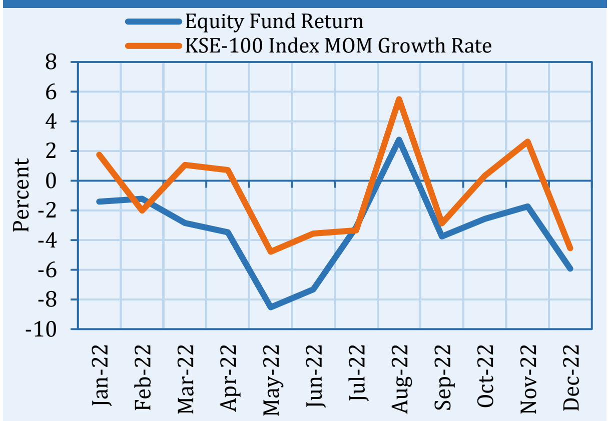

Source: MUFAP

اکاؤنٹس پر تین AA ریٹیڈ جدولی بینکوں کی طرف سے پیش کردہ ڈپازٹ ریٹ کی اوسط کو کارکردگی کے نشانیے کے طور پر لیا جاتا ہے۔

[142] جزدان (انڈر مینجمنٹ) مجاز سرمایہ کاروں (وہ شخص جو کم از کم 3 ملین روپے سرمایہ کاری کی پیشکش کرتا ہے) کی سرمایہ کاری ہیں، جو سرمایہ کاری میشروں کے زیرِ انتظام ہوتے ہیں۔ "صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری مشیر کلائنٹس کی جانب سے سرمایہ کاری کے فیصلے کرتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ جب کہ "غیر صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری کے فیصلے کلائنٹس کی تحریری ہدایات کے مطابق کیے جاتے ہیں۔

[143] رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ وہ سرمایہ کاری اسکیمیں ہوتی ہیں، جو آمدنی پیدا کرنے والی رئیل اسٹیٹ کی ملکیت کی حامل ہیں اور اکثر و بیشتر فعال طور پر ان کی انتظام کاری کرتی ہیں۔ ایسی اسکیموں کے ذریعے، سرمایہ کار رئیل اسٹیٹ کے مختلف زمروں میں آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی ملکیت، فعالیت یا مالی اعانت سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ (مزید تفصیلات کے لیے، براہِ کرم دیکھیں: https://invest.gov.pk/sites/default/files/2020-08/رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹS%20FAQs.pdf)

[144] ایس ای سی پی نے منظم شعبے میں رئیل اسٹیٹ کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ ضوابط، 2022ء جاری کیے (براہِ کرم مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: https://www.secp.gov.pk/document/real-estate-investment-trust-regulations-2022/)۔

تفصیلات	جون20ء	دسمبر20ء	جون21ء	دسمبر21ء	جون22ء	دسمبر22ء
			ارب روپے			
مجموعی اثاثے (اسٹاک)	52.0	54.4	58.1	60.0	68.9	69.6
کرایہ داری آمدنی (ششماہی)	1.1	1.4	1.5	1.7	1.9	2.1
سرمایہ کارانہ جائیداد کی مناسب مالیت میں تبدیلی سے قبل نفع (ششماہی)	1.1	1.3	1.4	1.5	2.2	2.3
جائیداد کی مناسب مالیت میں تبدیلی (ششماہی بہاؤ)	3.0	2.1	3.8	1.8	4.7	0.5

جدول 6.2.2: رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ آمدنی* کی دو بڑی مدات

ماخذ: رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ کی دو اسکیموں کے مالی گوشوارں

* رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ کی دیگر اسکیموں نے اپنے مالی گوشوارے شائع نہیں کیے

یہ شعبہ نسبتاً اپنے ابتدائی مرحلے میں ہے، کیونکہ اس شعبے میں تقریباً 16 ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنیاں ہیں، تاہم، ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کی صرف تین کمپنیاں جاری 11 اسکیموں کی پیشکش کررہی ہیں جبکہ بقیہ کمپنیوں کی طرف سے ابھی تک اسکیمیں سرمایہ کاروں کو پیش نہیں کی گئی ہیں (**جدول 6.2.2**)۔

2020ء کے بعد سے کرایہ کی آمدنی دوبارہ بحال ہوگئی ہے، جو ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کی جانب سے وبائی مرض کے دوران کرایہ داروں کو ادائیگی سے استثنا فراہم کرکے انہیں برقرار رکھنے کے نقطۂ نظر کا جواز پیش کرتی ہے۔[145]

قرض گار غیر بینک مالی ادارے[146]

2022ء میں قرض گار غیر بینک مالی اداروں کے زمرے کی اساسِ سرمایہ 287.2 ارب روپے سے بڑھ کر 349.3 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

گذشتہ دو برس میں مختلف مالی اداروں کے کُل اثاثوں کے تناسب کے طور پر بیلنس شیٹ کے کلیدی عناصر کا موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ بینکوں، مائیکروفنانس بینکس اور مضاربہ اداروں کے علاوہ، زیادہ تر دیگر مالی اداروں نے اپنے اساسِ سرمائے کے لیے بدستور صرف قرضوں اور ایکویٹی پر انحصار جاری رکھا۔ یہ امر بینکوں کو پست لاگت کی فنڈنگ کے لحاظ سے (اور کسی حد تک مائیکروفنانس کو) مسابقتی فائدہ فراہم کرتا ہے کیونکہ اس سے وہ عوام النّاس سے ڈپازٹس جمع کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں (چارٹ 6.2.5)۔

خاص طور پر، 2022ء میں شرح سود میں اضافے نے غیر بینک مالی اداروں کی قرضہ لاگت میں اضافہ کیا۔ اگرچہ غیر بینک مالی ادارے بالعموم زیرِ جائزہ سال کے دوران منافع بخش رہنے میں کامیاب رہے، البتہ فنڈنگ کے اخراجات میں طویل مدتی اضافہ وسط مدت میں منافع کے مارجن پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔

چارٹ 6.2.5: مالی اداروں کے کلیدی متغیرات بطور اثاثوں کا فیصد

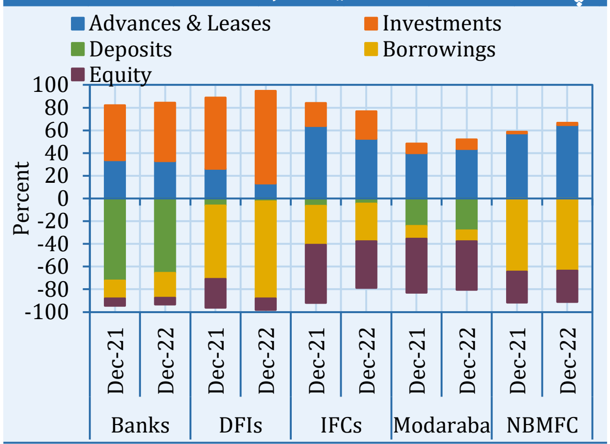

Assets	Banks	DFIs	IFCs	Modaraba	NBMFC
			PKR Billion		
Dec-21	30,058	539	78	57	146
Dec-22	35,796	1,431	109	65	168

Source: SECP

اس کے علاوہ، بینکوں نے قرض تاڈپازٹ تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی کی روشنی میں اپنے قرض تاڈپازٹ تناسب کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی مالی اداروں اور سرمایہ کارمالکاری اداروں کی قرض گاری میں اضافہ کیا (مزید تفصیلات کے لیے، براہ کرم **باب 6.1** دیکھیں)۔ اس وجہ سے ان مالی اداروں کی قرض گیری میں نمایاں اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں، ان کی پرکشش شرحوں کی وجہ سے زیادہ تر اضافی فنڈز سرکاری تمسکات میں لگادیے گئے۔

اس کے ساتھ ساتھ، اگرچہ 2022ء میں تمام مالی اداروں میں مطلق زمروں میں قرضے اور لیز بڑھ گئی، اثاثوں کے لحاظ سے ان کا تناسب بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور سرمایہ کار مالکاری اداروں میں کم ہوگیا۔ 2022ء میں صرف غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں اور مضاربہ اداروں[147] کے قرضوں اور لیز کے تناسب میں اضافہ ہوا۔ قرضوں کی صورت

[145] اسٹیٹ بینک نے رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ میں بینکوں/ ترقیاتی مالکاری اداروں کی شرکت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے محتاطیہ ضوابط اور سرمائے کی مناسبت سے متعلق خطرے کے اوزان میں ترامیم کیں۔ (مزید تفصیلات کے لیے، براہ کرم دیکھیں: https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-22-Mar-21.pdf؛ https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-02-Jun-2021.pdf)

[146] رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ کی دو اسکیموں کے ڈیٹا کی بنیاد پر، دیگر رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ اسکیموں نے ابھی تک اپنے مالی تفصیلات شائع نہیں کی ہیں۔

[147] قرض گار غیر بینک مالی اداروں (جسے غیر انتظامِ اثاثہ زمرہ بھی کہا جاتا ہے) میں لیزنگ کمپنیاں، مضاربہ ادارے، سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں، مکاناتی مالکاری کمپنیاں، غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں وغیرہ شامل ہیں۔

چارٹ 6.2.6: قرض گار غیر بینک مالی اداروں کے قرضے اور لیز

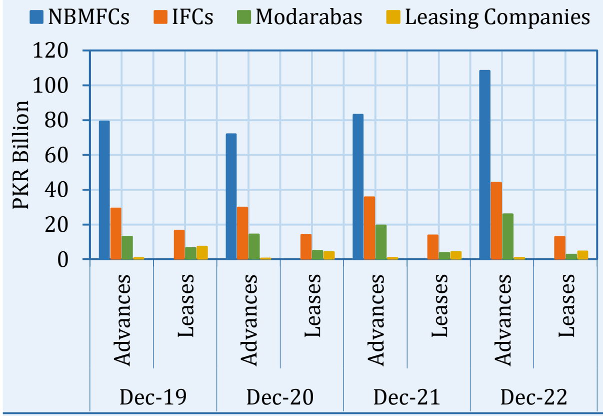

Source: Karandaaz and SECP

میں 60 فیصد سے زیادہ اثاثوں کے ساتھ، غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں قرضوں کی فراہمی، گو کہ چھوٹی سطح پر، میں بدستور کلیدی کردار ادا کرتی رہیں۔[148]

مزید نچلی سطح پر، اگرچہ قرض گار غیر بینک مالی اداروں کے لیزنگ جزدان میں مسلسل کمی آرہی ہے، تاہم جزدانِ قرض میں اضافہ ہو رہا ہے، جو زیادہ تر غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں (چارٹ 6.2.6) کے سبب ہے۔

مضاربہ شعبے کی آپریٹنگ کارکردگی میں بہتری---

مضاربہ[149] شعبے کا جزدانِ قرض متاثر کن نمو کے ساتھ 2022ء میں 32.7 فیصد بڑھ کر 25.8 ارب روپے تک پہنچ گیا، (2021ء میں 37.6 فیصد نمو) جو بنیادی طور پر صارفی کار مالکاری جزدان میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ جزدانِ قرض میں اضافے کی مالکاری جزوی طور پر ڈپازٹس کے ذریعے کی گئی، جو اسی مدت کے دوران 31.8 فیصد بڑھ کر 18.3 ارب (2021ء میں 33.5 فیصد اضافہ) تک جا پہنچا۔

2022ء کے دوران اس شعبے کا منافع 2.5 ارب روپے (2021ء کے لئے اسی طرح) پر مستحکم رہا۔

تاہم، مضاربہ شعبے کے لیے اثاثہ جات کا تناسب سے مالکاری / قرضے کے کاروبار میں شامل دیگر اداروں کے مقابلے میں کم رہا، جیسے اسلامی بینک، کیونکہ صرف بینکوں کے پاس طلبی ڈپازٹس بڑھانے کا اختیار ہے جبکہ کیپٹل مارکیٹ تک رسائی محدود ہے۔ نتیجتاً، شعبے

چارٹ 6.2.7: لیزنگ شعبے کی بیلنس شیٹ

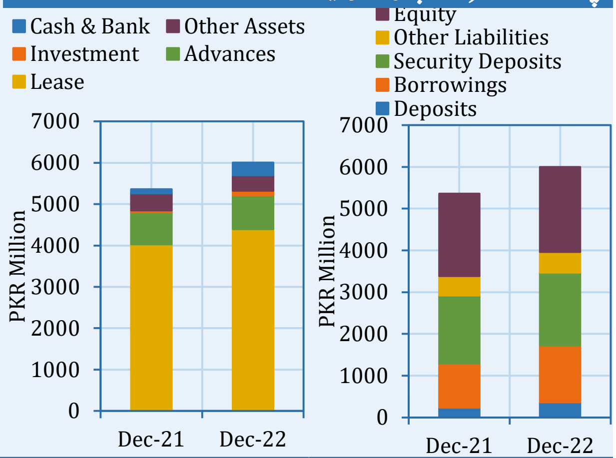

Source: SECP

نے اپنے جزدانِ قرض کو فنڈ کرنے کے لیے ایکویٹی پر بہت زیادہ انحصار کیا۔ دسمبر 2022ء میں ایکویٹی تا اثاثہ جات تناسب 39.6 فیصد اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس شعبے کے نقصانات، اگر کوئی ہیں تو، کو جذب کرنے کی کافی گنجائش موجود ہے، نیز مستقبل میں معاشی سرگرمیوں میں کسی بھی تیزی کے ساتھ اپنے کاروبار کو بڑھانے کی صلاحیت ہے (**جدول 6.2.3**)۔

مزید برآں، شعبے نے متعدی تناسب میں بہتری ظاہر کی، کیونکہ درجہ بند اثاثوں کا بقایا جزدانی تناسب دسمبر 2021ء میں 11.7 فیصد کی نسبت دسمبر-2022ء میں 9.3 فیصد رہ گیا، جس نے اثاثہ جات کے معیار کے انتظام میں بہتری کا مظاہرہ کیا، زیرِ جائزہ سال کے دوران جس میں ایک اہم حصے کے لیے سخت بحالی کی کوششیں شامل ہیں۔

ہاؤسنگ شعبے میں سازگار ماحول نے مکاناتی مالکاری کمپنیوں کے فعال ہونے کی حوصلہ افزائی کی---

2021ء میں، پاکستان کی اقامتی ضروریات بلند تھیں، تخمینے کے مطابق ملک میں 12[150] ملین رہائشی یونٹس کی کمی ہے-جو یہ نشاندہی کرتا ہے کہ مکاناتی مالکاری کے کاروبار میں اس ضرورت کو پورا کرنے اور سرمایہ کاروں کے لیے منافع بخش آمدنی کی بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔ تاہم، غیر بینک مالی اداروں کا مکاناتی مالکاری شعبے میں کردار متعدد مسائل کی وجہ سے تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا، جس کی وجوہ معلومات کی عدم مطابقت، رہن ضبطی اور وصولی کے قوانین اور طریقہ کار میں مسائل، کیپٹل مارکیٹ کی محدود رسائی کی وجہ سے طویل مدتی فنڈنگ کی کمی، اور دیگر ہیں۔

[148] مضاربہ اداروں کے لیے اثاثوں کے فیصد کے طور پر قرضوں اور سرمایہ کاری کا مشترکہ تناسب دیگر مالی اداروں کے مقابلے میں قلیل تھا، کیونکہ ان کے پاس فعال معین اثاثوں کا بڑا حصہ ہے اور کچھ مضاربہ ادارے شریعت سے ہم آہنگ غیر مالی سرگرمیوں جیسے اشیاسازی میں بھی شریک ہیں۔

[149] مضاربہ ادارے وہ اسلامی ادارے ہیں، جنہیں کوئی بھی کاروبار کرنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ یہ وہ شریعت ہم آہنگ ہوں اور مضاربہ بورڈ سے منظور شدہ ہوں۔ مثال کے طور پر، مضاربہ ادارے اجارہ (لیزنگ)، مرابحہ (لاگت سے زائد پر فروخت)، مشارکہ (شراکت داری)، تقلیلی مشارکہ، سلام (فروخت کی موخر ترسیل) اور مالکاری سرگرمیوں پر استثنائی مالیاتی سرگرمیاں؛ اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری؛ حلال اشیا کی تجارت؛ منصوبہ جاتی مالکاری سرگرمیاں؛ اشیاسازی؛ اور دیگر سرگرمیاں انجام دے سکتے ہیں۔

[150] ہاؤسنگ اور تعمیراتی مالکاری کو فروغ دینا۔ https://www.sbp.org.pk/hcf/index.html۔

جدول 6.2.3: مضاربہ شعبے کی مالی اصابت کے کلیدی اظہاریے

تفصیلات	جون20ء	جون21ء	جون22ء
		فیصد	
ایکویٹی تا اثاثے	34.6	47.9	43.1
اثاثوں پر نفع (قبل از ٹیکس)	-3.9	2.6	3.8
ایکویٹی پر نفع (قبل از ٹیکس)	-10.8	6.3	8.5
نفع کا خالص مارجن	-14.0	7.5	6.6
موجودہ تناسب	68.2	94.6	76.0
قرض تا ایکویٹی تناسب	188.2	107.7	132.2

ماخذ: مضاربہ اداروں کے مالی گوشوارے

گذشتہ چند سالوں میں، حکومت نے ہاؤسنگ اور تعمیراتی شعبے کو ایک وسیلے کے طور پر ترجیح دی تا کہ معاشرے کی رہائش کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے اور متوازن معاشی ترقی کی حمایت کی جاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے امدادی اقدامات متعارف کرائے گئے تھے جن میں مارک اپ سبسڈی اسکیم شامل ہے تا کہ معاشرے کے کم اور متوسط آمدنی والے طبقوں کو سستی ہاؤسنگ فنانس کی فراہمی میں مدد ملے۔[151] اس پالیسی ماحول نے کچھ ہاؤسنگ فنانس کمپنیوں کو مارکیٹ میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔

اگرچہ چار کمپنیاں ہاؤسنگ فنانس کے شعبے میں کام کر رہی ہیں، تاہم انہوں نے حال ہی میں اپنے کام کا آغاز کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس شعبے کے اساسِ سرمایہ قلیل رہی اور اثاثوں کا ایک اہم حصہ (31.0 فیصد) نقد رقم، بینک بیلنس اور مالی اداروں میں اختصاص کی صورت میں تھا۔

دسمبر 2022ء تک شعبے کے قرضے 238.6 ملین تھی جبکہ اثاثہ جات کا بڑا حصہ ایکویٹی سے فنڈ کیا گیا تھا۔

لیزنگ کمپنیوں کی نمو کار مالکاری کے باعث بحال ہوئی ---

لیزنگ کمپنیاں برسوں سے تنزلی کی جانب گامزن تھیں، بالخصوص فنڈز کی بلند لاگت کی وجہ سے، جس نے لیزنگ کے کاروبار میں بینکوں جیسے دیگر مالی اداروں کے مقابلے میں ان کی مسابقت کو متاثر کیا۔ ان کمپنیوں کی اساسِ سرمایہ جو دسمبر 2017ء میں 44.6 ارب روپے تھی، کم ہو کر 5.4 ارب روپے رہ گئی۔

چارٹ 6.2.8: سرمایہ مالکاری کمپنی شعبے کے درجہ بند اثاثے

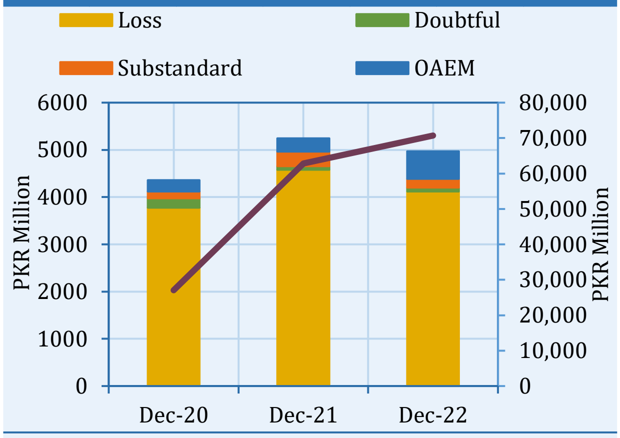

Source: SECP

تاہم، 2022ء میں لیزنگ شعبے کے اثاثہ جات میں 12.0 فیصد کی نمو آئی، کیونکہ یہ شعبہ اپنے کار مالکاری جزدان کو بڑھانے کے قابل بنا تھا، جس کی جزوًا وجہ بینکوں کی کار مالکاری کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ اقدامات سخت کرنا تھا۔ بینکوں کے محتاطیہ معیارات میں اس تبدیلی نے غیر بینک مالی اداروں کو قرض دہندگان کی کار مالکاری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کچھ گنجائش فراہم کی۔

اگرچہ لیزنگ فرموں کے اثاثے بنیادی طور پر مکسوبہ اثاثوں کی شکل میں تھے (کل اثاثوں کا 87.0 فیصد)، فنڈنگ کے لیے وہ ایکویٹی پر بہت زیادہ انحصار کرتے تھے، اس کے بعد سیکورٹی ڈپازٹس اور قرضوں کا نمبر آتا ہے (**چارٹ 6.2.7**)۔

سرمایہ کار مالکاری کمپنی شعبے نے موجودہ فرموں کی کارکردگی کی بنا پر بھاری نمو درج کی ---

سرمایہ کار مالکاری کمپنیوں کی سرمایہ اساس 30.8 ارب روپے سے بڑھ کر 109.0 ارب روپے تک پہنچ گیئے، جس کا سبب موجودہ ادارے ہیں۔

شرح سود میں نمایاں اضافے کے تناظر میں اور مالی حالات میں دیگر دباؤ جیسے 2022ء کے دوران شرح مبادلہ کی قدر میں کمی، سرمایہ کار مالی کمپنیوں نے سرمایہ کاری پر توجہ مرکوز کی، جو 10.5 ارب روپے کے اضافے سے بڑھ کر 26.1 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ شرح سود میں اضافہ کے باوجود، گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافے اور بینکوں کے لیے محتاطیہ معیارات میں سختی لانے سے کار مالکاری نے کار مالکاری جزدان بڑھانے میں اہم

[151] 2020ء کے آخر میں، حکومت نے مکاناتی مالکاری (ہاؤسنگ فنانس) پر مارک اپ سبسڈی اسکیم متعارف کرائی۔ تاہم، اس اسکیم کو 2022ء میں معطل کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے ہاؤسنگ فنانس کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے، (جیسے لازمی اہداف متعارف کرانا)۔ 2021ء میں، اسٹیٹ بینک نے پی ایم آر سی کی ری ٹیل

اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ، بانڈز یا سکوک میں سرمایہ کاری کو شمار کرنے، اور مائیکرو فنانس بینکوں کو بینکوں یا ترقیاتی مالی اداروں کی وساطت سے ہاؤسنگ فنانس کی غرض سے اُن کے ہاؤسنگ اور تعمیراتی مالکاری اہداف کے حصول کے لیے فنانسنگ کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ، ہاؤسنگ فنانس کے لیے شرائط و ضوابط کو آسان بنایا گیا ہے جیسے کہ سیال تمسکات یا دیگر جائیدادوں کو ضمانت کے طور پر قبول کرنا۔

چارٹ 6.2.9: جنوری 2023ء، غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کے قرضوں کا مجموعی جزدان

PKR Billion

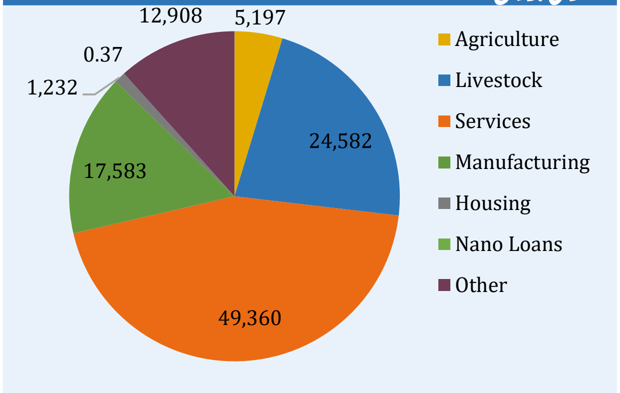

Source: Pakistan Microfinance Network (PMN)

کردار ادا کیا۔ اس امر نے سرمایہ کار مالی کمپنیوں کے قرضوں میں نمو کو جزواً سہارا دیا، جو 8.4 ارب روپے بڑھ کر 44.0 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ مزید بر آں، جیسے ایک بڑی سرمایہ کار مالی کمپنی نے اپنی سرگرمیوں میں تنوّع لانا شروع کیا، جس میں قرضوں کے آپریشنز میں وسعت پر توجہ مرکوز کی، اس نے اپنے لیز کا کچھ حصہ قرضوں میں منتقل کر دیا۔ اس پیش رفت نے سرمایہ کار مالی کمپنیوں کے شعبے کی مالکاری کا جزدان لیزنگ سے قرضوں میں منتقل ہو گیا۔

چند فرموں کے علاوہ، عمومی طور پر اس شعبے نے اثاثہ جات کے معیار کے اظہاریوں میں بہتری ظاہر کی، کیونکہ اس کے درجہ بند اثاثوں میں کمی واقع ہوئی اور متعدی تناسب 2022ء دسمبر کے آخر میں کم ہو کر 7.0 فیصد رہ گیا۔

چونکہ اس شعبے کے زیادہ تر درجہ بند اثاثے خسارے کے زمرے میں تھے اور اسی مطابقت سے دستیاب رہے تھے، اس لیے اس شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو موجودہ درجہ بند جزدان سے نسبتاً کم خطرات کا سامنا تھا۔ تاہم، آگے چل کر مالکاری کی لاگت میں اضافہ اور معاشی سرگرمیوں میں سُست روی قرض گیروں کی واپسی کی صلاحیت کو کم اور اثاثہ جات کے معیار پر خدشات پیدا کر سکتی ہے۔

سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں (آئی ایف سی) کے شعبے نے مضبوط نمو درج کی ، جس کا بنیادی سبب موجودہ فرمیں ہیں ---

سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے کی اساسِ سرمایہ ایک سال کے دوران 30.8 ارب روپے کے اضافے سے بڑھ کر 109.0 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس کی بنیادی وجہ موجودہ سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کی طرف سے درج کردہ نمو ہے۔

شرح سود میں بڑے اضافے اور مالی حالات میں دیگر دباؤ جیسے 2022ء کے دوران شرح مبادلہ میں کمی کے تناظر میں، سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں نے سرمایہ کاری پر توجہ مرکوز کی، جو 10.5 ارب روپے کے اضافے سے بڑھ کر 26.1 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ شرح سود میں اضافے کے باوجود، گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافہ اور بینکوں کی کار مالکاری کے لیے محتاطیہ معیارات کو سخت کرنا سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے کار مالکاری جزدان میں اضافے کا باعث بنا۔ اس امر نے سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے قرضوں کی نمو کو جزوی طور پر سہارا دیا۔

مزید بر آں، جیسا کہ ایک سرمایہ کاری مالکاری کمپنی نے اپنے آپریشنز میں تنوّع لانا شروع کر دیا تھا، جس میں اس کے قرضوں کے کاروبار کو وسعت دینے پر زور دیا گیا۔ اس ادارے نے اپنے لیز کا کچھ حصہ قرضوں کے جزدان میں منتقل کر دیا۔ اس پیش رفت نے سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے کے مالکاری جزدان کو لیزنگ سے قرضوں میں منتقل کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

کچھ فرموں علاوہ، عموماً اس شعبے کے اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں میں بہتری آئی، کیونکہ اس کا درجہ بند اثاثوں میں کمی آئی اور متعدی تناسب آخر دسمبر 2022ء میں کم ہو کر 7.0 فیصد رہ گیا (**چارٹ 6.2.8**)۔

چونکہ اس شعبے کے زیادہ تر درجہ بند اثاثے نقصان کے زمرے میں اور اسی مطابقت سے انہیں فراہم کیا گیا، اس شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو موجودہ درجہ بند جزدان سے نسبتاً کم خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، مالکاری لاگت میں اضافہ اور معاشی سرگرمیوں میں سُست روی قرض گیروں کی واپسی کی صلاحیت کو متاثر اور آگے چل کر اثاثوں کے معیار پر خدشات کو جنم دے سکتی ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ 2022ء کے اوائل سے، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے غیر بینک مالی ادارے کو پیئر ٹو پیئر (پی ٹو پی) سروس فراہم کنندگان کے طور پر کام کرنے کی اجازت دی۔ پی ٹو پی قرضہ قرض گیروں کو براہ راست قرض دہندگان سے جوڑتا ہے۔ یہاں، پلیٹ فارم فراہم کرنے والے غیر بینک مالی اداروں کے بجائے زیادہ تر قرض گار ادارے طے شدہ خطرے کا تعین کرتے ہیں۔ عام طور پر، زیادہ سود کی شرح (روایتی بچت کھاتوں کے مقابلے) قرض گاروں کو پی ٹو پی قرض دینے والے پلیٹ فارمز پر اکاؤنٹس کھولنے کی ترغیب دیتی ہے۔ سرمایہ کاروں اور قرض دہندگان کو اس بات سے آگاہ رہنے کی ضرورت ہے کہ عالمی سطح پر، پی ٹو پی قرضے میں قلمزد قرضوں کی مجموع شرح روایتی مالی اداروں کے قرض دینے کے اختیارات کے مقابلے زیادہ ہے۔ اس کے

جدول 6.2.4: انتظام اثاثہ زمرے کی رقوم اور بینکاری شعبے کا انکشاف

تفصیلات	دسمبر20ء			دسمبر21ء			دسمبر22ء		
	کُل مالیت (i)	بینکوں کا حصہ (ii)	بینکوں کا حصہ* مجموعی (iii= ii/i)	کُل مالیت (iv)	بینکوں کا حصہ (v)	بینکوں کا حصہ* مجموعی (vi= v/iv)	کُل مالیت (vii)	بینکوں کا حصہ (viii)	بینکوں کا مجموعی حصہ* (ix= viii/vii)
	ارب روپے		فیصد	ارب روپے		فیصد	ارب روپے		فیصد
1۔انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیر اداروں کی ایکویٹی	31.9	17.0	53.36	32.9	17.4	53.00	33.0	18.2	55.38
2۔زیر انتظام، انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیر	1,334.7	1,026.4	76.90	1,605.5	1,256.7	78.28	1,932.0	1,536.5	79.53
3۔میوچوئل فنڈ کا حجم	985.2	15.5	1.58	1,191.6	21.7	1.82	1,574.2	14.6	0.93
4۔مالی اداروں میں میوچوئل فنڈز کا انکشاف	541.0	510.2	94.31	724.4	673.1	92.92	749.3	589.3	78.65
5۔20 بڑے ایکویٹی تمسکات میں میوچوئل فنڈز کا انکشاف	76.5	9.2	12.07	74.6	9.4	12.54	61.5	5.2	8.44
6۔10 بڑے قرضہ تمسکات میں میوچوئل فنڈز کا انکشاف	20.3	6.0	29.62	20.3	7.5	36.65	63.6	9.4	14.75
7۔میوچوئل فنڈ یونٹس کے 20 بڑے حاملین	359.0	205.4	57.22	193.8	13.7	7.08	343.7	27.2	7.91

ماخذ: ایس ای سی پی

* متعلقہ مد میں بینکوں کے حصے کا مطلب:

1۔ بینکوں کی زیرِ ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیاں / سرمایہ کاری مشیر

2۔ بینکوں کی زیرِ ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری

3۔ مشیروں کے زیرِ انتظام میوچوئل / پنشن فنڈز اور جزدان

4۔ ڈپازٹس، سی او ڈی / ٹی ڈی آر / سی او آئی اور طلبیدہ زر / بینکوں سے اختصاص

5۔ بینکوں کے عام حصص میں میوچوئل فنڈز کی سرمایہ کاری

6۔ ٹی ایف سیز / کمرشل پیپر / صکوک وغیرہ میں میوچوئل فنڈز کی سرمایہ

7۔20 بڑے میوچوئل فنڈ یونٹ (سرمایہ کاری کی مالیت) کے حامل بینک۔

علاوہ، قرض گیر - جن کی مالی خواندگی محدود ہو سکتی ہے - اور قرض گاروں کو اس طرح کے پلیٹ فارمز کے ذریعہ وصول کی جانے والی تمام فیسوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

حالیہ سیلاب نے غیربینک مائیکروفنانس بینکوں کے چھوٹے قرضوں کے جزدان پر اثر ڈالا۔۔۔

غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں میں سب سے بڑا شعبہ ہیں۔ زیر جائزہ سال کے دوران، غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں کے پیش کردہ چھوٹے قرضے 2022ء میں بڑھ کر 108.4 ارب روپے (2021ء میں روپے 83.1 ارب) تک پہنچ گئے۔ قرضوں میں اضافہ بنیادی طور پر قرض گیری 93.5 ارب روپے سے بڑھ کر 106.6 ارب روپے تک پہنچنے کے باعث ہوا۔

2022ء میں، ملک کے ایک بڑے حصے کو طوفانی بارشوں اور اس کے نتیجے میں آنے والے سیلاب کا سامنا کرنا پڑا جس سے بھاری جانی اور معاشی نقصان ہوا۔ چونکہ غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں دیہی علاقوں میں کام کرتی ہیں، جو سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئے تھے، اس لیے اس قدرتی آفت نے غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں سے قرض لینے والوں کی زندگیوں اور ذرائع معاش کو بری طرح متاثر کیا۔

شدید موسمی واقعات میں غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں کے انکشاف کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرض کے جزدان کا 26.9 فیصد حصہ مویشیوں اور زراعت کے شعبوں کے لیے مختص رکھا گیا، جو طوفانی بارشوں، سیلاب اور خشک سالی سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں (**چارٹ 6.2.9**)۔

اقوامِ متحدہ ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) کے بعد تباہ حالی کی ضروریات کے تعین پر رپورٹ کے مطابق سیلاب کی وجہ سے غیر فعال قرضوں میں 24.3 ارب روپے کے اضافے کی توقع تھی، جو مجموعی جزدان میں رقم کا ایک بڑا حصہ بنے گا۔ تاہم، تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں کے درجہ بند اثاثوں میں 2022ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں 19.8 فیصد اضافہ ہوا—جون 2022ء میں 2.7 ارب روپے سے بڑھ کر دسمبر 2022ء میں 3.2 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو یو این ڈی پی کے تخمینے سے کم تھے۔ تاہم، تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ آنے والے 1 سے 2 سالوں میں جزدان پر بڑا دباؤ میں آسکتا ہے، بالخصوص اگر مہنگائی بلند رہتی ہے، جس سے صارفین کی قوت خرید کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس مسلسل دباؤ کا اثاثوں کے معیار اور غیر بینک مائیکروفنانس کمپنی شعبے کی آمدنی پر نزدیکی مدت میں اثر پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ، دھیما منظر نامہ اور موجودہ مالی چیلنجز غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں کے معاونین اور مالکاروں سے مسلسل تعاون کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

بینکاری اور میوچوئل فنڈ صنعت کے درمیان باہمی ربط 2022ء میں قابلِ انتظام رہا۔۔۔

بینکاری شعبے اور میوچوئل فنڈز (جو غیر بینک مالی ادارے شعبے کا سب سے بڑا حصہ بنتے ہیں) کے مابین باہمی ربط مختلف جہتوں کے ساتھ موجود ہے جیسے بینکوں کی فنڈنگ کے نقطۂ نظر سے بینکوں کے حصے میں ڈپازٹس، قرضے اور سرمایہ کاری، اور بینکوں کے اثاثہ جاتی نقطہ نظر سے فنڈز میں قرضے اور سرمایہ کاری۔ اگرچہ بینکاری شعبے کے میوچوئل فنڈز میں سرمایہ کاری اس کے سرمائے اور اساسِ سرمایہ کے لحاظ سے بہت تھوڑی رہی، تاہم اس میں باہمی ربط کا ایک اور پہلو نمایاں رہا کیونکہ 2022ء میں بینک کی ملکیت والی انتظامِ اثاثہ کمپنیاں اور سرمایہ کاری مشیر کُل زیر انتظام اثاثوں میں سے تقریباً 79.5 فیصد کی انتظام کاری کر رہے تھے۔ یہ رجحان میوچوئل فنڈ شعبے کی کارکردگی کے لحاظ سے بینکاری شعبے کی حساسیت کو اجاگر کرتا ہے، خاص طور پر ساکھ کے مضمرات کے حوالے سے جن کا سامنا بینکوں کو اپنی متعلقہ انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں اور ان کے زیرِ انتظام فنڈز کی اصابت اور کارکردگی کے حوالے سے ہو سکتا ہے (**جدول 6.2.4**)۔

دوسری طرف، بینکاری مصنوعات میں میوچوئل فنڈز کی سرمایہ کاری مثلاً، ڈپازٹس اور تمسکات بھی نمایاں رہے، جو میوچوئل فنڈ شعبے کے لیے بینکاری شعبے کی کارکردگی اور استحکام کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ خالص بنیادوں پر، بینکاری شعبہ انتظامِ اثاثہ زمرے سے فنڈز وصول کنندہ تھا۔

ارتکاز کے لحاظ سے، بعض بینک کچھ میوچوئل فنڈز کے سرفہرست 20 سرمایہ کاروں میں شامل ہیں اور یہ ارتکاز اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ فنڈز جزوی طور پر اپنے متعلقہ سرمایہ کار بینکوں کی کارکردگی اور کاروباری حکمت عملی پر منحصر تھے کیونکہ ان بینکوں کی جانب سے میوچوئل فنڈز سے اچانک واپسی (مثلاً، سیالیت کی رکاوٹوں کی وجہ سے) کے ان فنڈز کی کارکردگی پر مضمرات ہو سکتے ہیں۔

ترسیل کی ایک اور شکل عام کسٹمر گروپس کے ذریعے ہو سکتی ہے، کیونکہ کچھ فرمیں یا کاروباری گروپ، جو بینکوں کے بڑے قرض گیر ہیں، میوچوئل فنڈز کے 20 بڑے یونٹ ہولڈرز میں شامل تھے۔

اس کے باوجود، بینکوں اور میوچوئل فنڈ انڈسٹری کے درمیان باہمی ربط سے متعلق کوئی بھی خطرات اور خدشات بینکوں کی سیالیت کی کافی گنجائش اور متعلقہ اثاثوں کے حجم کے پیشِ نظر زیرِ جائزہ سال کے دوران قابلِ انتظام رہے۔

معاشی ماحول میں جاری بحران کا مستقبل قریب میں غیربینک مالی اداروں کے شعبے پر اثر پڑ سکتا ہے۔۔۔

آگے چل کر، دباؤ کے حامل مالی حالات جیسے بلند شرح سود، اقتصادی ترقی میں سُست روی، اور ملکی اور جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی کارکردگی اور نمو کے امکانات کو متاثر کر سکتی ہے۔ بلند شرح سود اور معاشی سرگرمیوں میں سُست روی قرض گار زمرے کے قرض گیروں کی واپسی کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ قرضے کی مزید طلب قرضے کی طلب کو متاثر کر سکتی ہے۔ مزید برآں، غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیوں کو سیلاب کی وجہ سے ان کے اثاثوں کے معیار پر دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری طرف، یہ مالی حالات اور کارپوریٹ فرموں کی آمدنی پر اس کے نتیجے میں دباؤ میوچوئل فنڈ شعبے کی نمو کی حرکیات کو متاثر کر سکتا ہے، جس میں زری منڈی اور انکم فنڈز ترجیحی سرمایہ کاری کے بقیہ راستے کے طور پر باقی رہ گئے ہیں۔

باب 6.3: بیمہ اور تکافل کمپنیاں

معاشی چیلنجز ابھرنے کے باوجود ، بیمہ صنعت نے 2022 ء میں نمو جاری رکھی ۔ اس نمو کا سبب حیاتی بیمے کا شعبہ تھا ، کیونکہ حیاتی بیمے کی سرکاری کمپنی کی طرف سے حکومتی ہیلتھ بیمہ پروگراموں کے نفاذ نے یہ ماحول سازی کی ۔ تاہم ، اجتماعی دعوؤں میں اضافے کے ساتھ ساتھ انفرادی شخصیات کے رقوم واپسی کے دعوے بڑھنے سےاس شعبے سے دعوؤں کے تناسب میں اضافہ دیکھا گیا ۔ اس کے باوجود ، چونکہ حیاتی بیمہ کار اپنی زیادہ تر سرمایہ کاری کو سرکاری تمسکات میں رکھتے ہیں ، اس لیے سرمایہ کاری کی بلند آمدنی نے ان کے منافع میں اضافہ کیا ۔ غیر حیاتی بیمہ شعبے میں ، سال کے دوران موٹر گاڑیوں کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ، جس نے موٹر پریمیم بڑھادیا اور خالص پریمیم میں اضافے پر منتج ہوا ۔ تاہم ، موسلادھار بارشوں اور سیلاب ،آتشزدگی کے کچھ بڑے سانحات ، اور مستقل اثاثوں کی بلند مرمتی لاگت نے دعوؤں میں بڑے اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ۔ چنانچہ ، غیر حیاتی شعبے کے لیے مالی کارکردگی کے اظہاریے تھوڑے سے ابتر ہوئے ۔ آگے چل کر ، معاشی سرگرمیوں میں پائی جانے والی سُست روی اور دباؤ کے حامل مالی حالات کی وجہ سے یہ توقع ہے کہ غیر حیاتی پریمیم میں نمو کی سمت غیر یقینی کا شکار ہوگی جبکہ حیاتی بیمہ شعبے میں ہیلتھ بیمہ پروگراموں کی سرگرمیوں پر نمو کا زیادہ تر دارومدار ہوگا ۔

عالمی بیمہ صنعت کو معاشی دباؤ اور قدرتی آفات کی وجہ سے خطرات کی نو قیمت بندی کا سامنا کرنا پڑا ۔۔۔

2022ء میں قدرتی آفات سے ہونے والے معاشی نقصانات زیادہ رہے (275 ارب ڈالر) جبکہ بیمے نے نقصانات کا 45 فیصد (125 ارب ڈالر) ازالہ کیا۔[152]

مزید برآں، دعوے بڑھ گئے کیونکہ بلند مہنگائی نے عمارتوں، موٹر گاڑیوں اور دیگر معین اثاثوں کی مرمت کی لاگت میں اضافہ کیا جو عام طور پر بیمہ کے تحت آتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے پریمیم کی شرح میں مسلسل اضافہ ہوا۔ تاہم، بلند شرح سود نے پوری دنیا میں بیمہ کار کے لیے سرمایہ کاری کی آمدنی میں اضافہ کیا۔

2022ء میں پاکستان کی بیمہ صنعت نے معاشی دباؤ پیدا ہونے کے باوجود نمو دکھائی ۔۔۔

حیاتی بیمہ اور فیملی تکافل زمرہ[153] اثاثوں اور مجموعی پریمیم کے لحاظ سے پاکستان کی بیمہ صنعت پر حاوی رہا۔

زیر جائزہ سال کے دوران ملک کے ایک تہائی حصے کو متاثر کرنے والے تباہ کن سیلاب کے ہمراہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی، استحکام کے اقدامات، معاشی سرگرمیوں میں سُست روی وغیرہ سے منسوب معاشی دباؤ پیدا ہونے کے باوجود، صنعت کے تمام زمروں میں توسیع ہوتی رہی۔ یہ بیمے کی پوری صنعت کو متاثر کرنے والے عمومی عوامل کے امتزاج کا نتیجہ تھا جیسے مہنگائی، جس کی وجہ سے پریمیم کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے اور حیاتی اور خاندانی

چارٹ 6.3.1: غیر حیاتی بیمہ کار اداروں کا سرمایہ کاری جزدان

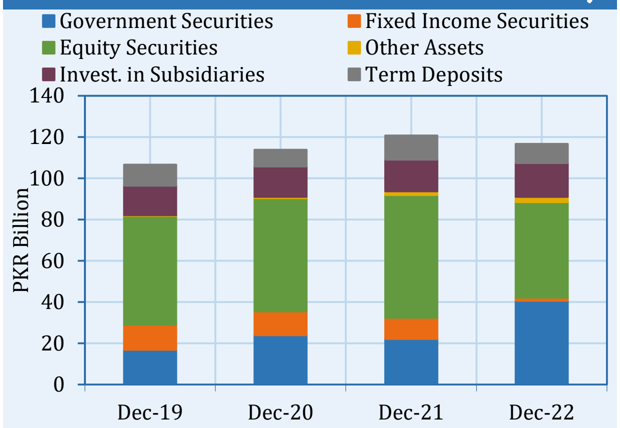

Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

تکافل کے زمرے سے متعلق متفرق عوامل (جیسے حکومت کی توسیع کی وجہ سے ہیلتھ بیمہ پروگرام کے اجتماعی دعوؤں میں اضافہ) اور غیر حیاتی اور جنرل تکافل زمرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ، ملک میں بیمہ کے پست نفوذ کے نتیجے میں بڑے اقتصادی دباؤ کے باوجود صنعت کی ترقی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا ہے (**جدول 6.3.1**)۔

مجموعی صنعت کی اساسِ سرمایہ، بالخصوص حیاتی بیمہ شعبے میں بڑی نمو کی وجہ سے، 2022ء میں 14.8 فیصد بڑھ کر 2,459.9 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

مجموعی پریمیم 2021ء کے 417.2 ارب روپے سے بڑھ کر 2022ء میں 531.7 ارب روپے ہو گیا، جس میں حیاتی اور فیملی تکافل زمرے، اور غیر حیاتی اور جنرل تکافل زمرے

---

[152] سوئس ری انسٹی ٹیوٹ - سگما نمبر 2023 / 1 'قدرتی آفات اور مہنگائی 2022': ایک بھرپور طوفان (" https://www.swissre.com/institute/research/sigma-research/sigma-2023-01.html)

[153] باب میں تجزیہ 6 لائف انشورنس کمپنیوں اور 24 غیر حیاتی بیمہ کار کے ڈیٹا پر مبنی ہے جو بالترتیب تقریباً 100 فیصد اور 82 فیصد حیاتی اور غیر حیاتی انشورنس شعبوں کے اثاثوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس تجزیے میں دو فیملی تکافل کمپنیوں، دو فعال جنرل تکافل کمپنیوں، اور واحد نو بیمہ کار کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اس طرح پوری بیمہ صنعت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ متذکرہ تجزیہ 31 دسمبر 2022ء کو اختتامی مدت تک کے ڈیٹا کا احاطہ کرتا ہے۔ جہاں ضروری ہو، ڈیٹا کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بیمہ کار کے لیے مالی اختتام اسی سال کا دسمبر ہے۔ متغیر اشیا کی نمو کے تمام تناسبات سال بہ سال بنیاد پر ہیں۔

جدول 6.3.1: بیمہ صنعت کی تصویر کشی

تفصیلات		مجموعی اثاثے	ایکویٹی	خام پریمیم	خالص پریمیم	خالص دعوے
				ملین روپے		
حیاتی شعبہ	دسمبر21ء	1,805,383	34,681	277,793	273,236	175,072
	دسمبر22ء	2,061,062	47,879	359,381	354,389	263,448
فیملی تکافل	دسمبر21ء	39,384	1,995	12,033	11,478	6,568
	دسمبر22ء	41,246	2,126	12,305	11,713	7,057
غیر حیاتی شعبہ	دسمبر21ء	245,302	105,284	103,092	50,548	24,591
	دسمبر22ء	286,980	103,401	131,571	60,095	32,945
عمومی تکافل	دسمبر21ء	5,659	1,245	3,252	1,596	1,178
	دسمبر22ء	6,727	1,442	4,207	2,187	1,770
نوبیمہ کاری	دسمبر21ء	46,806	13,072	20,994	7,226	3,778
	دسمبر22ء	63,855	14,321	24,271	7,929	4,312

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

میں بالترتیب 81.9 ارب روپے اور 29.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ حکومتی اشتراکت کے حامل سماجی صحت کے بیمہ پروگراموں کے توسط سے حیاتیاور خاندان کے زمرے کی رسائی کو فروغ ملا، جس نے سرکاری شعبے کی ایک بڑی بیمہ کمپنی کے ذریعے معاشرے کی پست اور درمیانی آمدنی والے طبقے تک صحت کی کوریج کو بڑھایا۔

غیر حیاتی بیمہ اور جنرل تکافل زمرہ

غیر حیاتی بیمہ کار کی اساسِ سرمایہ نئے کاروباری اداروں کی خطرے کی جانچ کے باعث بڑھی جبکہ انہوں نے اپنے اثاثوں کو ایکویٹی سے سرکاری تمسکات میں منتقل کیا۔۔۔

زیر جائزہ سال میں غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اساسِ سرمایہ 17.0 فیصد بڑھ کر 287.0 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس کا بنیادی سبب مجموعی پریمیم میں اضافے ہونا ہے، جو تقریباً 28 فیصد بڑھا۔ اس نمو کی عکاسی سال بھر میں غیر مکسوبہ پریمیم (واجبات میں) 44.0 ارب روپے سے بڑھ کر 55.4 ارب روپے تک پہنچنے سے ہوئی۔ اس کے ہمراہ، واجب الادا دعوؤں کے لیے رقم کی فراہمی 40.8 ارب روپے سے بڑھ کر 63.6 ارب روپے تک پہنچ گئی، کیونکہ تخمینہ شدہ دعوؤں کے اخراجات میں سال بھر اضافہ ہوا۔

سرمایہ کاری کے حوالے سے، شرح سود میں اضافے اور سرمایہ منڈی کی ناقص کارکردگی کے باعث غیر حیاتی بیمہ کار نے اپنے ایکویٹی اسٹاک سے ہولڈنگ کا کچھ حصہ فروخت کیا اور سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری میں اضافہ کر دیا۔ اس لیے سرمایہ کاری میں ایکویٹی کا حصہ جو 2021ء میں 49.3 فیصد تھا، کم ہو کر 2022ء میں 39.7 فیصد رہ گیا، جبکہ سرکاری تمسکات کا حصہ 18.3 فیصد سے بڑھ کر 34.8 فیصد تک پہنچ گیا **(چارٹ 6.3.1)**۔

تاہم، بحیثیتِ مجموعی 2022ء میں سرمایہ کاری 4.1 ارب روپے کم ہو کر 116.6 ارب روپے رہ گئی۔ جزواً، یہ امر بیمے کی واجب الوصول رقوم 25.0 ارب روپے سے بڑھ کر 51.8 ارب روپے تک بڑھ جانے کی وجہ سے رونما ہوا تھا، جس سے سرمایہ کاری کے لیے دستیاب فنڈز محدود ہو گئے تھے۔

اگرچہ آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے پریمیم نے مجموعی پریمیم میں اضافہ کیا، تاہم گاڑیوں اور ہیلتھ پریمیم نے خالص پریمیم کو نمو میں اہم کردار ادا کیا۔۔۔

2022ء میں غیر حیاتی شعبے کے مجموعی پریمیم میں صحت مند نمو درج کی گئی، جس کی بنیادی وجہ آتشزدگی اور املاک کو نقصان پہنچنے والے کاروباری زمرے کے پریمیم میں اضافہ ہے۔

تاہم، پریمیم کا ایک اہم حصہ نوبیمہ کار کو دیا گیا تھا۔ اس لیے، صرف 2022ء میں خالص پریمیم 9.5 ارب روپے سے بڑھ کر 60.1 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ چنانچہ، پریمیم برقرار رکھنے کا تناسب بھی کم ہوا۔

چارٹ 6.3.2: غیر حیاتی بیمہ شعبے کا خالص پریمیم

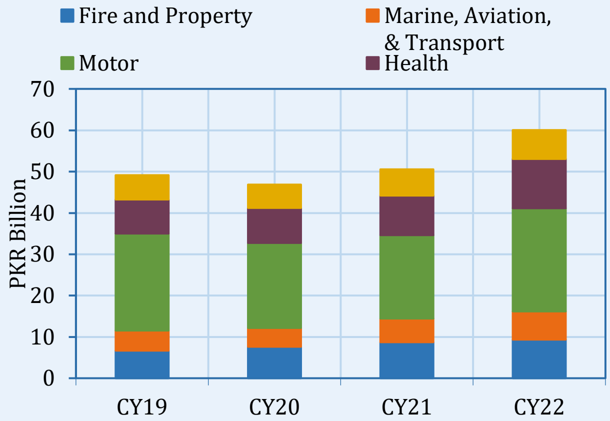

Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

خالص پریمیم میں یہ اضافہ بنیادی طور پر موٹر اور ہیلتھ پریمیم کی وجہ سے ہوا، جو زیر جائزہ سال میں بالترتیب 4.8ارب روپے اور 2.4ارب روپے بڑھ کر 25.0 ارب روپے اور 11.9 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ خالص پریمیم میں 41.6 فیصد حصے کے ساتھ موٹر بیمے کا زمرہ غیر حیاتی شعبے میں بدستور غالب رہا۔ گاڑیوں اور ان کے پرزوں کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے موٹر پریمیم میں جزوی طور پر اضافہ ہوا، اس طرح بیمہ کوریج کے ساتھ ساتھ پریمیم کی رقم میں بھی اضافہ ہوا (**چارٹ 6.3.2**)۔

تاہم ، خالص دعوے پریمیم کی نسبت تیز رفتاری سے بڑھے ہیں ---

چونکہ دنیا بھر میں مہنگائی اور دیگر معاشی دباؤ کی وجہ سے مستقل اثاثوں کی مرمت کی لاگت میں اضافہ ہوا، اسی طرح پاکستان میں بھی موٹر گاڑیوں اور دیگر مستقل اثاثوں کی مرمت کی لاگت میں اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر خالص دعوے 34.0 فیصد بڑھ کر 32.9 ارب روپے ہو گئے، کیونکہ غیر حیاتی کاروبار کے تمام زمروں کو دعوؤں میں اضافے کا سامنا کرنا پڑا (**چارٹ 6.3.3**)۔

اگرچہ موٹر کلیمز 2022ء میں 41.5 فیصد بڑھ کر 13.8 ارب روپے ہو گئے، تاہم آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے دعوے 69.0 فیصد کے بڑے اضافے سے بڑھ کر 4.7 ارب تک پہنچ گئے، گو کہ، تناسب کے اعتبار سے یہ دعوے مجموعی دعوؤں کے اخراجات سے نسبتاً کم ہیں۔ موجودہ دباؤ والے معاشی حالات کے ساتھ ساتھ، مون سون کی طوفانی بارشوں اور سیلاب، جس سے کاروباری سرگرمیاں متاثر ہوئیں اور مستقل اثاثوں کو نقصان پہنچا، کی وجہ سے بیمہ کاروں کو نقصان ہوا۔ مزید برآں، سال کی پہلی ششماہی میں آتشزدگی کے کچھ بڑے واقعات رونما ہوئے، جس نے آتشزدگی اور املاک کو نقصان پہنچنے والے زمرے کے دعوؤں میں اضافہ کیا۔ چنانچہ، سال بھر میں غیر حیاتی زمرے کے دعوؤں کا تناسب بڑھ گیا۔

چارٹ 6.3.3 : خالص دعوے اور دعوؤں کا تناسب

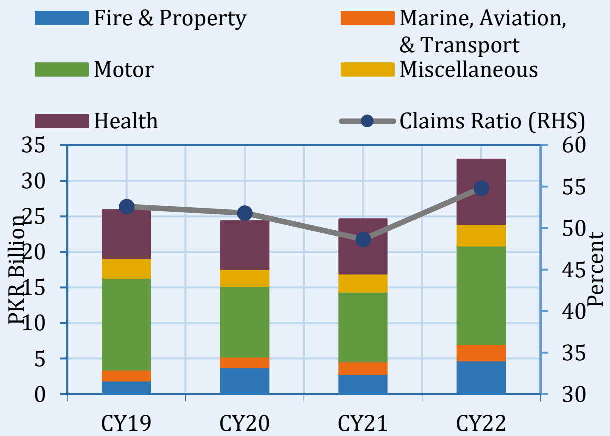

Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

لہٰذا ، خطرات کی جانچ کے نتائج میں سکڑاؤ کی وجہ سے غیر حیاتی شعبے کے منافع میں کمی آئی جبکہ سرمایہ کاری کی آمدنی میں بھی تھوڑی بہت کمی آئی ---

کلیمز کے اخراجات میں خاطر خواہ اضافے کے ہمراہ انتظامی اخراجات بڑھنے سے، 2022ء میں غیر حیاتی بیمہ شعبے کے خطرات کی جانچ کے نتائج کم ہو کر 3.8 ارب روپے رہ گئے، جو 2021ء میں 6.0 ارب روپے تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ، منافع منقسمہ کی آمدنی میں کمی اور تمسکات کی نو قدر پیمائی کے نقصانات کی وجہ سے، سرمایہ کاری کی آمدنی پچھلے سال کی نسبت تھوڑی سی کم تھی۔

اس لیے، 2022ء میں غیر حیاتی بیمہ کاروں کا قبل از ٹیکس منافع کم ہو کر 15.6 ارب روپے (2021ء میں 17.8 ارب روپے) اور بعد از ٹیکس منافع کم ہو کر 10.7 ارب (2021ء میں 12.8 ارب روپے) رہ گیا۔ اثاثوں پر قبل از ٹیکس نفع کا نچلا ترین اظہاریہ (باٹم لائن انڈیکیٹر) گھٹ کر 5.9 فیصد، اور اثاثوں پر بعد از ٹیکس نفع 10.2 فیصد (گزشتہ سال کے دوران 12.6 فیصد) رہ گیا۔

لہٰذا ، غیر حیاتی شعبہ کی کارکردگی کے کلیدی اظہاریے تھوڑے سے ابتر ہوئے ---

دباؤ کے حامل معاشی حالات اور مون سون کی طوفانی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے، جس نے کاروباری سرگرمیوں میں خلل ڈالا اور اخراجات میں اضافہ کیا، غیر حیاتی بیمہ زمرے کے مالی اصابت کے کلیدی اظہاریوں میں تھوڑی سی تنزلی آئی (**جدول 6.3.2**)۔

مشترکہ تناسب میں اضافے ہونے کے سبب بیمہ کاروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ مہینوں میں اپنی مصنوعات کی نو قیمت بندی کریں گے۔

ایکویٹی کی قیمتوں اور بلند شرح سود پر دباؤ بھی بیمہ کاروں پر دباؤ ڈال سکتا ہے کہ وہ اپنے سرمایہ کاری کے جزدان کو مزید قلیل مدتی سرکاری تمسکات میں منتقل کر دیں۔

بڑھتے ہوئے دعووں نے جنرل تکافل زمرے میں کام کرنے والے ڈی ٹی اوز کے پی ٹی ایف میں زرِ فاضل کو کم کر دیا---

2022ء میں دو مختص شدہ جنرل تکافل آپریٹرز (ڈی ٹی اوز) نے اپنی اساسِ سرمایہ 1.1 ارب روپے سے بڑھا کر 6.7 ارب روپے کر دی۔ تاہم، مجموعی پریمیم کے لحاظ سے، ڈی ٹی اوز مشترکہ غیر حیاتی اور جنرل تکافل زمرے کا صرف 3.1 فیصد ہیں۔

وکالہ فیس میں اضافے کی وجہ سے ڈی ٹی اوز کا منافع 2021ء میں 0.16 ارب روپے سے بڑھ کر 2022ء میں 0.28 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

تفصیلی تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دو ڈی ٹی اوز بنیادی طور پر موٹر اور ہیلتھ بزنس کے شعبوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان کا خالص حصہ 2022ء میں 1.6 ارب روپے سے بڑھ کر 2.2 ارب روپے ہو گیا، جو صحت کی شعبے میں نمو کی مرہون منت ہے۔ تاہم، صحت کے بڑھتے ہوئے دعووں کی وجہ سے خالص دعووں بھی 0.6 ارب روپے سے بڑھ کر روپے 1.8 ارب روپے تک پہنچ گئے (**چارٹ 6.3.4**)۔

چارٹ 6.3.4: جنرل تکافل زمرے میں خالص حصے اور ڈی ٹی اوز کے دعوے

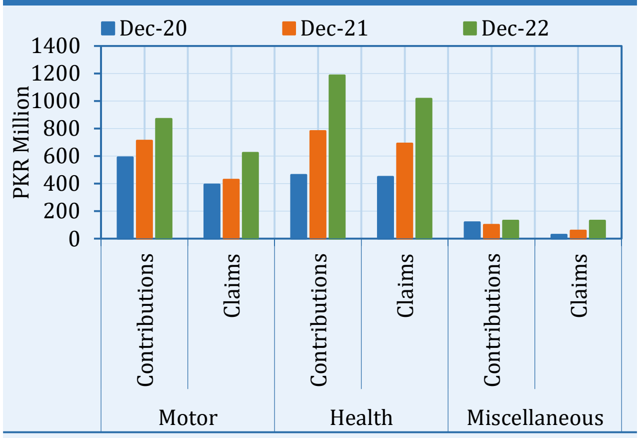

Source: Audited/ unaudited financial statements of Takaful co.

اس طرح، ڈی ٹی اوز کے دعووں کا تناسب 2022ء میں 73.8 فیصد سے بڑھ کر 80.9 فیصد ہو گیا۔ اس کے مطابق، شرکا تکافل فنڈ (PTF) کے لیے انڈر رائٹنگ کا نتیجہ 2021ء میں 58.8 ملین روپے سے کم ہو کر 2022ء میں 9.3 ملین روپے ہو گیا۔

غیر حیاتی نو بیمہ کاروں نے بہتر سرمایہ کاری آمدنی کے باعث مستحکم آمدنی درج کی---

اگرچہ 2022ء میں غیر حیاتی نو بیمہ کاروں کی خطرے کی جانچ کا نفع 5.2 فیصد کمی سے 1.7 ارب روپے رہ گیا، سرمایہ کاری کی آمدنی 36.3 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.4 ارب روپے ہو گئی، جس نے ان نچلی سطح کو سہارا دیا۔ نتیجتاً، نو بیمہ کاروں نے 2022ء میں 3.6 ارب روپے کا منافع درج کیا (گذشتہ سال کی طرح)۔

حیاتی بیمہ اور فیملی تکافل زمرہ

حیاتی بیمہ شعبے نے 2022ء میں اپنی اساسِ سرمایہ میں اضافہ کیا---

کاروباری حرکیات اور سرمایہ کاری کی حکمت عملی کے طویل مدتی منظرنامے کی وجہ سے، حیاتی بیمے کا شعبہ، جو زیر جائزہ سال میں معاشی دباؤ کا شکار رہا، بڑی حد تک اس سے محفوظ رہا۔ در حقیقت اس شعبے نے آپریٹنگ کارکردگی میں نمایاں بہتری درج کی جسے سرمایہ کاری کی آمدنی سے اچھی طرح سے مدد ملی۔

حیاتی شعبہ نے اپنی بیلنس شیٹ کی سطح کو 14.2 فیصد بڑھا کر 2,061.0 ارب روپے کر دیا۔ اساسِ سرمایہ کو کاروباری محاصل میں اضافے سے مدد ملی کیونکہ مجموعی پریمیم اور سرمایہ کاری کی آمدنی میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔

2022ء میں حیاتی بیمہ کاروں کا سرمایہ کاری پورٹ فولیو 16.4 فیصد بڑھ کر 1,647.6 ارب روپے ہو گیا۔ حیاتی بیمے کے شعبے کی زیادہ تر سرمایہ کاری سرکاری تمسکات میں ہوتی ہے (حصہ 78.5 فیصد)، جو 2022ء میں پالیسی ریٹ میں اضافے اور سرمایہ منڈی کی ناقص کارکردگی کے نتیجے میں، حکومتی تمسکات کی ترجیح کو مزید بڑھانے کا باعث بنی۔ اس لیے، ان تمسکات میں اضافہ واضح رہا، یعنی 316.5 ارب روپے یا 28.5 فیصد جبکہ ایکوئٹیز اور میوچوئل فنڈز میں سرمایہ کاری میں 58.8 ارب روپے یا 26.3 فیصد کی آئی (**چارٹ 6.3.5**)۔

چارٹ 6.3.5: حیاتی شعبے کی سرمایہ کاری

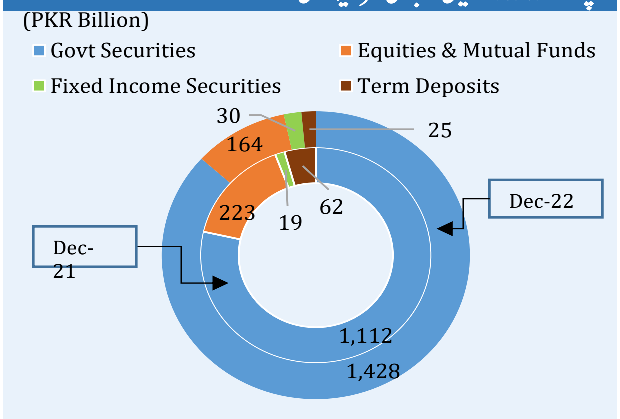

Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

چارٹ6.3.6: حیاتی بیمہ شعبے کے خالص پریمیم

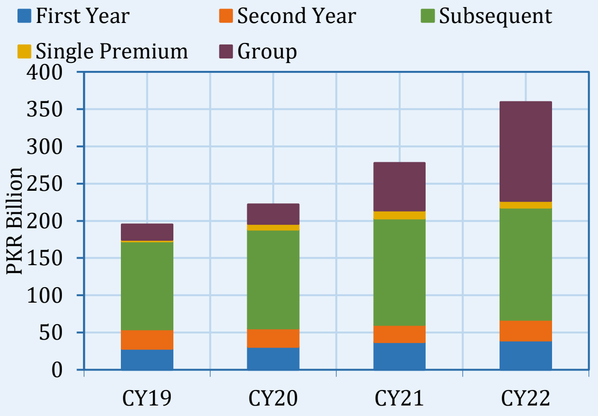

Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

حیاتی کے شعبے کے مجموعی پریمیم نے بنیادی طور پر گروپ پریمیم کے باعث مضبوط نمو درج کی---

حیاتی بیمے کے شعبے کا مجموعی پریمیم 81.6 ارب روپے سے بڑھ کر 359.4 ارب روپے ہو گیا۔2022ء میں گروپ پریمیم میں 68.6 ارب روپے کے اضافے نے اس مجموعی نمو میں کردار ادا کیا۔ بدلے میں، ان کی نمو کو حالیہ برسوں میں حیاتی بیمے کی سرکاری کمپنی کے ذریعے حکومت کے قومی اور صوبائی سطح کے ہیلتھ بیمہ پروگراموں کے نفاذ سے مدد ملی۔

گروپ پریمیم میں اضافے کے ساتھ ساتھ، سال 2022ء کے دوران انفرادی حیاتی بیمہ پالیسیوں کے پہلے سال، دوسرے سال اور اس کے بعد کے برسوں کے پریمیم میں بھی اضافہ ہوا۔ تاہم، پہلے سال کے پریمیم کی نمو میں کمی تھی (2021ء میں 20.3 فیصد اضافے کی نسبت 2022ء میں 6.1 فیصد نمو) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیاتی بیمہ کاروں نے ممکنہ طور پر معاشی دباؤ کے حالات کی وجہ سے نئ انفرادی حیاتی پالیسیوں میں خطرے کی جانچ کرنے کے تھوڑی بہت دشواری کا سامنا کیا، جیسا کہ مہنگائی اور اقتصادی سرگرمیوں میں سُست روی نے گھرانوں کی قوت خرید کو متاثر کیا(**چارٹ 6.3.6**)۔

گروپ کلیمز میں زبردست اضافہ اور انفرادی پالیسیوں کو منسوخ کرنے کی وجہ سے حیاتی بیمہ شعبے کی بنیادی کاروباری سرگرمیوں سے موصولہ آمدنی تھوڑی سی کم ہو گئی---

اگرچہ ہیلتھ بیمے کی سرکاری اسکیم بنیادی طور پر معاشرے کے پست آمدنی والے طبقوں کو صحت کی کوریج فراہم کرتی ہے، اس لیے ان طبقات نے اس کوریج کو تیزی سے علاج معالجے کی سہولت حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا، جو عموماً، اسکیم سے پہلے ان کے لیے آزادانہ طور پر دستیاب اور قابل رسائی نہیں تھی۔ چنانچہ، 2022ء میں حیاتی شعبے کے گروپ کلیمز 2021ء میں 50.5 ارب روپے سے بڑھ کر 108.6 ارب روپے ہو گئے۔

جدول6.3.2: غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اصابت

تفصیلات	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء*
			فیصد		
سرمایہ تااثاثہ	12.6	11.8	10.9	10.6	9.5
دعوؤں کا تناسب	52.0	52.6	51.8	48.6	54.8
مشترکہ تناسب	88.6	91.0	92.3	87.8	92.7
پریمیم	54.4	54.0	50.1	49.0	45.7
اثاثوں پر نفع	6.5	6.6	5.9	7.5	5.9

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

تخمینہ شدہ اعداد و شمار*

مزید برآں، دعوؤں سے دستبرداری میں نمایاں اضافہ (یعنی 27.3 فیصد) ہوا، جو زیر جائزہ سال کے دوران بڑھ کر 100.6 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ دستبردار شدہ دعوؤں میں اضافہ صارفین کی بعد از ٹیکس آمدنی پر دباؤ کی وجہ سے کیا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے پالیسی ہولڈرز ذاتی استعمال کے لیے اپنے فنڈز کی دستیابی کی غرض سے انفرادی پالیسیوں سے بڑی تعداد میں دستبردار ہوئے۔ اس کے ہمراہ، کچھ صارفین پالیسی ریٹ میں اضافے کی روشنی میں نئ پالیسیوں اور دیگر راستوں سے مزید پُرکشش منافع حاصل کرنے کے لیے اپنی پالیسیوں سے بھی دستبردار ہو گئے (**چارٹ 6.3.7**)۔

بحیثیتِ مجموعی، 2022ء میں حیاتی بیمہ کاروں کے مجموعی دعوے 266.9 ارب تک پہنچ گئے (2021ء میں 178.9 ارب روپے)، جبکہ 2022ء میں دعووں کا تناسب 64.1 فیصد سے بڑھ کر 74.3 فیصد ہو گیا۔ چنانچہ، 2022ء کے دعوؤں کو منہا کر کے پریمیم اور حصولی اخراجات (روپے 56.4 ارب پر) گذشتہ سال کی سطح کے مقابلے میں 5.5 فیصد کم رہے۔

چارٹ6.3.7: حیاتی بیمہ شعبے کے خالص پریمیم

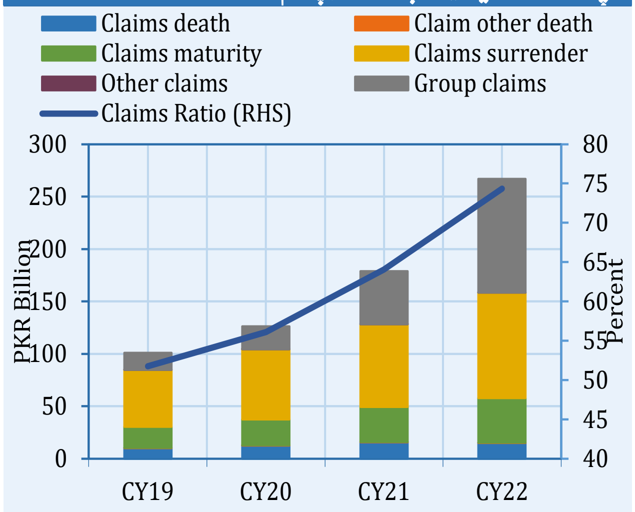

Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

چارٹ 6.3.8 : حیاتی بیمے کی آمدنی کے اجزائے ترکیبی

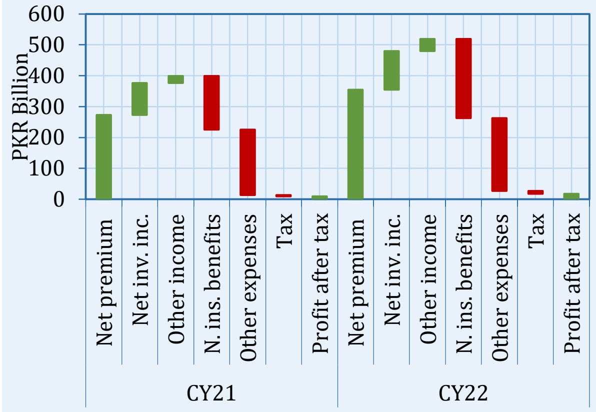

Source: Audited/ unaudited financial statements of insurers

تاہم ، سرمایہ کاری کی آمدنی کی وجہ سے حیاتی بیمے کے شعبے کا منافع بڑی حد تک بہتر ہوا ہے---

اگرچہ خالص پریمیم آمدنی میں اضافے کو دعووں کے اخراجات میں اضافے نے بے اثر کر دیا، تاہم، 2022ء میں سرمایہ کاری کی آمدنی میں اضافے نے حیاتی بیمہ شعبے کی نچلی سطح کو فروغ دیا(**چارٹ 6.3.8**)۔

چونکہ اس شعبے کا مستقل آمدنی کے لیے سرکاری تمسکات پر بلند انحصار ہے، اس لیے اسے شرح سود میں اضافے سے اسے بڑا فائدہ ہوا۔ 2022ء کے دوران سرکاری تمسکات پر آمدنی 135.3 ارب روپے تک پہنچ گئی (گذشتہ سال کی آمدنی سے 31.4 فیصد زیادہ)، جس نے سرمایہ کاری کی آمدنی میں مجموعی نمو کو بڑھایا۔ دوسری طرف، مالی اثاثوں کی مناسب مالیت کے نقصانات میں اضافہ ہوا، تاہم، اس کا مجموعی سرمایہ کاری کی آمدنی پر تھوڑا سا اثر پڑا، کیونکہ حیاتی بیمہ کاروں نے اپنی طویل مدتی نقطۂ نظر کی حکمت عملی کے مطابق عرصیت کی تکمیل تک سرمایہ کاری کا بڑا حصہ اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

چنانچہ، 2022ء میں حیاتی بیمہ شعبے کا قبل از ٹیکس منافع 27.4 ارب روپے تک پہنچ گیا (2021ء: 13.4 ارب روپے)، اور اثاثوں پر نفع اور ایکویٹی پر نفع کے نچلی سطح کے اظہاریوں میں نمایاں بہتری آئی۔

حیاتی بیمہ شعبے کے سرمائے اور سیالیت کی صورتحال سال بھر بہتر ہوئی---

زیر جائزہ سال میں آمدنی میں اضافے کے ساتھ سرمائے تا کُل اثاثہ تناسب میں بہتری آئی۔ موروثی پروڈکشن انورٹڈ سائیکل[154] اور حیاتی بیمہ کاروبار کے طویل مدتی تناظر کے ساتھ ساتھ تقریباً 70 فیصد اثاثوں کو خطرے مبرا سرکاری تمسکات میں لگانے کے تذویراتی فیصلے کے پس منظر میں، حیاتی بیمہ شعبے کو سیالیت کے محدود خطرے کے ہمراہ اثاثوں کی مالیت گھٹنے کے سبب ادائیگی قرض کی صلاحیت کے چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ (**جدول 6.3.3**)۔

فیملی تکافل کے[155] زمروں میں ڈی ٹی اوز کے مجموعی حصہ داروں میں اضافہ ہوا---

فیملی تکافل زمرے میں سات ونڈو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) کے ساتھ تین منسوب تکافل آپریٹرز (ڈی ٹی اوز) ہیں۔[156]

ڈی ٹی اوز حیاتی اور فیملی تکافل زمرے کے مشترکہ پریمیم اور حصے میں تقریباً 3.3 فیصد حصہ ڈالتے ہیں۔

2022ء میں ڈی ٹی اوز نے اپنی اساسِ سرمایہ 4.7 فیصد بڑھا کر 41.2 ارب روپے کر دی- اس کی نسبت فیملی تکافل اور حیاتی بیمہ زمرے میں مجموعی طور پر 14.2 فیصد اضافہ ہوا، جسے حیاتی بیمے کے سرکاری ادارے کی وجہ سے خوب تقویت ملی، تاہم اس کے پس منظر میں ہیلتھ بیمہ اسکیمیں ہیں۔

2022ء کے دوران ڈی ٹی اوز زمرے کا مجموعی حصہ 2.3 فیصد بڑھ کر 12.3 ارب روپے تک پہنچ گیا، اور خالص حصے کی آمدنی نے ہم آہنگ نمو درج کی۔ تفصیلی تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ انفرادی حصوں میں 0.3 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی ہے، خاص طور پر پہلے سال کے حصوں میں۔ مجموعی طور پر، اس زمرے کے مجموعی حصے کو گروپ حصے میں 0.5 ارب روپے کے اضافے سے مدد ملی۔

دوسری طرف، دستبرداری اور موت کے دعووں میں اضافے کی وجہ سے، 2022ء میں مجموعی دعوے 0.6 ارب روپے سے بڑھ کر 7.5 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

---

[154] پالیسی ہولڈر فوری پریمیم ادا کرتے ہیں، اور عام طور پر معاہدہ کی ادائیگی بیمہ کار کی طرف سے صرف اس صورت میں کی جاتی ہے جب اور جیسے کوئی ایسا واقعہ پیش آئے، جس کا بیمے میں احاطہ ہو۔

[155] یہ سیکشن صرف دو مکمل فیملی تکافل کمپنیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ حیاتی بیمہ کاروں کے ونڈو تکافل آپریٹرز (WTOs) سے متعلق معلومات کو حیاتی سیکشن کے تحت مجموعی طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔

[156] ایک ڈی ٹی او نے حال ہی میں فیملی تکافل زمرے میں داخل کیا ہے اور مالیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس باب میں شامل نہیں ہے۔

تاہم، 2022ء میں خالص سرمایہ کاری کی آمدنی بڑھنے کے طفیل 'شراکت داروں کے تکافل فنڈ' میں زرِ فاضل درج کیا گیا۔

جدول 6.3.3: حیاتی بیمہ کاروں کی کارکردگی کے اظہاریے

تفصیلات	2018ء	2019ء	2020ء	2020ء	2022ء
			فیصد		
دعووں کا تناسب	52.2	51.8	56.1	64.1	74.3
اخراجات کا تناسب	26.3	26.0	22.9	21.6	18.6
اثاثہ جات تا ایکویٹی	2.0	1.9	2.1	1.9	2.3
اثاثوں پر قبل از ٹیکس نفع	0.7	0.6	0.8	0.8	1.4

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

مستقبل کا منظر نامہ

آگے چل کر ، بیمہ شعبے کی کارکردگی ابھرتے ہوئے معاشی حالات ، جغرافیائی سیاسی پیشرفت اور فرموں کی دھچکے سہنے کی صلاحیت پر منحصر ہے ---

عالمی سطح پر، یہ توقع کی جاتی ہے کہ 2022ء کی بلند مہنگائی، جغرافیائی سیاسی دباؤ، قدرتی آفت اور مالی منڈیوں کے نقصانات کے ردعمل میں 2023ء کے دوران پریمیم کی شرح میں سختی آئے گی۔

بیمے کی عالمی پیشرفت بین الاقوامی نوبیمہ کاروں / بیمہ کاروں کی جانب سے پیش کردہ نوبیمہ کاروں کی شرحوں میں اضافے کا باعث بنے گی، جو شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے ساتھ، ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتوں میں بیمہ کاروں کے، خصوصاً غیر حیاتی کے بیمہ کاروں کے لیے، بیمہ اخراجات میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے، جن کے پاس بین الاقوامی نوبیمہ کاروں کے توسط سے نو بیمہ کاری کا وسیع بندوبست موجود ہے۔ نوبیمہ کار بلند پالیسی کی شرح کے ساتھ ساتھ سخت شرح سے توقع کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں بیمہ کاروں کی مالی کارکردگی پر اثر پڑے گا۔ 2023ء میں عالمی پریمیم حقیقی لحاظ سے (اوسط) 2.1 فیصد بڑھنے کی توقع ہے۔[157]

یہ دیکھتے ہوئے کہ غیر حیاتی بیمے کا تعلق معاشی نمو[158] اور تازہ ترین اعداد و شمار سے ہے جو یہ بتاتے ہیں کہ 2023ء میں پاکستان کی معیشت میں نمایاں سستی آجائے گی، اسی کے مطابق پاکستان میں غیر حیاتی پریمیم کی نمو کی رفتار کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم، اگر مہنگائی بلند رہتی ہے، تو شرح میں مزید سختی ہو سکتی ہے جس کے نتیجے میں غیر حیاتی پریمیم کے لیے غیر یقینی شرح نمو ہو سکتی ہے۔ مزید بر آں، بلند شرح سود کے پس منظر میں، غیر حیاتی بیمہ کار اپنے سرمایہ کاری کے جزدانوں کو دوبارہ ترتیب دینے پر بھی غور کر سکتے ہیں تاکہ نچلی سطح کے لیے راہ نکالی جا سکے۔

جدول 6.3.4: فیملی تکافل زمرے میں ڈی ٹی اوز کا شرکا تکافل فنڈ

	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
		ملین روپے	
حصے کے خالص محاصل	6,899.1	8,688.6	9,083.7
سرمایہ کاری آمدن	3,642.2	239.4	676.1
فاضل آمدنی	141.0	285.6	199.0
خالص آمدنی	**10,682.4**	**9,213.6**	**9,958.7**
خالص تکافل فائدہ	(5,212.9)	(6,774.0)	(7,639.3)
تکافل واجبات میں تبدیلی	(4,545.1)	(1,672.3)	(1,343.1)
دیگر اخراجات	(610.3)	(681.0)	(709.0)
زرِ فاضل / (خسارہ)	**314.0**	**86.3**	**267.3**

ماخذ: ڈی ٹی اوز کے غیر آڈٹ شدہ/ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

توقع ہے کہ حیاتی بیمے کے کاروباری ادارے، طویل مدتی تناظر میں، موجودہ معاشی دباؤ سے نسبتاً محفوظ رہیں گے ۔ اس شعبے کی نمو کا جزواً انحصار اب حکومت کے ہیلتھ بیمہ پروگراموں کے تسلسل پر ہے۔

[157] سوئس ری انسٹی ٹیوٹ - سگما نمبر 6 / 2022ء" اقتصادی دباؤ خطرے کی نو قیمت بندی کرتا ہے: عالمی اقتصادی اور بیمہ مارکیٹ منظر نامہ 24 / 2023ء" (https://www.swissre.com/institute/research/sigma-research/sigma-2022-06.html)

جینی، ایکس.، بربوزہ رائیر بورو، بی۔، اور ریڈ، ہی ایف ڈبلیو۔ (2019ء)۔ ایس خط سے آگے: انشورنس کا نفوذ، ادارہ جاتی معیار اور مالی مارکیٹ کی ترقی۔ ورلڈ بینک پالیسی ریسرچ ورکنگ پیپر، (8925)۔

تفصیلات کے لیے براہ کرم ملاحظہ کریں؛ http://documents.worldbank.org/curated/en/272881561663514250/Beyond-the-S-curve-Insurance-Penetration-Institutional-Quality-and-Financial-Market-Development

سیکشن ج: دیگر شعبوں کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

باب 7: کارپوریٹ سیکٹر

2022ء کے دوران اگرچہ میکرو اکنامک چیلنج ابھر رہے تھے تاہم دوسری طرف غیر مالی شعبے کی مجموعی مالی حیثیت مستحکم تھی۔ اس شعبے کی نفع یابی گذشتہ سال کی نسبت کم رہی کیونکہ خام مال کی لاگت اور مالی اخراجات بڑھ گئے تھے جنہوں نے فروخت میں ہونے والے اضافے کو بے اثر کر دیا جبکہ ٹیکس کے چارجز میں بھی اضافہ ہوا۔ سخت زری پالیسی اور معاشی حالات پر دباؤ نے کارپوریٹ شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو متاثر کیا۔ تاہم، بڑی فرمیں آسانی سے کام کرتی رہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتی رہیں۔ سود کی کوریج کا تناسب نمایاں کمی کے باوجود اطمینان بخش حد میں رہا، اور سیالیت اور ادائیگی قرض کے بحیثیت مجموعی اظہاریے مستحکم رہے۔ تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیمیکلز اور دوا سازی، اور پیٹرولیم کی تلاش کے شعبوں میں نمو ہوئی جبکہ ٹیکسٹائل، اشیا سازی اور گاڑیوں کے شعبوں کی فروخت میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ بڑی فرموں کی قدر اور امکانات کے بارے میں سرمایہ کاروں کا تاثر سال بھر جاری رہنے والی ملکی اور عالمی معاشی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ بدلتا رہا۔ مستقبل میں کارپوریٹ سیکٹر کا منظر نامہ آئندہ کے جغرافیائی و سیاسی حالات اور ملکی معاشی صورت حال پر منحصر ہے۔

مالی استحکام کے لیے غیرمالی کارپوریٹ سیکٹر کی کارکردگی اہم رہی---

بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان (پورٹ فولیو) کا 71.8 فیصد بڑی کارپوریٹ فرموں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا، معیشت میں مالی استحکام کے لیے بڑی فرموں کی کارکردگی اور صحت بہت اہمیت رکھتی ہے (**چارٹ 7.1**)۔ درج ذیل پیراگرافوں میں بڑی کارپوریٹ فرموں کی مالی کارکردگی اور حالت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کارپوریٹ شعبے کی عمومی مالی حالت 2022ء میں مستحکم رہی، حالانکہ ہمت آزما میکرو اکنامک ماحول کے درمیان کارکردگی کے اہم اظہاریوں نے سست روی کی علامات دکھائیں---

2022ء کے دوران غیر مالی کارپوریٹ شعبے کے لیے کاروباری ماحول میں بگاڑ کی علامات نمایاں رہیں کیونکہ میکرو اکنامک دشواریاں جو 2021ء میں پیدا ہونا شروع ہوئی تھیں، اس سال مزید شدت اختیار کر گئیں۔ ان چیلنجوں کو متعدد عالمی اور ملکی تبدیلیوں نے مزید پیچیدہ کر دیا، جن میں روس-یوکرین جنگ، ملک میں سیاسی عدم استحکام، ملک میں غیر معمولی سیلاب، اور ترقی یافتہ ملکوں کی طرف سے زری پالیسی سخت کرنا شامل ہیں (**باب 1 دیکھیے**)۔ معاشی عدم توازن اور معاشی استحکام کو لاحق خطرات کم کرنے کے لیے مالیاتی، زری اور میکرو پروڈنشل پالیسی کے شعبوں میں جو اقدامات متعارف کرائے گئے انہوں نے بھی معیشت میں کاروباری سرگرمیاں سست کر دیں۔

چنانچہ 2022ء کی دوسری ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اظہاریے میں نمو نمایاں طور پر گری، اور 2022ء کی اوسط نمو گزشتہ سال کی نسبت خاصی کم رہی۔ مزید برآں، کاروباری اعتماد کا اشاریہ مسلسل گرتا رہا اور نشانیے (بینچ مارک) سے نیچے رہا، جو پیداوار اور اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کے بارے میں کاروباری شعبے کی کمزور توقعات کی عکاسی کرتا ہے۔

چارٹ 7.1: دسمبر 2022ء کے آخر میں ملکی قرضوں کی زمرہ وار تقسیم

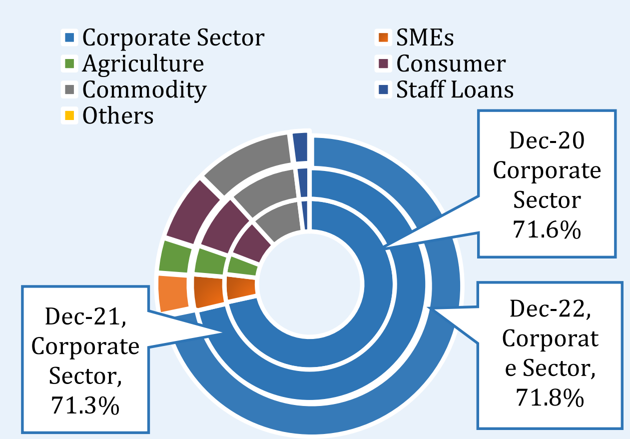

Source: SBP

ان چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے کارپوریٹ شعبے کی مالی کارکردگی کے کچھ اہم اظہاریوں نے 2022ء کے دوران سست روی کے آثار دکھائے۔ آخری نتیجے میں (بعد از ٹیکس منافع) گذشتہ سال سے 12.8 فیصد کم رہا جس کی وجہ قرض کی واپسی کے اخراجات اور ٹیکس چارجز میں اضافہ ہے تاہم، یہ شعبہ مجموعی طور پر مستحکم رہا اور اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرتا رہا۔ ممکنہ طور پر 2021ء کے دوران مضبوط آپریٹنگ کارکردگی نے اس شعبے کے مالی کشن اور لچک کو سہارا دیا۔

موجودہ اثاثوں میں زبردست اضافے کی وجہ سے 2022ء کے دوران کارپوریٹ شعبے کے اثاثوں میں اضافہ ہوا---

سرفہرست 100 منتخب فرموں نے 2022ء کے اختتام تک اپنے اثاثہ جات میں 17.0 فیصد (سال بسال) نمایاں نمو حاصل کی، جبکہ 2021ء میں یہ 13.2 فیصد تھی (**جدول 7.1**)۔ بلند مہنگائی کے تناظر میں انوینٹری اور دیگر خام مال کی بڑھتی

ہوئی لاگت اور طویل مدتی اثاثوں جیسے پراپرٹی، کارخانوں اور آلات میں سرمایہ کاری کو اس نمو کی وجہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

موجودہ اثاثوں کی توسیع کو مالیات فراہم کرنے کے لیے فرموں نے قلیل مدتی قرضے لینے اور نقد بہاؤ کے موثر انتظام پر انحصار کیا۔ نیز، فرموں کے بڑھتے ہوئے سرمایہ جاتی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے طویل مدتی قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔ طویل مدتی قرضوں میں اس نمو کو اشیائے سرمایہ میں طویل مدتی سرمایہ کاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیموں نے بھی بڑھایا جن میں ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف شامل ہیں۔

بحیثیت مجموعی 2022ء میں ان سرفہرست 100 منتخب فرموں کے اثاثوں میں مضبوط نمو دراصل اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ مارکیٹ کے بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ ہونے اور مستقبل میں ترقی کے لیے اسٹریٹجک سرمایہ کاری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مزید برآں، فرموں نے سمجھداری سے فنڈنگ کی حکمت عملی چلائی۔ انہوں نے طویل مدتی اثاثے بڑھانے کے لیے طویل مدتی فنڈنگ (یعنی سرمایہ + طویل مدتی قرض گیری) کے ساتھ مالی اعانت جاری رکھی اور کئی برسوں کے دوران ان کا موجودہ تناسب مستحکم رہا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرموں نے طویل مدتی اثاثوں کی مالیات کے لیے قلیل مدتی قرضے پر انحصار نہیں کیا۔

فروخت کی لاگت بڑھنے ، مالکاری اخراجات ، اور ٹیکس چارجز میں اضافے نے فروخت میں امید افزا نمو کو زائل کردیا جس سے آمدنی میں کمی واقع ہوئی ---

منتخب فرموں کا 2022ء کی چوتھی سہ ماہی کا بعد از ٹیکس منافع گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 12.8 فیصد کم رہا جبکہ 2021ء کی چوتھی سہ ماہی کے منافع میں سال بسال 32.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ کارپوریٹ شعبے نے اثاثوں کے ٹرن اوور تناسب کے لحاظ سے فروخت اور عملی کارکردگی میں متاثر کن نمو دکھائی، تاہم قبل از ٹیکس منافع گذشتہ سال سے 7.7 فیصد کم رہا جس کی وجہ فروخت کی لاگت میں طاقتور اضافہ اور مالکاری اخراجات میں نمایاں اضافے کے سبب ٹیکسیشن چارجز کا بڑھ جانا ہے۔ ٹیکسیشن چارجز میں نمایاں اضافے نے بعد از ٹیکس منافع کو مزید کم کر دیا، نتیجتاً ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں 16.1 فیصد تک گر گیا جو 2021ء کی چوتھی سہ ماہی میں 20.6 فیصد تھا۔

"ڈیوپونٹ" کے تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ایکویٹی پر منافع کی کمی کا دباؤ دراصل دورانِ سال ٹیکس کی شرحوں اور خام مال اور مالکاری اخراجات میں اضافے سے آیا۔ دوسری طرف، اثاثوں کے موثر استعمال کے ساتھ ساتھ لیوراجیہ (leverage) میں اضافے نے ایکویٹی پر منافع (**جدول 7.2**) کو سہارا دیا۔

سیالیت کے اظہاریے مستحکم رہے...

قلیل مدتی قرضوں پر بہت زیادہ انحصار کے باوجود کارپوریٹ شعبہ سیالیت کی مستحکم سطح برقرار رکھنے میں کامیاب رہا، جیسا کہ اس کے موجودہ تناسب (**چارٹ 7.2**) سے ظاہر ہے۔ اس کے حصول کے لیے انوینٹری میں اضافے اور قلیل مدتی واجبات میں اضافے کے ساتھ قلیل مدتی سرمایہ کاری سے مدد لی گئی۔ ناساز گار معاشی سرگرمیوں کے دوران موجودہ تناسب کو مستحکم سطح پر برقرار رکھنے کی صلاحیت نقد بہاؤ کے موثر انتظام کا ثبوت ہے، جو کارپوریٹ شعبے کی مالی پوزیشن کو سہارا دے سکتی ہے۔

تاہم ، ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے زری سختی کے نتیجے میں مالی لاگت بڑھنے سے دباؤ میں آئے ---

کارپوریٹ شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت سودی کوریج کے تناسب کے لحاظ سے تیزی سے معکوس ہوگئی کیونکہ منتخب فرموں کا تناسب جو 2021ء میں 9.5 گنا تھا، کم ہو کر 2022ء کے آخر میں 5.3 گنا رہ گیا (**چارٹ 7.2**)۔ اگرچہ سود اور ٹیکس سے پہلے کی آمدنی مستحکم رہی، تاہم سود کی شرحوں میں نمایاں اضافہ کے باعث مالکاری کی لاگت تقریباً دگنی ہوگئی۔ سودی کوریج کا تناسب بلند شرح سود کے ماحول میں بھی مناسب حد کے اندر ہے۔

چارٹ 7.2: کلیدی مالی اظہاریے- قرضہ واپسی کی استعداد اور سیالیت

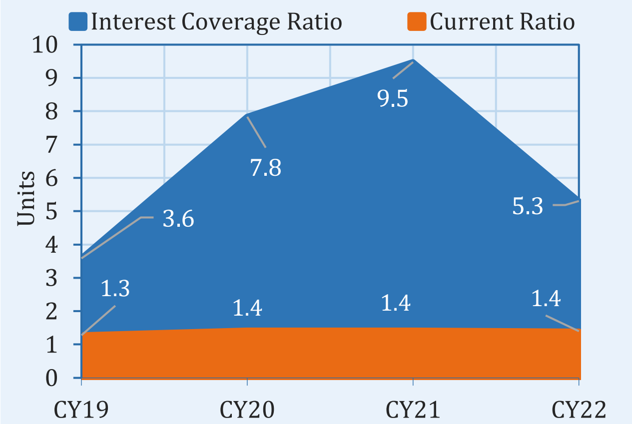

Source: SBP

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں میں معمولی سست روی آئی ، تاہم مجموعی صلاحیت مستحکم ہے ---

منتخب فرموں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں کا موازنہ ان کی 2021ء کی سطح سے کیا جائے تو کمزوری کی کچھ علامات دکھائی دیتی ہیں۔ مالی لیوراجیہ میں قدرے اضافہ ہوا کیونکہ اثاثوں میں حصص یافتگان کی ایکویٹی کا تناسب قدرے کم ہو کر آخر 2022ء تک 44.8 فیصد رہ گیا (2021ء میں 46.8 فیصد) (**چارٹ 7.3**)۔ نیز، قرض اور ایکویٹی اور قرض اور سرمائے کے باہمی تناسبات میں قدرے اضافہ ہوا۔

جدول 7.1: پی ایس ایکس کی فہرستی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کی جھلکیاں اور تناسب کا تجزیہ

	سہ 4 2020ء	سہ 1 2021ء	سہ 3 2021ء	سہ 4 2021ء	سہ 1 202ء	سہ 3 2022ء	سہ 4 2022ء	سال بسال نمو
	ارب پاکستانی روپے							فیصد
بیلنس شیٹ								
غیر جاری اثاثے	3,767	3,763	3,748	3,824	3,915	4,344	4,369	14.2
جاری اثاثے	4,034	4,262	4,699	5,007	5,401	6,146	5,963	19.1
مجموعی اثاثے	7,802	8,025	8,446	8,831	9,316	10,491	10,332	17.0
حصص یافتگان کی ایکویٹی	3,621	3,726	4,005	4,131	4,304	4,593	4,624	11.9
غیر جاری واجبات	1,341	1,303	1,162	1,186	1,220	1,457	1,432	20.7
جاری واجبات	2,840	2,996	3,280	3,513	3,791	4,441	4,276	21.7
مجموعی ایکویٹی اور واجبات	7,802	8,025	8,446	8,831	9,316	10,491	10,332	17.0
آمدنی کا گوشوارہ								
فروخت	1,565	1,650	2,085	2,272	2,401	2,933	2,790	22.8
فروخت کی لاگت	1,261	1,302	1,708	1,840	1,942	2,493	2,384	29.6
مجموعی منافع/(خسارہ)	303	348	377	432	459	441	406	(6.0)
عمومی، انتظامی اور دیگر اخراجات	114	119	130	150	136	168	142	(5.4)
دیگر آمدنی/(خسارہ)	54	44	66	45	74	89	69	52.8
ای بی آئی ٹی	244	273	313	327	397	361	332	1.7
مالی اخراجات	31	31	31	34	41	72	63	81.9
قبل از ٹیکس منافع/(خسارہ)	213	242	281	292	356	289	270	(7.7)
ٹیکس اخراجات	52	63	76	79	96	105	84	6.1
بعد از ٹیکس منافع/(خسارہ)	161	178	205	213	260	184	186	(12.8)
مالی تناسبات								
مجموعی منافع کا مارجن (فیصد)	19.4	21.1	18.1	19.0	19.1	15.0	14.6	
خالص منافع کا مارجن (فیصد)	10.3	10.8	9.8	9.4	10.8	6.3	6.7	
ایکویٹی پر منافع (فیصد)	17.7	19.1	20.5	20.6	24.2	16.0	16.1	
اثاثوں پر منافع (فیصد)	8.2	8.9	9.7	9.7	11.2	7.0	7.2	
جاری تناسب (یونٹس)	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
اثاثوں کا ٹرن اوور	80.2	82.2	98.7	102.9	103.1	111.8	108.0	
مجموعی اثاثوں میں ایل ٹی کیپٹل (فیصد)	63.6	62.7	61.2	60.2	59.3	57.7	58.6	
قرضہ ایکویٹی کا تناسب (یونٹس)	1.2	1.2	1.1	1.1	1.2	1.3	1.2	
سودی کوریج تناسب (یونٹس)	7.8	8.8	10.0	9.5	9.7	5.0	5.3	

ماخذ: اسٹیٹ بینک

دوسری طرف، کارپوریٹ شعبہ مناسب آپریٹنگ کارکردگی اور اپنی مالی ذمہ داریاں پورا کرنے کے لائق آمدنی حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ تاہم، فرموں کے لیے یہ ضروری ہے کہ دباؤ والے میکرو اکنامک حالات کے پیش نظر اپنے آپریٹنگز اور ادائیگی قرض کی صلاحیت پر مستعدی سے نظر رکھیں۔

کے ایس ای 100 انڈیکس مارکیٹ کے ملے جلے احساسات کے ساتھ 2021ء کی سطح سے نیچے بند ہوا---

کارپوریٹ سیکٹر کی موجودہ کارکردگی اور مستقبل کے امکانات دونوں لحاظ سے اس کے بارے میں مارکیٹ کے احساسات کا ایک اہم اظہار یہ کے ایس ای 100 انڈیکس ہے۔ 2022ء میں یہ انڈیکس 40,420 پوائنٹس پر بند ہوا جو پچھلے سال کی نسبت 9.4 فیصد

چارٹ 7.3: کلیدی مالی اظہاریے-نفع یابی، کُل اثاثوں میں سرمایہ اور آپریشنل کارکردگی

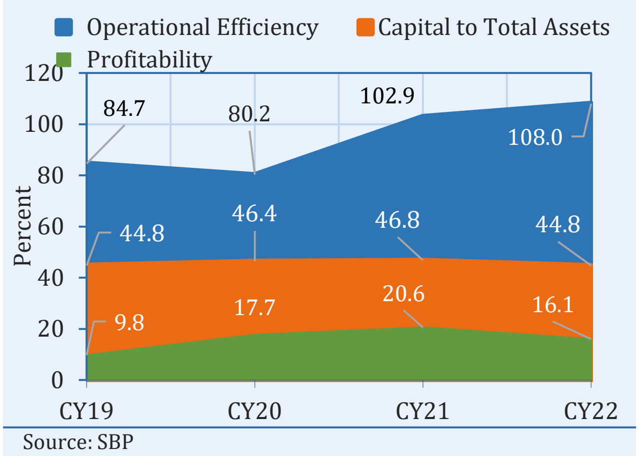

Source: SBP

پست سطح ہے۔ شعبہ جاتی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ سوائے دو شعبوں کے، باقی تمام شعبوں نے انڈیکس کی کمی میں اپنا کردار ادا کیا(**چارٹ 7.4**)۔[159]

سال کے دوران کے ایس ای 100 انڈیکس میں اتار چڑھاؤ مختلف عوامل کی وجہ سے زیادہ رہا۔ ان عوامل میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، بلند مہنگائی، کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ، زری سختی، سیاسی حرکیات، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی پر غیر یقینی صورت حال، اور نومبر 2021ء میں ہونے والی پیش رفت شامل ہے جس میں مورگن اسٹینلے کیپیٹل انٹرنیشنل(ایم ایس سی آئی)نے پی ایس ایکس کی نئی درجہ بندی ابھرتی ہوئی مارکیٹ سے بدل کر فرنٹیئر مارکیٹ انڈیکس کر دی۔ یہ مسائل سرمایہ کاروں میں بے یقینی کا باعث بنے، جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے اپنی سرمایہ کاری کو معینہ آمدنی والے اثاثوں کی طرف منتقل کر دیا۔

ٹیکسٹائل سیکٹرکی فروخت کم لیکن برآمدی فروخت بہترہوئی ---

ٹیکسٹائل سیکٹر بینکوں سے قرض لینے والا بدستور سب سے بڑا شعبہ اور پاکستان کی معیشت میں اہم شراکت دار ہے۔ پچھلے سال ٹیکسٹائل سیکٹر نے وبا کے موثر انتظام اور معاون حکومتی پالیسیوں کی مدد سے اپنی کارکردگی میں نمایاں بہتری دکھائی تاہم، 2022ء کے دوران یہ شعبہ بڑھتے ہوئے میکرو اکنامک چیلنجوں اور 2022ء کے دوران سیلاب سے نقصانات کے سبب اپنی نمو کی رفتار برقرار نہیں رکھ سکا۔[160]

ٹیکسٹائل شعبے کی منتخب فرموں کی فروخت میں گذشتہ سال کے 48.5 فیصد اضافے کی نسبت 2022ء کے دوران 5.2 فیصد (سال بسال) کی واقع ہوئی۔ فروخت میں پست کارکردگی کا اثر شعبے کے مجموعی منافع پر پڑا جس میں 81.6 فیصد (سال بسال) کی واقع ہوئی۔ کم ہوتے منافع کے ساتھ ادائیگی قرض کی صلاحیت (سودی کوریج کا تناسب) بھی گر گئی جو 2021ء کے آخر میں 6.0 گنا تھی، 2022ء میں 1.9 گنا رہ گئی۔ بینکوں سے قرض لینے والا سرفہرست شعبہ ہونے کے سبب ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی مالی استحکام کے لیے بھی اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ 2022ء کے آخر تک ٹیکسٹائل شعبے کو بینکوں کے قرضوں کا متعدی تناسب گزشتہ سال کے 8.7 فیصد سے گھٹ کر 8.1 فیصد رہ گیا(**چارٹ 7.5**)۔

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں نمایاں بحالی آئی کیونکہ ٹیکسٹائل کے وساطتی شعبوں (سوتی کپڑا اور دھاگہ) کی عالمی طلب تیزی سے بڑھی۔ پاکستانی روپے کی قدر گرنے کی وجہ سے برآمدی قیمت کے اثرات بھی پڑے، نیز ٹیکسٹائل صنعت کی استعداد بڑھنے کی وجہ سے بھی زیادہ برآمدی مقدار بھیجی گئی۔ اس میں جزوی طور پر ساز گار سرکاری پالیسیوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی معینہ سرمایہ کاری کی رعایتی نوماکاری اسکیموں ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف کا تعاون بھی حاصل رہا۔[161] تاہم ایل ٹی ایف ایف اور برآمدی نوماکاری اسکیم کی رعایتی نشانیہ شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کرنے کا فیصلہ ان کی عملی کارکردگی پر دباؤ ڈال سکتا ہے خاص طور پر جب برآمدات پر پہلے ہی سکڑاؤ کا دباؤ ہو۔

چارٹ 7.4: 2022ء کے دوران کے ایس ای 100 اشاریہ

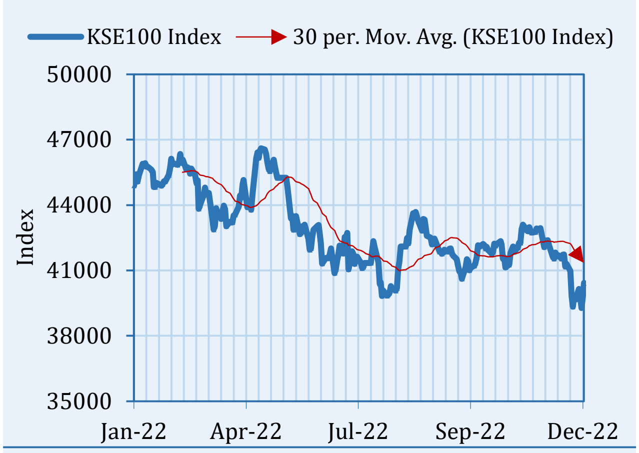

Source: PSX and SBP

بجلی کا شعبہ بڑھتے ہوئے گردشی قرضوں کا بدستور سامنا کرتا رہا ---

اس تجزیہ کے لیے جن فرموں کا انتخاب کیا گیا ہے ان میں اثاثوں کے لحاظ سے بجلی کا شعبہ حاوی ہے۔ اس شعبے میں بجلی کے پیداکار اور ایکسپلوریشن کمپنیاں شامل ہیں (**چارٹ 7.6**)۔ مزید برآں، بجلی کا شعبہ بینکوں کے قرضوں کا دوسرا سب سے بڑا صارف ہے، جو صرف ٹیکسٹائل شعبے سے پیچھے ہے۔ خردہ قیمتوں میں اضافے اور انوینٹری بڑھنے کی وجہ سے یہ شعبہ زیادہ منافع حاصل کرنے کے قابل تھا۔ اس کے باوجود بڑھتے ہوئے گردشی

[159] چینی اور مصنوعی اشیا کے شعبے نے 2022ء کے دوران اچھا منافع حاصل کیا۔

[160] پاکستان کی معیشت کی کیفیت-دوسری سہ ماہی رپورٹ، 2021-2022ء۔

[161] پاکستان کی معیشت کی کیفیت-پہلی سہ ماہی رپورٹ، 22-2021ء۔

چارٹ 7.5الف: غیر فعال قرضوں کا تناسب بلحاظ شعبہ

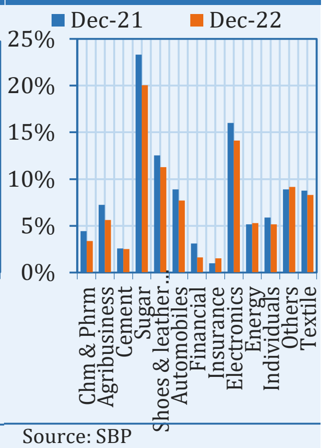

چارٹ 7.5ب: بینک قرضوں میں حصہ بلحاظ شعبہ

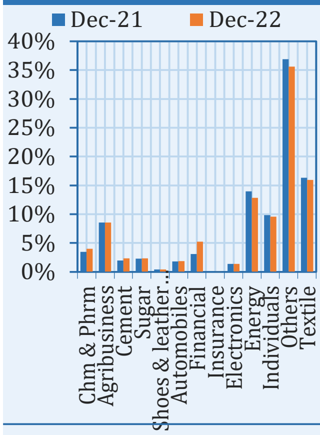

Source: SBP

قرضے کا مسئلہ برقرار رہا، جون 2022ء کے آخر تک گردشی قرضہ 2.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔[162]

گردشی قرضوں کی بڑھتی ہوئی اور مسلسل بلند سطح نے اس شعبے پر رقوم کے بہاؤ کا نمایاں دباؤ ڈالا جس سے ایک تو اس کی سیالیت پر دباؤ پڑا، اور دوسرے قرض گیری پر مالکاری لاگت بڑھنے سے عملی کارکردگی پر بھی بوجھ پڑا۔ پھنسی ہوئی وصولیوں سے پیدا ہونے والے رقوم کے خلا کو پُر کرنے کے لیے یہ قرضے لیے گئے تھے۔

پیٹرولیم شعبے کی کارکردگی ملی جلی رہی جس میں تیل کی تلاش اور مارکیٹنگ کمپنیوں کی منفرد حرکیات کارفرما ہے ---

پیٹرولیم شعبہ تیل اور گیس کی تلاش اور مارکیٹنگ کرنے والی فرموں پر مشتمل ہے۔ جہاں تک تیل تلاش کرنے والی کمپنیوں کا تعلق ہے تو تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور شرح مبادلہ میں کمی نے اس شعبے کی فروخت بڑھادی۔ تلاش کی سرگرمیوں میں زیادہ سرمایہ کاری گیس / کنڈینسیٹ کے نئے ذخائر کی دریافت کا باعث بنی جو اس شعبے کی مستقبل کی

جدول 7.2: ڈوپونٹ کا تفصیلی تجزیہ

	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
ٹیکس برقراری کی شرح (الف)	0.62	0.76	0.73	0.69
سود کا بوجھ (ب)	0.72	0.87	0.89	0.81
منافع کا آپریٹنگ مارجن (ج)	0.12	0.16	0.14	0.12
اثاثوں کی کارکردگی (د)	0.85	0.80	1.03	1.08
مالی لیوراجیہ (ہ)	2.23	2.15	2.14	2.23
ایکویٹی پر فیصد منافع (الفxبxجxد.)	**9.77**	**17.73**	**20.64**	**16.07**

ماخذ: اسٹیٹ بینک

[162] نیپرا-اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ، 2022ء۔

[163] ماری پیٹرولیم کمپنی لمیٹڈ- پریس ریلیز مورخہ 2022-06-01۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے /https://mpcl.com.pk/discoveries

چارٹ 7.6: 2022ء میں 100 منتخب فرموں کے مجموعی اثاثوں میں حصہ

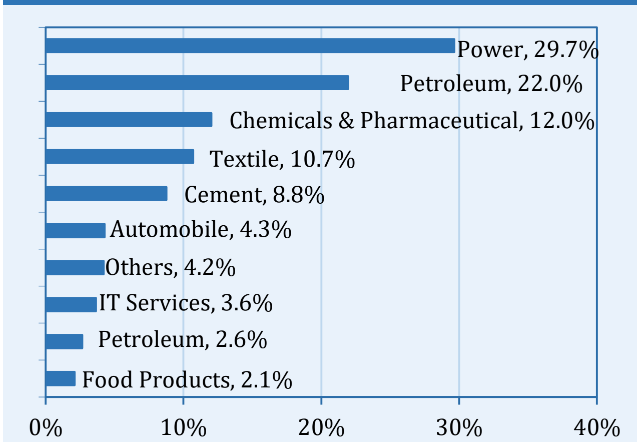

Source: PSX

آمدنی کے لیے اچھا ہے[163]۔ گیس کی بہ وزن اوسط لاگت (weighted average cost of gas) کا نفاذ بھی ایک اہم پیشرفت تھی، کیونکہ اس سے گردشی قرضے کے مسئلے کو دور کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ مستقل مسئلہ اس شعبے کے لیے سیالیت کی رکاوٹوں کا سبب بنتا رہا ہے۔

تیل اور گیس کی مارکیٹنگ کمپنیوں کے سلسلے میں روس اور یوکرین کے بڑھتے ہوئے تنازع نے عالمی رسدی زنجیر (سپلائی چین) میں خلل ڈالا اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنا۔ چنانچہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی بڑھنے اور کم ہونے کے وقفے آتے رہے اور ان کے نتیجے میں توانائی کی قیمتوں میں بھی اتار چڑھاؤ آتا رہا جس سے اس شعبے کو انوینٹری کے ممکنہ نقصانات ہوئے۔

اندرونِ ملک شرح مبادلہ میں کمی اور بڑے پیمانے پر سیلاب کی وجہ سے گاڑیوں کی فروخت میں کمی آئی اور مہنگائی کے دباؤ نے پیٹرولیم مصنوعات کی طلب کو متاثر کیا، جبکہ زری پالیسی میں سختی نے مالی لاگت کو بڑھادیا۔

مجموعی طلب گرنے سے سیمنٹ کے شعبے کی کارکردگی ماند رہی ---

سیمنٹ کے شعبے نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھنے کے لیے کوششیں کیں کیونکہ 2022ء کے دوران ملکی فروخت میں 15.1 فیصد (سال بسال) کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 0.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔[164] مقامی مارکیٹ میں سیمنٹ ساز اداروں کو خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت (بنیادی طور پر کوئلہ)، شرح مبادلہ میں کمی، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے کم اخراجات، اور مالکاری کی زیادہ لاگت کی صورت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

[164] ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچرز ایسوسی ایشن۔

دوسری طرف سیمنٹ کی برآمدات کو ایک بڑے دھچکے کا سامنا کرنا پڑا، 2022ء کے دوران فروخت میں 49.0 فیصد (سال بسال) کمی ہوئی۔ اس کی وجہ روڑی (کلنکر) کی برآمدات میں کمی، بحری باربرداری لاگت میں تیزی سے اضافہ اور افغانستان میں تعمیراتی سرگرمیوں میں رکاوٹ کی وجہ سے اس کو برآمدات میں کمی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

گاڑیوں کے شعبے کو نمایاں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔

پاکستان میں گاڑیوں کی صنعت درآمد شدہ انجنوں اور پرزوں کے ساتھ ساتھ فاضل پرزوں اور دیگر لوازمات کی درآمد پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ تاہم 2022ء میں اس شعبے کو مایوس کن کارکردگی کا سامنا کرنا پڑا، فروخت میں 18.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔[165] کرنٹ اکاؤنٹ خسارے سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کے ساتھ ساتھ مالیاتی، زری اور میکرو پروڈینشل پالیسی کے دائروں میں استحکام کے اقدامات کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ان اقدامات سے درآمدات سکڑ گئیں اور اس شعبے کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کیا۔ اس طرح اس شعبے میں کٹوتیوں (deletion) کو بڑھانے کی ضرورت بھی اجاگر ہوئی جو بیرونی کھاتے پر کسی دباؤ کی صورت میں اس کے آپریشنز کی پائیداری اور لچک میں بھی معاون ثابت ہوگی۔

اگرچہ فروخت کے حجم میں کمی 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران معمولی تھی، تاہم دوسری ششماہی میں 44.3 فیصد کی نمایاں کمی دیکھی گئی۔ اس کی ایک بڑی وجہ حکومت پاکستان کی طرف سے مکمل ساختہ یونٹ پر درآمدی پابندی عائد کرنا تھی تاکہ درآمدی بل کم کیا جاسکے اور بیرونی کھاتوں پر دباؤ کم کیا جاسکے نیز امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی پیرٹی حاصل کی جاسکے۔[166] اس کے علاوہ الگ الگ پرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) یونٹوں پر بھی درآمدی پابندیاں عائد کی گئیں، جس سے پلانٹ بند ہوگئے اور ترسیل کا وقت مؤخر ہوتا گیا۔

غیر یقینی معاشی حالات کے پیش نظر گاڑیوں کے اسمبلرز نے پیشگی بکنگ بند کردی اور متفرق اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کئی بار قیمتوں میں اضافے کا بھی اعلان کیا۔ صارفین پر قیمت کے ان اثرات نے طلب کو بری طرح متاثر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میکرو پروڈینشل اقدامات کی وجہ سے 2022ء کے دوران گاڑیوں کے قرضوں میں بھی کمی واقع ہوئی (**چارٹ 7.7**)۔

چارٹ 7.7: گاڑیوں کے لیے قرضے اور ان کی شرح نمو

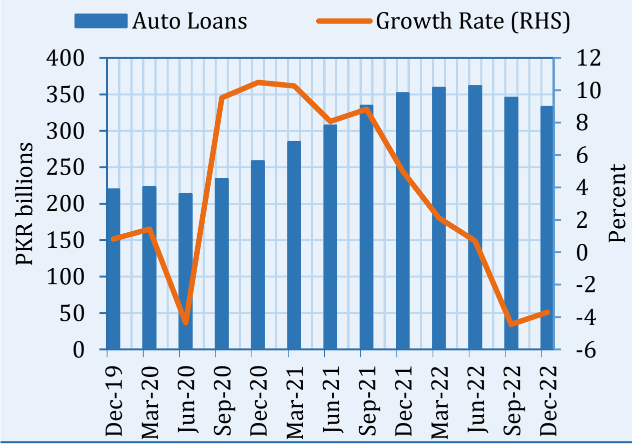

Source: SBP

سرمایہ کاروں کے احساسات اور آپریٹنگ کارکردگی معکوس ہونے کی وجہ سے فرموں کی مارکیٹ سرمایت میں کمی واقع ہوئی اور نتیجتاً معینہ اظہاریوں کی اوسط امکانیت میں اضافہ ہوا ، تاہم وہ قابلِ انتظام حد میں رہے۔۔۔

ڈیفالٹ کا ایک سالہ بہ وزن اوسط امکان یا اوسط پی ڈی (probability of default) 2022ء میں مزید بگڑ کر 0.6 فیصد ہوگیا جو 2021ء میں 0.36 فیصد تھا (**چارٹ 7.8**)۔ 2022ء[167] کی پہلی ششماہی کے دوران آخر جون 2022ء تک یہ ایک سالہ امکان قدرے بڑھ کر 0.45 فیصد تک پہنچ گیا۔ نتیجتاً میکرو اکنامک چیلنجوں کی وجہ سے فرموں کی آپریٹنگ کارکردگی منفی طور پر متاثر ہوئی جس نے سرمایہ کاروں کے احساسات کو بھی متاثر کیا۔ سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی کی وجہ سے اتار چڑھاؤ بڑھ گیا اور اسٹاک کے نرخوں میں کمی ہوئی جس سے فہرستی فرموں کی ایکویٹی کی مارکیٹ ویلیو گری اور اس طرح اوسط پی ڈی میں اضافہ ہوا۔

مارکیٹ کے احساسات 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں بہتر ہوئے کیونکہ آئی ایم ایف نے پاکستان کے لیے ای ایف ایف کے تحت اپنا ساتواں اور آٹھواں مشترکہ جائزہ مکمل کیا اور منفی بیرونی حالات کو کم کرنے کے لیے 1.1 ارب ڈالر کی قسط جاری کی۔[168] تاہم، 2022ء کے اختتام تک سرمایہ کاروں کے احساسات میں تبدیلی کی وجہ سے اوسط پی ڈی میں ایک بار پھر تیزی سے الٹ پھیر آیا جس کا سبب سیاسی عدم استحکام، میکرو اکنامک عدم توازن کا پھر سے ابھرنا، اور نتیجتاً استحکام کے اضافی اقدامات مثلاً سخت زری پالیسی اور ایل سی پابندیاں تھا۔

---

[165] ڈیٹا کا ماخذ پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن ہے۔

[166] ماخذ: SRO 598(I)/2022، وزارت تجارت۔

[167] پی ڈی (ایک سالہ پی ڈی) فرموں کے خطرہ قرض اور قلیل مدتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صلاحیت ظاہر کرتا ہے۔ پی ڈی کا تخمینہ مرٹن ماڈل کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے، جو پہلے سے طے شدہ امکان کی پیائش کے لیے اسٹاک کی قیمتوں میں ایکویٹی اور اتار چڑھاؤ کی قدر کو استعمال کرتا ہے۔

[168] عالمی مالیاتی فنڈ۔ (2022ء)۔ آئی ایم ایف اسٹاف کنٹری رپورٹس۔ کنٹری رپورٹ نمبر 288/2022۔ واشنگٹن ، اپریل۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں
https://www.imf.org/en/Publications/CR/Issues/2022/09/01/Pakistan-Seventh-and-Eighth-Reviews-of-the-Extended-Arrangement-under-the-Extended-Fund-522800

چارٹ 7.8: کارپوریٹ شعبے کی ایک سالہ پی ڈی کا بہ وزن اوسط

Source: Bloomberg, SBP

اگرچہ سال بھر میں اوسط پی ڈی اُس سطح کے قریب پہنچ گیا جو وبا کے ابتدائی دور میں تھی تاہم اس کی سطح اب بھی تسلی بخش حد کے اندر ہیں اور وہ قرض گاروں (lenders) کے لیے کوئی خاص خطرہ نہیں کیونکہ فرموں کو مستحکم آمدنی ہو رہی ہے اور ان کی آمدنی بلحاظ قیمت (پی/ای) اب بھی پرکشش ہے، چنانچہ حصص کے نرخوں میں اضافے کے امکانات موجود ہیں۔

تاہم ، بینکوں کی صفِ اول کی قرض گیر فرموں نے مضبوط مالی حیثیت اور کارکردگی کا مظاہرہ کیا ۔۔۔

چونکہ کسی بینک کا مالی استحکام اس کی بڑی قرض گیر فرموں کی کارکردگی سے نمایاں طور پر متاثر ہوتا ہے اور ان میں سے کچھ فرمیں اور ان کے کاروباری گروپ پورے بینکاری شعبے کے لیے نظامی اہمیت رکھتے ہیں، اس لیے بینکوں کے صفِ اول کے 30 قرض گیر گروپوں (مع ان کی 231 فرموں کے) کا تجزیہ کیا گیا۔ بینکوں اور مالی اداروں کے مشترکہ قرضہ جزدان کا تقریباً 21.3 فیصد ان شناخت شدہ فرموں کے مشترکہ قرضوں پر مشتمل ہے۔

صفِ اول کے قرض گیر گروپوں نے 2022ء میں مستحکم مالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور ادائیگی قرض کی بدستور مناسب صلاحیت دکھائی۔ مزید برآں، بینک بھی بہتر درجہ بندی والی فرموں کو عمومی طور پر ترجیح دیتے رہے۔ (**باکس 7.1**)۔

قرضہ جاتی درجہ بندی کے لحاظ سے بڑی فرموں کی ساکھ نے بھی قرض واپسی کی مستحکم صلاحیت اور لچک ظاہر کی ۔۔۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ پاکستان میں فرمیں بازارِ سرمایہ سے رقوم لینے کے بجائے بینک ماکاری پر زیادہ انحصار کرتی ہیں جس کی وجہ بازارِ سرمایہ میں پائے جانے والے متعدد ساختی مسائل

چارٹ 7.9: 2020ء تا 2022ء کمپنیوں کی طویل مدتی درجہ بندی

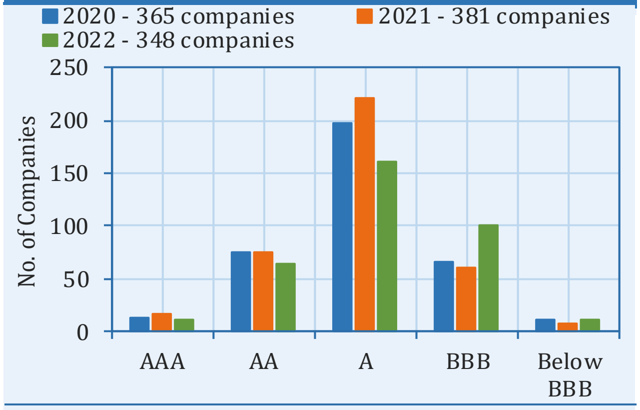

Source: PACRA

ہیں۔ قرضہ جاتی درجہ بندی کسی فرم کے لیے عوامی پیشکش کے ذریعے بازارِ سرمایہ کے وثیقہ جات جاری کرنے کے بنیادی تقاضوں میں سے ایک ہے، کیونکہ اسے فرم کی قرضہ جاتی ساکھ کی ایک علامت سمجھا جاتا ہے۔[169]

2022ء کے آخر تک ایس ای سی پی میں تقریباً 183,744 کمپنیاں رجسٹرڈ تھیں۔ ان پبلک لمیٹڈ کمپنیوں میں 531 پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج تھیں[170]۔

فرموں کی طویل مدتی قرضہ جاتی درجہ بندی کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ عام طور پر فرموں کی قرضہ جاتی ساکھ مستحکم رہی کیونکہ بیشتر فرمیں سرمایہ کاری کی درجہ بندی کی اطمینان بخش حدود میں تھیں۔ زیادہ تر یعنی 46.3 فیصد کمپنیوں کا 'اے' درجہ تھا۔ اس کے بعد 'بی بی بی' اور 'اے اے' درجے والی کمپنیاں تھیں (**چارٹ 7.9**)۔ جہاں تک قلیل مدتی درجہ بندی کا تعلق ہے تو تقریباً 92 فیصد فرموں کا 'اے 2' یا اس سے بہتر درجہ ہے، جو ان کی قلیل مدتی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی تسلی بخش صلاحیت ظاہر کرتا ہے (**چارٹ 7.10**)۔[171] درجہ بندی کے اس منظر نامے سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں بیشتر بڑی فرموں کے پاس اپنے سرمایہ جاتی اخراجات اور عملی سرگرمیوں کی مالیات کے لیے مناسب لاگت پر کیپٹل مارکیٹ سے طویل اور قلیل مدتی ماکاری حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔

[169] بازارِ سرمایہ کی نمو میں مدد دینے اور کارپوریٹ نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک درجہ بندی کے کلچر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک بڑی فرموں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ دیگر آلات کے ساتھ ساتھ اپنی درجہ بندی حاصل کریں جس کے لیے غیر درجہ بند فرم جن کا مجموعی اکتشاف (exposure) تین ارب روپے سے زیادہ ہے، پر بینکوں کے اکتشاف پر زیادہ کیپٹل چارج لگائیں۔

[170] پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی 5 سالہ رپورٹ۔

[171] کمپنیوں کی پی اے سی آر اے درجہ بندی۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں https://www.pacra.com/rating_resources/1، جس تک رسائی 26 مارچ 2023ء کو ہوئی۔

چارٹ 7.10: 2020ء تا 2022ء کمپنیوں کی قلیل مدتی درجہ بندی

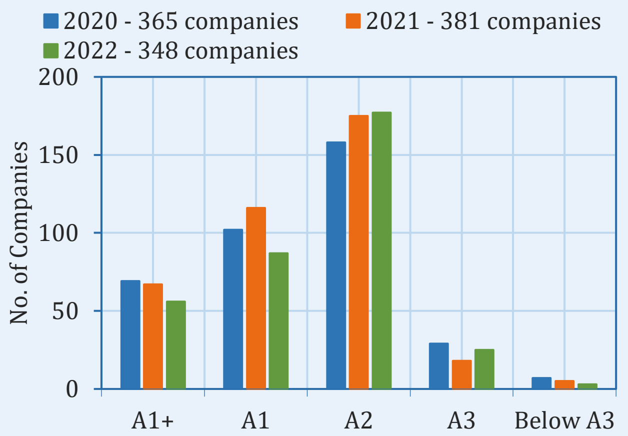

Source: PACRA

کارپوریٹ شعبے کے امکانات جاری سیاسی اور میکرو اکنامک منظر نامے پر منحصر ہیں---

کارپوریٹ شعبے کو 2022ء میں عالمی اور ملکی میکرو اکنامک چیلنج ابھرنے کی وجہ سے دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا جو مشرقی یورپ میں جغرافیائی وسیاسی تناؤ اور ملک میں سیاسی غیر یقینی صورت حال سے مزید بڑھ گئیں۔ حکومت نے جواباً استحکام کے اقدامات کیے اور حالیہ سہ ماہیوں میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ نمایاں طور پر کم ہوا۔ تاہم، مہنگائی کے دباؤ میں

چارٹ 7.11 کاروباری اعتماد کا اشاریہ

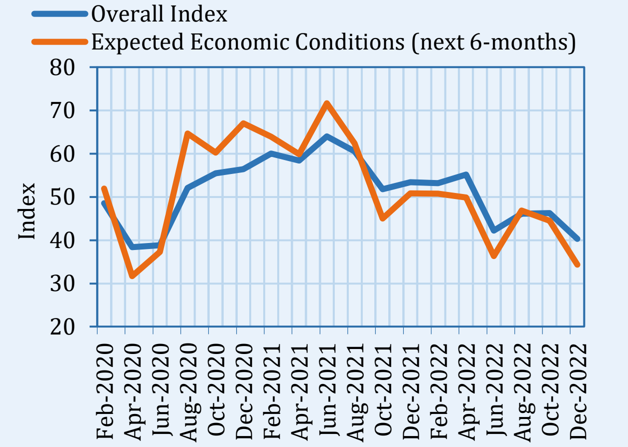

Source: Business Confidence Survey, SBP

شدت آئی ہے اور میکرو اکنامک حالات پر غیر یقینی صورت حال غالب ہے۔ یہ تمام عوامل کاروبار کے لیے ماحول کو کافی مشکل بناتے ہیں۔

مستقبل میں کاروباری اداروں کو توقع نہیں ہے کہ یہ حالات 2023ء کے نصف اول میں بہتر ہوں گے (**چارٹ 7.11**)۔ اس کے باوجود، مالی اداروں کے حوالے سے اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپریشنز کو مالیات فراہم کرنے کے لیے بڑی فرموں کے پاس کافی سیالیت اور مضبوط مالی کشن موجود ہیں۔

باکس 7.1: بینکوں کے سرفہرست قرض گیر گروپوں کی مالی کارکردگی اور صحت

تعارف

پاکستان کی معیشت میں نجی شعبے کی کارپوریٹ فرمیں بینکوں کے قرضے کی ایک بڑی استعمال کنندہ ہیں۔ کارپوریٹ زمرہ بینکوں کے مجموعی قرضوں کا 71 فیصد سے زائد استعمال کرتا ہے۔ ان میں سے بہت سی فرمیں دیوپیکر کاروباری اداروں کا بھی حصہ ہیں۔ اس طرح بینکوں کے لیے قرضے کے ارتکاز کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے اسٹیٹ بینک نے اپنے محتاطیہ ضوابط کے ذریعے بینکوں کے قرضوں کے ارتکاز کی ایک حد مقرر کی ہے کہ واحد قرض گیر، قرض گیر (borrower) گروپ، متعلقہ پارٹی، اور بحیثیت مجموعی انکشاف کتنا ہو۔ بڑے کارپوریٹ قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کے ایک سے زائد بینکوں سے بڑے انکشاف اور قرض گیری کی وجہ سے ان کی مالی پوزیشن اور ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کوئی کمی آجائے تو اس کے شعبہ بینکاری پر نظامی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا، بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کی مضبوط مالی صحت اور مستحکم کارکردگی بھی بینکاری نظام کے استحکام کے لیے اہم ہے۔ مندرجہ ذیل پیراگرافوں میں بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کے ادائیگی کے رویے اور استعداد کے ساتھ ساتھ بینکاری نظام کے قرض گیر گروپوں کی مجموعی مالی صحت کا تجزیہ درج ذیل کی بنیاد پر کیا گیا ہے:

الف۔ بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کی کریڈٹ کی اہلیت کے بارے میں بینکوں کا اپنا تجزیہ 'مقروض (Obligor) کی رسک ریٹنگ یا درجہ بندی' (او آر آر) کہلاتا ہے۔ بینک کارپوریٹ شعبے کے اپنے قرض گیروں کو یہ درجے تفویض کرتے ہیں۔

ب۔ قرض گیروں کا وہ رویہ جو وہ واجب الادا قرض بینکوں کو واپس کرتے ہوئے اپناتے ہیں۔ اس سے ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

ج۔ سرکردہ کارپوریٹ قرض گیروں کے تازہ ترین مالی اظہاریے نیز مارکیٹ کی بنیاد پر اظہاریے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کار حضرات ان فرموں کی کتنی قدر کرتے ہیں[172]۔

اسٹیٹ بینک کی داخلی سرگرمی کی بنیاد پر اس مقصد کے لیے 30 بڑے قرض گیر گروپوں اور بڑے قرض گیروں (مجموعی طور پر 231 فرموں) کی شناخت کی گئی۔ ان فرموں کی ملکیت سے متعلق معلومات کے متنوع ذرائع استعمال کیے گئے۔

قرضہ جاتی ساکھ کا تجزیہ

سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی قرضہ جاتی ساکھ کا تجزیہ بینکوں کی طرف سے تفویض کردہ 'او آر آر' کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ ان گروپوں کی شناخت شدہ فرموں کے پاس دسمبر 2022ء کے آخر تک بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے کارپوریٹ / کمرشل قرض گار پورٹ فولیو کا تقریباً 21.3 فیصد حصہ ہے۔

مقروض کی رسک ریٹنگ (او آرآر) کا فریم ورک: اسٹیٹ بینک بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے کارپوریٹ قرض گیروں کے 'او آر آر' (ایک قسم کی کریڈٹ ریٹنگ جس کا تخمینہ خود قرض دینے والے ادارے کرتے ہیں) اور ان کے ذریعے حاصل کی گئی ہر مالکاری کی سہولت کی درجہ بندی کی ضرورت ہے[173]۔ 'او آر آر' قرض دینے والے ادارے کے قرض گیروں کی قرضہ جاتی ساکھ اور قرض گیروں کے نادہندہ یا اس کی مالی ذمہ داریوں پر تسلی بخش کارکردگی کی ایک ممکنہ پیشگوئی کی عکاسی کرتا ہے۔ درجہ بندی کا سلسلہ 1 سے 12 تک ہے، جس میں کارکردگی والے زمروں کے لیے 1 سے 9 پیمانہ اور نادہندہ زمروں کے لیے 10 سے 12 تک پیمانہ ہے۔

گروپوں کے مختلف قرض گیر اداروں کے 'او آر آر' کی بنیاد پر، ان گروپوں کی طاقت کا اندازہ لگانے کے لیے ہر گروپ کی مجموعی اوسط درجہ بندی (قرضوں کے سائز کے حساب سے) مرتب کی گئی۔ تشخیص سے پتہ چلا کہ سرفہرست 30 گروپوں میں سے تقریباً تین چوتھائی درمیانے درجے کے یا اچھے معیار کے ہیں۔ اگرچہ 2022ء تناؤ والے معاشی حالات کی وجہ سے کاروباروں کے لیے نسبتاً مشکل سال تھا، بینکوں کا قرضہ پورٹ فولیو 30 بڑے قرض گیر گروپوں کی قرضہ جاتی ساکھ اور بینکوں کی جانب سے بہتر درجہ بندی والے قرض گیروں کو قرض دینے کے رجحان کی مستحکم پوزیشن کو ظاہر کرتا رہا۔ بینکوں کے قرضہ پورٹ فولیو کی اوسط داخلی قرضہ جاتی ساکھ 2021ء سے 2022ء تک بہتر ہوئی جیسا کہ مضبوط درجہ بندی والے قرض گیروں کو قرضے کی مقدار میں تبدیلی سے ظاہر ہوتا ہے۔ (**چارٹ 7.1.1**)۔

بہتر 'او آر آر' کی طرف بینک کے قرضہ پورٹ فولیو میں تبدیلی بھی بہتر معیار کے قرض دہندگان کو قرض دینے کے لیے بینکوں کی جانب سے محتاط نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے، کیونکہ مالی اور مارکیٹ پر مبنی اظہاریے 2022ء میں آپریٹنگ کارکردگی میں کمزوری کے آثار ظاہر کرتے ہیں۔

[172] بلومبرگ سے ماخوذ جو فہرستی فرموں کے اظہاریے مرتب کرتا ہے۔

[173] بی ایس ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2007ء۔

چارٹ 7.1.1: 30 بڑے قرض گیر گروپوں کی داخلی کریڈٹ ریٹنگ

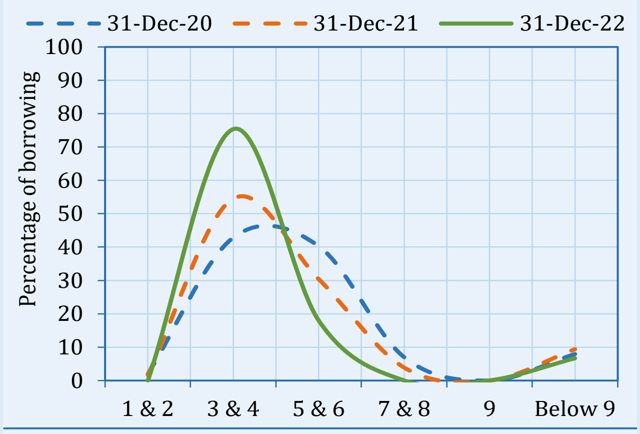

Source: SBP Staff estimates

چارٹ 7.1.2: کمپنیوں کے اثاثوں پر منافع کی پرسنٹائل تقسیم

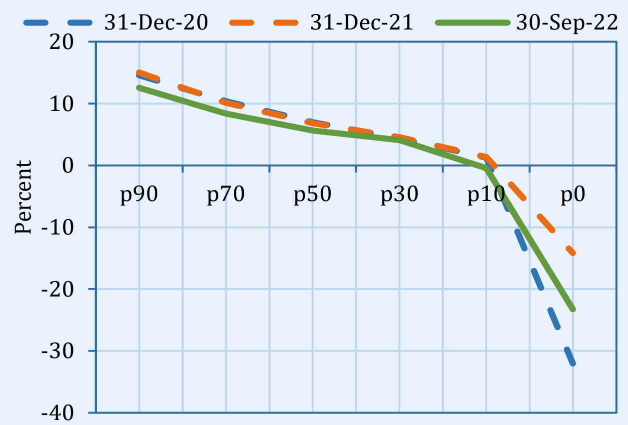

Source: Bloomberg, SBP

سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی فہرست شدہ فرموں کا مالی استحکام اور مارکیٹ میں اُن کی کارکردگی

بینکوں کے سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی شناخت شدہ فرموں میں سے 77 فرموں کو پاکستان اسٹاک ایکسچینج پر درج کیا گیا تھا۔ ان فرموں کی مالی استحکام کا تجزیہ کرنے اور اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے کہ مارکیٹ اور عام سرمایہ کار ان کی قدر کیسے کرتے ہیں، ان 77 درج فرموں کا مالی اور مارکیٹ پر مبنی اظہاریے استعمال کرتے ہوئے تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ مندرجہ ذیل تجزیہ ان فرموں کے مختلف اشاریوں کا جائزہ لیتا ہے، بشمول اثاثوں پر منافع، ایکویٹی پر منافع، موجودہ تناسب (CR)، سود کی کوریج کا تناسب (ICR)، مجموعی مارجن (GM)، قیمت سے کتاب (P/B) تناسب، قیمت سے آمدنی (P/E) تناسب۔ ستمبر 2022ء کو ختم ہونے والی مدت میں دستیاب ڈیٹا کی بنیاد پر دسمبر 2021ء اور دسمبر 2020ء کے اعداد و شمار کے مقابلے میں۔

2022ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے لیے سرفہرست قرض گیر فرموں کے سرکردہ مالی اشاریوں نے میکرو اکنامک چیلنجوں کی تعمیر کے تناظر میں عمومی سست روی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم، عام طور پر ان فرموں نے ٹیکسوں میں اضافے، بلند مہنگائی، اور خام مال کی لاگت، معاشی سرگرمیوں میں غیر یقینی صورت حال اور سست روی، اور بلند مالی لاگت کے باوجود لچکدار کارکردگی دکھائی ہے۔

چارٹ 7.1.3: کمپنیوں کے ایکویٹی پر منافع کی پرسنٹائل تقسیم

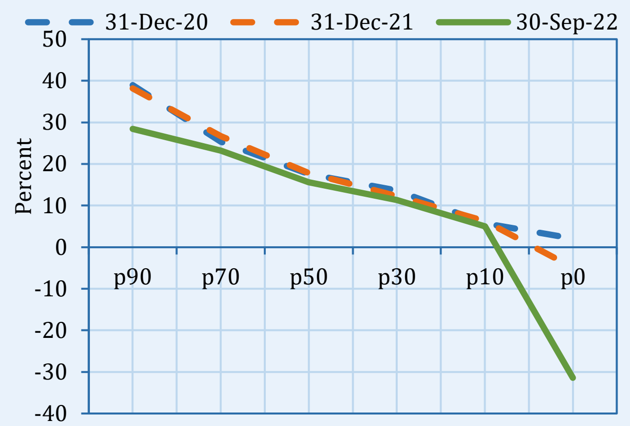

Source: Bloomberg, SBP

منتخب فرموں کی آمدنیوں نے عام طور پر 2022ء کے دوران عمومی طور پر کمزور ہونے کی علامت ظاہر کی، کیونکہ پورے نمونے میں اثاثوں پر منافع گزشتہ دو سال کے مقابلے 2022ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں کم ہوا (**چارٹ 7.1.2**)۔

چارٹ 7.1.4: کمپنیوں کے گراس مارجن کی پرسنٹائل تقسیم

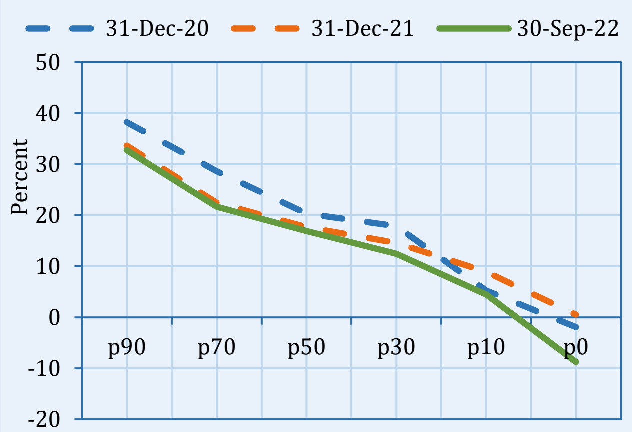

Source: Bloomberg, SBP

چارٹ 7.1.5: کمپنیوں کے جاری تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

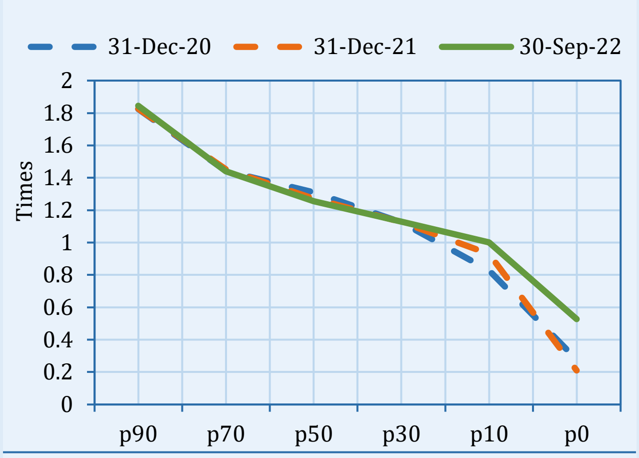

Source: Bloomberg, SBP

چارٹ 7.1.6: کمپنیوں کے پی بی تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

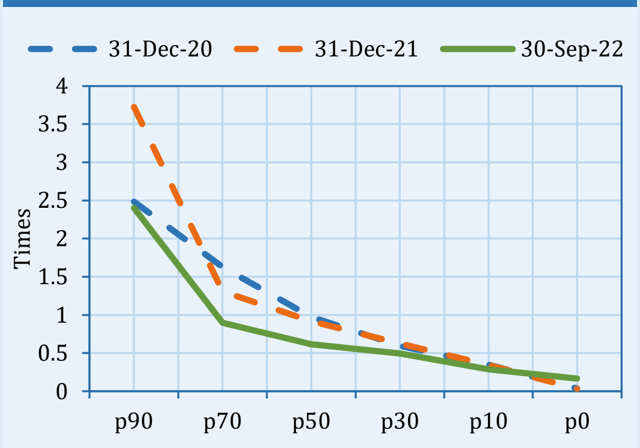

Source: Bloomberg, SBP

اسی طرح، 2022ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں ایکویٹی پر منافع ان فرموں کے پورے نمونے میں بگاڑ کو ظاہر کرتا ہے۔ سب سے زیادہ منافع بخش فرموں اور خسارے میں چلنے والی فرموں کے لیے 2022ء میں ٹیکس کی بلند شرح کی وجہ سے کمی زیادہ واضح تھی اور بالترتیب معاشی حالات پر زور دیا گیا جبکہ نمونے کی تقسیم میں باقی فرموں نے صرف 2022ء میں معمولی کمی دیکھی (**چارٹ 7.1.3**)۔

آمدنی کے مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ فرموں کا مجموعی مارجن تمام نمونہ فرموں میں بگڑ گیا جس نے اس حقیقت کو دہرایا کہ 2022ء فرموں کے لیے بلند مہنگائی، اقتصادی استحکام کے اقدامات، اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے تناظر میں کاروبار کرنے کے لیے ایک مشکل سال رہا ہے (**چارٹ 7.1.4**)۔

2022ء میں سخت معاشی حالات کے باوجود، منتخب فرموں کا سیالیت کا پروفائل تقریباً مستحکم رہا اور کچھ فرموں نے اپنے موجودہ تناسب کو بھی بہتر کیا۔ یہ مستحکم کارکردگی اس لیے ہوسکتی ہے کہ فرموں نے دباؤ والے معاشی حالات اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے تناظر میں اپنی سیالیت کے انتظام میں محتاط انداز اپنایا (**چارٹ 7.1.5**)۔

مارکیٹ اور سرمایہ کاروں کے جذبات کا تفصیلی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ 2022ء کے دوران نمونہ جاتی فرموں کا P/B تناسب غیر یقینی حالات اور ایکویٹی مارکیٹوں کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے خراب ہوا جس کی وجہ سے ایکویٹی اسٹاکس کی مارکیٹ کی قیمتیں گر گئیں (**چارٹ 7.1.6**)۔

قیمت اور آمدنی کی نسبت (P/E) کا تناسب دیگر مارکیٹ اظہاریے کے رجحان کی بھی پیروی کرتا ہے جو 2022ء میں فرموں کے نمونے کی تقسیم میں زبردست کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ درحقیقت، P/E تناسب 2021ء سے دباؤ کا شکار ہے۔ اگرچہ سیمپل فرموں کی آپریٹنگ کارکردگی 2022ء میں نمایاں طور پر خراب نہیں ہوئی، لیکن تناؤ زدہ معاشی حالات نے سرمایہ کاروں میں خطرے سے بچنے والے جذبات کو جنم دیا جنہوں نے فرموں کی لچک دار کارکردگی کے مقابلے (تناؤ) معاشی حالات کو زیادہ اہمیت دی جس کے نتیجے میں عام کمی واقع ہوئی۔ نمونہ فرموں کے لیے P/E تناسب میں (**چارٹ 7.1.7**)۔

چارٹ 7.1.7: کمپنیوں کے پی ای تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

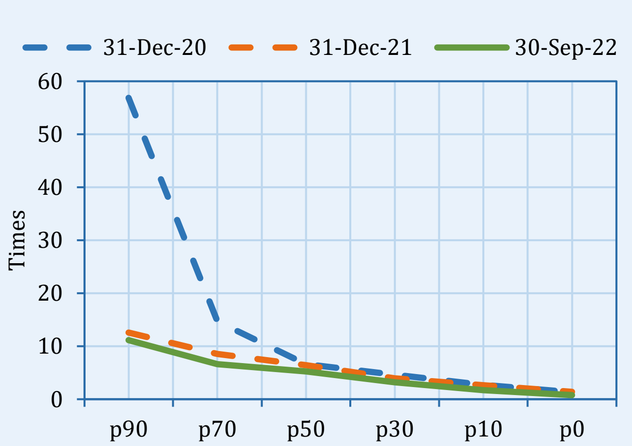

Source: Bloomberg, SBP

نتیجہ

بینکوں کے سرِفہرست 30 قرض گیر گروپوں میں سے 'او آر آر' کی تقابلی پوزیشن ظاہر کرتی ہے کہ 2021ء کے مقابلے 2022ء میں ان گروپوں نے عام طور پر اپنی کریڈٹ کی اہلیت (یعنی، 'او آر آر') کو بہتر بنایا ہے۔ قرضہ جاتی درجہ بندی میں یہ بہتری بینکوں کی جانب سے ایک ہوشیار اور محتاط نقطہ نظر کی بھی عکاسی کرتی ہے تاکہ وہ مستحکم فرموں کو زیادہ اکتشاف حاصل کر سکیں جن کی قرضہ جاتی ساکھ بہتر ہے۔ دباؤ والے معاشی حالات اور ایکویٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاروں کے کم اعتماد کے باوجود، عمومی طور پر سرفہرست قرض لینے والی فرموں نے کافی لچکدار مالی کارکردگی دکھائی اور زیر جائزہ سال کے دوران اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔

باب 8: مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز

اگرچہ 2022ء کے دوران معیشت میں دشواریاں پیدا ہوئیں اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی دیکھی گئی ، لیکن مالی منڈیوں کا انفراسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) لچک دار رہا۔ پاکستان کے بروقت بین البینک چکتائی کے نظام (پرزم) کے آپریشنز میں قدر اور حجم دونوں کے لحاظ سے لین دین میں معتدل اضافہ دیکھا گیا۔ کاغذ پر مبنی لین دین میں نمو جمود کا شکار رہی جبکہ ای بینکاری لین دین نے گذشتہ برسوں کی مضبوط نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ، جس سے تمام اہم شعبوں میں دو ہندسی نمو ظاہر ہوئی۔ موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری میں زبردست اضافہ ہوا ہے جس نے صارفین کی ترجیحات کو ادائیگیوں کے ڈجیٹل طریقوں کی طرف منتقل کرنے کے رجحان کو مزید واضح کیا ۔ اسٹیٹ بینک نے معرکہ آرا اقدام راست مرحلہ دوم کے تحت فرد تا فرد (پی ٹو پی) ادائیگی کا نظام شروع کیا جسے قلیل عرصے میں صارفین کی جانب سے زبردست ردعمل ملا۔ ڈجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک کا تعارف ایک اور اہم پیش رفت تھی۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) اور سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) کی کارکردگی میں سال کے دوران بہتری آئی اور ان کی لچک بھی برقرار رہی۔ ان اداروں نے اپنے آپریشنل لچک اور انتظامِ خطر کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے اور سرمایہ کاروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کو شریک اداروں کے درمیان ایک کثیر جہتی نظام کے طور پر گردانا گیا ہے، جو ادائیگیوں، سیکورٹیز، ماخوذات، یا دیگر مالی لین دین کی کلیئرنگ، تصفیے، یا ریکارڈنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان کے مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں (1) بڑے پیمانے کا نظام ادائیگی (ایل وی پی ایس) یعنی پرزم، (2) خردہ مالیت کا نظام ادائیگی (آر وی پی ایس) یا فوری ادائیگی کا نظام یعنی 'راست'، (3) انٹر بینک اور اے ٹی ایم سوئچ یعنی ون لنک، (4) کاغذی آلات یعنی نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسیلی ٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی)، (5) کارپوریٹ تمسکات تصفیہ کمپنی یعنی این سی سی پی ایل، اور (6) ایک کارپوریٹ تمسکات ڈپازٹری یعنی سی ڈی سی شامل ہیں۔

مالی منڈی کا انفراسٹرکچر اداروں کی منظم نوعیت انہیں مالی اداروں میں لین دین کی کلیئرنس اور تصفیے کے ساتھ ساتھ رقم اور تمسکات کے بہاؤ میں مرکزی کردار تفویض کرتا ہے۔ اس طرح ادائیگی کے نظام کی بلا رکاوٹ سرگرمیاں خدمات کی بلا تعطل فراہمی، زری پالیسی کے اشاروں کی مؤثر ترسیل اور مالی منڈیوں کے استحکام کے سلسلے میں مالی نظام کی کارکردگی کے لیے اہم ہے۔

8.1 نظام ہائے ادائیگی اور ان کی کارکردگی

حال ہی میں ترمیم شدہ اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کی دفعات اسٹیٹ بینک کو ادائیگی کے نظام پر کام کرنے اور نگرانی کرنے کا اختیار دیتی ہیں۔[174] مزید برآں، ادائیگی کے نظام اور فنڈز کی برقی منتقلی ایکٹ (پی ایس ای ایف ٹی)، 2007ء اسٹیٹ بینک کو ملک کے قومی ادائیگی کے نظام کی ضابطہ کاری، چلانے اور سہولت فراہم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔[175] اسی طرح اسٹیٹ بینک قومی ادائیگی اور تصفیے کو مؤثر و مستحکم طور پر چلانے کا ذمہ دار ہے۔

اقتصادی سرگرمیوں میں کمی اور نمو میں سست روی کے ساتھ ادائیگی کے نظام کی کارکردگی میں کمی آئی ۔۔۔

قومی نظام ادائیگی میں 2022ء کے دوران پرزم اور خردہ لین دین دونوں میں زبردست اضافہ دیکھا گیا، خاص طور پر خردہ ادائیگیوں کے معاملے میں یہ زیادہ واضح تھا۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں پرزم کے ذریعے بڑی مالیت کے لین دین کے حجم میں اضافہ کم ہوا۔ خردہ ادائیگیوں کے لحاظ سے ای بینکاری لین دین کے حجم میں دو ہندسی اضافہ دیکھا گیا جبکہ کاغذ پر مبنی حجم میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ بالخصوص مارکیٹ میں جاری رجحانات سے ہم آہنگ، ای بینکاری لین دین میں زیرِ جائزہ سال کے دوران خردہ ادائیگیوں میں اضافہ ہوا، جس سے ادائیگی کے روایتی طریقوں کے بجائے ڈجیٹل چینلز کے لیے صارفین کی بڑھتی ہوئی ترجیح سامنے آئی۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں خاص طور پر وبائی مرض کے تناظر میں یہ رجحان مضبوط ہوا ہے، کیونکہ لاک ڈاؤن اور سماجی دوری کی پالیسیوں نے صارفین کی ترجیحات کو تبدیل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا اور انھیں ادائیگی کے ڈجیٹل طریقوں کو اپنانے میں مدد کی (**جدول 8.1**)۔

پرزم نظام نے مؤثر طور پر کام کیا اور اس کی دستیابی مسلسل برقرار رہی ۔۔۔

پرزم نے گذشتہ سال کے مقابلے میں 2022ء کے دوران لین دین کے زیادہ حجم اور مالیت کا انتظام کیا۔ تاہم نمو کے لحاظ سے 2021ء کے مقابلے میں حجم اور لین دین کی قدر میں کمی آئی ہے کیونکہ معاشی سرگرمیاں خاص طور پر 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران سست روی کا شکار ہوئیں۔ قدر کے لحاظ سے، پرزم نے تمام لین دین کے تقریباً 63.5 فیصد کا انتظام کیا، جو معاشی معاہدوں کے تصفیے میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور بڑی قیمت کی ادائیگیوں کا ذریعہ ہے۔

[174] اسٹیٹ بینک ایکٹ، 1956ء (یکم جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ)

[175] پی ایس ای ایف ٹی ایکٹ، 2007ء

پرزم ٹرانزیکشنز کی مالیت کے حوالے سے مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کے دوران کلیئرنگ ٹرانزیکشنز (این آئی ایف ٹی، این سی پی ایل اور ون لنک سے متعلق) اور بین البینک رقوم کی منتقلی (آئی بی ایف ٹیز) میں گذشتہ سال کے مقابلے میں اضافہ ہوا جس میں سال بسال بالترتیب 35.4 فیصد اور 37.9 فیصد اضافہ ہوا۔ جبکہ تمسکات کے تصفیے کے لین دین کی قدر میں اضافہ 1.7 فیصد تک محدود رہا **(چارٹ 8.1 الف)**۔ تمسکات کے تصفیے کے لین دین میں کمی صرف لین دین کی قدر میں نظر آئی جبکہ لین دین کے حجم میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا جو 2021ء میں 6.1 فیصد تھا۔

زیرِ جائزہ سال کے دوران مجموعی طور پر پرزم کے ذریعے کیے جانے والے لین دین کے حجم میں نمو معتدل تھی۔ آئی بی ایف ٹی کے ذریعے لین دین کے حجم میں اضافہ 2021ء کے 30.0 فیصد سے نمایاں طور پر کم ہو کر 3.6 فیصد رہ گیا۔[176] پرزم کی ٹرانزیکشنز کے کُل حجم میں آئی بی ایف ٹی ٹرانزیکشنز کا حصہ 96.6 فیصد کے ساتھ سب سے زیادہ تھا۔ سال کے دوران کلیئرنگ سیٹلمنٹ ٹرانزیکشنز کی تعداد میں 4.4 فیصد اضافہ ہو گیا ہے **(چارٹ 8.1ب)**۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2022ء کے آغاز میں راست کے دوسرے مرحلے کا نفاذ کیا گیا، جس نے بین الاقوامی بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) یا راست آئی ڈی کا استعمال کرتے ہوئے فوری اور مفت فرد تا فرد (پی 2 پی) فنڈز کی منتقلی کو ممکن بنایا، صارفین کو فنڈز کی منتقلی کے لیے ایک متبادل چینل فراہم کیا اور اس طرح آئی بی ایف ٹی ٹرانزیکشنز کے لیے پرزم کے استعمال کو کم کرنے میں مدد ملی۔[177] مزید برآں اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2021ء میں بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا تھا کہ وہ ادارہ جاتی صارفین کو ڈجیٹل ادائیگیوں اور مالی خدمات کی سہولت فراہم کریں۔[178] اس کے علاوہ، ملک میں معاشی سرگرمیوں میں وسیع سست روی بھی پرزم میں آئی بی ایف ٹی لین دین کی نمو کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

پرزم کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے فریم ورک کو استعمال کرتے ہوئے 2022ء کے دوران پرزم کی مسلسل دستیابی کو یقینی بنایا پرزم کا ریئل ٹائم گروس سیٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس) سسٹم مسلسل کام کرتا رہا،

جدول 8.1: نظامِ ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

میکانزم	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء	2022ء میں نمو
حجم ملین میں اور مالیت ٹریلین روپے میں					(فیصد)
الف۔ پرزم					
حجم	2.4	3.4	4.4	4.5	3.7
مالیت	410.6	373.4	577.8	647.0	12.0
ب۔ خُردہ ادائیگیاں (i+ii)					
حجم	1381.6	1382.7	1788.0	2206.2	23.4
مالیت	207.3	209.3	272.9	371.7	36.2
i۔ کاغذی					
حجم	467.5	389.6	393.4	384.2	(2.3)
مالیت	142.3	136.0	166.4	210.8	26.7
ii۔ برقی بینکاری					
حجم	914.2	993.0	1394.7	1822.0	30.6
مالیت	65.0	73.3	106.5	160.8	51.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک

چارٹ 8.1 الف: پرزم لین دین کا خاکہ ؛ مالیت

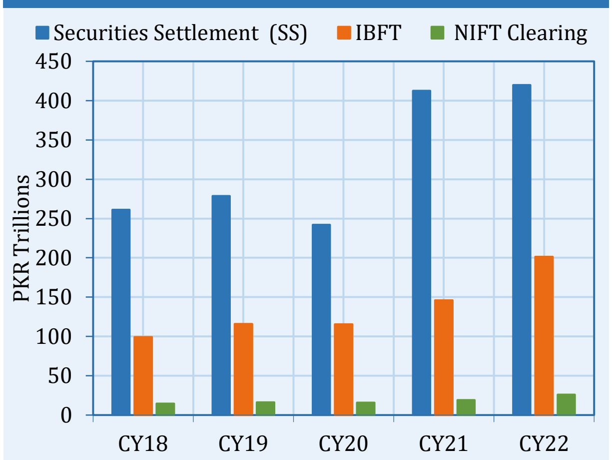

Source: SBP

چارٹ 8.1ب: پرزم لین دین کا خاکہ ؛ حجم

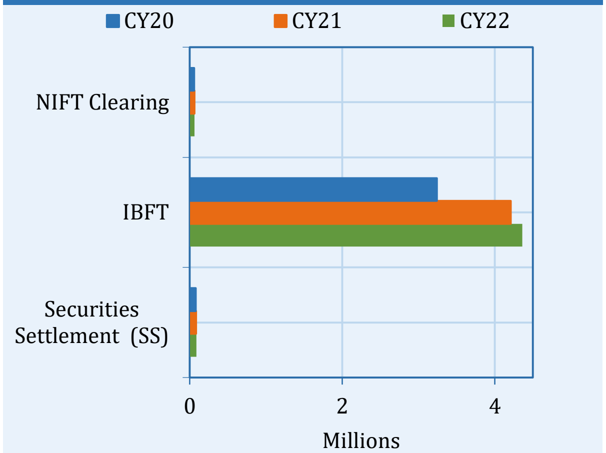

Source: SBP

176 آئی بی ایف ٹی لین دین میں بینک ٹو بینک ٹرانسفر اور تھرڈ پارٹی کسٹمر ٹرانسفر شامل ہیں۔ تھرڈ پارٹی فنڈز کی منتقلی پرزم کے ذریعے کی جاتی ہے جسے براہ راست شرکا اپنے گاہکوں / اکاؤنٹ ہولڈرز کی ہدایات پر عمل میں لاتے ہیں۔

177 ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

178 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05 برائے 2021ء

جس سے بین البینک تصفیے کے عمل میں تصفیے اور نظامیاتی خطرات کو محدود کیا گیا۔[179] حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ 2022ء کے دوران شریک مالی اداروں میں توسیع ہوئی: پرزم میں براہ راست حصہ لینے والے ادارے بڑھ کر 59 ہو گئے جبکہ 2021ء کے اختتام پر 57 ادارے تھے۔[180]

خردہ لین دین نے مضبوط نمو برقرار رکھی ، کیونکہ ای بینکاری لین دین کے طریقوں میں مسلسل اضافہ جاری رہا۔۔۔

2022ء کے دوران خردہ ادائیگیوں نے زبردست نمو کا مظاہرہ کیا۔ لین دین کی قدر اور حجم میں بالترتیب 36.2 فیصد اور 23.4 فیصد اضافہ ہوا۔ 2022ء میں خردہ ادائیگیوں میں دوہندسی نمو گذشتہ برس کے رجحان سے ہم آہنگ تھی۔ مسلسل نمو کی رفتار سے 2020ء کے دوران وبائی مرض سے متاثرہ جمود کے باعث تیزی سے تبدیلی کی نشاندہی ہوئی۔ لین دین کی قدر اور حجم کے لحاظ سے 51.1 فیصد اور 30.6 فیصد کی مضبوط نمو کے ساتھ، ای بینکاری لین دین نے بنیادی طور پر 2022ء کے دوران خردہ ادائیگیوں میں اضافے کی معاونت کی۔ اگرچہ قدر کے لحاظ سے کاغذ پر مبنی لین دین میں 26.7 فیصد اضافہ ہوا لیکن سال کے دوران لین دین کا حجم 2.3 فیصد گھٹ گیا۔

ایک مثبت بات یہ ہے کہ کاغذ پر مبنی ادائیگی کے طریقوں سے ہٹ کر ادائیگی کے برقی طریقوں کی طرف منتقلی کی ایک اہم تبدیلی جاری ہے۔ مجموعی خردہ لین دین میں ای بینکاری لین دین کا حصہ کچھ سال سے مسلسل بڑھ رہا ہے اور آئندہ برسوں میں مزید تیزی سے بڑھنے کی توقع ہے۔ 2018ء کے بعد سے قدر اور حجم کے لحاظ سے ان کا حصہ 27.0 فیصد اور 63.7 فیصد سے بڑھ کر بالترتیب 43.3 فیصد اور 82.6 فیصد ہو گیا (**چارٹ 8.2 الف اور 8.2 ب**)۔

جامد حجم کے ساتھ ، کاغذ پر مبنی لین دین میں چیک اور اوور دی کاؤنٹر (او ٹی سی) نقد لین دین کا غلبہ رہا ۔۔۔

2022ء کے دوران ای بینکاری لین دین کے مقابلے میں کاغذ پر مبنی لین دین کی نمو میں کمی دکھائی دی۔ کاغذ پر مبنی لین دین میں سست نمو نے ادائیگیوں کے ڈجیٹل طریقوں کی طرف صارفین کے بڑھتے ہوئے جھکاؤ کی عکاسی کی۔ 2020ء کے دوران کاغذ پر مبنی لین دین کے حجم میں نمایاں کمی (16.6 فیصد) ہوئی جبکہ 2019ء میں وبائی مرض سے پہلے کی گئیں 467 ملین ٹرانزیکشنز کے حجم کے دوبارہ حصول میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اسی طرح 2022ء میں کاغذ پر مبنی لین دین کی مقدار میں 2021ء کے مقابلے میں 2.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔ تاہم، ان ٹرانزیکشنز کی قدر میں سال کے دوران 26.7 فیصد اضافہ ہوا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی مالیتوں کی ادائیگی کرنے کے لیے اس طرح کے لین دین اب بھی ترجیحی طریقہ تھے۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ کاغذ پر مبنی لین دین میں چیک کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو حجم اور قدر کے لحاظ سے ان لین دین میں بالترتیب 49.9 فیصد اور 70.7 فیصد کا حصہ ڈالتے ہیں۔ مزید برآں، اوور دی کاؤنٹر نقد لین دین بھی ایک پسندیدہ طریقہ تھا جو عام طور پر صارفین کی جانب سے چھوٹی ادائیگیوں کے لیے استعمال کیا گیا کیونکہ حجم میں اس کا حصہ 46.1 فیصد تھا تاہم لین دین کی قدر میں اس کا حصہ محض 13.4 فیصد تھا (**چارٹ 8.3**)۔

ای بینکاری لین دین میں موبائل بینکاری کی نمو کا حصہ سب سے زیادہ تھا ۔۔۔

حالیہ برسوں کے دوران خردہ ادائیگیوں کے لیے ای بینکاری طریقوں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اس سال بھی اس کی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ 2021ء کے مقابلے میں ای بینکاری لین دین کے حجم میں 30.6 فیصد کا زبردست اضافہ درج کیا گیا۔[181]

مزید صارفین نے موبائل بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری اور پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) کے ڈجیٹل چینلز کے ذریعے پیش کردہ ادائیگی کی خدمات سے استفادہ کیا۔ خاص طور پر، موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری نے حالیہ برسوں میں مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا ہے اور ادائیگی کے دیگر طریقوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ رجحان ڈجیٹل چینلز کی طرف صارفین کی ترجیح کی مضبوط منتقلی کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ وہ زیادہ سہولت اور کارکردگی دکھاتے ہیں۔

مجموعی طور پر ای بینکاری ادائیگیوں میں اے ٹی ایم کے ذریعے کیے جانے والے لین دین کا حجم سب سے زیادہ (40.7 فیصد) رہا جس کے بعد موبائل بینکاری (27.4 فیصد) کا نمبر تھا۔ موبائل بینکاری نے گذشتہ برسوں کے دوران ای بینکاری لین دین کی کل تعداد میں مسلسل اپنا حصہ بڑھایا ہے اور 2022ء میں ای بینکاری کے اہم شعبوں میں سب سے زیادہ نمو (74.7 فیصد) حاصل کی ہے۔ نتیجتاً موبائل بینکاری کا حصہ 2021ء کے 20.5 فیصد سے بڑھ کر 27.4 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح انٹرنیٹ بینکاری کا استعمال کرتے ہوئے کیے جانے والے لین دین میں 41.5 فیصد کا زبردست اضافہ ہوا اور ای بینکاری لین دین کی مجموعی تعداد میں اس کا حصہ بڑھ کر 9.0 فیصد ہو گیا (**چارٹ 8.4 الف**)۔

---

[179] پرزم تصفیے کے خطرے کو محدود کرنے کے لیے لین دین میں ڈلیوری بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) یا ادائیگی بمقابلہ ادائیگی (پی وی پی) میکانزم کا استعمال کرتا ہے۔

[180] دسمبر 2022ء کے آخر تک پرزم سسٹم میں 59 براہ راست شرکا ہیں، جن میں 45 بینک اور ایم ایف بیز، 9 ڈی ایف آئیز، اور 2 غیر بینک اور 3 خصوصی شرکا شامل ہیں۔

[181] ای بینکاری میں برقی چینلز کے ذریعے کیے جانے والے لین دین شامل ہیں جن میں ریئل ٹائم آن لائن برانچز، اے ٹی ایمز، موبائل بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، کال سینٹر بینکاری، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) اور ای کامرس شامل ہیں۔

چارٹ 8.2الف: خردہ لین دین کا خاکہ ٔمالیت

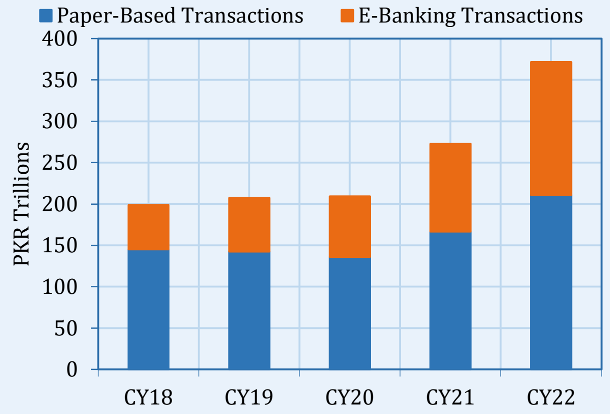

Source: SBP

لین دین میں یہ اضافہ موبائل بینکاری اور انٹرنیٹ بینکاری کے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد میں بالترتیب 15.0 ملین اور 10.1 ملین تک اضافے کی وجہ سے ہوا۔ 2021ء کے اختتام پر موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کے صارفین کی تعداد بالترتیب 11.9 ملین اور 6.9 ملین تھی۔[182]

قدر کے لحاظ سے ریئل ٹائم آن لائن برانچز (آر ٹی او بی) کا استعمال کرتے ہوئے کیے گئے لین دین کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو ای بینکاری لین دین کی کل قدر میں 73.6 فیصد حصہ کا حامل تھا۔ تاہم 2022ء کے دوران آر ٹی او بی اور اے ٹی ایم لین دین کے حصے میں کمی آئی جبکہ موبائل بینکاری اور انٹرنیٹ بینکاری کے حصے میں اضافہ ہوا (**چارٹ 8.4 ب**)۔ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں ترقی، نوجوان اور ٹیکنالوجی سے واقف آبادی کے بڑھتے ہوئے تناسب اور مالی اور ڈیجیٹل خواندگی میں بہتری کی وجہ سے ادائیگیوں کے ڈیجیٹل طریقہ کار کو اپنانے میں مزید تیزی آئے گی۔

چارٹ 8.3: 2022ء میں کاغذی خردہ لین دین کا حجم اور مالیت

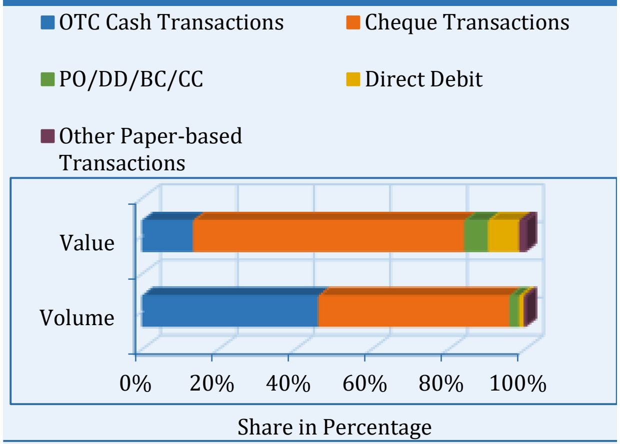

Source: SBP

چارٹ 8.2ب: خردہ لین دین کا خاکہ ٔمالیت

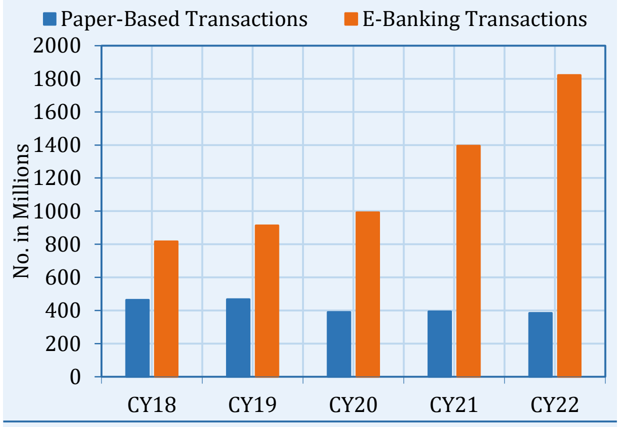

Source: SBP

اسٹیٹ بینک نے "راست" کے دوسرے مرحلے (فیز 2) کے تحت فرد تا فرد (پی ٹو پی) لین دین کو تیار کیا جسے صارفین کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی---

اسٹیٹ بینک نے ایک جدید اور مؤثر ادائیگی کے قومی نظام کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے 2021ء کے آغاز میں اپنے معرکہ آرا اقدام 'راست' کا آغاز کیا، جو خردہ لین دین کے لیے فوری ادائیگی کا نظام ہے۔[183] پہلے مرحلے میں بڑی مالیت کا پیمنٹ ماڈیول شامل تھا، جس نے منافع منقسمہ کی ادائیگیوں، سرکاری محکموں کی تنخواہوں اور پنشن سمیت ٹرانسفرز کو ڈیجیٹلائز کرنے کے قابل بنایا۔ زیادہ اہم دوسرا مرحلہ 2022ء کے آغاز میں نافذ کیا گیا تھا، جس نے آئی بی اے این یا راست آئی ڈی کا استعمال کرتے ہوئے فوری طور پر پی 2 پی فنڈ کی منتقلی کو لاگت بہ مؤثر بنا دیا۔[184]

2022ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران راست کے پی 2 پی سسٹم کے نفاذ کے بعد سے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد میں زبردست نمو دیکھی گئی ہے جو دسمبر 2022ء کے آخر تک بڑھ کر 25.8 ملین تک پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ لین دین کے حجم میں بھی مسلسل اضافہ ہوا ہے کیونکہ ہر گزرتی سہ ماہی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صارفین رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ 2022ء کی دوسری سے چوتھی سہ ماہی کے دوران راست کے ذریعے مجموعی طور پر 883.5 ارب روپے مالیت کے پی ٹو پی لین دین کیے گئے جن میں سے 63.5 فیصد چوتھی سہ ماہی (اکتوبر تا دسمبر) کی مدت میں کیے گئے (**چارٹ 8.5**)۔

راست خدمات کے صارفین کو سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2022ء میں راست سسٹم پر لین دین کی حدود ختم کر دی تھیں اور بینکوں / ایم ایف بیز / ای ایم آئیز کو ہدایت کی تھی کہ وہ متعلقہ اے ایم ایل / سی ایف ٹی تقاضوں کی تعمیل میں

[182] اسٹیٹ بینک- نظام ادائیگی کا سہ ماہی جائزہ، اکتوبر تا دسمبر 2022ء
[183] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، 11 جنوری 2021ء
[184] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

اپنے خاکہ خطر کی بنیاد پر اپنے صارفین کے لیے لین دین کی حد مقرر کر سکتے ہیں۔[185]

راست خدمات کے لیے صارفین کے حوصلہ افزا ردعمل نے خردہ ادائیگیوں کی ڈجیٹلائزیشن کی کوششوں میں مدد کی، نیز اس نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ صارفین نے مالی لین دین کے لیے راست سسٹم کا استعمال کرتے ہوئے بہتر رسائی اور بہتر ڈجیٹل تجربے سے لطف اٹھایا۔

اس نظام کے مکمل نفاذ سے افراد، سرکاری اداروں اور کاروباری اداروں کے درمیان ادائیگیوں کی منتقلی کی مکمل ڈجیٹلائزیشن ممکن ہوگی اور پوری معیشت کی ڈجیٹلائزیشن کو آگے بڑھانے کی غرض سے ایک جامع ماحولیاتی نظام تیار کرنے کے لیے بڑی تحریک مل سکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک ملک میں ڈجیٹل بینکوں کی تشکیل کے لیے کوششیں کر رہا ہے---

اسٹیٹ بینک ملک میں بینکاری اور مالی خدمات کی مزید ڈجیٹلائزیشن کے لیے متعلقہ فریقوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ جنوری 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک میں ڈجیٹل بینکوں کے قیام میں سہولت کے لیے ڈجیٹل بینکوں کے لیے جامع لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک جاری کیا تھا۔[186]

یہ فریم ورک ملک میں مکمل ڈجیٹل بینکوں کو متعارف کرانے کی جانب پہلا قدم تھا۔ اس سے بینکاری کے شعبے کی ڈجیٹلائزیشن کا آغاز ہو سکتا ہے اور مناسب ضوابطی نگرانی کے ساتھ ڈجیٹل مالی خدمات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ 2022ء کے آخر تک اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل بینک لائسنس کے لیے بیس درخواست گزار ممکنہ اداروں/ سروس پرووائیڈرز کا جائزہ لے چکا ہے اور ان میں سے پانچ اداروں/ سروس پرووائیڈرز کو ڈجیٹل بینک کھولنے کے لیے عارضی این او سی جاری کیے جا چکے ہیں۔[187]

حالیہ برسوں میں، صارفین کی ضروریات پوری کرنے اور ڈجیٹل ماحولیاتی نظام میں نمو کو پورا کرنے پر غور کے ساتھ، زیادہ سے زیادہ بینکوں نے اپنی ای بینکاری خدمات کو وسعت دی ہے۔ مثال کے طور پر، موبائل بینکاری خدمات پیش کرنے والے بینکوں کی تعداد اب بڑھ کر 28 ہوگئی ہے، جو 2015ء اور 2018ء کے اختتام پر بالترتیب 16 اور 21 بینک تھے (**جدول 8.2**)۔

ڈجیٹلائزیشن کی کوششوں میں معاونت کے لیے ای بینکاری انفراسٹرکچر کو توسیع دی گئی---

ای بینکاری کے انفراسٹرکچر میں بہتری کے لیے مناسب انتظام کے بغیر صنعت بھر میں ڈجیٹلائزیشن کی کوششیں اپنے مطلوبہ مقاصد سے محروم رہیں گی۔ آن لائن برانچوں، اے ٹی ایمز اور پی او ایس مشینوں کے ضمن میں ای بینکاری انفراسٹرکچر میں بڑی بہتری آئی ہے۔

خاص طور پر تاجروں کی جانب سے پی او ایس مشینوں کے حصول میں 2021ء میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا اور 2022ء میں اس میں مزید 18.2 فیصد اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک کے 2020ء میں کیے گئے مختلف سہولتی اقدامات ہیں۔ پیمنٹ کارڈز میں، صرف اے ٹی ایم کارڈز (ATM-only cards) کو بند کر دیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں، زیرِ جائزہ سال کے دوران ان کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی (**جدول 8.3**)۔

چار تجارتی طور پر فعال[188] الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) نے اپنے آپریشنز کو مسلسل بڑھایا اور نئے صارفین حاصل کیے، کیونکہ 2022ء کے دوران ای والٹ (ای ایم آئی اکاؤنٹ) رکھنے والے صارفین 30 گنا اضافے سے 1.2 ملین ہوگئے۔ دسمبر 2021ء کے اختتام پر ای والٹ رکھنے والوں کی تعداد صرف 38.6 ہزار تھی۔ ان کے آغاز سے لے کر اب تک ان ای ایم آئیز کے ذریعے صارفین کو مجموعی طور پر 1.8 ملین پیمنٹ کارڈ جاری کیے جا چکے ہیں۔[189]

برانچ لیس بینکاری نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی---

پاکستان میں برانچ لیس بینکاری (بی بی) نے کم آمدنی والی آبادی اور چھوٹی کمپنیوں کو نسبتاً مؤثر اور سستا متبادل فراہم کرکے ترقی حاصل کی ہے۔ گذشتہ دہائی میں، اس شعبے نے مسلسل بلند نمو حاصل کی ہے، اور، سب سے اہم بات، بینکاری خدمات سے محروم آبادی کو قرضے، بچت اور ادائیگیوں کی اہم مالی خدمات فراہم کرکے مالی شمولیت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

2022ء کے دوران ملک میں کمزور معاشی سرگرمیوں کے باوجود بی بی سیکٹر نے اہم شعبوں میں نمایاں نمو کا مظاہرہ کیا، مثال کے طور پر نئے اکاؤنٹس کھولنے میں 23.2 فیصد

[185] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء
[186] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، 03 جنوری 2022ء
[187] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، 13 جنوری 2023ء

[188] دسمبر 2022ء کے اختتام تک پاکستان میں 11 ای ایم آئیز کام کر رہی ہیں جن میں سے 4 ای ایم آئیز کمرشل طور پر لائیو ہیں، 6 ای ایم آئیز کو اصولی منظوری حاصل ہے اور ایک ای ایم آئی کو پائلٹ منظوری مل چکی ہے۔
اسٹیٹ بینک – نظامِ ادائیگی کا سہ ماہی جائزہ، اکتوبر تا دسمبر 2022ء

چارٹ 8.4الف: 2021ء اور 2022ء کے دوران ای بینکاری کے مجموعی حجم میں تمسک وار حصہ

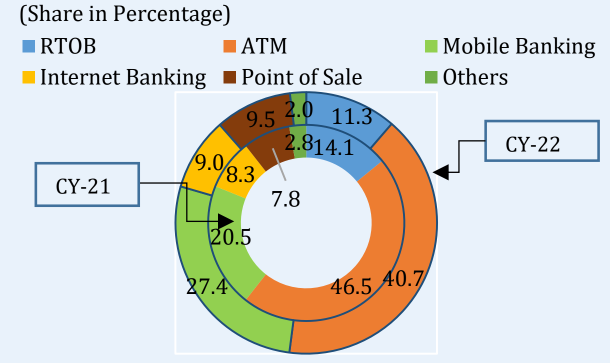

Source: SBP

اضافہ ہوا، ڈپازٹس 34.9 فیصد اضافے سے 88.5 ارب روپے اور ایجنٹ نیٹ ورکس 6.0 فیصد اضافے سے 6لاکھ 22ہزار سے زائد ایجنٹس تک پہنچ گئے۔

برانچ لیس بینکاری لین دین کے حجم میں 21.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2022ء کے دوران ان ٹرانزیکشنز کے ذریعے لین دین کی مالیت میں 40.5 فیصد اضافہ ہوا۔ مجموعی کھاتوں میں بلند نمو کے باوجود فعال اکاؤنٹس کی تعداد میں 5.4 فیصد کمی واقع ہوئی (**جدول 8.4**)۔

اسٹیٹ بینک کی ضوابطی نگرانی میں اے ٹی ایم کی کارکردگی میں بہتری آئی ---

اے ٹی ایم خردہ ادائیگیوں اور دیگر مالی خدمات کی بلا رکاوٹ کام کرنے اور وسیع تناظر میں پوری معیشت کی فعالیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ای بینکاری لین دین کے حجم میں اس کا حصہ سب سے زیادہ ہے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ صارفین کے بہتر تجربے اور بینکوں کے لیے آپریشنل اور ساکھ کے خطرے سے بچنے کے لیے اے ٹی ایم کو کم سے کم ڈاؤن ٹائم کے ساتھ فعال رکھا جائے۔

2022ء میں اے ٹی ایمز کی آپریشنل کارکردگی میں مزید بہتری آئی اور اے ٹی ایم کا ڈاؤن ٹائم 2021ء کی نسبت 4.0 فیصد سے کم ہو کر 3.6 فیصد رہ گیا (**چارٹ 8.6**)۔

ای بینکاری کے استعمال میں اضافے اور دنیا بھر میں سائبر سیکورٹی کے ایک اہم چیلنج کے طور پر ابھرنے کے ساتھ ، سائبر سیکورٹی کے انتظامات نے بلند اہمیت حاصل کرلی ہے ---

بینک موبائل فون ایپلی کیشنز سمیت ڈیجیٹل طریقوں کے ذریعے صارفین کو جدید مصنوعات اور خدمات پیش کر رہے ہیں۔ ان موبائل ایپس کی اہمیت بہت سے موبائل بینکاری صارفین کے لیے ایک متبادل بینکاری اور ادائیگی چینل بن گئی ہے۔ دسمبر

چارٹ 8.4ب: 2021ء اور 2022ء کے دوران ای بینکاری کی مجموعی مالیت میں تمسک وار حصہ

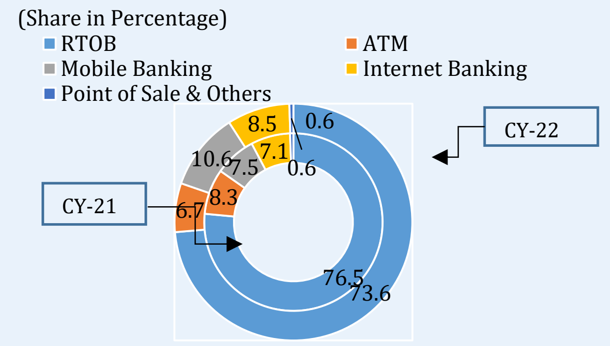

Source: SBP

2022ء کے اختتام تک ملک میں موبائل بینکاری کے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد ایک کروڑ 50 لاکھ تھی۔ نتیجتاً، موبائل ایپلی کیشنز میں کمزوریوں نے بے ایمان عناصر اور سائبر مجرموں کے لیے صارفین کا استحصال اور دھوکہ دہی کے مواقع پیدا کیے ہیں، اور موبائل بینکاری کے استعمال میں اضافے کے ساتھ اس طرح کے واقعات بلند تعدد کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے سائبر سیکورٹی کے خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک جامع ضوابطی اور نگران فریم ورک قائم کیا ہے اور اس فریم ورک کو باقاعدگی سے ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں اور مارکیٹ کی حرکیات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔[190]

اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے دیگر امور کے ساتھ ساتھ جامع موبائل ایپ سیکورٹی گائیڈ لائنز تیار کی ہیں جو ایپ مالکان کو سیکورٹی کے بنیادی تقاضے فراہم کرتی ہیں تاکہ صارفین کے ڈیٹا کی رازداری اور محفوظ انداز میں ایپ سروسز کی دستیابی کو یقینی بنایا جا سکے۔ ایپ مالکان اِن ہدایات کو اُن موبائل پیمنٹ ایپس اور ان کے متعلقہ ماحول کی ساخت (آرکیٹیکچر)، ڈیزائن، تیاری اور تنصیب کے لیے استعمال کریں گے جو صارفین ڈیجیٹل مالی خدمات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سائبر سیکورٹی کے بارے میں کلیدی اقدامات کے حوالے سے مزید تفصیلات کے لیے، براہِ مہربانی 2022ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتوں پر منسلکہ الف ملاحظہ کریں۔

8.2 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کے علاوہ نظامِ ادائیگی

این سی سی پی ایل ایک لائسنس یافتہ کلیئرنگ ہاؤس کے طور پر کام کرتی ہے، جو مکمل طور پر خودکار نیشنل کلیئرنگ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم (این سی ایس ایس) کے ذریعے پی ایس ایکس کو کلیئرنگ، سیٹلمنٹ اور انتظامِ خطر کی خدمات فراہم کرتی ہے۔ این سی سی پی ایل نے

[190] برائے تفصیلات براہِ کرم ملاحظہ کیجیے: "باکس 8.1: سائبر سیکورٹی- ابھرتے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی ردِعمل"۔

چارٹ 8.5: 2022ء میں راست فرد تا فرد لین دین

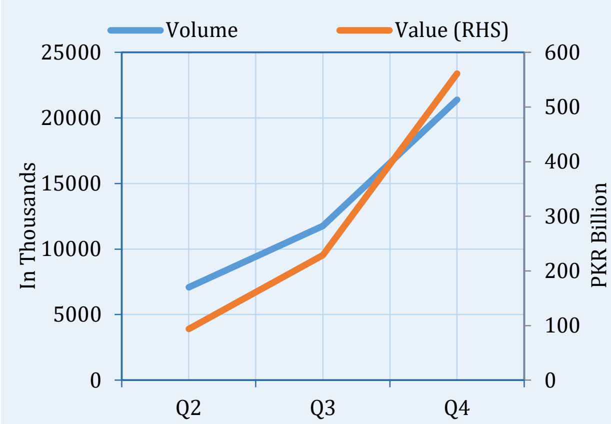

Source: SBP

2016ء سے سینٹرل کاؤنٹر پارٹی (سی سی پی) کا کردار ادا کیا ہے اور این سی ایس ایس میں کلیئرنگ اور تصفیے کے لیے رپورٹ کردہ ٹریڈز کے سلسلے میں ضمانت فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں، این سی سی پی ایل سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں کے لیے ایک اپنے کسٹمرز کو جاننے کے مرکزی طریقہ کار (سی کے او) کے طور پر بھی کام کرتی ہے۔

جدول 8.2: ای بینکاری خدمات کی پیشکشیں کرنے والے بینک

تفصیلات	2015ء	2018ء	2022ء
ای بینکاری خدمات فراہم کرنے والے بینک	21	28	28
موبائل بینکاری خدمات فراہم کرنے والے بینک	16	21	28
آئی وی آر / کال سینٹر خدمات فراہم کرنے والے بینک	16	22	23
کریڈٹ کارڈ جاری کرنے والے بینک	12	12	13
ڈیبٹ کارڈ جاری کرنے والے بینک	28	32	35
سماجی بہبود کارڈ جاری کرنے والے بینک	-	9	4
پری پیڈ کارڈ جاری کرنے والے بینک	-	4	3
پوائنٹ آف سیل لینے والے بینک	6	9	9

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مزید برآں، این سی سی پی ایل اپنے آن لائن ٹریڈنگ پلیٹ فارم پر مارجن ٹریڈنگ سسٹم (ایم ٹی ایس) چلاتی ہے اور شرکا کو مارجن فنانسنگ ٹرانزیکشنز کی ریکارڈنگ اور تصفیے کے

جدول 8.3: ای بینکاری ڈھانچہ

تفصیلات	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء
		تعداد		
آن لائن برانچز	15,930	16,165	16,571	17,005
اے ٹی ایم	15,252	16,041	16,709	17,547
پی او ایس	47,567	62,480	92,153	108,899
		تعداد ہزاروں میں ('000)		
ادائیگی کارڈ کا مجموعہ	42,083	44,285	48,677	44,697
مجموعہ				
کریڈٹ کارڈ	1,644	1,691	1,740	1,914
ڈیبٹ کارڈ	26,440	27,592	30,934	32,524
صرف اے ٹی ایم کارڈ	7,650	7,246	4,782	-
سماجی بہبود کارڈ	6,180	7,624	11,096	10,160
پری پیڈ کارڈ	168	133	125	99

ماخذ: اسٹیٹ بینک

چارٹ 8.6: اے ٹی ایم ڈاؤن ٹائم

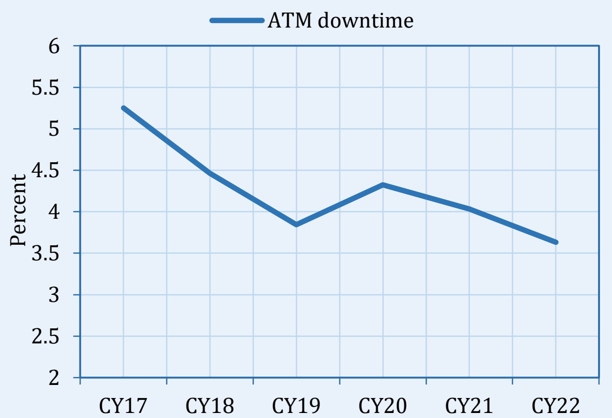

Source: SBP

لیے مارجن فنانسنگ سسٹم فراہم کرتی ہے۔

2022ء کے دوران، این سی سی پی ایل نے آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے اور انتظامِ خطر کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

تصفیے کے خطرے کو کم کرنے کے طریقہ کار نے مؤثر طریقے سے کام کیا کیونکہ کلیئرنگ ممبروں کے ذریعہ فراہم کردہ مارجن کافی تھے ...

کسی بھی تصفیہ کرنے والے فریق کے ممکنہ دیوالیہ پن سے پیدا ہونے والے تصفیے کے خطرے کو کم کرنے کے لیے، این سی سی پی ایل نے ایس جی ایف پر مشتمل طریقہ کار قائم کیا ہے، جو دسمبر 2022ء کے آخر تک 5.1 ارب روپے تھا۔

2022ء میں یومیہ اوسط تصفیے کی مالیت 3.2 ارب روپے رہی جو 2021ء میں 10.3 ارب روپے تھی۔ اسی طرح تجارتی حجم میں کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ 2021ء میں ماہانہ اوسط تصفیہ تجارتی حجم 310.2 ملین سے کم ہو کر 2022ء میں 110.7 ملین رہ گیا، کیونکہ ایکوئٹی سرمایہ کار ابتر کلّی معاشی منظر نامے اور مارکیٹ میں بلند اتار چڑھاؤ کی وجہ سے سرمایہ کاری کرنے سے ہچکچا رہے تھے۔ تاہم، ایس جی ایف غیر استعمال شدہ رہا کیونکہ کلیئرنگ ارکان کے ذریعہ فراہم کردہ مارجن، جو دیوالیے کے خطرے کے خلاف پہلا دفاع ہے، نے مؤثر طریقے سے کام کیا **(چارٹ 8.7)**۔

این سی سی پی ایل سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری کو جمع کر سکتی ہے کیونکہ اسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسپیشل پرپز پرائمری ڈیلر کے طور پر کام کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے۔ ریٹیل / سرمایہ منڈی کے سرمایہ کار اب این سی سی پی ایل کے ذریعے گورنمنٹ ڈیٹ سیکورٹیز (جی ڈی ایس) یعنی ٹریژری بلز (ٹی بلز) اور پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کی

نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔[191] یہ سہولت منی مارکیٹ کی مزید ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور سرمایہ کاروں کو منی مارکیٹ اور سرمایہ منڈی دونوں میں مواقع تلاش کرکے اپنے منافع کو بہتر بنانے کے قابل بنا سکتی ہے۔

گروتھ انٹرپرائز مارکیٹ (جی ای ایم) کی کلیئرنگ ، تصفیہ اور انتظامِ خطر۔۔۔

این سی سی پی ایل نے نومبر 2021ء میں گروتھ انٹرپرائز مارکیٹ (جی ای ایم) متعارف کرائی جس میں گروتھ کمپنیوں اور ایس ایم ایز کو تمسکات کی ٹریڈنگ اور تشکیل و توسیع کے حوالے سے فنڈز اکٹھا کرنے کے لیے درج کیا جاتا ہے۔

جی ای ایم کے سرمایہ کاروں کی سہولت کے لیے این سی سی پی ایل نے انفرادی سرمایہ کاروں کی رجسٹریشن اور اہلیت کے حوالے سے متعدد اقدامات کیے۔ ٹریڈز سے پیدا ہونے والے خطرے کو وی اے آر مارجن، لیکویڈیٹی مارجن اور ایم ٹی ایم خساروں سمیت خطرے کے اقدامات کے ذریعہ منظم کیا جاتا ہے۔[192]

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے اپنے افعال کو مؤثر طور پر انجام دیا۔۔۔

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) ملک میں تمسکات کی واحد ڈپازٹری کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ سیکورٹیز کے ڈپازٹ، سیکورٹیز کی منتقلی، سیکورٹیز کی گروی رکھنے اور اسٹاک مارکیٹ میں ہونے والے لین دین کے الیکٹرانک تصفیے جیسے لین دین کو سنبھالتا ہے۔ 2022ء کے اختتام پر سرمایہ کاروں کے کھاتوں کی تعداد 73,466 تھی جو 2021ء کے مقابلے میں 5.8 فیصد زیادہ ہے۔ سی ڈی سی نے 31 دسمبر 2022ء تک 4.8 ٹریلین روپے کے مارکیٹ کیپٹلائزیشن کے ساتھ 186.6 ارب حصص کا کاروبار کیا۔[193]

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے سرمایہ کاروں کو سہولت دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے۔۔۔

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) نے راست کے ذریعے منافع منقسمہ کی تقسیم، آر ڈی اے ہولڈرز کے لیے سرمایہ کاری کی سہولت اور مشترکہ کے وائی سی کے ذریعے صارفین کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ متعارف کرائی۔ مزید یہ کہ، سی ڈی سی کو اسٹیٹ بینک کی طرف

چارٹ 8.7: تصفیہ ضمانت فنڈ کا یومیہ اوسط تصفیے سے تقابل

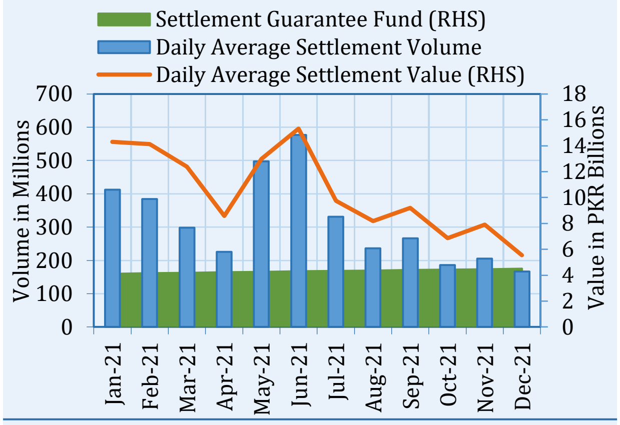

Source: NCCPL

سے "اسپیشل پرپوز پرائمری ڈیلر" (ایس پی ڈی) کا درجہ بھی دیا گیا۔ جس کے تحت یہ سی ڈی سی کے صارفین اب براہ راست سرکاری سیکورٹیز کی ابتدائی نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

پاکستان کا پہلا پیشہ ور کلیئرنگ رکن یعنی میسرز ای کلیئرز سروسز لمیٹڈ مرکزی ڈپازٹری کمپنی کے ذیلی ادارے کے طور پر شروع کیا گیا۔۔۔

مارکیٹ میں شفافیت اور کارکردگی لانے کے لیے ایس ای سی پی اور سرمایہ منڈی نے انفراسٹرکچر کے اداروں کی جانب سے متعلقہ ضوابطی فریم ورک متعارف کروانے کے بعد نئے پی سی ایم نظام کو کامیابی سے نافذ کیا گیا جس کے نتیجے میں میسرز ای کلیئر سروسز لمیٹڈ کا آغاز ہوا۔ ایس ای سی پی کی جانب سے متعارف کرائے گئے نئے بروکر نظام کے تحت اب صرف ٹریڈنگ بروکرز ہی پی سی ایم کی آزاد تھرڈ پارٹی تحویل، کلیئرنگ اور سیٹلمنٹ سروسز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد سرمایہ کاروں کے مناسب تحفظ کو یقینی بنانا، سرمایہ منڈی تک رسائی کو بڑھانا اور ایف اے ٹی ایف کے نظام کی تعمیل کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

جدول 8.4: برانچ لیس بینکاری کے کلیدی اعداد و شمار

تفصیلات	2020ء	2021ء	2022ء	2022ء میں نمو (فیصد)
ایجنٹس کی تعداد	481,837	587,547	622,884	6.0
اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	62,755	78,810	97,097	23.2
فعال اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	37,020	44,905	42,484	(5.4)
مدت کے اختتام پر ڈپازٹس (ملین روپے)	51,671	65,580	88,488	34.9
ٹرانزایکشن کی تعداد (ملین)	1,819	2,501	3,049	21.9
ٹرانزایکشنز کی مالیت (ارب روپے)	6,786	8,971	12,602	40.5
یومیہ اوسط ٹرانزایکشنز (ہزاروں میں)	5,053	6,948	8,471	21.9
ٹرانزایکشنز کا اوسط حجم (روپے)	3,715	3,577	4,129	15.4
اکاؤنٹس میں اوسط ڈپازٹ (روپے)	726	799	911	14.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک

[191] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 14 برائے 2022ء

[192] این سی سی پی ایل—سالانہ رپورٹ، 2022ء

[193] سی ڈی سی نیوزلیٹر اکتوبر تا دسمبر 2022ء

پس منظر

گذشتہ چند دہائیوں میں انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹیکنالوجیز (آئی سی ٹی) میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔ یہ پیش رفت معیشت کے تمام شعبوں میں فرموں کے کاروباری عمل، مصنوعات اور ترسیل کے طریقہ کار میں اہم تبدیلیاں لائی ہے اور سہولت اور مؤثریت کے لحاظ سے صارفین اور معاشرے کے لیے کافی سودمند ثابت ہوئی ہے۔ تاہم، دنیا بھر میں مالی شعبے میں جدت کو اپنانے کا نقطۂ نظر دیگر شعبوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ محتاط ہے کیونکہ مالی استحکام کی پالیسی پر غور و خوص اور طرزِ عمل کی نگرانی کی جاتی ہے جو کارکردگی اور سہولت کے مقاصد کے ساتھ منصفانہ توازن کی ضمانت دیتا ہے۔

مالی شعبے میں پھیلاؤ اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے دنیا بھر میں مالی شعبے کی ڈجیٹلائزیشن میں اضافہ کیا ہے۔ ڈجیٹل فنانشل سروسز (ڈی ایف ایس) میں صارفین کی روایتی مالی خدمات کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور ڈجیٹل ذرائع جیسے انٹرنیٹ بینکنگ، موبائل بینکنگ، الیکٹرانک منی ماڈلز اور ڈجیٹل ادائیگی کے پلیٹ فارمز کا استعمال شامل ہے۔ ڈی ایف ایس ادائیگیوں، ڈپازٹس اور قرض کی فراہمی، بچت، ترسیلات زر، بیمہ، ایڈوائزری وغیرہ سمیت مالی خدمات کی وسیع رینج کا احاطہ کرتا ہے۔[194]

ڈجیٹل ذرائع بتدریج دنیا بھر میں مالی خدمات کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈی ایف ایس کم لاگت، تیز تر اور محفوظ لین دین، اور عوام الناس کی ضروریات کے مطابق مالی خدمات پیش کرتا ہے۔ صارفین تک مالی خدمات کی رسائی کو بڑھانے کی صلاحیت کی وجہ سے، ڈی ایف ایس آبادی کے پسماندہ طبقے کے لیے معاشی مواقع بڑھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی خدمات تک جامع اور آسان رسائی فراہم کرنے والے ممالک بلند معاشی نمو حاصل کرتے ہیں جبکہ ان ممالک میں غربت اور آمدنی کی عدم مساوات بھی تیزی سے کم ہوتی ہے۔[195]

اگرچہ مصنوعات اور طرزِ عمل میں ٹیکنالوجی کی جدت طرازی اور استعمال نے مجموعی کارکردگی، صارفین کے تجربے اور مالی شمولیت کو بہتر بنایا ہے، لیکن اس نے مالی استحکام، صارفین کے تحفظ اور معلومات اور سائبر سکیورٹی خطرات سے متعلق کچھ پالیسی خدشات کو بھی جنم دیا ہے، جو مالی اداروں اور پالیسی سازوں کی اضافی توجہ اور اخراجات میں اضافے کے متقاضی ہیں۔

ڈی ایف ایس کا ارتقاء اور ترقی - عالمی تناظر

ڈی ایف ایس میں ترقی کا پیمانہ، خاص طور پر مالی انفرااسٹرکچر کی ڈجیٹائزیشن اور مالی خدمات کی فراہمی میں ٹیکنالوجی کے استعمال کی حد کے حوالے سے، مختلف ممالک میں نمایاں طور پر مختلف ہے۔ بنیادی خدمات کی وسعت، صارفین کی جانب سے ڈی ایف ایس کو اپنانے اور نقد اور کاغذی وثیقہ جات سے منتقلی کی بنیاد پر، ڈی ایف ایس پر پیش رفت کے تسلسل کو چار مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (**چارٹ ایس 1.1**)۔ اس تسلسل کے پہلوؤں کے بارے میں بات کی جائے تو: ایک طرف ڈی ایف ایس کے فروغ کے حوالے سے نچلے درجے کے ممالک ہیں جہاں ڈی ایف ایس بنیادی طور پر ٹرانزیکشن اکاؤنٹس تک بنیادی رسائی پر توجہ مرکوز کرتی ہیں جنہیں معیشت میں صارفین بتدریج وسیع پیمانے پر اپناتے ہیں۔ دوسری جانب وہ ممالک ہیں جو اگلے مراحل میں پیش قدمی کر چکے ہیں وہاں ڈجیٹل مالی خدمات کو انفرادی صارفین اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی طرف سے وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل ہوئی اور یہ ٹرانزیکشن اکاؤنٹس اور خوردہ ادائیگیوں تک بنیادی رسائی سے بڑھ کر کریڈٹ اور انشورنس جیسے زیادہ جدید مالی خدمات کی طرف پیش قدمی کر چکے ہیں۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ برانچ لیس بینکاری (بی بی) نے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں گہرا اثر ڈالا ہے کیونکہ اس نے روایتی بینک برانچ قائم کیے بغیر ایجنٹوں کے ذریعے مالی خدمات کی فراہمی کو ممکن بنایا۔ یہ رکاوٹوں اور لاگت کو کم کر کے بینکوں سے غیر منسلک آبادی کی مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں گذشتہ دہائی کے دوران بینک اکاؤنٹ رکھنے والی آبادی کا حصہ 2011ء کے 42 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں 71 فیصد ہو گیا ہے۔ اسی طرح اس عرصے کے دوران مردوں اور خواتین کے بینک اکاؤنٹس کی ملکیت کے فرق کے لحاظ سے صنفی فرق 9 فیصد سے کم ہو کر 6 فیصد رہ گیا ہے۔[196] اگرچہ وہ ممالک جو ڈی ایف ایس کی ترقی کے ابتدائی مراحل میں ہیں انہوں نے حالیہ برسوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں اور بینک خدمات سے محروم آبادی کو باضابطہ شعبے میں لانے کے لیے بے پناہ امکانات

---

194 اتحاد برائے مالی شمولیت (اے ایف آئی) گائیڈ لائن نوٹ -19 "ڈی ایف ایس-اصطلاحات"، 2016۔
نوٹ: اصطلاح "ڈجیٹل ذرائع" سے مراد انٹرنیٹ، موبائل فون، اے ٹی ایم، پی او ایس ٹرمینلز، این ایف سی سے چلنے والے آلات، چپس، الیکٹرانک طور پر فعال کارڈز، بائیو میٹرک ڈیوائسز، ٹیبلٹس اور کسی بھی طرح کے دوسرے ڈجیٹل سسٹم ہیں۔

195 ژوانگ، جو ژونگ اور دیگر (2009ء): مالی شعبے کی ترقی، اقتصادی نمو، اور تخفیفِ غربت میں کمی: ایک ادبی جائزہ. ایشیائی ترقیاتی بینک اکنامکس ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 173۔

196 عالمی بینک (2021ء)۔ گلوبل فنڈیکس رپورٹ۔ واشنگٹن۔ تفصیلات یہاں ملاحظہ کیجیے:
https://www.worldbank.org/en/publication/globalfindex/Data

پیدا کیے ہیں، لیکن وہ اب بھی ڈجیٹل انفرااسٹرکچر کی ترقی اور عوام کی جانب سے ڈی ایف ایس کے استعمال کے معاملے میں پیچھے ہیں۔

ممالک میں بھی ادائیگیوں اور رقوم کی منتقلی کے لیے ڈجیٹل ذرائع کے استعمال میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔[197]

چارٹ ایس1.1: ڈجیٹل مالی خدمات کی ترقی کے مراحل

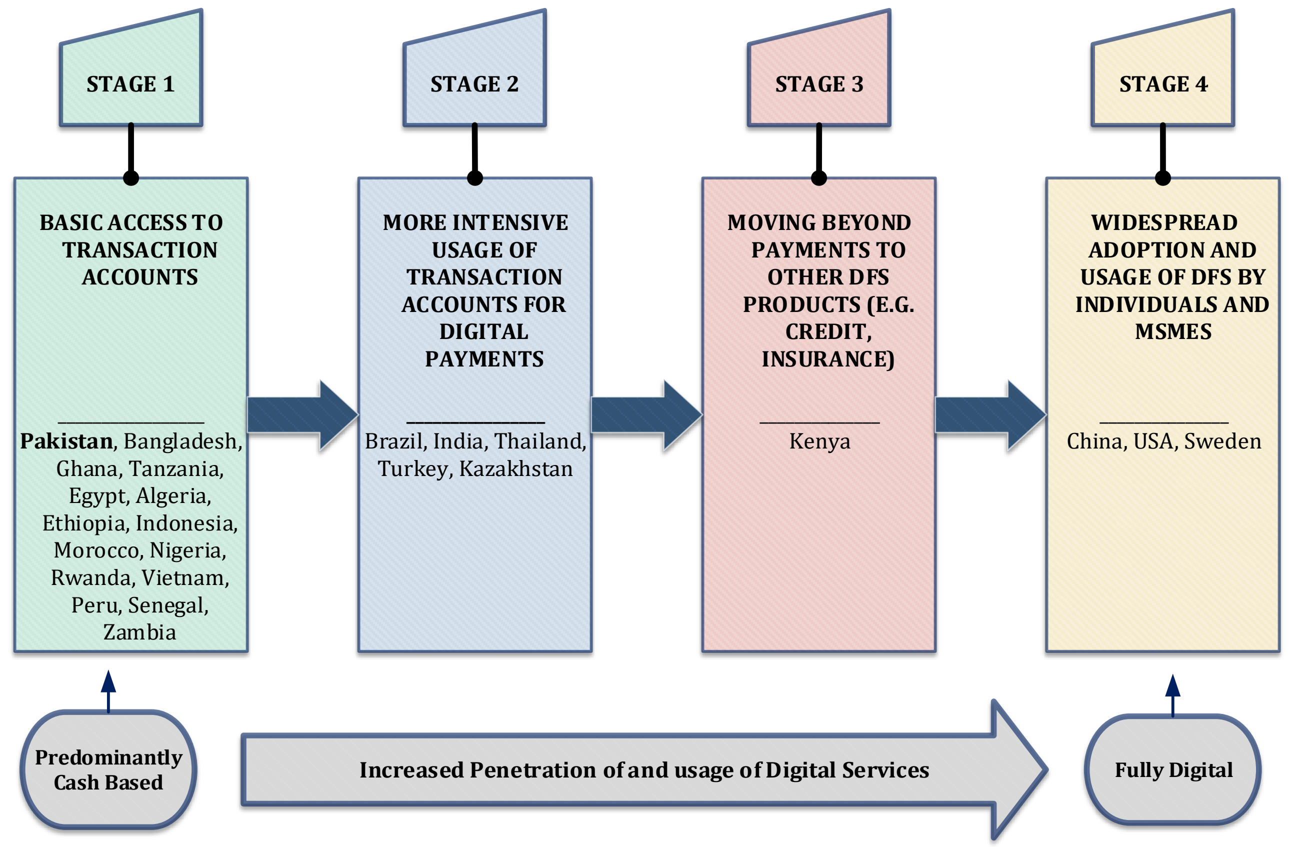

Source: World Bank Study- Digital Financial Services, 2020

کووڈ 19 کی عالمی وبا کی وجہ سے انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹیکنالوجی پر توجہ بڑھی اور ڈجیٹل مالی خدمات کو اپنانے کا عمل تیز ہوا۔۔۔

حال ہی میں کووڈ19 اور اس سے جڑی سماجی فاصلے جیسی پابندیوں نے دنیا بھر میں ڈجیٹل مالی خدمات کو اپنانے کے عمل کو غیر معمولی طور پر تیز کیا اور آبادی کے بینک سروسز سے دور طبقے کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ڈجیٹل مالی خدمات تک رسائی حاصل کریں کیوں کہ اس میں بہت سے فوائد پنہاں ہیں۔ مثال کے طور پر بھارت اور چین، دنیا کے دو بڑے ممالک میں بالترتیب 80 ملین اور 100 ملین بالغ افراد نے عالمی وبا کے آغاز کے بعد اپنی زندگی میں پہلی بار ڈجیٹل مرچنٹ پیمنٹ کی۔ اسی طرح پاکستان اور دنیا بھر کے دیگر

تاہم مختلف ساختی مسائل کی وجہ سے ترقی پذیر معیشتیں ڈجیٹل مالی خدمات میں عمومی طور پر پیچھے ہیں۔۔۔

بہت سی ترقی پذیر معیشتوں میں ڈجیٹل مالی خدمات کے ذریعے حاصل کردہ نمایاں نمو کے باوجود ترقی پذیر معیشتوں کی اکثریت میں ڈجیٹل مالی خدمات کا نفوذ اور اس کے وسیع پیمانے پر استعمال کا حجم انتہائی محدود ہے۔ صارفین کی جانب سے ڈی ایف ایس کو اپنانے میں سستی میں متعدد عوامل کارفرما ہیں۔ مثال کے طور پر، جنوب مشرقی ایشیا کی چھ بڑی معیشتوں کے صارفین نے ڈی ایف ایس کو اپنانے میں مختلف رکاوٹوں کی نشاندہی کی جن میں مالی اور ڈجیٹل خواندگی کی کمی، پوشیدہ لاگت کا خوف، مبہم معاہدے کی شرائط، اور پیچیدہ ایپلی کیشن انٹرفیس اور پراسیس شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دھوکہ

[197] عالمی بینک (2021ء)۔ گلوبل فنڈیکس رپورٹ۔ واشنگٹن۔ تفصیلات یہاں ملاحظہ کیجیے:
https://www.worldbank.org/en/publication/globalfindex/Data.

دہی کے واقعات اور سائبر سکیورٹی کے مسائل کو بھی بڑی رکاوٹوں کے طور پر شناخت کیا گیا تھا۔[198]

ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈیجیٹل مالی شمولیت میں نمایاں اضافے کے باوجود صنف اور دیگر بنیادوں پر فرق برقرار ہے۔ بڑی رکاوٹوں میں رسائی میں مشکلات، لاگت کے عوامل، مالی اور ڈیجیٹل خواندگی اور اسکلز میں خلاء، اور صنفی تعصبات اور سماجی و ثقافتی اقدار شامل ہیں۔[199]

پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات کا ارتقا

بینکاری کے شعبے نے اپنے کاروباری عمل کے ساتھ ساتھ اپنی مالی مصنوعات / خدمات اور اس کی فراہمی کے میکنزم میں بہت پہلے ٹیکنالوجی کو اپنانا شروع کر دیا تھا۔ اس صدی کے آغاز میں ہی بینکوں میں کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال کافی عام ہو چکا تھا اور انہوں نے اپنے پروسیس کی آٹومیشن کے ساتھ ساتھ متبادل ڈیلیوری چینلز (اے ڈی سیز) جیسے اے ٹی ایم، پی او ایس مشین وغیرہ کا آغاز کیا جو صارفین کو متعدد ٹچ پوائنٹس فراہم کرتے تھے، اور ایمبیڈڈ فنانس جیسے نئے طریقوں کے استعمال کی طرف بڑھ رہے تھے۔[200]

چنانچہ، پاکستان نے الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس 2002ء جاری کیا جس نے الیکٹرانک دستاویزات، ریکارڈز، معلومات، مواصلات اور ٹرانزیکشن سمیت دیگر خدمات کو قانونی حیثیت دی۔ **(چارٹ ایس 1.2)**

ادائیگی کے نظام کی بڑھتی ہوئی اہمیت اور دنیا بھر میں ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ادائیگیوں کے نظام اور الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر ایکٹ 2007ء کو ملک میں ادائیگی کے نظام اور الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر کے لیے ایک جامع ضوابطی فریم ورک

چارٹ ایس 1.2: پاکستان کا ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کا سفر

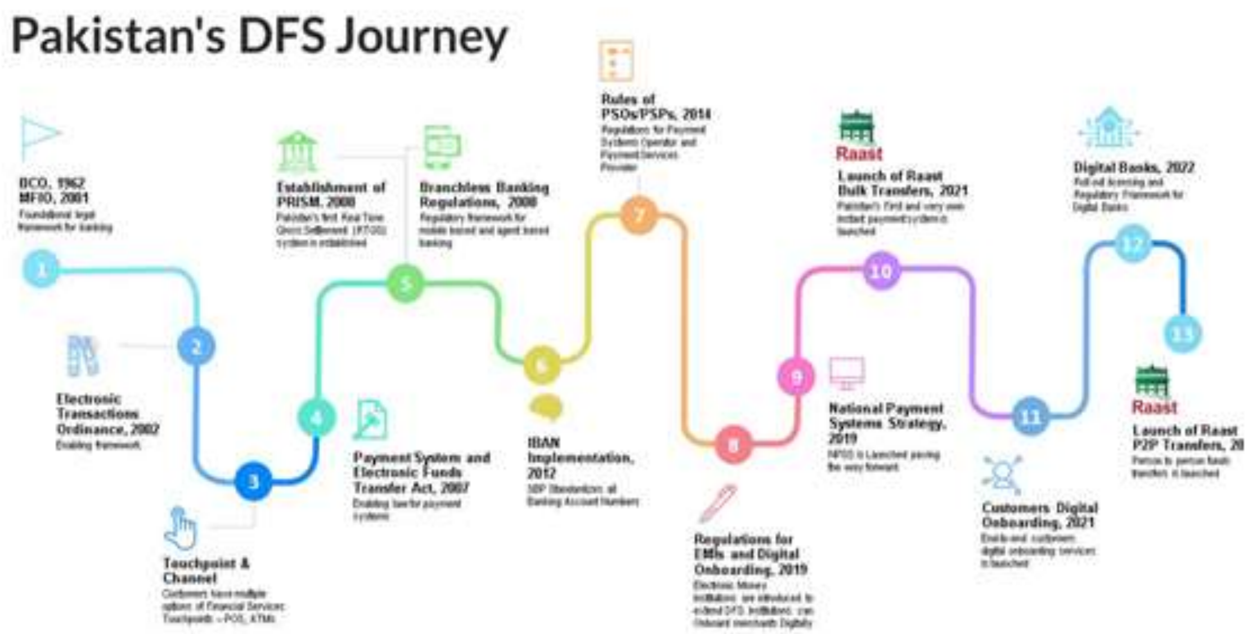

Source: SBP

[198] عالمی اقتصادی فورم 2022ء۔ آسیان ڈیجیٹل جنریشن رپورٹ: ڈیجیٹل مالیاتی شمولیت۔ جنیوا، دسمبر۔ تفصیلات یہاں ملاحظہ کریں:
https://www3.weforum.org/docs/WEF_ASEAN_Digital_Generation_Report_2022.pdf

[199] ایشیائی ترقیاتی بینک 2022ء، جی 20 نقطہ نظر سے ڈیجیٹل مالی شمولیت اور خواندگی۔ منڈل یونگ، نومبر۔ تفصیلات کے لیے براہِ مہربانی ملاحظہ کریں:
https://www.adb.org/sites/default/files/publication/843526/adbi-digital-financial-inclusion-and-literacy-g20-perspective.pdf

[200] 2004ء کے آخر تک ملک میں 2475 آر ٹی او بیز اور 786 اے ٹی ایم کام کر رہے تھے۔ جبکہ بینکوں کی جانب سے مجموعی طور پر 1.59 ملین ڈیبٹ کارڈز اور 808 ہزار کریڈٹ کارڈز جاری کیے گئے تھے۔ (ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان)

فراہم کرنے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔ 2008ء میں پاکستان کا واحد ریئل ٹائم گراس سیٹلمنٹ سسٹم (آر ٹی جی ایس) پاکستان ریئل ٹائم انٹر بینک سیٹلمنٹ مکینزم (پرزم) کے نام سے قائم کیا گیا جس میں تصفیے کے خطرے کو کم کرنے کے لیے بڑی مالیت کی ادائیگیوں کو بروقت مجموعی بنیادوں پر چکتایا جاتا ہے۔

2000ء کی دہائی کے اواخر تک ملک میں موبائل فونز کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا جس سے نہ صرف عمومی طور پر معاشی سرگرمیاں بڑھیں بلکہ خدمات کی فراہمی میں کارکردگی کو بہتر بنانے اور معاشرے کے پسماندہ طبقوں تک رسائی کے لیے مالی خدمات میں جدت طرازی کے وسیع مواقع بھی کھل گئے۔[201] چنانچہ، برانچ لیس بینکاری کا ضوابطی فریم ورک 2008ء میں متعارف کرایا گیا تا کہ ٹیلی کمیونی کیشن فراہم کنندگان کی جانب سے فراہم کردہ رسائی کو بروئے کار لاتے ہوئے معاشرے کے پسماندہ طبقات کو مالی خدمات کی فراہمی میں سہولت دی جاسکے۔ اس فریم ورک نے مالی اداروں کو ایجنٹس کا نیٹ ورک تیار کرنے کے قابل بنایا جس کے نتیجے میں چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں میں باضابطہ مالی خدمات متعارف ہوئیں اور فروغ پائیں۔[202] برانچ لیس بینکاری کو اپنانے کے عمل میں گذشتہ ایک دہائی کے دوران تیزی آئی ہے۔

معیشت اور مالی نظام میں ترقی اور ادائیگی کے نئے اور منفرد طریقے تلاش کرنے کی ضرورت کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے غیر بینک اداروں کو ڈجیٹل مالی خدمات پیش کرنے کے قابل بنایا۔ اس مقصد کے لیے پیمنٹ سسٹم آپریٹرز (پی ایس اوز) / پیمنٹ سروس پرووائیڈرز (پی ایس پیز) اور الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) کے قواعد بالترتیب 2014ء[203] اور 2019ء[204] میں متعارف کرائے گئے۔ ان اقدامات کا مقصد غیر بینک مالی اداروں کو یکساں مواقع فراہم کرنا اور ڈی ایف ایس کے منظرنامے میں جدت طرازی اور مسابقت کو متعارف کرانا تھا۔

2019ء میں اسٹیٹ بینک نے نیشنل پیمنٹ سسٹم اسٹریٹجی (این پی ایس ایس) کا آغاز کیا، جس میں مؤثریت اور حفاظت، عالمگیریت اور صارفین کے تحفظ کے اصولوں پر قومی ادائیگی کے نظام کی تشکیل اور ادائیگی کے منظرنامے میں مسابقتی ماحول فراہم کرنے کے لیے ایک روڈ میپ طے کیا گیا۔

یہ حکمت عملی قانونی اور ضوابطی فریم ورک، ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے، خوردہ ادائیگیوں کی مارکیٹ، سرکاری ادائیگیوں، ترسیلات زر کی مارکیٹ اور نگرانی کے فریم ورک کے کلیدی شعبوں کے لیے تجاویز فراہم کرتی ہے تا کہ قومی ادائیگی کے نظام کی بنیاد میں بہتری لائی جاسکے۔ 2019ء کے بعد سے این پی ایس ایس میں بیان کردہ متعدد اہم ساختی اور ضوابطی تبدیلیوں کو اسٹیٹ بینک نے متعلقہ شراکت داروں کے تعاون سے نافذ کیا ہے۔

صارفین بالخصوص غیر مقیم پاکستانیوں کو ڈجیٹل ریموٹ آن بورڈنگ کی سہولت فراہم کرنے اور زیادہ ترسیلات زر کو راغب کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2020ء میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) متعارف کرایا۔ مزید برآں، 2021ء کے دوران مقیم پاکستانیوں کو بھی یہی سہولت، یعنی ریموٹ آن بورڈنگ فراہم کی گئی تھی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے پی ٹی اے اور بینکوں کے اشتراک سے مالی سال 2015ء میں آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے) شروع کیا تا کہ شناختی کارڈ رکھنے والا کوئی بھی شخص کسی بھی موبائل آپریٹر کا سم کارڈ استعمال کرکے اے ایم اے کے شریک بینک میں اکاؤنٹ کھول سکے اور انٹرنیٹ کی ضرورت کے بغیر سادہ موبائل فون سے بھی لین دین کرسکے۔[205]

ادائیگیوں کے شعبے میں ایک اہم پیش رفت اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی سال 2021ء میں پاکستان کے پہلے فوری ادائیگی کے نظام کے طور پر "راست" کا اجرا ہے۔ مفت ہونے کی وجہ سے راست نے موبائل ایپس کے ذریعے وسیع پیمانے پر انٹر آپریبلٹی متعارف کرائی جس سے مستقبل میں ڈی ایف ایس کے منظرنامے میں مزید ترقی کی توقع ہے۔ اس کے پہلے دو مراحل کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا جاچکا ہے جس میں بڑی ادائیگیوں اور فرد تا فرد (پی 2 پی) ادائیگیوں کا احاطہ کیا گیا، جبکہ اس کے تیسرے مرحلے پر کام آخری مراحل میں ہے جو تاجروں کو راست کے ادائیگی کے منظرنامے میں شامل کرے گا **(چارٹ ایس 1.3)**۔

سال 2022ء کے آغاز میں اسٹیٹ بینک نے ملک میں ڈجیٹل بینکوں کے قیام میں سہولت کی خاطر ڈجیٹل بینکوں کے لیے جامع لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک جاری کیا۔[206] یہ فریم ورک ملک میں مکمل ڈجیٹل بینکوں کو متعارف کرانے کی جانب پہلا ضوابطی قدم ہے

---

201 مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیلی کثافت میں 10 فیصدی پوائنٹ کا اضافہ جی ڈی پی کی نمو میں 1 فیصدی پوائنٹ کا اضافہ کرتا ہے (ماخذ: چیانگ، کرسٹین ژین-وی اور کارلو ایم روسوٹو اور کورو کیمورا (2009ء)۔ ترقی کے لیے انفارمیشن اور کمیونیکیشن پر براڈ بینڈ کے معاشی اثرات۔ 2009ء: 35–50. ورلڈ بینک)

202 کارانداز (2021ء)۔ پاکستان کا فنانشل ٹیکنالوجی ایکو سسٹم-لینڈ اسکیپ اسٹڈی۔ جون۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے: https://karandaaz.com.pk/wp-content/uploads/2021/06/Fintech-Ecosystem-of-Pakistan.pdf

203 پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2014ء

204 پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2019ء

205 پی پی آر ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2015ء

206 ایس بی پی پریس ریلیز، بتاریخ 3 جنوری 2022ء

چارٹ ایس 1.3: راست ڈی ایف ایس کے فروغ کا مرکز ہے

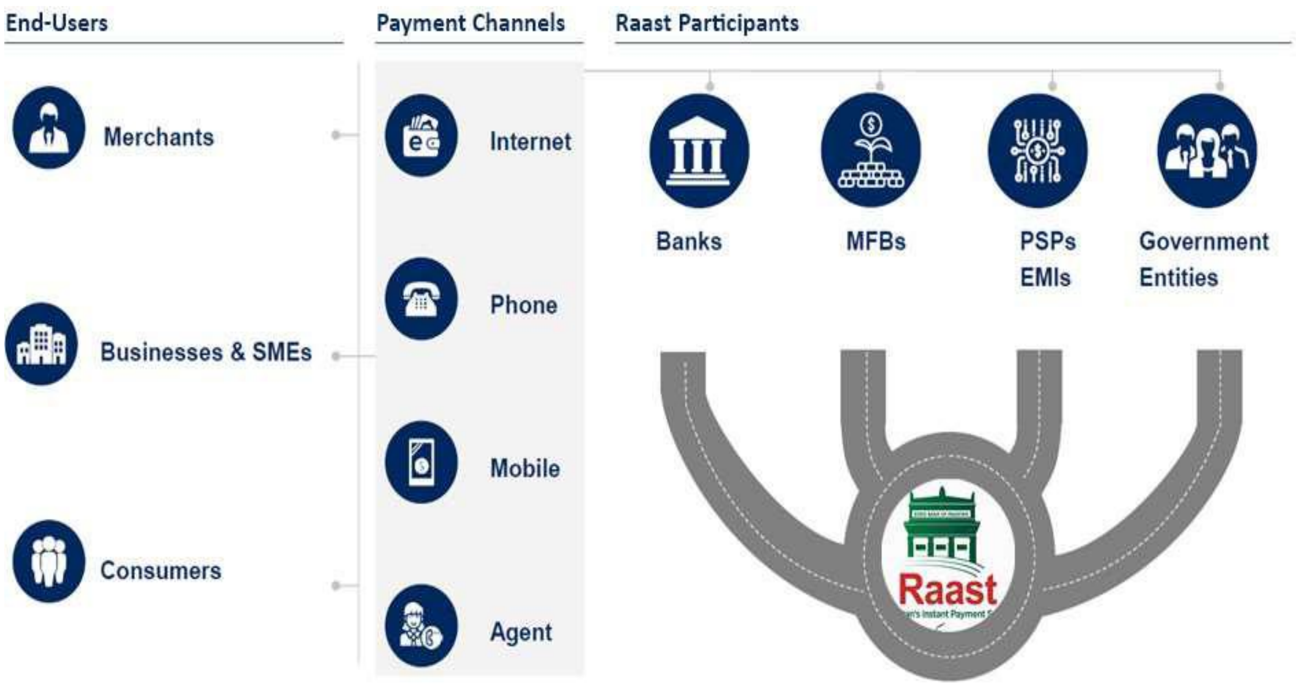

Source: SBP

جو بینکاری شعبے کی مزید ڈجیٹائزیشن کا آغاز کر سکتا ہے اور محتاط ضوابطی نگرانی کے ساتھ ڈی ایف ایس کے فروغ میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔[207]

انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹیکنالوجیز میں ترقی اور موبائل فون تک وسیع رسائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فِن ٹیک کے ذریعے چلنے والی مالی خدمات غیر بینک مالی شعبے میں امید افزا کاروبار کے طور پر ابھر کر سامنے آئیں۔

چنانچہ سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے فن ٹیک پر مبنی این بی ایف سیز کے لیے جامع ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا جس میں صارفین کے تحفظ، آئی ٹی گورننس اور فنانشل رسک مینجمنٹ کے پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ یہ فریم ورک ڈجیٹل قرض دینے کے ساتھ ساتھ ڈجیٹل انویسٹمنٹ ایڈوائزر کا بھی احاطہ کرتا ہے۔[208]

جہاں کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے بے شمار فوائد ہیں جیسا کہ آسانی، توسیع پذیری، ضرورت کے وقت دستیابی وغیرہ، وہیں اسے قانونی خطرے، دائرہ اختیار کے خطرے، تسلسل کار کے خطرے اور انفارمیشن سکیورٹی جیسے مختلف خطرات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کلاؤڈ ٹیکنالوجی کے فوائد کو بروئے کار لاتے ہوئے ان خطرات کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آؤٹ سورسنگ ارینجمنٹ اور کلاؤڈ سروس پرووائیڈرز کی آؤٹ سورسنگ کے لیے 2023ء میں انتظامِ خطر کا فریم ورک متعارف کرایا۔

اسٹیٹ بینک نے ایک جامع ضوابطی اور نگرانی فریم ورک قائم کیا ہے جس کا مقصد مالی استحکام اور صارفین کے تحفظ کے مقاصد کو مناسب طریقے سے متوازن کرکے اور ابھرتے ہوئے خطرات خاص طور پر سائبر اور انفارمیشن سکیورٹی سے نمٹتے ہوئے مالی شعبے میں پائیدار جدت طرازی اور کارکردگی کو فروغ دینا ہے۔

پاکستان میں ڈی ایف ایف کی موجودہ صورتِ حال

پاکستان میں ڈی ایف ایس انفرااسٹرکچر اور اسپیکٹرم کی موجودہ حالت بنیادی قانونی اور ضوابطی فریم ورک، انفرااسٹرکچر اور بہت سے پلیٹ فارمز اور مصنوعات پر مشتمل ہے **(چارٹ ایس1.4 دیکھیں)**۔

حالیہ برسوں میں، مالی شعبے کی ڈجیٹلائزیشن میں پیش رفت اور صارفین کی بڑھتی ہوئی ترجیحات مالی خدمات کے استعمال کے طریقوں میں نمایاں تبدیلیاں لائی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کاغذی وثیقہ جات کے ذریعے لین دین میں کمی کا رجحان رہا ہے۔ اس

[207] دسمبر 2022ء تک اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل بینک لائسنس کے لیے درخواست دینے والے 20 ممکنہ اداروں / سروس پرووائیڈرز کا جائزہ مکمل کر لیا تھا اور ان میں سے پانچ اداروں / سروس پرووائیڈرز کو ڈجیٹل بینک کھولنے کے لیے عبوری این او سی جاری کیے تھے۔

[208] 2021ء کے اختتام تک ایس ای سی پی نے فن ٹیک سے چلنے والی 6 این بی ایف سیز کو لائسنس جاری کیے تھے جو نینو لینڈنگ، پی ٹو پی قرضوں اور 'ابھی خریدیں اور ادائیگی بعد میں' کے ماڈلز پر کام کر رہی تھیں اور 3 لاکھ 65 ہزار سے زائد قرض گیروں کو مجموعی طور پر 6.1 ارب روپے کی رقم تقسیم کر چکی تھیں۔

چارٹ ایس 1.4: پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات کا منظر نامہ

PRISM=Pakistan Real-time Interbank Settlement Mechanism, EMIs=Electronic Money Institutions, PRI=Pakistan Remittance Initiative, PSPs=Payment Service Providers, PSOs=Payment System Operators
Source: SBP

کے ساتھ ہی الیکٹرانک بینکنگ اپنے تمام اہم شعبوں میں مسلسل مستحکم نمو کی رفتار کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ خاص طور پر موبائل اور انٹرنیٹ بینکنگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے جس سے صارفین کی ادائیگیوں کے ڈیجیٹل طریقہ کار کی طرف منتقلی کے رجحان کی عکاسی ہوتی ہے (**چارٹ ایس 1.5**)۔

مزید برآں، برانچ لیس بینکنگ کی زبردست نمو نے گذشتہ دہائی کے دوران مالی شمولیت اور مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ گذشتہ دو دہائیوں کے دوران پاکستان کے ڈی ایف ایس منظر نامے نے ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ عالمی رجحان کے مطابق اور اسٹیٹ بینک کی مالی شمولیت کے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھنے کے لیے ٹیکنالوجی کو ایک آلے کے طور پر استعمال کرنے کی حالیہ پالیسی مہم کے تحت گذشتہ چند برسوں میں نمو خاص طور پر غیر معمولی رہی[209] (**جدول ایس 1.1**)۔

دی اکانومسٹ کے مالی شمولیت پر مائیکرواسکوپ انڈیکس برائے 2020ء میں پاکستان کو حکومت اور پالیسی سپورٹ، مصنوعات اور آؤٹ لیٹس اور صارفین کے تحفظ کے پیمانوں میں اعلیٰ درجے پر فائز کیا گیا تاہم استحکام اور سالمیت اور انفرا اسٹرکچر کے پیمانوں پر نچلی سطح پر درجہ بند کیا گیا۔[210] اس کے بعد سے متعدد ضوابطی اور انفرااسٹرکچر فریم ورک لانچ کیے گئے ہیں جن میں ڈیجیٹل بینکوں کا فریم ورک، صارفین کا ڈیجیٹل آن بورڈنگ میکینزم، موبائل ایپ سیکیورٹی گائیڈ لائنز، کیو آر کوڈ اسٹینڈرڈائزیشن وغیرہ شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک ڈی ایف ایس کے حوالے سے اپنے نگرانی کے میکینزم میں نمایاں بہتری لایا ہے، خاص طور پر سائبر سیکیورٹی، مالی استحکام اور صارفین کے تحفظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، فوری ادائیگی کا نظام 'راست' لانچ کیا گیا جو مارکیٹ میں وسیع تر انٹر آپریبلٹی پیش کرتا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک اور دیگر شراکت داروں نے مالی شعبے کی سالمیت کو بڑھانے کے لیے ایف اے ٹی ایف کی سفارشات کے مطابق اے ایم ایل/سی ایف ٹی نظام میں بہتری کے لیے ایکشن پلان پر کامیابی سے عمل درآمد کیا۔

گذشتہ چند برسوں میں، ملک میں متعدد جدید مصنوعات اور اقدامات کو متعارف کرایا گیا ہے جو ڈی ایف ایس کی ترقی کے اگلے مراحل میں ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تاہم، ان مصنوعات کو ان کی صلاحیت کے مطابق بروئے کار لایا جانا باقی ہے کیونکہ صارفین اب بھی نقد رقم اور دیگر روایتی کاغذی وثیقہ جات پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

چارٹ ایس 1.5: 2016ء کے بعد سے خردہ ادائیگیوں میں زمرہ وار حصہ

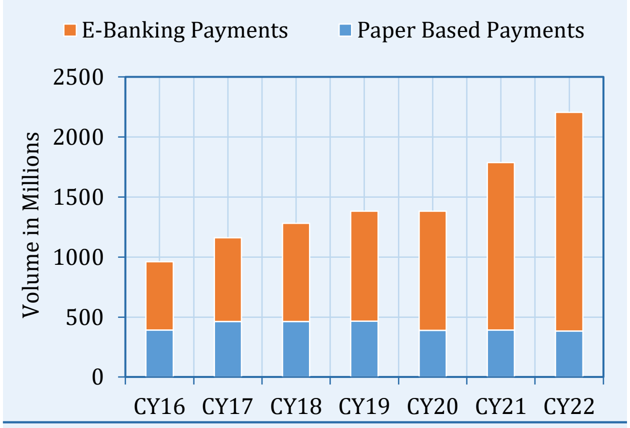

Source: SBP

چیلنجز اور مواقع

کچھ مسائل ایسے ہیں جو پاکستان میں ڈی ایف ایس کو بڑے پیمانے پر اپنانے کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ برانچ لیس بینکاری اور دیگر صارف دوست طریقوں کے آغاز کے باوجود ملک میں مالی اور ڈیجیٹل خواندگی کی کم سطح کا مسئلہ برقرار ہے جہاں آبادی کا بڑا حصہ بینکاری خدمات کی پہنچ سے دور ہے۔ اس کے علاوہ، نقد اور دیگر کاغذی وثیقہ جات کے ذریعے ادائیگیوں پر کم لاگت اور اس کی وسیع پیمانے پر قبولیت صارفین اور کاروباری اداروں کو ادائیگی کے ڈیجیٹل طریقوں کو اپنانے کی طرف راغب نہیں ہونے دیتی۔

209 ادائیگیوں کے موجودہ رجحانات اور کارکردگی کا اس اشاعت کے باب 8- فنانشل مارکیٹ انفرا اسٹرکچر (ایف ایم آئیز) میں تفصیلی احاطہ کیا گیا ہے۔

210 دی اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ۔ گلوبل مائیکرواسکوپ 2020ء- کووڈ19 کے ردعمل میں مالی شمولیت کا کردار۔ *لندن*۔ تفصیلات کے لیے، براہِ مہربانی ملاحظہ کریں: https://pages.eiu.com/rs/753-RIQ-438/images/EIU_Microscope_2020_proof_10.pdf

ڈی ایف ایس کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ آئی ٹی اور سائبر سکیورٹی کے خطرات اور ڈیجیٹل انفارمیشن سکیورٹی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جو پورے انٹرپرائز کے لیے خطرہ بن گئے ہیں۔ تاہم، ملک میں کام کرنے والے مالی ادارے آئی ٹی سکیورٹی خطرات سے نمٹنے اور اپنے نیٹ ورک کے بنیادی ڈھانچے کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر انتظامات کے لیے کوشاں ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے حالیہ برسوں میں مالی اداروں کے لیے ایک جامع سائبر / انفارمیشن سکیورٹی فریم ورک متعارف کرایا ہے تاکہ سائبر سکیورٹی اقدامات کی لچک اور مضبوطی کو برقرار رکھا جاسکے۔[211]

ڈجیٹلائزیشن میں پیش رفت نے مالی مصنوعات کی غلط فروخت (معلومات کے غیر متناسب ہونے کی وجہ سے) اور صارفین کے تحفظ سے متعلق مسائل کے حوالے سے خدشات کو بھی اجاگر کیا ہے۔ اس نوعیت کے بڑھتے ہوئے واقعات ڈجیٹلائزیشن کی کوششوں میں رکاوٹ بن سکتے ہیں کیونکہ صارفین جب مالی خدمات تک رسائی کے لیے ڈیجیٹل طریقوں کا استعمال کرتے ہیں تو ان کے لیے دھوکہ دہی / معلومات کے لیک ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے صارفین کی مالی اور ڈیجیٹل خواندگی کو بہتر بنانا اور صارف کے طور پر ان کے حقوق کے بارے میں آگاہی اس طرح کے مسائل کے واقعات کو کم سے کم کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے ریگولیٹر کی جانب سے صارفین کے تحفظ، شکایات سے نمٹنے، ضوابطی نگرانی اور شکایات کی نگرانی کے فریم ورک پہلے ہی موجود ہیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان فریم ورکس کے مؤثر نفاذ کے لیے زیادہ توجہ اور حکمت عملی کی ضرورت ہوسکتی ہے، اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں صارفین کے تحفظ اور منصفانہ سلوک کے نظام کی ریگولیشن اور نگرانی کے لیے مخصوص شعبے تشکیل دے کر اپنے تنظیمی فریم ورک کو مزید بہتر کیا ہے۔

بینک روایتی طور پر محتاط کاروباری نقطۂ نظر کی پیروی کرتے ہیں جس کی وجہ مالی استحکام کے خدشات اور متعلقہ ضوابطی نظام کے ساتھ ساتھ بینکاری خدمات کی فراہمی میں ان کی نسبتاً اجارہ داری ہے۔ چنانچہ یہ تکنیکی تبدیلیوں کو اپنانے میں سستی کا رجحان رکھتے ہیں اور آزمودہ کاروباری ماڈل اور مصنوعات کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ چونکہ بینک ڈجیٹل مالی منظر نامے پر حاوی ہیں لہٰذا کسی بھی دوسرے ملک کی طرح یہاں بھی بینکوں کے لیے مراعاتی اسٹرکچر کی تیاری ایک چیلنج رہتی ہے جس کے تحت بینک ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کو اپنانے اور معیشت کے پسماندہ طبقوں تک رسائی حاصل کرنے کی طرف راغب ہوں۔ مستقبل میں، قومی ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی (این پی ایس ایس) کی سفارشات پر عمل درآمد پائیدار انداز میں قومی ادائیگی کے منظر نامے کی مزید ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اس کے نفاذ سے قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) کے تحت قومی اہداف کی تکمیل اور ملک کے مالی استحکام میں بھی مدد ملے گی۔[212]

جہاں تک قومی ادائیگی کے نظام کے بنیادی ڈھانچے کے اجزائے ترکیبی کا تعلق ہے، پاکستان میں فی الحال اے سی ایچ (آٹو میٹڈ کلیئرنگ ہاؤس)[213] کا فقدان ہے، جو کم قیمت، تھوک ادائیگیوں کے لیے سہل اور کم لاگت ہے۔ توقع ہے کہ آر ٹی جی ایس کو مستقبل قریب میں آٹو میٹڈ ٹرانسفر سسٹم (اے ٹی ایس) میں اپ گریڈ کردیا جائے گا جس میں آر ٹی جی ایس اور اے سی ایچ کی خصوصیات ہوں گی۔ یہ جدت کاری ادائیگیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور مضمر خطرات کے بہتر انتظام کے ذریعے ادائیگی کے منظر نامے کو وسیع کرنے میں معاونت کرے گی۔

مزید برآں، راست کے مکمل نفاذ کے بعد اس کے ذریعے افراد، سرکاری اداروں اور کاروباری اداروں کے مابین ادائیگی کی منتقلی کی اینڈ ٹو اینڈ ڈجیٹلائزیشن سے پوری معیشت کی ڈجیٹلائزیشن کے لیے راہ ہموار ہوگی۔ راست کی مکمل صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لیے تمام شراکت داروں (جن میں بینک، ایم ایف بیز، ای ایم آئیز اور پی ایس پیز / پی ایس اوز شامل ہیں) کو منسلکہ ادائیگی کے ذرائع اور مصنوعات کی تیاری اور صارفین کے مالی خدمات کے تجربے اور آگاہی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اضافی کوششیں کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اگرچہ موبائل منی کے شعبے میں مختلف خدماتِ ادائیگی کے مابین باہمی تعاون نے حالیہ برسوں میں پیش رفت کی ہے تاہم اضافی پیش رفت کے لیے اسٹیک ہولڈرز کے مابین مزید تعاون کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ آن لائن ادائیگیاں کرنے میں صارفین اور تاجروں کی سہولت کے ساتھ ساتھ موبائل منی سیگمنٹ میں ڈی ایف ایس کی ترقی پر اس کا نمایاں اثر پڑتا ہے۔[214] مزید برآں، چونکہ بہت سے سیلولر صارفین کے پاس اسمارٹ فون نہیں ہیں، لہٰذا یو ایس ایس ڈی نیٹ ورک کو فعال کرنا اکاؤنٹس میں لین دین سے متعلق ڈی

211 سائبر سکیورٹی میں اہم اقدامات کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے، براہِ کرم ضمیمہ الف یعنی سال 2022ء میں ریگولیٹری اور سپروائزری ڈیولپمنٹ ملاحظہ کریں۔

212 اسٹیٹ بینک نے ورلڈ بینک کے فنانشل انکلوژن سپورٹ فریم ورک (ایف آئی ایس ایف) پروگرام کے ذریعے 2019ء میں قومی ادائیگی کے نظام کی ترقی کے لیے قومی ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی (این پی ایس ایس) تیار کی۔ ویب لنک: قومی ادائیگی کے نظام کی حکمت عملی (sbp.org.pk).

213 اے سی بی کی تعریف: آٹو میٹڈ کلیئرنگ ہاؤس (اے سی ایچ) ایک الیکٹرانک کلیئرنگ سسٹم ہے جس میں شرکاء کے درمیان ادائیگی کے آرڈرز کا تبادلہ کیا جاتا ہے (بنیادی طور پر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے) اور ڈیٹا پروسیسنگ سینٹر کے ذریعے سنبھالا جاتا ہے۔

214 ایجنٹوں اور صارفین کو مختلف سروس فراہم کنندگان میں سے ہر ایک کے ساتھ الگ الگ منی والٹ اکاؤنٹس رکھنے کی ضرورت تھی کیونکہ منی والٹس کے درمیان انٹر آپریبلٹی موجود نہیں تھی۔

ایف ایس کے استعمال کے لیے ایک ممکنہ محرک ہو سکتا ہے۔ فعال موبائل والٹ اب بھی موبائل فون تک رسائی رکھنے والی بالغ آبادی کے ایک چھوٹے سے حصے پر مشتمل ہے۔

مزید برآں، ڈیجیٹل کرنسیوں کی آمد اور خاص طور پر بنیادی بلاک چین ٹیکنالوجی مالی شعبے میں کارکردگی اور شفافیت کو بڑھانے کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم، اس سے جڑے خطرات اور ضوابطی عدم مطابقت اب بھی کلیدی مسائل ہیں۔ کرپٹو اثاثوں اور اس سے وابستہ خطرات اور مواقع کی مزید تفصیلات کے لیے **باکس 8.1** ملاحظہ کریں۔

بہرحال، پاکستان کی معیشت آنے والے برسوں میں ڈی ایف ایس کی ترقی کے وسیع امکانات رکھتی ہے۔ ملک نے انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) اور انفرا اسٹرکچر سپورٹ سسٹم میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے۔ مثال کے طور پر، براڈ بینڈ رسائی اور ٹیلی ڈینسیٹی مارچ 23ء کے آخر تک بالترتیب کل آبادی کے 54 فیصد اور 82 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔[215] دوسری طرف، ملکی نمو کی صلاحیت جو کچھ غیر معمولی چیلنجز کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بروئے کار نہیں لائی گئی، معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے لیے گنجائش اور مواقع پیش کرتی ہے۔ پس، مالیاتی ادارے آئی سی ٹی صلاحیتوں اور پلیٹ فارمز کی وافر دستیابی کو بروئے کار لا سکتے ہیں تاکہ نمو کے امکانات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے سرمایہ کاروں، صارفین اور معیشت کے لیے قدر پیدا کر سکیں۔

غیر بینک اداروں (مثال کے طور پر ای ایم آئیز) اور ڈیجیٹل بینکوں جیسے متنوع شراکت داروں کی مارکیٹ میں آمد جدت طرازی کے لیے روایتی شراکت داروں پر دباؤ بڑھائے گی اور مالی خدمات کے نظام کو منفرد اور عمدہ طریقوں سے متاثر کرنا جاری رکھے گی۔ ڈی ایف ایس کے منظر نامے میں مارکیٹ کے تمام شراکت داروں اور ریگولیٹرز کو ان خطرات سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو ٹیکنالوجی پر منحصر مالی اختراعات سامنے لاتی ہیں۔

جدول ایس 1.1: پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کے اہم اعداد و شمار

تفصیل	سال 2011ء	سال 2016ء	سال 2019ء	سال 2020ء	سال 2021ء	سال 2022ء
آر ٹی او بیز	7036	13,926	15,930	16,165	16,571	16,603
اے ٹی ایمز	4734	12,352	15,252	16,041	16,709	17,133
پوائنٹ آف سیل (پی او ایس)	44383	52,062	47,567	62,480	92,153	104,865
ڈیبٹ کارڈز (ہزاروں میں)	10,910	17,470	26,440	27,592	30,934	30,162
کریڈٹ کارڈز (ہزاروں میں)	1,564	1,209	1,644	1,691	1,740	1,800
برانچ لیس بینکنگ ایجنٹس کی تعداد	22,512	359,806	437,182	481,837	587,547	622,884
برانچ لیس بینک اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	929	19,965	46,103	62,755	78,810	97,097

ماخذ: ایس بی پی

215 پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی

باکس 8.1: کرپٹو اثاثے۔مضمر خطرات اور مواقع، اور پوری دنیا میں نگرانی کی صورتِ حال

اگر چہ عالمی سطح پر کرپٹو اثاثہ جات کی کوئی مستقل تشریح یا تعریف نہیں گئی ہے، تاہم ان سے مراد وہ اثاثے ہیں جیسے کرنسی یا ٹوکن، پیشکش اور فنڈز (**جو نجی طور پر قیمت کی ڈجیٹل نمائندگی کے تحت جاری کی جاتی ہیں جو خفیہ طور پر محفوظ ہیں اور تقسیم شدہ لیجر ٹیکنالوجی (ڈی ایل ٹی) کا استعمال کرتے ہوئے انہیں تفویض کیا جاتا ہے**[216]۔

مالی ریکارڈ رکھنے کے روایتی نظام کے برعکس جو مرکزی ریکارڈ کے اصول پر بنائے گئے ہیں، کرپٹو اثاثے مثلاً 'بٹ کوائن' اور 'ایتھر' ایک بے مرکز لیجر پر کام کرتے ہیں اور عام طور پر قدر کے ہم مرتبہ سے ہم مرتبہ تبادلے کی خصوصیت رکھتے ہیں۔ وہ کسی خاص ملک یا سرحدی دائرے کے مخصوص کنٹرول میں نہیں ہیں اور عام طور پر مرکزیت سے عاری ہیں۔ کوئی مرکزی بینک کرپٹو اثاثے نہ تو جاری کرتا ہے اور نہ ہی ان کی پشت پناہی کرتا ہے۔ کرپٹو اثاثوں کو بعض مخصوص آسانیوں، گمنام رہنے، سٹہ بازی کے لیے استعمال ہونے جیسے فوائد کی وجہ سے دنیا کے کچھ حصوں میں مقبولیت ملی ہے (**چارٹ 8.1.1**)۔

کرپٹو اثاثوں میں کلیدی پالیسی چیلنج:

کرپٹو اثاثوں کے بڑھتے ہوئے حجم نے دنیا بھر کے مرکزی بینکوں اور مالی نگران اداروں کو کرپٹو ایکو سسٹم کا مطالعہ اور تجزیہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تصور اور اس کی مضمر ٹیکنالوجیز مثال کے طور پر ڈی ایل ٹی بہت زیادہ ممکنہ فوائد کا مظہر ہیں جیسے کہ سستے اور تیز مالی لین دین، اسکیل ایبلٹی اور مالی شمولیت، آپریشنل لچک، اور لین دین کا سراغ لگانے کی صلاحیت۔ لہٰذا، بہت سے مرکزی بینک اپنی اپنی مخصوص ڈجیٹل کرنسی جاری کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تاہم، کرپٹو اثاثوں سے کئی طرح کے خدشات بھی ابھرتے ہیں جیسے:

- **زری پالیسی کے مضمرات:** کرپٹو اثاثے زری پالیسی کے اثرات کو متاثر کر سکتے ہیں کیونکہ وہ معیشت میں زر کی رسد کے روایتی عناصر کی طرح نگرانی اور کنٹرول کے تابع نہیں ہوتے جس کے نتیجے میں زری پالیسی کی ترسیل کے ذرائع کمزور ہوتے ہیں۔ مرکزی بینکوں کو مالی نظام اور معیشت پر ان کے اثرات کا اندازہ لگانے اور ان کو منظم کرنے میں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس طرح مرکزی بینکوں اور زری حکام کے لیے قیمتوں میں استحکام حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

- **زرمبادلہ کے نظام اور سرمائے کی پرواز پر مضمرات:** چونکہ کرپٹو اثاثے کسی بھی غیر ملکی زرمبادلہ اتھارٹی کی نگرانی کے بغیر صارفین کو سرحد پار ایک دوسرے سے جوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کی وجہ سے یہ زرِ مبادلہ کے کنٹرول کے متعلق طریقہ کار کے لیے چیلنج پیدا کر سکتے ہیں اور سرمائے کے ناخوشگوار اخراج کا باعث بن سکتے ہیں جو کسی ایسے ملک کے لیے باعثِ تشویش ہو سکتا ہے جسے پہلے ہی زرِ مبادلہ کے چیلنجوں کا سامنا ہو۔

- **مالی استحکام** یعنی مالی اداروں اور بازاروں کے مالی استحکام کے لیے خدشات۔ چند بینکوں کی حالیہ ناکامیاں جن میں، دوسری باتوں کے علاوہ، کرپٹو انڈسٹری بھی نمایاں ہے، کرپٹو اثاثوں اور بنیادی ٹیکنالوجی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کے آپریشنز کی مبہم نوعیت کی وجہ سے کرپٹو ایکو سسٹم سے باضابطہ مالی نظام میں کمزوریاں جمع ہو سکتی ہیں اور ان کی بھی ہو سکتی ہے جو مالی استحکام کے خدشات کا سبب بن سکتی ہیں۔

- **مالی سالمیت اور جرائم کے لیے استعمال:** کرپٹو اثاثوں کی بنیادی خصوصیت گمنامی اور نگرانی کا فقدان ہے جو منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت، ٹیکس چوری وغیرہ میں استعمال ہونے کے خدشات کو بڑھاتی ہے۔ اگرچہ کرپٹو ایکو سسٹم اپنے لین دین کا سراغ لگانے میں سہولت فراہم کرتا ہے، پھر بھی بہت سی ڈجیٹل کرنسیوں کے لین دین اکاؤنٹ سے فائدہ اٹھانے والے حقیقی مالکان کی شناخت میں مسائل موجود ہیں۔ "سلک روڈ" بلیک مارکیٹ ایک نمایاں مثال ہے جس میں ڈارک ویب پر غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے کرپٹو اثاثے استعمال کیے گئے۔

- **صارفین کا تحفظ اور منصفانہ سلوک:** سرگرمیوں کی مبہم نوعیت کی وجہ سے کرپٹو اثاثوں کو مختلف غیر قانونی سرگرمیوں جیسے دھوکہ دہی، چوری، ٹیکس چوری، وغیرہ کے ارتکاب کے لیے غلط طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اپنی مخفی پیچیدگیوں، شفافیت اور یکساں معیار کے فقدان، طرزِ عمل کی عدم نگرانی یا ناقص نگرانی صارفین کی اس صلاحیت میں رکاوٹ بن سکتا ہے کہ وہ باخبر فیصلے کریں۔ مثال کے طور پر، دوسرے سب سے بڑے کرپٹو ایکسچینج ایف ٹی ایکس کی طرف سے دیوالیہ

[216]اس تعریف میں پبلک ڈجیٹل رقم کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے جیسے کہ مرکزی بینک کی ڈجیٹل کرنسی۔ (ماخذ: آئی ایم ایف۔ (2023)۔ کرپٹو اثاثوں کے لیے موثر پالیسیوں کے عناصر پر آئی ایم ایف پالیسی پیپر۔ واشنگٹن ، فروری۔ تفصیلات کے لیے، براہ کرم ملاحظہ کریں https://www.imf.org/en/Publications/Policy-Papers/Issues/2023/02/23/Elements-of-Effective-Policies-for-Crypto-Assets-530092)۔

ہو جانے کے اعلان (فائلنگ) نے پُرخطر سرمایہ کاری، ناکافی گورننس اور دھوکہ دہی کی ممکنہ سرگرمیوں کی طرف اشارہ کیا۔ اسی طرح ایک مستحکم ڈجیٹل سکّے Terra USD کے خاتمے میں اس کے ذخائر کے حوالے سے دھوکہ دہی کے اشارے ملے تھے۔ اس کے علاوہ، اگرچہ مضمر ٹیکنالوجی محفوظ ہے، مختلف ایکسچینجوں پر والٹ مالکان کے ساتھ چوری کے واقعات ہوئے۔ اس سے صارفین کے تحفظ کے خدشات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ صارفین کے تحفظ کے ایک ادارے امریکی فیڈرل ٹریڈ کمیشن نے انکشاف کیا ہے کہ 2021ء سے اب تک کرپٹو کے حوالے سے ہونے والی دھوکہ دہی ایک ارب ڈالر سے متجاوز ہو چکی ہے[217]۔ کرپٹو آپریشنز کی مبہم نوعیت، محدود نگرانی اور ضوابط کی وجہ سے بے ایمان گروہوں نے بہت سے کرپٹو ہولڈرز کو دھوکہ دیا ہے۔

- **مارکیٹ کا نقص اور زیادہ اتار چڑھاؤ:** کرپٹو انڈسٹری پر بٹ کوائن کا غلبہ ہے، جو کہ پہلی جنریشن کی کرپٹو کرنسی ہے اور مارکیٹ سرمایت کے لحاظ سے مستحکم سکّوں سے الگ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ زیادہ تر کرپٹو انڈسٹری اتار چڑھاؤ کا شکار ہے۔ یہ بات اس حقیقت سے واضح ہے کہ کرپٹو انڈسٹری کی مارکیٹ سرمایت نومبر 2021ء میں آنے والے عروج سے اب 75 فیصد کم ہے[218]۔

- **ماحولیات اور توانائی کا استعمال:** کرپٹو اثاثوں کے کچھ آپریشنز کافی توانائی استعمال کرتے ہیں خاص طور پر کان کنی میں، جس کے نتیجے میں گرین ہاؤس گیس کے اخراج کے ساتھ ساتھ کانوں کی تنصیبات کے قریب کی آبادیوں پر اضافی آلودگی، شور اور دیگر مقامی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بٹ کوائن سمیت کرپٹو اثاثوں کی تیز رفتار ترقی- جو کہ عام طور پر حقیقی اقتصادی سرگرمیوں میں شریک نہیں ہوتی- کاربن آلودگی کے مکمل خاتمے کے حصول میں عالمی کوششوں میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔
- **مستحکم کوائن اور اس کی حرکیات:** اگرچہ مستحکم کوائن کو عام طور پر بغیر پشت پناہی والے ٹوکن سے زیادہ محفوظ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ انہیں عام طور پر اثاثوں کی مدد حاصل ہوتی ہے، تاہم ابھی بھی مالی استحکام کے کچھ خدشات ہیں مثلاً، ذخائر کی کفایت جو Terra ڈالر کے خاتمے کے ساتھ سامنے آئی۔ اس کے علاوہ، روایتی مالیات کے ساتھ ان کے بڑھتے ہوئے باہمی ربط کی وجہ سے، مستحکم کوائن متعدی خطرات کا باعث بنتے ہیں کیونکہ اس کے "استحکام" کے بارے میں اب بھی سوالات موجود ہیں۔

چارٹ 8.1.1: کرپٹو کرنسی کے حوالے سے منڈی کی آزادانہ سرمایت

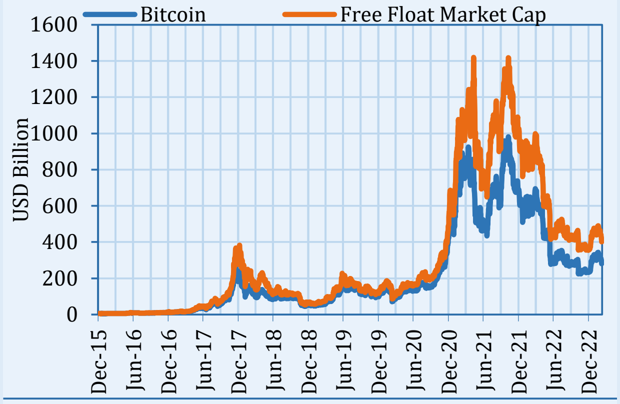

Source: Coinmetrics

اگرچہ کرپٹو اثاثے کچھ فوائد پیش کرتے ہیں، ان فوائد کے حصول کے لیے پیشگی شرائط پوری کرنے کی اب بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، کرپٹو اثاثوں کے ذریعے مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے، صارفین کو مالی اور ڈجیٹل طور پر خواندہ ہونا ضروری ہے– یہ وہی چیلنج ہے جس کا روایتی مالی مصنوعات کے صارفین کو سامنا ہے۔ مزید بر آں، سرحد پار ادائیگیوں کی معاونت کے لیے ، اگرچہ کچھ حوصلہ افزا کام کیے جا رہے ہیں، مثلاً Ripple's XRP کے ذریعے، عالمی سطح پر سرحد پار ادائیگیوں کے حجم کے مقابلے میں یہ اب بھی صرف معمولی حجم رکھتی ہے۔

کرپٹو اثاثوں کے ضوابط پر عالمی نقطہ نظر:

عالمی طرز عمل کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ عالمی سطح پر ضوابط سازوں نے اب تک کرپٹو کرنسیوں کے رجحان پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی ہے، یا اس ایجاد کے لیے اجتماعی موقف نہیں بنایا ہے۔ تصور سے لے کر تعریف اور ممکنہ استعمال تک، یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس کے لیے مزید ضوابطی وضاحت کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں مختلف لائحہ عمل اپنائے گئے ہیں جن میں کرپٹو اثاثوں سے متعلق سرگرمیوں پر پابندیوں کا اعلان کرنے سے لے کر کرپٹو اثاثوں کے استعمال پر مکمل پابندی تک کے لائحہ عمل شامل ہیں۔ لہٰذا، کرپٹو اثاثوں پر پالیسی جوابات کو ذیل میں درجہ بند کیا جا سکتا ہے (**جدول 8.1.1**):

i. کرپٹو اثاثوں پر واضح پابندی لیکن تحقیق، تجربہ، ریکارڈ کیپنگ وغیرہ جیسے استعمال کے لیے بنیادی ٹیکنالوجیز کو استعمال کرنے کی اجازت۔

ii. مضمر پابندی، مثال کے طور پر، زیر ضوابط مالی اداروں کو کرپٹو اثاثوں میں سہولت فراہم کرنے اور ڈیل کرنے سے منع کرنا، اور/یا عوام کو بنیادی خطرات کے بارے میں عام احتیاط جاری کرنا۔

[217] ماخذ: https://www.ftc.gov/news-events/data-visualizations/data-spotlight/2022/06/reports-show-scammers-cashing-crypto-craze

[218] ماخذ: کوائن میٹرکس

جدول 8.1.1: کرپٹو اثاثہ جات کے حوالے سے ضوابطی لائحہ عمل

ضوابطی لائحہ عمل	ممالک
علانیہ پابندی	چین، تیونس، مراکش، الجیریا
عملاً پابندی	پاکستان، سعودی عرب، بنگلہ دیش، ترکیہ، انڈونیشیا
اجازت ہے	امریکہ، بھارت، جرمنی، فرانس، برطانیہ، جاپان، روس
لیگل ٹینڈر	ایل سلواڈور

ماخذ: امریکی کانگریس کی لائبریری برائے قانونی مواد، دنیا بھر میں کرپٹو کرنسی کے ضوابط: نومبر 2021ء

iii. موجودہ یا نئے ضوابطی فریم ورک کے تحت کرپٹو اثاثوں کے لیے مضمر یا واضح اجازت۔

iv. قانونی ٹینڈر: کرپٹو اثاثوں کو باقاعدہ طور پر قانونی ٹینڈر کے طور پر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، صرف ایک ملک یعنی ایل سلواڈور نے یہ حکمت عملی اپنائی ہے، کیونکہ اس کی معیشت پہلے ہی ڈالرائز ہوچکی تھی۔

اس موضوع پر حالیہ غور و خوض میں بنیادی ٹیکنالوجیز کے فوائد اور کرپٹو اثاثوں کو ضابطے میں لانے کی خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے، تاہم، وہ ان پر پابندی لگانے کے آپشن کو مسترد نہیں کرتے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ سخت پابندیاں پہلا بہترین آپشن نہیں ہو سکتی ہیں، تاہم ملکی حالات، پالیسی کے مقاصد، اور حکام کی صلاحیت کی رکاوٹوں کے لحاظ سے ہدفی پابندیاں لاگو ہو سکتی ہیں۔[219]

کچھ ممالک میں، ترقی یافتہ مالی شعبوں اور بیرونی کھاتوں کے کافی سہارے کے ساتھ، کرپٹو اثاثوں کو ان کے ضوابطی دائرہ کار کے تحت جائز حصہ سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، ضوابط بنیادی طور پر ٹیکس اور اے ایم ایل / سی ایف ٹی کے خطرات کے کلیدی پالیسی مسائل پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ کرپٹو-اثاثہ سروس فراہم کرنے والوں کو منی سروس کے کاروبار کے طور پر سمجھا جاتا ہے خاص طور پر اے ایم ایل / سی ایف ٹی مقاصد کے لیے۔ تاہم، کرپٹو اثاثوں کی غیر مرکزی نوعیت کی وجہ سے، ضابطہ کاروں کو رضاکارانہ تعمیل اور از خود رپورٹنگ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

مزید بر آں، تجزیہ کار محسوس کرتے ہیں کہ کرپٹو انڈسٹری کو ضوابطی دائرے میں لانے سے عوام میں یہ احساس پیدا ہو سکتا ہے کہ کرپٹو اثاثوں کو دیگر ضوابطی مالی اداروں کی طرح اتھارٹی کی حمایت حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے، سرمایہ کاروی اے میں سرمایہ کاری کرنا شروع کر سکتے ہیں اور روایتی مالی نظام کے ساتھ باہمی ربط کو بڑھا سکتے ہیں۔ لہٰذا جب کرپٹو اثاثوں کی صنعت میں اگلی تباہی واقع ہو گی تو اس صنعت کو بھی بیل آؤٹ کرنے کے مطالبے آئیں گے۔

کچھ مبصرین یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ کرپٹو انڈسٹری کو پائیداری کے شدید مسائل کا سامنا ہے کیونکہ یہ عام طور پر حقیقی معاشی سرگرمیوں میں حصہ نہیں ڈالتی۔ صنعت میں حالیہ اتار چڑھاؤ اور افراتفری نے خاص طور پر اس موقف کو مضبوط کیا ہے۔

کرپٹو اثاثوں اور بنیادی ٹیکنالوجیز میں تبدیلیاں تیزی سے ہو رہی ہیں اور دنیا بھر کی معیشتوں کے لیے مواقع اور چیلنج دونوں سامنے ہیں۔ تاہم، کرپٹو اثاثوں پر مناسب پالیسی ردعمل زیادہ تر معاشی اور مالی شعبے کی تشکیل، اور متعلقہ دائرہ اختیار کے پالیسی مقاصد پر منحصر ہوگا۔ مزید یہ کہ، اس کے لیے ایک مربوط نقطہ نظر کی ضرورت ہوگی، جس میں تمام متعلقہ فریقوں کے تاثرات شامل ہوں۔

کرپٹو اثاثوں پر اسٹیٹ بینک کا موقف

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 2018ء میں جاری کردہ اپنے سرکلر کے ذریعے عوام کو خبردار کیا کہ کرپٹو کرنسیاں لیگل ٹینڈر ہیں اور نہ ہی حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ یا ضمانت یافتہ ہیں۔ مزید بر آں، اسٹیٹ بینک نے واضح کیا کہ وہ پاکستان میں ایسی کسی بھی مجازی کرنسی / سکے / ٹوکن کے اجراء، فروخت، خریداری، تبادلے یا سرمایہ کاری کے لیے کسی فرد یا ادارے کو اجازت یا لائسنس نہیں دیتا۔ لہٰذا، تمام ضوابطی اداروں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ورچوئل کرنسیوں / ٹوکن میں پروسیسنگ، استعمال، تجارت، ہولڈنگ، قدر کی منتقلی، فروغ دینے اور سرمایہ کاری کرنے سے گریز کریں۔

[219] آئی ایم ایف۔ (2023)۔ کرپٹو اثاثوں کے لیے موثر پالیسیوں کے عناصر پر آئی ایم ایف پالیسی پیپر۔ واشنگٹن، فروری۔ تفصیلات کے لیے، براہ کرم https://www.imf.org/en/Publications/Policy-Papers/Issues/2023/02/23/Elements-of-Effective-Policies-for-Crypto-Assets-530092 ملاحظہ کریں۔

منسلکہ الف

بینک دولت پاکستان- 2022ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں

اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کے تحت طے شدہ مقاصد میں سے ایک کے طور پر بینک دولت پاکستان (اسٹیٹ بینک) کی ذمہ داری ہے کہ پاکستان کے مالی نظام کے استحکام میں کردار ادا کرے۔ بینک دولت پاکستان[220] اہم مالی اداروں اور نظامِ ادائیگی (یعنی بینکوں، ایم ایف بیز، ڈی ایف آئیز، مبادلہ کمپنیوں، نظامِ ادائیگی کے آپریٹرز اور فراہم کنندگان (پی ایس اوز / پی ایس پیز) اور ای ایم آئیز کے ضابطہ کار کی حیثیت سے ملک کے مالی شعبے کی نگرانی اور ترقی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے تاکہ استحکام اور نمو کو یقینی بنایا جاسکے۔

2022ء کے دوران عالمی اور ملکی مالی حالات میں ہونے والی پیش رفتوں نے پاکستان سمیت دنیا بھر کے مالی شعبے / اداروں کے لیے بڑے چیلنجز پیدا کیے۔ جغرافیائی سیاسی تنازعات، ابتر معاشی منظر نامے اور کئی دہائیوں پر محیط مہنگائی کی وجہ سے زیر جائزہ سال کے دوران عالمی مالی استحکام کو لاحق خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جغرافیائی اور معاشی غیر یقینی صورتِ حال میں اضافے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے بڑے مرکزی بینکوں کی جانب سے زری سختی نے عالمی مالی حالات کو بھی سخت بنا دیا۔[221] بالخصوص ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) کے لیے صورتِ حال دشوار تھی کیونکہ انہیں بیرونی قرض کی بلند لاگت، قرض کی بلند سطح، مسلسل بلند مہنگائی، کمزور معاشی بنیادوں اور اس سے منسلک خطرے کے عالمی احساسات میں متعلقہ تبدیلی کی وجہ سے کثیر جہتی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح، ان کمزوریوں کے باعث ضروری ہو جاتا ہے کہ مرکزی بینک ابھرتے ہوئے خطرات کی نگرانی اور جائزہ لینے کے لیے مسلسل کوشش کریں اور مالی شعبے کے استحکام اور اصابت کے لیے موزوں اقدامات کریں۔

اسٹیٹ بینک نے ان پیش رفتوں پر گہری نظر رکھی جن کے مالی استحکام پر مضمرات ہوسکتے ہیں اور 2022ء کے دوران اپنے پالیسی فریم ورک کو مضبوط کیا اور ابھرتے ہوئے نظامی خطرات کو کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ مالی استحکام کے مقصد میں حصہ ڈالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا ایک مختصر جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مالی استحکام کے فروغ کے اقدامات —میکرو تناظر

مالی استحکام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کا مینڈیٹ اور کردار: جنوری 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ایکٹ میں ضروری ترامیم کی گئیں تاکہ مالی استحکام (یعنی مالی نظام کے استحکام میں حصہ لینے)، کلّی محتاطیہ پالیسی اقدامات کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد، مشکلات کے شکار بینکوں کے حل، دیگر ضابطہ کاروں کے ساتھ تعاون وغیرہ کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے مینڈیٹ اور کردار کو باضابطہ بنایا جاسکے۔ مزید برآں، ہنگامی لیکویڈیٹی اسسٹنس ٹول (یعنی ایل او ایل آر سہولت) کے دائرہ کار کو بڑھایا گیا تاکہ نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں میں سیالیت کے عارضی دباؤ سے نمٹا جاسکے۔ کو پورا کیا جاسکے اور اس طرح بینک کی ناکامی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے کسی بھی مالی بحران کو روکا جاسکے جو اس طرح کے دباؤ سے ابھر سکتا ہے۔

بحران کی تیاری اور انتظامی فریم ورک :
اسٹیٹ بینک میں بینک ریزولوشن اور کرائسز مینجمنٹ فریم ورک کا دنیا بھر میں قائم اچھے طریقوں کے مطابق مکمل جائزہ لیا گیا۔ اس جائزے کی روشنی میں دستیاب ٹولز، ادارہ جاتی انتظامات اور تنظیمی عمل میں ضروری بہتری لائی جارہی ہے۔ عملے کی بحران سے نمٹنے کی کی صلاحیت کو بڑھانے اور ادارہ جاتی کارروائیوں اور عمل کی اثر انگیزی کو جانچنے کے لیے، ٹورنٹو سینٹر کی تکنیکی مدد سے کرائسس سمولیشن مشق کا انعقاد کیا گیا۔

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) نے مالی حفاظتی نیٹ کا ایک اہم فریق ہونے کے ناتے اپنی ڈپازٹ کے تحفظ کی صلاحیت کو مضبوط کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے۔ اس نے حفاظت اور سیالیت کے اصولوں پر مبنی ایک مضبوط سرمایہ کاری پالیسی کا استعمال کیا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو منظم انداز میں ادا کرنے کے لیے ضروری طریقہ کار اور انتظامات تیار کیے ہیں۔ اس طرح کے اقدامات کے نتیجے میں ڈپازٹ پروٹیکشن فنڈ میں مستحکم نمو ہوئی جس نے ڈی پی سی کو تحفظ کی رقم کو دوگنا کرکے 5 لاکھ روپے تک کرنے کے قابل بنایا، جس سے امانت گزاروں کو سکون اور یقین دہانی حاصل ہوئی اور مالی استحکام میں اضافہ ہوا۔

نظامی طور پر اہم بینک: عالمی مالی بحران نے نظامی لحاظ سے اہم مالی اداروں کی نگرانی میں اضافے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس کے مطابق، دنیا بھر میں معیارات ترتیب دینے والے

---

[220] اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء

[221] بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔ (2022ء)۔ عالمی مالی استحکام کی رپورٹ۔ واشنگٹن، اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے، براہ مہربانی ملاحظہ کریں: https://www.imf.org/en/Publications/GFSR/Issues/2022/10/11/global-financial-stability-report-october-2022.

ادارے اور نگران سپروائزری فریم ورک کا مسلسل جائزہ لے رہے ہیں اور نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں کی لچک کو بڑھانے کے لیے نگراں پالیسیوں کو نئی شکل دے رہے ہیں۔ ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں، خاص طور پر بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (بی سی بی ایس) کے اظہاریے پر مبنی نقطہ نظر کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے اپریل 2018ء میں[222] ملکی نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں (ڈی سِبز) کی نامزدگی اور نگرانی کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران بین الاقوامی اور ملکی محاذوں پر اور بینکوں کی کارکردگی کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک نے زیرِ جائزہ سال کے دوران ڈی سِبز کے فریم ورک پر نظر ثانی کی اور اضافی درجہ 1 مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی 1) کی شکل میں نامزد ڈی سِبز کے لیے نقصان کی بلند جاذبیت (HLA) کیپٹل سرچارج کی ضرورت پر نظر ثانی کی تاکہ بین الاقوامی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔[223]

آئی ایف آر ایس 9 کا ایک countercyclical tool کے طور پر نفاذ: انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ (آئی اے ایس بی) نے مالی آلات پر انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈ-9 جاری کیا یعنی آئی ایف آر ایس 9 یکم جنوری، 2018ء سے نافذ العمل ہے۔ یہ معیار، مع دیگر امور، متوقع کریڈٹ لاس پروویژننگ کا تصور متعارف کرواتا ہے، جو مالی اداروں (ایف آئیز) کے لیے قرضوں اور سرمایہ کاری سمیت اپنے تمام مالی آلات میں ممکنہ نقصانات کا باقاعدگی سے تخمینہ لگانے اور تموین کے طریقے میں بڑی تبدیلیاں لایا ہے۔ بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کے حوالے سے درخواستوں کو حتمی شکل دی اور ہدایات جاری کیں تاکہ اس معیار پر ہموار اور مستقل عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ موجودہ حالات کے پیشِ نظر آئی ایف آر ایس 9 کے مؤثر نفاذ کی تاریخ میں توسیع کردی گئی ہے۔ یکم جنوری 2024ء سے تمام بینکوں / ڈی ایف آئیز / ایم ایف بیز کے لیے ضروری ہے کہ آئی ایف آر ایس 9 معیار کو نافذ کریں۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک نے پہلے ہی 09 فروری 2023ء کو سہ ماہی / ششماہی اور سالانہ مالی گوشواروں کے لیے آئی ایف آر ایس 9 کے مطابق فارمیٹ جاری کردیا ہے۔ تاہم، معیار کو جلد اپنانے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔[224,225]

نگرانی کے بہتر نظام کے تحت اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام اور فیٹف ایکشن پلان کی تکمیل: اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام میں خامیوں کے باعث پاکستان کو 2018ء میں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (فیٹف) کی جانب سے نگرانی کی توسیع شدہ فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم پاکستان نے ایک جامع ایکشن پلان کے تحت ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ مالی اداروں کی نگرانی اور مالی اداروں میں ہدفی مالی پابندیوں کے نفاذ سے متعلق ایکشن پوائنٹس میں اسٹیٹ بینک سرفہرست رہا۔ اسٹیٹ بینک نے تمام متعلقہ ایکشن پوائنٹس پر ایک جامع رپورٹ تیار کی اور فیٹف کے جوائنٹ گروپ (جے جی) اور اے پی جی حکام کو اس مقصد کے لیے پیش کیا۔ اس کے بعد اسٹیٹ بینک کے حکام نے بھی جے جی حکام کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں میں شرکت کی۔ فیٹف کی ٹیم نے فیٹف کے ایکشن پلان 2018ء اور 2021ء کے تحت پاکستان کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے اگست 2022ء میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اسٹیٹ بینک اور دیگر سرکاری اداروں کی مشترکہ کاوشوں کے بعد بالآخر اکتوبر 2022ء میں پاکستان کو ان ممالک کی فہرست سے نکال دیا گیا جن کی نگرانی میں اضافہ کیا گیا تھا۔

ڈیجیٹل بینکوں کا تعارف: تکنیکی ترقی مالی شعبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک اس سے بخوبی آگاہ ہے اور مالی ماحولیاتی نظام کو پائیدار انداز میں تبدیل کرنے کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی اختراعات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ہمیشہ ملک کے بینکاری شعبے کے استحکام، تحفظ اور اصابت کو یقینی بناتے ہوئے ڈیجیٹل جدت طرازی کو فروغ دینے کے لیے ایک مؤثر ضوابطی منظرنامہ فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ رواں سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کے قیام کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا۔[226] اس فریم ورک کا بنیادی مقصد ڈیجیٹل بینکوں سے مالی شمولیت میں اضافہ، خاص طور پر معاشرے کے پسماندہ اور محروم زمروں کو سستی ڈیجیٹل مالی خدمات کی فراہمی اور صارفین کے تجربے کے ایک نئے سیٹ کو فروغ دینا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے اس اقدام نے مختلف ملکی اور بین الاقوامی فریقوں کی دلچسپی حاصل کی۔ اسٹیٹ بینک کو ڈیجیٹل بینک قائم کرنے کے لیے بیس درخواستیں موصول ہوئیں جن میں کمرشل بینکوں، ایم ایف بیز، ای ایم آئیز اور فِن ٹیک فرموں سمیت متنوع فریق شامل ہیں۔ پہلے قدم کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے ان میں سے پانچ درخواست گزاروں کو فریم ورک کی ضروریات کے مطابق مکمل اور سخت تشخیصی عمل کے بعد کوئی نوآبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) جاری کیا۔ این او سیز کے بعد، درخواست دہندگان کو اپنی فرموں کو پبلک لمیٹڈ کمپنی کے طور پر سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP) کے ساتھ رجسٹر کرنا ہوگا۔ اس کے بعد، وہ آپریشنل تیاری کا مظاہرہ کرنے اور پائلٹ مرحلے کے تحت آپریشن شروع کرنے کے لیے اصولی منظوری کے لیے اسٹیٹ بینک سے رجوع کریں گے۔ اس کے بعد، یہ درخواست دہندگان اسٹیٹ بینک کی حتمی منظوری حاصل کرنے کے بعد تجارتی طور پر اپنا آپریشن شروع کرسکیں گے۔[227]

---

222 بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 برائے 2018ء
223 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 34 برائے 2022ء
224 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2023ء
225 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء
226 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
227 اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 13 جنوری 2023ء

ایکویٹی اور سرمایہ منڈی کے انکشاف پر محتاطیہ معیارات کا جائزہ :اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ سال کے دوران حصص اور ٹی ایف سیز /صکوک میں بینکوں کی انکشاف سے متعلق کمرشل/کارپوریٹ بینکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے حصوں پر نظر ثانی کی۔ بینکوں/ڈی ایف آئیز کی سرمایہ کاری کی حدیں پہلے ان کی بیلنس شیٹ ایکویٹی کے ساتھ منسلک تھیں (جس کا حساب جاریہ مفروضے پر کیا جاتا ہے)؛ اب حدود بازل کیپٹل معیارات کے تحت اداروں کے درجہ 1 سرمائے کے ساتھ منسلک ہیں (جو سرمائے کا حساب لگانے کے لیے زیادہ قدامت پسند نقطہ نظر کا استعمال کرتا ہے)۔ بینک/ڈی ایف آئیز اپنے درجہ 1 سرمائے کا 5 فیصد یا 500 ملین روپے، جو بھی کم ہو، اسٹارٹ اپس میں بھی سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ آر ای آئی ٹیز کے لیے، ایک بینک/ڈی ایف آئی ان میں اپنے درجہ 1 سرمائے کا 5 فیصد یا انوسٹی کمپنی کے اداشدہ حصص کا 15 فیصد، جو بھی کم ہو، سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔[228]

ڈی ایف آئیز کی انتظام سیالیت – اوایم اوز کے لیے اہلیت :اسٹیٹ بینک منی مارکیٹ کو شبینہ ریپوریٹ کو اسٹیٹ بینک کے ہدفی "پالیسی ریٹ" کے قریب رکھنے کے لیے اوایم اوز کا انعقاد کرتا ہے۔ پہلے، تمام جدولی بینکوں اور پرائمری ڈیلرز کو ان اوایم اوز میں شرکت کی اجازت تھی۔[229] زیر جائزہ سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے ڈی ایف آئیز کو اوایم اوز میں شرکت کی اجازت بھی دی تاکہ انھیں ان کی سیالیت کے انتظام میں سہولت فراہم کی جاسکے۔[230]

نظامیاتی خطرے کا سروے :اسٹیٹ بینک مالی استحکام اور اس کے پالیسی فریم ورک کی اثر انگیزی کو درپیش موجودہ اور ممکنہ خطرات کے بارے میں مارکیٹ کے شرکا اور آزاد ماہرین کے خیالات کا اندازہ اور جائزہ لگانے کے لیے ششماہی بنیادوں پر نظامی خطرے کا سروے (ایس آر ایس) کا انعقاد کرتا ہے۔ اس سلسلے میں، سروے کی 9ویں اور 10ویں لہر کا انعقاد 2022ء کے دوران کیا گیا تھا، جب کہ 11واں سروے جنوری 23ء میں کیا گیا تھا(**11ویں لہر کے نتائج باکس 1، عمومی جائزے کے سیکشن میں دیکھیے**)۔

مالی استحکام سے متعلق اسٹیٹ بینک کے جائزوں کی اشاعت :اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے اپنے جائزے کا بیرونی فریقوں کے ساتھ باقاعدگی سے اشتراک کرتا ہے تاکہ انھیں ابھرتے ہوئے خطرات، نظام کی لچک اور اس کی تازہ ترین مالی استحکام کی کارکردگی سے باخبر رکھا جاسکے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے بینکاری کے اعداد و شمار اور ایف ایس آئیز کا سہ ماہی مجموعہ، 2022ء کی پہلی ششماہی کے لیے بینکاری شعبے کی وسط سالہ کارکردگی کا جائزہ، سالانہ مالی استحکام کا جائزہ 2021ء، اور مالی سال 22ء کے لیے پارلیمنٹ کو گورنر کی رپورٹ شائع کی۔

بین الاقوامی تعاون: معلومات اور تجربات کے تبادلے سے مالی نظاموں کو درپیش چیلنجوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح، اسٹیٹ بینک نے مختلف علاقائی اور بین الاقوامی تحقیقوں میں حصہ لے کر اور مختلف بین الاقوامی سروے پر تاثرات کا تبادلہ کرتے ہوئے معلومات کے تبادلے میں ایک فعال کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک نے عملی طور پر ایف ایس بی کے علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا (RCG Asia) کے اجلاسوں میں بھی شرکت کی، جہاں ایشیا کو متاثر کرنے والے خطرات اور مالی استحکام کے مسائل کے ساتھ ساتھ دیگر ابھرتے ہوئے مسائل جیسے کہ ماحولیاتی تبدیلی، سائبر سیکیورٹی، اور سرحد پار ادائیگیوں سے پیدا ہونے والے خطرات، وغیرہ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

گورنر اسٹیٹ بینک کو 2022ء کے لیے کونسل آف اسلامک فنانشل سروسز بورڈ (آئی ایف ایس بی)، ملائیشیا کا چیئرمین بھی مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی تقرری کی منظوری آئی ایف ایس بی کونسل نے 9 دسمبر 2021ء کو ابوظہبی، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں ہونے والے 39ویں اجلاس میں دی تھی۔ وہ اس سے قبل سال 2021ء کے لیے آئی ایف ایس بی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے سال 2022ء کے لیے آئی ایف ایس بی جنرل اسمبلی کے چیئرمین کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ جنرل اسمبلی آئی ایف ایس بی کے تمام اراکین، یعنی مکمل ارکان، ایسوسی ایٹ ارکان اور مبصر اراکین کی نمائندہ تنظیم ہے۔[231]

مالی استحکام – ایک میکرو تناظر

ضوابطی اداروں کے لیے ضوابطی اور نگرانی کے عمل میں درج ذیل نمایاں اصلاحات کی گئیں:

خطرے پر مبنی نگرانی (آر بی ایس) کا فریم ورک :اسٹیٹ بینک نے مستقبل کے حوالے سے خطرے پر مبنی نگرانی کے فریم ورک کا نفاذ کیا جس کا مقصد منظم اداروں میں خطرات اور مسائل کی جلد شناخت کرنا اور فوری طور پر اصلاحی اقدامات کرنا ہے۔ آر بی ایس فریم ورک کو سپورٹ کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مختلف کاروباری انٹیلی جنس ٹولز بھی تیار کیے، مثلاً، بینک رسک اینالیسس اینڈ مانیٹرنگ (بی آر اے ایم) سسٹم جو اہم مالی اظہاریوں اور مالی اداروں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو رپورٹ کردہ مالی معلومات کا استعمال کرتے ہوئے منظم اداروں کی نگرانی کے لیے ہے۔ مزید برآں، کریڈٹ رسک

[228] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 برائے 2022ء
[229] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2017ء
[230] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2022ء
[231] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 13 جنوری 2023ء

اینالسز اینڈ مانیٹرنگ (سی آر اے ایم) سسٹم قائم کیا گیا ہے تاکہ ایف آئیز کی جانب سے رپورٹ کردہ قرض گیر کی سطح کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے منظم اداروں کے کریڈٹ رسک کی نگرانی کی جاسکے۔ ان نظاموں کو بہتر خصوصیات کے ساتھ اپ گریڈ کیا جارہا ہے، اور ڈیٹا پر مبنی نگرانی کے نقطہ نظر کی حوصلہ افزائی کے ضمن میں ان ٹولز کے مؤثر استعمال کے لیے نگران عملے کے لیے استعداد کاری کے سیشن منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اداروں کو درپیش خطرات کی پروفائلز اور سمت سے آگاہ کرنے کے لیے مائیکرو ماحولیات اور شعبہ وار تجزیے کے جائزے اور جانچ کے لیے خصوص ادارہ جاتی انتظام کیا گیا تھا۔

شریعت کی متابعت کے تجزیاتی مینوئل کا جائزہ: اسٹیٹ بینک کے نگراں نظام کی قلبِ ماہیت اور ضوابطی فریم ورک کے ارتقا کے پس منظر میں اسٹیٹ بینک نے شریعت کی متابعت کے تجزیاتی مینوئل کا جامع جائزہ لیا تاکہ اسے آر بی ایس مینوئل کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے اور مینوئل کے آخری جائزے کے بعد سے متعلقہ ہدایات کو شامل کیا جاسکے اور نگرانوں کے لیے شرعی قواعد وضوابط کے وسیع دائرہ کار کی وضاحت کی جاسکے۔

ضوابطی منظوری کا نظام: اسٹیٹ بینک نے تنظیمی کارکردگی اور اثرانگیزی کو مضبوط بنانے کے لیے 2020ء میں ضوابطی منظوری کا نظام (آر اے ایس) تیار اور نافذ کیا۔[232] آر اے ایس منظم اداروں کو اپنی درخواستوں اور تجاویز کو جمع کرنے اور بعد میں ڈیجیٹل اور محفوظ انداز میں ضوابطی فیصلے حاصل کرنے کے لیے ایک محفوظ آن لائن پورٹل فراہم کرتا ہے۔ آر اے ایس کو ابتدائی طور پر بینکاری پالیسی اینڈ ریگولیشنز ڈپارٹمنٹ (بی پی آر ڈی) اور ایکسچینج پالیسی ڈپارٹمنٹ (ای پی ڈی) کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ اسی طرح آر اے ایس فارپیمنٹ سسٹمز پالیسی اینڈ اوور سائٹ ڈپارٹمنٹ (پی ایس پی اینڈ او ڈی) کو مکمل کیا گیا اور زیرِ جائزہ سال میں صنعت بھر میں اس کا اجرا کیا گیا۔[233]

آپریشنل استعداد کار بڑھانے اور کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ڈیجیٹل چینلز کے استعمال کو فروغ دینے کی ایک اور کوشش کے طور پر اسٹیٹ بینک نے دورانِ سال ایس بی پی بی ایس سی کراچی میں برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) / اسلامی برآمدی نومالکاری اسکیم (آئی ای آر ایس) کے افعال کو ڈیجیٹائز اور سینٹرلائز کیا۔ بینکوں کی مشاورت سے اسٹیٹ بینک کے آن لائن آر اے ایس پورٹل پر ایک نیا آپریشنل میکانزم تیار کیا گیا ہے جو ایس بی پی بی ایس سی اور بینکوں کے درمیان ای ایف ایس سے متعلق معلومات کی ترسیل کے لیے آن لائن پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا۔ بینکوں کو یہ بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ای ایف ایس / آئی ای آر ایس معاملات کی پروسیسنگ کے لیے اپنے داخلی کنٹرول کو مضبوط بنائیں تاکہ آپریشنل، ساکھ، قانونی یا کسی بھی دوسرے خطرے سے بچا جاسکے۔[234]

دھوکہ دہی اور سائبر سیکیورٹی کے خطرات کی نگرانی اور تشخیص: اسٹیٹ بینک ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی نگرانی کرتا ہے اور بلند خطرے کے حامل اداروں کا جائزہ لیتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری فراڈ اور دھوکے بازی سے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے کے لیے ایک نیا فارمیٹ متعارف کرایا ہے تاکہ مختلف مالی مصنوعات اور خدمات میں دھوکہ بازوں کی جانب سے استعمال کیے جانے والے ڈیجیٹل چینلز کو سمجھا جا سکے۔[235] اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے مختلف بینکوں اور ایم ایف بیز کے ساتھ رابطے میں رہتا ہے تاکہ ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی تعداد کو کم کرنے کے لیے مخصوص اقدامات کیے جاسکیں۔

اسٹیٹ بینک صنعت میں سائبر سیکیورٹی کے خطرے کی نگرانی کے لیے آف سائٹ اور آن سائٹ سائبر سیکیورٹی جائزے بھی کرتا ہے۔ سائبر حملوں کے خلاف بیس لائن فورٹیفکیشن فراہم کرنے میں سائبر ہائی جین کنٹرول اور طریقے ضروری ہیں۔ اس کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے صنعت میں سائبر ہائی جین کے طریقوں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ مزید برآں، آئی ٹی چینج مینجمنٹ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کچھ مالی اداروں کے ساتھ مل کر خامیوں کو دور کرنے کے لیے رابطہ کیا، جہاں ضرورت ہو، متعلقہ کنٹرولز اور طریقوں کو بہتر بنایا جاسکے۔

مالی منڈیوں اور پلیٹ فارمز کی نگرانی: اسٹیٹ بینک مالی منڈیوں کے ہموار طور پر کام کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کرتا ہے۔ رواں سال کے دوران شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ دیکھنے کے بعد اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ کے نظم وضبط کو یقینی بنانے، کرنسی مارکیٹ میں قیاس آرائیوں کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی اور جرائم پیشہ کمپنیوں کے خلاف کارروائی کے لیے مبادلہ کمپنیوں کے آپریشنز کی نگرانی میں اضافہ کیا۔

اسٹیٹ بینک نے غیر قانونی آف شور فارن ایکسچینج ٹریڈنگ ویب سائٹس، موبائل ایپلی کیشنز اور پلیٹ فارمز کے خلاف ایک ایڈوائزری جاری کی جس میں مجاز ڈیلرز (بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں) کو مشورہ دیا گیا کہ وہ ایسے تمام فاریکس ٹریڈنگ پلیٹ فارمز کو ادائیگیاں روکنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔[236] اسٹیٹ بینک نے سرحد پار ڈپازٹ اور عوام کی جانب سے زرمبادلہ کے اخراج کے طریقہ کار کا جائزہ لینے کے لیے بین الاقوامی

---

[232] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2020ء

[233] پی ایس پی اوڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

[234] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء

[235] بی سی اینڈ سی پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء

[236] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2022ء

الیکٹرانک ٹریڈنگ پلیٹ فارمز جیسے او کٹاایف ایکس، ایکس نیس، ایکس ایم، ایزی فاریکس وغیرہ کا جائزہ لیا۔ یہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم سوشل میڈیا اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو اپنی مصنوعات یا خدمات جیسے فارن ایکسچینج ٹریڈنگ، مارجن ٹریڈنگ، کانٹریکٹ آف ڈفرنسز وغیرہ خریدنے یا سرمایہ کاری کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔

ڈیجیٹل فنانس کو فروغ دینے اور ادائیگی کے نظام کو توسیع دینے کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالی خدمات اور مالی شمولیت کو فروغ دینے کے مقصد سے پاکستان کے عوام کو فوری، قابل اعتماد اور مفت پرسن ٹو پرسن ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے کے لیے پاکستان کا فوری ادائیگی کا نظام "راست" متعارف کرایا تھا۔ سسٹم کا پہلا مرحلہ، "راست – تھوک ادائیگیاں" جنوری 2021ء میں شروع کیا گیا تھا اور تب سے جاری ہے۔ راست کا دوسرا مرحلہ، جو فوری طور پر پرسن ٹو پرسن (پی 2 پی) فنڈز کی منتقلی اور تصفیے کو ممکن بناتا ہے، زیر جائزہ سال کے دوران شروع کیا گیا تھا۔[237] راست پی2پی افراد کو ملک بھر میں اپنے اہل خانہ یا دوستوں سمیت دیگر افراد کو فوری اور محفوظ طریقے سے ادائیگیاں منتقل کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

موبائل ایپ سیکیورٹی کے رہنما خطوط: موبائل ادائیگی ایپلی کیشنز (موبائل ایپس) صارفین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لیے ایک متبادل ادائیگی چینل بن گئی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے منظم ادارے موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے جدید مصنوعات اور خدمات پیش کرتے رہے ہیں۔ نتیجتاً جعلسازوں کے لیے موبائل ایپس میں موجود کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے اور صارفین کو دھوکہ دینے کے مواقع بھی کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ بین الاقوامی معیارات اور بہترین طریقوں کے مطابق اسٹیٹ بینک نے جامع موبائل ایپ سیکیورٹی رہنما خطوط تیار اور جاری کیں جو ایپ مالکان کے لیے بنیادی سیکیورٹی ضروریات فراہم کرتی ہیں تاکہ موبائل یا دیگر سمارٹ ڈیوائسز کے لیے ادائیگی کی ایپلی کیشنز تیار کرتے وقت صارفین کے ڈیٹا کی رازداری اور سالمیت اور محفوظ انداز میں ایپ سروسز کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔[238]

پاکستان میں کیو آر کوڈ پر مبنی ادائیگیوں کی معیار بندی: خردہ ادائیگیوں کی ڈیجیٹلائزیشن کو تیز کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مارچ 2022ء میں پاکستان کے مقامی معیارات برائے کوئیک ریسپانس (کیو آر) کوڈ پر مبنی ادائیگیاں جاری کیں۔ کیو آر معیارات کو پرسن ٹو پرسن اور مرچنٹ بیسڈ ادائیگیوں دونوں کے لیے الگ الگ جاری کیا گیا ہے جو راست کی تکمیل بھی کریں گے۔ ایک ہی ملک گیر کیو آر کوڈ اسٹینڈرڈ کے اجرا کے ساتھ، پاکستان ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جنہوں نے بالخصوص خردہ سطح پر ادائیگی کی خدمات کی کم لاگت ڈیجیٹلائزیشن کو فروغ دینے کے لیے اسی طرح کے اقدامات کیے ہیں۔ معیارات بندی کا مقصد مختلف کیو آر جاری کرنے والے اداروں کے درمیان مکمل انٹر آپریبلٹی کو یقینی بنانا اور ایک ہی کیو آر فراہم کرنا تھا جس پر متعدد ادائیگی اسکیموں اور پروسیسرز کی معلومات شامل کی جاسکتی ہیں، جس سے صارفین دستیاب اسکیموں کی ایک رینج میں سے انتخاب کرسکتے ہیں۔ اس اقدام سے صارفین کو لوگوں اور تاجروں کو ڈیجیٹل طریقے سے ادائیگی کرنے میں سہولت ملے گی اور ساتھ ہی تاجروں کو ڈیجیٹل طریقے سے اور کم سے کم ذیلی لاگت کے ساتھ ادائیگیاں قبول کرنے میں مدد ملے گی۔[239]

آر ڈی اے صارفین کے لیے موبائل ایپلی کیشنز پر خدمات کے کم از کم سیٹ کو فعال کرنے کے لیے سروس اسٹینڈرڈز: اسٹیٹ بینک نے 2020ء میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) اسکیم کا آغاز کیا تھا، جس کا مقصد غیر مقیم پاکستانیوں (این آر پیز) کو طویل دستاویزات کے بغیر اور اپنے گھروں میں آرام سے اکاؤنٹ کھولنے اور چلانے کے قابل بنانا تھا۔ آر ڈی اے کا اقدام اسٹیٹ بینک کی جانب سے مقیم پاکستانیوں کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ کے لیے ایک میکانزم فراہم کرنے کا ایک اہم سنگ میل رہا ہے جسے بعد میں 2021ء میں لانچ کیا گیا۔ عالمی سطح پر موجودہ اور ممکنہ آرڈی اے صارفین کے لیے صارفی تجربے کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اگست 2022ء میں آر ڈی اے بینکوں کو ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ مکمل طور پر فعال بینکوں کی موبائل ایپلی کیشن کے ذریعے کلائنٹ آن بورڈنگ پلیٹ فارم، لین دین پر سہولت، سرمایہ کاری کی خدمات اور فنانسنگ پروڈکٹس سمیت کم از کم خدمات کو فعال بنائیں، جو آر ڈی اے صارفین کے لیے ون اسٹاپ سولیوشن بن جائے۔[240]

زرِ مبادلہ پالیسی اور آپریشنز:

بیرونی کھاتوں کا استحکام ملک کے مالی اور معاشی استحکام کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اسٹیٹ بینک نے رواں سال ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی اور زرمبادلہ کے نایاب وسائل کے بہتر انتظام کے ذریعے ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی: اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کے اشتراک سے باضابطہ چینلز کے ذریعے ملکی ترسیلات زر کے بہاؤ کو آسان بنانے کے لیے مختلف پالیسی اقدامات متعارف کرائے ہیں۔ مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کو ملکی ترسیلات زر کو جمع کرنے کی مزید حوصلہ افزائی کے لیے، حکومت نے بین البینک میں جمع ہونے والی ملکی ترسیلات زر کے

[237] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[238] پی ایس پی او ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[239] ڈی ایس اینڈ ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2022ء
[240] ڈی ایس اینڈ ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء

لیے ایک روپے کا ترغیبی پروگرام شروع کیا، بشرطیکہ ای سیز اندرون ملک ترسیلات زر کے طور پر حاصل ہونے والے غیر ملکی زرمبادلہ کا100 فیصد واپس کر دیں۔[241]

پاکستان میں مقیم تارکین وطن کے اہل خانہ کو رقوم کی تقسیم میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ای سیز کو اجازت دی ہے کہ وہ مجاز ڈیلرز (اے ڈیز) کے ساتھ معاہدے کر سکیں تا کہ وہ اپنے بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعے استفادہ کنندگان کو پاکستانی روپے میں ملکی ترسیلات زر کی تقسیم کے لیے اپنے ذیلی ایجنٹ کے طور پر کام کر سکیں۔[242] مزید برآں اسٹیٹ بینک نے اے ڈیز کو ہدایت کی ہے کہ وہ بیرون ملک سے اے ڈیز کے ذریعے ترسیلات زر کی وصولی کی وجہ سے حاصل ہونے والے سرٹیفکیٹس (پی آر سیز) کے اجرا اور تصدیق کے عمل کو ڈجیٹائز کریں۔[243]

زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام: ادائیگیوں کے توازن کی فوری معاونت کے لیے اسٹیٹ بینک نے بعض اشیا کی درآمد کے لیے لین دین شروع کرنے سے قبل اسٹیٹ بینک کی پیشگی اجازت کو عارضی طور پر لازمی قرار دیا۔[244]، [245] بعد میں ان ہدایات کو واپس لے لیا گیا۔ تاہم اے ڈیز کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ لازمی اشیا درآمدات، توانائی کی درآمدات، برآمدی صنعت کی درآمدات، زرعی خام مال کے لیے درآمدات، موخر ادائیگی / خود خریدی گئی درآمدات اور تکمیل کے قریب برآمدی منصوبوں کے لیے درآمدات کو ترجیح دیں۔[246]

فارن ایکسچینج پالیسیاں: ای سیز کے لیے ضوابطی نظام کو مزید مضبوط بنانے اور صارفین کو ای سیز سے غیر ملکی زرمبادلہ کی خریداری کے لیے بینکاری چینلز استعمال کرنے کی ترغیب دینے کی کوشش میں اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران ای سیز کے کاروبار کے دائرہ کار کا تعین کرتے ہوئے موجودہ ضوابط میں ترمیم کی۔[247]

غیر ملکی زرمبادلہ کے لین دین میں دستاویزات اور شفافیت کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ہدایت کی ہے کہ ای سیز، ای سیز بی کیٹیگری اور ای سیز کی فرنچائزوں کے درمیان کرنسی کت تبادلے کے لین دین ان کے بینک اکاؤنٹس کے ذریعے کیے جائیں۔[248] اسٹیٹ بینک نے نگرانی کو بہتر بنانے کے لیے ای سیز اور ای سیز بی کیٹیگری کے لین دین کی ڈیٹا رپورٹنگ کی فریکوئنسی میں بھی اضافہ کیا۔[249]

بین الاقوامی بروکر ڈیلرز (آئی بی ڈی) کے ذریعے ملک میں غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مقامی بروکر ڈیلرز (ایل بی ڈیز) کی جانب سے ایسے آئی بی ڈیز کو کمیشن کا حصہ بھیجنے کے لیے مجاز ڈیلرز کو عام اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔[250]

ماحولیاتی / آب و ہوا کی تبدیلی اور سماجی خطرات

اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے کاروباروں اور آپریشنز سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی خطرات سے تحفظ کے لیے اکتوبر 2017ء میں گرین بینکاری رہنما خطوط (جی بی جی) جاری کیں۔ یہ رہنما خطوط خطرے کے انتظام، کاروبار میں سہولت کی فراہمی، اور اپنے اثرات میں کمی کے شعبوں سے متعلق ہیں۔ ان کو بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے مالکاری جزدان کی ماحولیاتی کمزوری کے مناسب انتظام کے ذریعے ممکنہ نقصانات کو کم کرنے کے مقصد سے متعارف کرایا گیا تھا۔ اس سے بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے منافع میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے جس سے ماحول دوست، وسائل سے بھرپور اور سماجی طور پر ذمہ دار کاروباری اداروں کے نسبتاً غیر استعمال شدہ زمروں میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہو سکتا ہے۔[251] زیرِ جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے ماحولیاتی اور سماجی رسک مینجمنٹ (ای ایس آر ایم) کے نفاذ کا مینوئل جاری کیا۔ مینوئل گرین بینکاری رہنما خطوط کے رسک مینجمنٹ سیکشن کے نفاذ کو مضبوط اور تیز کرنے کے لیے ٹولز اور طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ مینوئل کی اہم خصوصیات میں سماجی اور آب وہوا کے خطرات پر زیادہ توجہ دینا، جو پاکستان سے متعلق اور اہم ہوتے جا رہے ہیں، بینکوں اور ڈی ایف آئیز کی منظم رہنمائی کے لیے ایک جامع ماحولیاتی اور سماجی انتظام کا نظام (ای ایس ایم ایس)، ایک مضبوط اور مقداری رسک ریٹنگ سسٹم، ایک ای اینڈ ایس ڈیو ڈیلیجنس چیک لسٹ، نگرانی چیک لسٹ، اور بینکوں / ڈی ایف آئیز کی رہنما خطوط پر عمل درآمد پر پیش رفت (بشمول ESRM سرگرمیاں) کی اسٹیٹ بینک کو رپورٹنگ کے لیے گرین بینکنگ مانیٹرنگ اینڈ ایویلیویشن رپورٹنگ ٹیمپلیٹ شامل ہیں۔ بینکوں اور ڈی ایف آئیز سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مینوئل کے اجرا کے تین سال کے اندر ای ایس آر ایم کو مکمل طور پر نافذ کریں گے۔[252]

اسلامی بینکاری

اسلامی بینکاری کی صنعت میں شریعت کی تعمیل کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے اور شرعی طریقوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے مقصد سے اسٹیٹ بینک نے 'اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (اے اے او آئی ایف آئی)' شریعہ

[241] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2022ء
[242] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12 برائے 2022ء
[243] ایف ای سرکلر نمبر 05 برائے 2022ء
[244] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 2022ء
[245] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 11 برائے 2022ء
[246] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 20 برائے 2022ء
[247] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15 برائے 2022ء
[248] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 17 برائے 2022ء
[249] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 19 برائے 2022ء
[250] ایف ای سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء
[251] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2017ء
[252] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12 برائے 2022ء

اسٹینڈرڈز کو اپنایا۔ اے اے او آئی ایف آئی کے شرعی معیارات نمبر 10 (سلام اور متوازی سلام)، نمبر 11 (استثنا اور متوازی استثنا)، نمبر 25 (معاہدوں کا مجموعہ) اور نمبر 50 (آبپاشی شراکت داری (مسقات) کو زیر جائزہ سال کے دوران کچھ وضاحتوں اور ترامیم کے ساتھ اپنایا گیا تھا۔ یہ معیارات اسٹیٹ بینک کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کیے جانے والے موجودہ قواعد وضوابط، ہدایات اور حکم ناموں کے علاوہ اپنائے گئے تھے۔[253]

وفاقی شرعی عدالت (ایف ایس سی) نے 2027ء کے آخر تک اسلامی بینکاری اور معیشت کی اسلامائزیشن کے مکمل نفاذ کا حکم دیا۔ اسٹیٹ بینک ملک میں اسلامی بینکاری نظام کی تیاری کے لیے پرعزم ہے۔ بینکاری نظام کی شریعت کے مطابق منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے گذشتہ برسوں کے دوران متعدد اقدامات کیے ہیں جو باکس 3.2 میں دیے گئے ہیں۔

ترقیاتی مالیات اور مالی شمولیت

اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک کا مقصد حکومت کی عمومی معاشی پالیسیوں کی حمایت اور پاکستان کے پیداواری وسائل کی ترقی اور ان کے بھرپور استعمال میں کردار ادا کرنا ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک پاکستان کی معیشت میں پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے مختلف اقدامات کرتا ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بنیادی طور پر زرعی شعبے، مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور مالی خدمات تک رسائی میں اضافہ کرنا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے فروری 2022ء میں زرعی مالکاری کے لیے کریڈٹ کی علامتی حدود اور اہل اشیا کے نام سے رپورٹ شائع کی اور زرعی مالکاری کے لیے قرض کی علامتی حد پر نظر ثانی کی تاکہ اسے زرعی شعبے کی خام مال کی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ رپورٹ صوبائی پلاننگ محکموں کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں کے لیے متعلقہ صوبوں اور خطوں کی مجموعی مالی اور کریڈٹ ضروریات کا تخمینہ لگانے میں بھی سہولت فراہم کرے گی۔[254]

اگست 2022ء میں اسٹیٹ بینک نے پیداواری لاگت یعنی بیج، کھاد، ایندھن، لیبر وغیرہ میں اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے زرعی مالکاری کے لیے فی ایکڑ قرض کی علامتی حد پر بھی نظر ثانی کی۔ علامتی حد میں اضافے کا مقصد کاشت کاروں کو بینکوں سے زیادہ قرض حاصل کرنے اور خام مال کے مناسب استعمال کے ذریعے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے قابل بنانا تھا۔[255]

اسٹیٹ بینک نے زراعت کے لیے صاف مالکاری کی زیادہ سے زیادہ حد اور مالی گوشواروں کے تقاضے کے لیے انکشاف کی حد بڑھانے کے لیے زرعی مالکاری کے لیے محتاطیہ قواعد و ضوابط میں ترمیم کی۔ ان ترامیم کا مقصد بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں میں قرضوں کے بہاؤ کو بڑھانے کے قابل بنانا تھا۔[256]

بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کاشت کاروں کی بحالی میں مدد کے لیے اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کو تین اسکیمیں متعارف کرانے میں سہولت فراہم کی جن میں گزر اوقاتی کسانوں کے لیے مارک اپ پر چھوٹ اسکیم، زراعت / لائیو اسٹاک کے شعبوں کی بحالی کے لیے مارک اپ سبسڈی اسکیم اور بے زمین کسانوں کے لیے بلاسود قرضے اور رسک شیئرنگ اسکیم شامل ہیں۔[257]

اسٹیٹ بینک نے حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک میں موجودہ لائن آف کریڈٹ (ایل او سی) کی موجودہ سہولت کے لیے اضافی فنڈز مختص کیے ہیں۔ مذکورہ رقم پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں مختص ہونے کے بعد سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اس سہولت کا بنیادی مقصد مارکیٹ میکانزم کے ذریعے خرد مالکاری اداروں کے سیالیت کے دباؤ کو کم کر کے متاثرہ علاقوں میں معاش اور معاشی سرگرمیوں کو بحال کرنا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ سال کے دوران زرعی میکانائزیشن کے لیے مارک اپ سبسڈی اور رسک شیئرنگ اسکیم کے نفاذ میں بھی حکومت کی مدد کی۔ یہ اسکیم ملک میں زرعی پیداوار اور فوڈ سیکورٹی کو بڑھانے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی۔[258]

اسٹیٹ بینک نے وزیراعظم یوتھ آفس کے تعاون سے دسمبر 2022ء میں وزیراعظم یوتھ بزنس اینڈ ایگریکلچر لون سکیم (پی ایم وائی بی اینڈ اے ایل ایس) کا آغاز کیا تھا تاکہ کاروباری اور زرعی قرضے فراہم کیے جاسکیں۔ حکومت بینکوں کے قرضوں کی تقسیم کے جزدان پر 50 فیصد تک رسک کور بیج بھی فراہم کر رہی ہے۔ تاجروں اور کاشت کاروں کو ضمانت کا انتظام کرنے میں مشکلات کا احساس کرتے ہوئے 1.5 ملین روپے تک کے قرضوں کے لیے ضمانت کی ضرورت کو ختم کر دیا گیا۔ اس اسکیم میں کاروباری خواتین پر زیادہ توجہ دی گئی کیونکہ 25 فیصد قرضے نوجوان کاروباری خواتین کے لیے مختص کیے گئے تھے۔[259]

[253] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[254] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[255] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2022ء
[256] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2022ء
[257] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء
[258] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2022ء
[259] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2022ء

پاکستان میں ایس ایم ایز کی مالی شمولیت کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے قومی ایس ایم ای پالیسی 2021ء کی تشکیل میں حکومت پاکستان کو مکمل تعاون فراہم کیا جس کا نوٹیفکیشن فروری 2022ء میں جاری کیا گیا تھا۔ قومی ایس ایم ای پالیسی 2021ء میں مقرر کردہ اہداف کے مطابق اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو آئندہ چار سال یعنی مالی سال 2022ء سے 2025ء تک ایس ایم ای فنانسنگ کے اہداف تفویض کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک بینکوں اور ڈی ایف آئیز کی کارکردگی کا بغور جائزہ لے رہا ہے۔[260]

اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای پالیسی 2021ء میں متعین کردہ ایک مربوط یکساں قومی ایس ایم ای تعریف بھی اپنائی، جو سالانہ سیلز ٹرن اوور کے واحد معیار پر مبنی ہے۔[261] یکساں ایس ایم ای تعریف ایس ایم ایز کو دستیاب سرکاری پروگراموں اور مالی مراعات سے فائدہ اٹھانے میں مدد کرے گی۔ اس سے قومی ترقی کے تناظر کی روشنی میں ایس ایم ایز کی سرگرمیوں اور کارکردگی کی بنیاد پر ان کی مخصوص زمروں میں خدمت کے لیے ہدفی پروگراموں کو وضع کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

ایس ایم ای سیکٹر کے لیے قرضے تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کے لیے چیلنج فنڈ (سی ایف ایس) کا آغاز کیا تاکہ ملک میں ایس ایم ای بینکاری کے لیے جدید سولیوشنز کی مدد کی جاسکے۔ گرانٹ کی شکل میں اس فنڈ کا مقصد بینکوں کو ایس ایم ای سیکٹر کی بینکاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدید تکنیکی حل تیار کرنے میں سہولت فراہم کرنا تھا۔ یہ اقدام بینکوں کو ایس ایم ای سیکٹر کے ذریعے ڈجیٹل مالیاتی خدمات تک رسائی اور استعمال میں اضافہ کرنے کے قابل بنائے گا۔[262]

اسٹیٹ بینک نے 2014ء اور 2020ء میں چھوٹے کاروباری اداروں اور مکاناتی قرض کے قرض گیروں کی مالی ضروریات کو مناسب طریقے سے پورا کرنے کے لیے تمام قرضوں کے زمروں کے تحت قرضوں کے زیادہ سے زیادہ حجم میں اضافہ کیا تھا۔ زیر جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے خردمالکاری بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کی تاکہ درجہ بندی اور تموین کی ضروریات کو قرضوں کے حجم میں اضافے کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔[263]

اسٹیٹ بینک نے رواں سال کے دوران برآمدی مالکاری اسکیم کے دائرہ کار میں اضافہ کرتے ہوئے برآمدی بلوں اور وصولیوں کے لیے روپے کی بنیاد پر ڈسکاؤنٹنگ کی سہولت متعارف کرائی۔[264]

اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اور ایل ٹی ایف ایف اسکیموں کے تحت حتمی صارف کے مارک اپ کی شرح کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے بھی منسلک کیا یعنی ان شرحوں کو پالیسی ریٹ سے 3 فیصد کم رکھا۔ پالیسی ریٹ میں کسی بھی تبدیلی کے ساتھ برآمدی مالکاری اور ایل ٹی ایف ایف کے مارک اپ ریٹ پر خود بخود نظر ثانی کی جائے گی۔[265]

فروری 2022ء میں اسٹیٹ بینک نے میرا پاکستان میرا گھر (ایم پی ایم جی) اسکیم کے درجہ 1 کی قیمت بندی میں کمی کی تاکہ نیا پاکستان ہاؤسنگ اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (این اے پی ایچ ڈی اے) منصوبوں میں ہاؤسنگ یونٹس کی الاٹمنٹ کی ضروریات کو پورا کرنے والے اہل قرض گیروں کے لیے کم لاگت مکانات کی استطاعت کو بہتر بنایا جاسکے۔[266]

رواں مالی سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے ہاؤسنگ اور کنسٹرکشن فنانس کے لازمی اہداف میں بھی اضافہ کرتے ہوئے بینکوں کے مقامی نجی شعبے کے قرضوں کا کم از کم 7 فیصد کر دیا۔[267] تاہم، ان لازمی اہداف کو چھ ماہ کی مدت میں توسیع کے ساتھ علامتی اہداف میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔[268] بعد ازاں حکومت کے مشورے پر ایم پی ایم جی کے تحت فنانسنگ کی تقسیم 30 جون 2022ء سے معطل کر دی گئی۔ تاہم، بینکوں کو ان صارفین کو قرضے تقسیم کرنے کی اجازت دی گئی تھی جنہوں نے 30 جون، 2022ء کو ایم پی ایم جی کی معطلی کے وقت پہلے ہی قرضے کا کچھ حصہ لے چکے تھے یا اس سے استفادے کے لیے حتمی مرحلے میں تھے۔[269]

---

[260] سہ ماہی ایس ایم ای مالکاری جائزہ، دسمبر 2022ء

[261] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2022ء

[262] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2022ء

[263] اے سی اینڈ ایس ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

[264] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء

[265] ایس ایچ اینڈ ایس ایف ڈی سرکلر نمبر 13 برائے 2022ء

[266] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء

[267] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

[268] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2022ء

[269] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 برائے 2022ء

منسلکہ ب

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اخذ کرنے کے لیے مستعمل اظہاریے

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) "مالی استحکام کا جائزہ 2016ء" میں پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا، اور تب سے اس میں ترامیم کی گئیں اور اگلے تمام جائزوں میں اسے باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ "مالی استحکام کا جائزہ 2018ء" میں دائرہ کار، اظہاریوں اور طریقہ کار کے لحاظ سے کچھ ترامیم کی گئیں (دیکھیے ضمیمہ الف، مالی استحکام کا جائزہ 2018ء)۔

واضح رہے کہ ایف ایس وی آئی ایک جامع اشاریہ ہے جو کلّی معیشت (میکرو اکانومی)، مالی منڈیوں، شعبہ بینکاری، غیر بینک مالی اداروں، ترقیاتی مالی اداروں، بیمہ کمپنیوں اور کارپوریٹ شعبے کے ذیلی اشاریوں کی اوسط سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ہر جہت سے استعمال ہونے والے اظہاریوں کی مکمل فہرست ذیل کے جدول میں دی گئی ہے:

جدول 1: ایف ایس وی آئی اور ایف ایس ایچ ایم: خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

نمبر شمار	خطرے کا شعبہ	خطرے کی سمت	خطرے کے اظہاریے	مالی استحکام پر اثر
1	کلی معاشی $\frac{1}{n}\sum Ex, R, F, In$ n = 4	بیرونی شعبہ (Ex) $Ex = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} ex_i,$ $n = 3$	$ex_1 =$ زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر کی پوزیشن (ایس بی پی کی تحویل میں $ex_2 =$ جاری کھاتے کا توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد $ex_3 =$ توازن تجارت بلحاظ جی ڈی پی فیصد	مثبت مثبت مثبت
		حقیقی شعبہ	حقیقی جی ڈی پی کی نمو	مثبت
		مالیاتی شعبہ	مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد	منفی
		مہنگائی	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	منفی
2	مالی منڈیاں $\frac{1}{n}\sum FE, MM, CM$ n = 3	زرِمبادلہ	وسط بہ وزن انٹربینک قوت نمائی حرکت پذیر بہ وزن اوسط (EMWA) تغیر پذیری	منفی
		بازارِ زر	شبینہ ریپوریٹ قوت نمائی حرکت پذیر اوسط (EMWA) تغیر پذیری	منفی
		سرمایہ منڈی	کے ایس ای 100 انڈیکس قوت نمائی حرکت پذیر اوسط تغیر پذیری	منفی
3	بینکاری $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L, D, I$ n = 6	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	$c_1 =$ شرحِ کفایت سرمایہ (CAR) $c_2 =$ سطحِ اول (CAR) $c_3 =$ سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	$aq_1 =$ غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے $aq_2 =$ خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ $aq_3 =$ تموین تا غیر فعال قرضے $aq_4 =$ خسارہ تا غیر فعال قرضے	منفی منفی مثبت منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 6$	$e_1 =$ اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس $e_2 =$ ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس $e_3 =$ خالص سودی مارجن $e_4 =$ خالص سودی آمدنی/ خام آمدنی $e_5 =$ لاگت تا آمدنی کا تناسب $e_6 =$ تجارتی آمدنی اور مجموعی آمدنی	مثبت مثبت مثبت مثبت منفی منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	$l_1 =$ سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے $l_2 =$ سیال اثاثے/ مجموعی امانتیں $l_3 =$ سیال اثاثے/ قلیل مدتی واجبات	مثبت مثبت مثبت
		امانتیں (D) $D = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} d_i,$ $n = 2$	$d_1 =$ امانتیں تا اثاثے $d_2 =$ امانتوں کی نمو (سال بسال)	مثبت مثبت
		باہمی ربط (I) $I = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} i_i,$ $n = 2$	$i_1 =$ طلبیدہ قرض گاری اور قرض گیری / مجموعی اثاثے $i_2 =$ مالی واجبات (علاوہ اسٹیٹ بینک)	منفی منفی

جدول 1: ایف ایس وی آئی اور ایف ایس ایچ ایم: خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

4	غیر بینک مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum A, E$ n = 2	اثاثے	اثاثوں کی نمو	مثبت
		آمدنی	خالص فروخت	مثبت
5	ترقیاتی مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L$ n = 4	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (CAR) c_2 = سطحِ اول (CAR) c_3 = سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے aq_2 = خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ aq_3 = خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے	منفی منفی منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 4$	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس e_2 = ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس e_3 = خالص سودی آمدنی/ خام آمدنی e_4 = لاگت اور آمدنی کا تناسب	مثبت مثبت مثبت منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	l_1 = سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے l_2 = سیال اثاثے/ مجموعی امانتیں l_3 = قرضے/ امانتیں	مثبت مثبت مثبت
6	بیمہ کمپنیاں $\frac{1}{n}\sum Li, NL$ n = 2	حیاتی (Li) $Li = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} li_i,$ $n = 4$	li_1 = دعووں کی شرح li_2 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس li_3 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس li_4 = سرمایہ اور اثاثے	منفی مثبت مثبت مثبت
		غیر حیاتی (NL) $NL = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} nli_i,$ $n = 5$	nli_1 = دعووں کی شرح nli_2 = پریمیم کا امساک nli_3 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس nli_4 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس nli_5 = سرمایہ تا اثاثے	منفی منفی مثبت مثبت مثبت
7	کارپوریٹ	کارپوریٹ قرضہ	قرضوں کا بوجھ (اثاثہ/ ایکویٹی، قرضہ/ ایکویٹی، اور قرضہ/ اثاثہ جاتی تناسبات)	منفی

ضمیمہ الف

ضمیمہ اوّل: بینکوں کی بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارہ

ملین روپے

بیلنس شیٹ	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
اثاثے					
ٹریژری بینکوں میں نقد و بقایاجات	1,574,551	1,987,096	2,014,703	2,276,963	1,829,335
دیگر بینکوں میں بقایاجات	147,829	232,671	277,988	253,008	265,732
مالی اداروں کو قرض	909,754	978,640	1,079,071	1,095,663	1,132,188
سرمایہ کاریاں-خالص	7,913,923	8,939,438	11,934,634	14,554,438	18,400,000
قرضے-خالص	7,955,195	8,248,973	8,291,572	10,120,509	11,818,241
عملی معینہ اثاثے	437,235	596,924	626,251	704,729	824,231
موخر ٹیکس اثاثے	81,082	74,052	91,820	133,061	202,613
دیگر اثاثے	662,485	933,542	807,816	919,931	1,323,191
مجموعی اثاثے	**19,682,054**	**21,991,337**	**25,123,855**	**30,058,303**	**35,795,532**
واجبات					
واجب الادابل	243,237	231,178	313,827	328,566	439,979
مالی اداروں سے قرض	3,001,186	2,932,082	3,216,866	4,738,036	7,845,098
امانتیں اور دیگر کھاتے	14,254,210	15,953,489	18,518,525	21,719,885	23,461,394
تحتی قرضے	111,713	123,218	121,854	122,815	161,581
فنانس لیز سے مشروط اثاثوں کے عوض واجبات	7	7,446	7,534	8,025	8,268
موخر ٹیکس واجبات	34,557	43,602	46,549	29,319	9,793
دیگر واجبات	631,529	1,042,073	1,036,267	1,170,116	1,783,706
مجموعی واجبات	**18,276,439**	**20,333,089**	**23,261,422**	**28,116,763**	**33,709,818**
خالص اثاثے	**1,405,615**	**1,658,248**	**1,862,433**	**1,941,540**	**2,085,713**
خالص اثاثے بطور:					
سرمایہ حصص	541,040	556,886	556,131	568,000	592,776
ذخائر	315,570	349,529	392,599	445,470	509,887
حاصل شدہ منافع	433,205	521,807	642,965	721,894	873,629
حصص داروں کی ایکویٹی	**1,289,816**	**1,428,222**	**1,591,969**	**1,735,364**	**1,976,291**
اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل / خسارہ	115,799	230,026	270,737	206,176	109,422
میزان	**1,405,615**	**1,658,248**	**1,862,433**	**1,941,540**	**2,085,713**
نفع و نقصان گوشوارہ	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	
مارک اپ / آمدنی / سود جو کمایا گیا	1,153,383	1,851,790	1,924,328	1,831,650	3,420,449
مارک اپ / آمدنی / سود جو خرچ ہوا	608,309	1,156,062	1,071,898	992,650	2,243,024
خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**545,074**	**695,727**	**852,430**	**839,000**	**1,177,424**
تموین اور براہ راست معاف کردہ خراب قرضے / (ریورسلز)	36,201	67,855	123,039	50,405	58,768
تموین کے بعد خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**508,873**	**627,872**	**729,391**	**788,595**	**1,118,656**
فیس، کمیشن، بروکریج آمدنی	112,852	123,895	118,322	142,803	173,148
منافع منقسمہ آمدنی	13,589	12,325	10,810	18,003	21,681
بیرونی کرنسیوں کے کاروبار سے آمدنی	25,981	26,269	21,854	34,746	80,448
دیگر آمدنی	25,698	19,628	65,920	43,161	23,193
میزان نان مارک اپ / سودی آمدنی	**178,121**	**182,117**	**216,906**	**238,713**	**298,470**
	686,993	809,989	946,298	1,027,308	1,417,126
انتظامی اخراجات	430,375	495,018	521,253	565,230	704,573
دیگر اخراجات	5,068	10,517	13,690	10,987	9,531
میزان نان مارک اپ / سودی اخراجات	**435,444**	**505,535**	**534,943**	**576,216**	**714,104**
منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی مدات	251,550	304,454	411,355	451,092	703,022
غیر معمولی اجزا–فائدہ / (نقصان)	9,015.91	48.78	-	-	-
منافع / (نقصان) قبل از ٹیکس	**242,534**	**304,405**	**411,355**	**451,092**	**703,022**
منہا: ٹیکسیشن	93,194	133,656	167,315	186,870	366,532
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	**149,340**	**170,749**	**244,039**	**264,222**	**336,490**

ضمیمہ دوم-بینکاری شعبے کے مالی صحت کے اظہاریے

فیصد

اظہاریے	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
کفایت سرمایہ					
خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ^	16.19	17.00	18.56	16.7	17.0
سطح اول سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب	13.24	14.01	14.85	13.5	14.2
سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب	7.14	7.21	7.24	6.3	5.9
اثاثہ جاتی معیار					
غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب	7.97	8.58	9.19	7.9	7.3
تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب	83.80	81.43	88.33	91.2	89.5
خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب	1.38	1.71	1.17	0.7	0.8
خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب^^	7.83	8.91	5.32	4.0	4.6
آمدنی					
اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس)	1.31	1.48	1.76	1.6	2.1
اثاثوں پر آمدنی (بعد از ٹیکس)	0.81	0.83	1.05	1.0	1.0
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (قبل از ٹیکس)	17.39	20.15	23.23	24.0	35.3
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (بعد از ٹیکس)	10.71	11.30	13.78	14.1	16.9
خالص سودی آمدنی / مجموعی آمدنی	75.37	79.25	79.72	77.9	79.8
لاگت / آمدنی تناسب	60.21	57.59	50.03	53.5	48.4
سیالیت					
سیال اثاثے / کل اثاثے	48.69	49.65	54.76	55.4	56.6
سیال اثاثے / کل امانتیں	67.23	68.44	74.29	76.7	86.4
قرضے / امانتیں	55.81	51.71	44.77	46.6	50.4

^دسمبر 13ء اور اس کے بعد کے اعداد و شمار بازل سوم اور 2008ء سے ستمبر 13ء تک کے اعداد و شمار بازل دوم پر مبنی ہیں ماسوائے آئی ڈی بی ایل، پی پی سی بی ایل اور ایس ایم ای بینک کے جو بازل اول پر مبنی ہیں۔

^^30 جون 2015ء سے خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب نکالنے کے لیے بازل کی تعریف کے مطابق ریگولیٹری سرمایہ استعمال کیا گیا ہے۔ جون 15ء سے قبل یہ تناسب نکالنے کے لیے بیلنس شیٹ سرمایہ استعمال کیا جاتا تھا۔

ضمیمہ سوم: خرد مالکاری بینکوں کی بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارہ

ملین روپے

بیلنس شیٹ	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
اثاثے					
ٹریژری بینکوں میں نقد و بقایاجات	16,279	17,624	23,900	28,991	43,814
دیگر بینکوں میں بقایاجات	24,912	40,777	53,236	57,931	24,589
مالی اداروں کو قرض	10,533	6,242	12,387	1,052	15,476
سرمایہ کاریاں-خالص	54,576	52,169	96,774	133,419	228,199
قرضے-خالص	185,346	206,965	231,047	278,318	342,358
عملی معینہ اثاثے	10,819	25,062	23,825	24,689	25,210
موخر ٹیکس اثاثے	1,237	1,768	2,531	4,687	14,141
دیگر اثاثے	24,239	29,404	50,283	53,017	59,194
مجموعی اثاثے	**327,940**	**380,011**	**493,984**	**582,104**	**752,982**
واجبات					
واجب الادابل	1,837	687	758	1,079	702
مالی اداروں سے قرض	21,495	19,808	26,909	59,022	137,025
امانتیں اور دیگر کھاتے	238,561	266,195	373,084	422,998	515,760
تحتی قرضے	1,672	8,472	8,672	9,041	12,391
فنانس لیز سے مشروط اثاثوں کے عوض واجبات	-	-	-	-	-
موخر ٹیکس واجبات	0	-	-	-	-
دیگر واجبات	15,404	34,428	34,384	33,262	43,382
مجموعی واجبات	**278,970**	**329,590**	**443,806**	**525,401**	**709,261**
خالص اثاثے					
خالص اثاثے بطور:					
سرمایہ حصص	27,652	29,323	37,850	36,609	42,196
ذخائر	11,015	21,634	23,747	41,401	46,122
حاصل شدہ منافع	10,238	(580)	(11,567)	(20,829)	(44,225)
حصص داروں کی ایکویٹی	**48,905**	**50,376**	**50,030**	**57,181**	44,094
اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل / خسارہ	(6)	(19)	133	(487)	(408)
مؤخر عطیات / زرِ اعانت	71	64	12	9	35
میزان	**48,970**	**50,421**	**50,175**	**56,703**	**43,721**
نفع و نقصان گوشوارہ					
مارک اپ / آمدنی / سود جو کمایا گیا	50,564	66,841	75,284	78,436	105,207
مارک اپ / آمدنی / سود جو خرچ ہوا	15,834	26,246	30,426	32,067	53,918
خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**34,731**	**40,595**	**44,858**	**46,368**	**51,289**
تموین اور براہ راست معاف کردہ خراب قرضے / (ریورسلز)	4,135	13,089	11,612	16,291	22,823
تموین کے بعد خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**30,596**	**27,506**	**33,246**	**30,077**	**28,466**
فیس، کمیشن، بروکریج آمدنی	13,097	13,859	11,976	14,720	21,631
منافع منقسمہ آمدنی	3	14	14	-	-
بیرونی کرنسیوں کے کاروبار سے آمدنی	-	-	-	-	-
دیگر آمدنی	865	1,501	1,294	2,195	2,391
میزان نان مارک اپ / سودی آمدنی	**13,965**	**15,373**	**13,284**	**16,915**	**24,022**
انتظامی اخراجات	36,082	48,098	49,246	52,990	70,802
دیگر اخراجات	476	709	638	822	3,211
میزان نان مارک اپ / سودی اخراجات	**36,558**	**48,807**	**49,883**	**53,812**	**74,013**
منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی مدات	8,003	(5,929)	(3,354)	(6,820)	(21,525)
غیر معمولی اجزا-فائدہ / (نقصان)	-	-	-	-	-
موصولہ زرِ اعانت	11.86	5.33	55.79	25.06	33.19
منافع / (نقصان) قبل از ٹیکس	**7,991**	**(5,934)**	**(3,409)**	**(6,845)**	**(21,558)**
منہا: ٹیکسیشن	3,385	2,183	2,474	1,235	(4,403)
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	**4,606**	**(8,117)**	**(5,883)**	**(8,080)**	**(17,155)**

ضمیمہ چہارم–خردمالکاری بینکوں کے شعبے کے مالی صحت کے اظہاریے

فیصد

اظہاریے	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء
کفایت سرمایہ					
خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ	22.6	20.9	19.0	18.3	10.9
سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب	15.5	13.9	11.0	10.4	5.3
اثاثہ جاتی معیار					
غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب	2.4	5.3	3.3	5.2	6.7
تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب	92.1	70.0	106.5	78.1	78.8
خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب	0.2	1.7	-0.2	1.2	1.5
خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب^	0.7	6.5	-0.9	5.4	12.9
آمدنی					
اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس)	2.9	-1.7	-0.8	-1.3	-3.4
اثاثوں پر آمدنی (بعد از ٹیکس)	1.7	-2.3	-1.4	-1.6	-2.7
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (قبل از ٹیکس)	20.7	-12.4	-7.1	-12.7	-42.9
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (بعد از ٹیکس)	11.9	-16.9	-12.2	-15.0	-34.1
خالص سودی آمدنی/ مجموعی آمدنی	71.3	72.5	77.2	73.3	68.1
لاگت/ آمدنی تناسب	75.1	87.2	85.8	85.0	98.3
سیالیت					
سیال اثاثے/ کل اثاثے	23.5	28.2	35.7	31.3	26.5
سیال اثاثے/ کل امانتیں	32.4	40.3	47.3	43.1	38.6
قرضے/ امانتیں	77.7	77.7	61.9	65.8	66.4

^30جون2015ءسے خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب نکالنے کے لیے بازل کی تعریف کے مطابق ریگولیٹری سرمایہ استعمال کیا گیا ہے۔جون15ءسے قبل یہ تناسب نکالنے کے لیے بیلنس شیٹ سرمایہ استعمال کیا جاتا تھا۔

ضمیمہ پنجم- بینکوں کی فہرست

	دسمبر21ء		دسمبر22ء
	الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک(5)		**الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک(5)**
1	فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ	1	فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ
2	نیشنل بینک آف پاکستان	2	نیشنل بینک آف پاکستان
3	سندھ بینک لمیٹڈ	3	سندھ بینک لمیٹڈ
4	دی بینک آف خیبر	4	دی بینک آف خیبر
5	دی بینک آف پنجاب	5	دی بینک آف پنجاب
	ب۔ مقامی نجی بینک(20)		**ب۔ مقامی نجی بینک(20)**
1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
2	الائیڈ بینک لمیٹڈ	2	الائیڈ بینک لمیٹڈ
3	عسکری بینک لمیٹڈ	3	عسکری بینک لمیٹڈ
4	بینک الحبیب لمیٹڈ	4	بینک الحبیب لمیٹڈ
5	بینک الفلاح لمیٹڈ	5	بینک الفلاح لمیٹڈ
6	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	6	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
7	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	7	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
8	فیصل بینک لمیٹڈ	8	فیصل بینک لمیٹڈ
9	حبیب بینک لمیٹڈ	9	حبیب بینک لمیٹڈ
10	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ	10	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
11	جے ایس بینک لمیٹڈ	11	جے ایس بینک لمیٹڈ
12	ایم سی بی بینک لمیٹڈ	12	ایم سی بی بینک لمیٹڈ
13	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ	13	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
14	میزان بینک لمیٹڈ	14	میزان بینک لمیٹڈ
15	سامبا بینک لمیٹڈ	15	سامبا بینک لمیٹڈ
16	سلک بینک لمیٹڈ	16	سلک بینک لمیٹڈ
17	سونیری بینک لمیٹڈ	17	سونیری بینک لمیٹڈ
18	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	18	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
19	سمٹ بینک لمیٹڈ	19	سمٹ بینک لمیٹڈ
20	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	20	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
	ج۔ غیر ملکی بینک(4)		**ج۔ غیر ملکی بینک(5)**
1	سٹی بینک این اے	1	سٹی بینک این اے
2	ڈوئچے بینک اے.جی	2	ڈوئچے بینک اے.جی
3	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا لمیٹڈ	3	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا لمیٹڈ
4	بینک آف چائنا لمیٹڈ	4	بینک آف چائنا لمیٹڈ
5			
	د۔ تخصیصی بینک(3)		**د۔ تخصیصی بینک(3)**
1	پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ	1	پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
2	ایس ایم ای بینک لمیٹڈ	2	ایس ایم ای بینک لمیٹڈ
3	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	3	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
	تمام کمرشل بینک(29)		**تمام کمرشل بینک(29)**
	الف+ب+ج شامل ہیں		الف+ب+ج شامل ہیں
	تمام بینک(32)		**تمام بینک(32)**
	الف+ب+ج+د شامل ہیں		الف+ب+ج+د شامل ہیں

ضمیمہ ششم-اسلامی بینکاری اداروں کی ہیئت ترکیبی

	دسمبر21ء		دسمبر22ء
	اسلامی بینک		**اسلامی بینک**
1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
2	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	2	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
3	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	3	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
4	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ	4	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
5	میزان بینک لمیٹڈ	5	میزان بینک لمیٹڈ
	اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے روایتی بینک		**اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے روایتی بینک**
1	عسکری بینک لمیٹڈ	1	عسکری بینک لمیٹڈ
2	الائیڈ بینک لمیٹڈ	2	الائیڈ بینک لمیٹڈ
3	بینک الحبیب لمیٹڈ	3	بینک الحبیب لمیٹڈ
4	بینک الفلاح لمیٹڈ	4	بینک الفلاح لمیٹڈ
5	فیصل بینک لمیٹڈ	5	فیصل بینک لمیٹڈ
6	حبیب بینک لمیٹڈ	6	حبیب بینک لمیٹڈ
7	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ	7	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
8	نیشنل بینک آف پاکستان	8	نیشنل بینک آف پاکستان
9	سلک بینک لمیٹڈ	9	سلک بینک لمیٹڈ
10	سندھ بینک لمیٹڈ	10	سندھ بینک لمیٹڈ
11	سونیری بینک لمیٹڈ	11	سونیری بینک لمیٹڈ
12	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک	12	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک
13	سمٹ بینک لمیٹڈ	13	سمٹ بینک لمیٹڈ
14	دی بینک آف خیبر	14	دی بینک آف خیبر
15	دی بینک آف پنجاب	15	دی بینک آف پنجاب
16	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	16	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
17	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	17	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
	کل تعداد 22 (5+17)		**کل تعداد 22 (5+17)**

ضمیمہ ہفتم–ترقیاتی مالی اداروں کی فہرست

	دسمبر21ء		دسمبر22ء
1	ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ	1	ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
2	پیئر انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	2	پیئر انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
3	پاک برونائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	3	پاک برونائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
4	پاک لیبیا ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ	4	پاک لیبیا ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ
5	پاک اومان انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	5	پاک اومان انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
6	پاک چائنا انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	6	پاک چائنا انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
7	پاکستان کویت انویسٹمنٹ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ	7	پاکستان کویت انویسٹمنٹ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
8	پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی لمیٹڈ	8	پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی لمیٹڈ
9	سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	9	سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ

ضمیمہ ہشتم-خرد مالکاری بینکوں کی فہرست

	دسمبر21ء		دسمبر22ء
1	ایڈوانس پاکستان مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	1	ایڈوانس پاکستان مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
2	اپنامائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	2	اپنامائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
3	فنکامائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	3	فنکامائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
4	خوشحالی مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	4	خوشحالی مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
5	موبی لنک مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	5	موبی لنک مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
6	این آر ایس پی مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	6	این آر ایس پی مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
7	پاک اومان مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	7	پاک اومان مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
8	سندھ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	8	سندھ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
9	ٹیلی نار مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	9	ٹیلی نار مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ
10	دی فرسٹ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	10	ایچ بی ایل مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ (سابق دی فرسٹ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ)
11	یو مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ	11	یو مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ

ضمیمہ نہم-غیر بینک مالی اداروں کی فہرست

اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنیاں (اے ایم سیز) / سرمایہ کاری مشیر (آئی ایز)

1	786انویسٹمنٹس لمیٹڈ
2	اعراف انویسٹمنٹ ایڈوائزری لمیٹڈ
3	اے بی ایل ایسیٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
4	اے کے ڈی انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
5	الفلاح جی ایچ پی انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
6	الائنس انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
7	المیزان انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
8	اٹلس ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
9	اے ڈبلیو ٹی انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
10	بی ایم اے ایسیٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
11	فیصل ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
12	فرسٹ کیپٹل انویسٹمنٹ لمیٹڈ
13	حبیب ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
14	ایچ بی ایل ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
15	انٹرلوپ ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
16	جے ایس انویسٹمنٹ لمیٹڈ
17	کفایہ انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
18	لیکسن انویسٹمنٹ لمیٹڈ
19	میگنس انویسٹمنٹ ایڈوائزرز لمیٹڈ
20	ماہانہ ویلتھ لمیٹڈ
21	ایم سی بی عارف حبیب سیونگز اینڈ انویسٹمنٹ لمیٹڈ
22	نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ لمیٹڈ
23	این بی پی ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
24	پاک اومان ایسیٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
25	پاک قطر اسیٹ منیجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
26	سرمُز انویسٹمنٹ لمیٹڈ
27	یو بی ایل فنڈ منیجرز لمیٹڈ
28	وژن کیپٹل لمیٹڈ

غیر بینک مائیکروفنانس کمپنیاں

1	آگاہی پاکستان
2	اخوت اسلامک مائیکروفنانس
3	المواخات مائکروفنانس کمپنی لمیٹڈ
4	اے ایم آر ڈی او فاؤنڈیشن
5	بلوچستان رورل سپورٹ پروگرام
6	بلیو اسکائی فنانشل سروسز لمیٹڈ
7	کیشیو فنانشل سروسز لمیٹڈ
8	کریڈٹ فکس فنانشل سروسز لمیٹڈ
9	سی ایس سی امپاورمنٹ اینڈ انکلوژن پروگرام
10	دامن سپورٹ پروگرام
11	فارمر ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن
12	فارمرز فرینڈز آرگنائزیشن
13	غازی بروتھا ترقیاتی ادارہ
14	گولڈ لائن فنانشلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
15	ہمراہ فنانشلز سروسز لمیٹڈ
16	جے ڈبلیو ایس پاکستان
17	کشف فاؤنڈیشن
18	ایم جی فنانشلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
19	معجز سپورٹ پروگرام
20	نیشنل رورل سپورٹ پروگرام (این آر ایس پی)
21	او پی ڈی سپورٹ پروگرام
22	آرگنائزیشن فار پاورٹی ریڈکشن اینڈ کمیونٹی ٹریننگ پروگرام
23	پنجاب رورل سپورٹ پروگرام
24	رورل کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام
25	ساتھ مائیکروفنانس فاؤنڈیشن پاکستان
26	سیفکو مائکروفنانس کمپنی لمیٹڈ
27	سیفکو سپورٹ فاؤنڈیشن
28	سرحد رورل سپورٹ پروگرام
29	سرمایہ مائکروفنانس پرائیویٹ لمیٹڈ
30	سیّا مائیکروفنانس کمپنی
31	شاہ سچل سامی فاؤنڈیشن
32	سندھ رورل سپورٹ آرگنائزیشن
33	سُون ویلی ڈویلپمنٹ پروگرام
34	تیز فنانشل سروسز لمیٹڈ
35	تھر دیپ مائیکروفنانس فاؤنڈیشن

ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنیز (آر ایم سیز)

1	اے کے ڈی ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
2	عارف حبیب ڈولمین ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
3	آئی ایس ای ٹاورز ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
4	ایس بی گلوبل ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
5	ٹی پی ایل پراپرٹیز ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
6	ویریٹاس ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
7	بو دلا ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
8	فاسٹ ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
9	آئی ایم ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
10	پراویڈنشیل ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
11	سینولنک ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ

سرمایہ جاتی مالی کمپنیاں (آئی ایف سیز)

1	ایسکورٹ انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
2	فنجا لینڈنگ سروسز لمیٹڈ
3	فرسٹ کریڈٹ انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
4	فرسٹ داؤد انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
5	انفرازمین پاکستان لمیٹڈ
6	انویسٹ کیپٹل انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
7	ایل ایس ای فنانشل سروسز لمیٹڈ
8	او ایل پی فنانشل سروسز پاکستان لمیٹڈ
9	پاکستان ڈویلپمنٹ فنڈ لمیٹڈ
10	پاکستان مائیکروفنانس انویسٹمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ
11	پرواز فنانشل سروسز لمیٹڈ
12	قسط پے بی پی این ایل (پرائیویٹ) لمیٹڈ
13	سیکورٹی انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
14	سیڈ کریڈ فنانشل سروسز لمیٹڈ
15	تعلیم فنانس کمپنی لمیٹڈ
16	وژن کریڈ فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
17	وصل انویسٹمنٹ فنانس لمیٹڈ
18	ابھی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
19	آسان قرض فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
20	جنگل کریڈ فنانس لمیٹڈ
21	لیجنڈ فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
22	مائکروکریڈ فنانشل سروسز لمیٹڈ
23	نیم ایکسپونینشیل فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
24	پوسٹ ایکس فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
25	قسط بازار (پرائیویٹ) لمیٹڈ
26	ٹرکر فنانشل سروسز لمیٹڈ
27	ٹرسٹ انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ

مضاربہ کمپنیاں

1	الائیڈ رینٹل مضاربہ
2	اول مضاربہ
3	بی ایف مضاربہ
4	بی آر آر گارجین مضاربہ
5	فرسٹ النور مضاربہ
6	فرسٹ ایلیٹ کیپٹل مضاربہ
7	فرسٹ ایکویٹی مضاربہ
8	فرسٹ فیڈ لٹی لیزنگ مضاربہ
9	فرسٹ حبیب مضاربہ
10	فرسٹ آئی بی ایل مضاربہ
11	فرسٹ امروز مضاربہ
12	فرسٹ نیشنل بینک مضاربہ
13	فرسٹ پاک مضاربہ
14	فرسٹ پیراماؤنٹ مضاربہ
15	فرسٹ پروڈینشل مضاربہ
16	فرسٹ پنجاب مضاربہ
17	فرسٹ ٹریٹ مینوفیکچرنگ مضاربہ
18	فرسٹ ٹرائی اسٹار مضاربہ
19	فرسٹ یو ڈی ایل مضاربہ
20	حبیب میٹرو مضاربہ
21	کسب مضاربہ
22	مضاربہ ال-مالی

36 ٹائٹلسٹک فنانس لمیٹڈ
37 یونین مائکرو فنانس کمپنی لمیٹڈ
38 بی آر اے سی پاکستانؒ

مکاناتی مالکاری کمپنیاں

1 اخوت ہاؤسنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
2 آسان گھر فنانس لمیٹڈ
3 پاکستان ہاؤسنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
ٹریلس ہاؤسنگ فنانس لمیٹڈ

نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ (وینچر کیپٹل) فرمز

1 فاطمہ گوبی وینچرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
2 اجارہ کیپٹل پارٹنرز لمیٹڈ
3 پی این او کیپٹل لمیٹڈ
4 ٹی ایم ٹی وینچرز لمیٹڈ

23 اورینٹ رینٹل مضاربہ
24 اورِکس مضاربہ
25 پاپولر اسلامک مضاربہ
26 سندھ مضاربہ
27 ٹرسٹ مضاربہ
28 یونی کیپ مضاربہ

اجارہ کمپنیاں

1 گریز لیزنگ لمیٹڈ
2 پاک گلف لیزنگ کمپنی لمیٹڈ
3 پرائمس لیزنگ لمیٹڈ
4 سعودی پاک لیزنگ کمپنی لمیٹڈ
5 سیکورٹی لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ
6 ایس ایم ای لیزنگ لمیٹڈ

ڈسکاؤنٹنگ

اسمارٹ فنانس لمیٹڈ

ضمیمہ دہم-بیمہ کمپنیوں کی فہرست

غیر حیاتی بیمہ کمپنیاں

1	آدم جی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	19	پبلک انشورنس لمیٹڈ
2	الفلاح انشورنس کمپنی لمیٹڈ	20	پریمئر انشورنس لمیٹڈ
3	الیانز ای ایف یو ہیلتھ انشورنس لمیٹڈ	21	پروگریسیو انشورنس کمپنی لمیٹڈ
4	الفا انشورنس کمپنی لمیٹڈ	22	ریلائنس انشورنس کمپنی لمیٹڈ
5	ایشیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ	23	سیکورٹی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
6	عسکری جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	24	شاہین انشورنس کمپنی لمیٹڈ
7	اٹلس انشورنس لمیٹڈ	25	سلور اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ
8	سنچری انشورنس کمپنی لمیٹڈ	26	سندھ انشورنس لمیٹڈ
9	چب انشورنس پاکستان لمیٹڈ	27	ایس پی آئی انشورنس کمپنی لمیٹڈ
10	کانٹی نینٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	28	دی ایشین میوچل انشورنس کمپنی (گارنٹی)*
11	کریسنٹ اسٹار انشورنس لمیٹڈ	29	دی کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی آف پاکستان لمیٹڈ
12	ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی لمیٹڈ	30	دی پاکستان جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
13	ای ایف یو جنرل انشورنس لمیٹڈ	31	دی پاکستان میوچل انشورنس کمپنی (جی ٹی ای)
14	حبیب انشورنس کمپنی لمیٹڈ	32	یونائیٹڈ انشورنس کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ
15	آئی جی آئی جنرل انشورنس لمیٹڈ	33	یونیورسل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
16	جوبلی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	34	ٹی پی ایل انشورنس لمیٹڈ
17	نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	35	ٹریکو انشورنس کمپنی لمیٹڈ
18	نیو ہیمپشائر انشورنس کمپنی لمیٹڈ	36	یو بی ایل انشوررز لمیٹڈ

عمومی تکافل کمپنیاں

1	پاک کویت تکافل کمپنی لمیٹڈ	3	سلام تکافل لمیٹڈ (سابقہ تکافل پاکستان)
2	پاک قطر جنرل تکافل لمیٹڈ		

حیاتی بیمہ کمپنیاں

1	آدم جی لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ	5	جوبلی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ
2	عسکری لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ (سابقہ ایسٹ ویسٹ لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ)	6	اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
3	ای ایف یو لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ	7	ٹی پی ایل لائف انشورنس لمیٹڈ (سابقہ ایشیا کیئر ہیلتھ اینڈ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ)
4	آئی جی آئی لائف انشورنس لمیٹڈ	8	پوسٹل لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

فیملی تکافل کمپنیاں

1	ففتھ پلر فیملی تکافل لمیٹڈ	2	داؤد فیملی تکافل کمپنی لمیٹڈ
3	پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ		

نوبیمہ کمپنیاں

1	پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ

* کمپنی کے خلاف بیمہ آرڈیننس 2000ء کی شق 143 کے تحت ختم کرنے کے لیے کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

banking spread	بینکاری تفاوت
benchmark	نشانیہ
book value	کتابی قیمت
call money market	طلبی زر کی منڈی
capital adequacy ratio	شرح کفایت سرمایہ
capitalization	سرمایت
circular debt	گردشی قرضے
closed end mutual fund	غیر مسدود میوچل فنڈ
closed end mutual fund	مسدود میوچل فنڈ
co-efficient ofvariation	تغیر کا عددی سر
collateral	ضمانت
consolidation	یکجائی
consumer finance	صارفی مالکاری
counter cyclicality	مخالف گردشی اثر
credit risk	خطرۂ قرض
cross currency swaps	بین کرنسی تبدل
deflation	قیمتوں کی تقلیل
demand liabilities	طلبی واجبات
deposit	امانت
depositor	امانت گزار
development financeinstitutions	ترقیاتی مالی ادارے
due diligence	ضروری مستعدی
equity price risk	ایکویٹی نرخ کا خطرہ
exchange rate risk	خطرۂ شرح مبادلہ
exposure limit	حد انکشاف
financial inclusionprogram	مالی شمولیت کا پروگرام
financial products	مالی مصنوعات
financial risk	مالی خطرہ
financial soundnessindex	مالی صحت کا اشاریہ
financial soundnessindicators	مالی صحت کے اظہاریے
fixed investment loans	معین سرمایہ کاری قرضے
floating interest rate	رواں شرح سود
foreign directinvestment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
hedge fund	پیش بندی فنڈ
held for sale	محفوظ برائے فروخت
held for trade	محفوظ برائے تجارت
held to maturity	محفوظ تا عرصیت
interest rate swap	تبدل شرح سود
leasing	اجارہ
lending	قرض گاری
liquidity management	سیالیت کا انتظام
listed company	فہرستی کمپنی
long end of the yieldcurve	خط یافت کا انتہائی سرا
market capitalization	منڈی کی سرمایت
market dynamics	منڈی کے تحرکات
maturity mismatches	عرصیت کی عدم مطابقت
mergers andacquisitions	انضمام و تحویل
microfinance	خرد مالکاری
money market	بازار زر
money marketoperations	بازار زر کے سودے
mortgage finance	رہن مالکاری
net claims	خالص دعوے
net interest margin	خالص سودی مارجن
portfolio	جزدان
procyclicality	موافق گردشی اثر
profitability	نفع یابی / نفع آوری
provisioning	تموین
prudential regulations	محتاطیہ ضوابط
Real EffectiveExchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
redemption	انفکاک
return on assets	اثاثوں پر منافع
return on equity	ایکویٹی پر منافع
revaluation	باز قدر پیمائی
risk profile	خاکۂ خطر
securities	تمسکات
solvency	ادائیگی قرض کی صلاحیت
venture capital	مخاطرہ سرمایہ
yield curve	خط یافت

اثاثوں پر منافع	return on assets
اجارہ	leasing
ادائیگی قرض کی صلاحیت	solvency
امانت	deposit
امانت گزار	depositor
انضمام و تحویل	mergers and acquisitions
انفکاک	redemption
ایکویٹی پر منافع	return on equity
ایکویٹی نرخ کا خطرہ	equity price risk
باز قدر پیمائی	revaluation
بازارِ زر	money market
بازارِ زر کے سودے	money market operations
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	foreign direct investment
بین کرنسی تبدل	cross currency swaps
بینکاری تفاوت	banking spread
پیش بندی فنڈ	hedge fund
تبدل شرح سود	interest rate swap
ترقیاتی مالی ادارے	development finance institutions
تغیر کا عددی سر	co-efficient of variation
تمسکات	securities
تموین	provisioning
جزدان	portfolio
حدِ انکشاف	exposure limit
حقیقی موثر شرح مبادلہ	Real Effective Exchange Rate
خاکۂ خطر	risk profile
خالص دعوے	net claims
خالص سودی مارجن	net interest margin
خرد مالکاری	microfinance
خط یافت	yield curve
خط یافت کا انتہائی سرا	long end of the yield curve
خطرۂ قرض	credit risk
خطرۂ شرح مبادلہ	exchange rate risk
رہن مالکاری	mortgage finance
رواں شرح سود	floating interest rate

سرمایت	capitalization
سیالیت کا انتظام	liquidity management
شرح کفایت سرمایہ	capital adequacy ratio
صارفی مالکاری	consumer finance
ضروری مستعدی	due diligence
ضمانت	collateral
طلبی زر کی منڈی	call money market
طلبی واجبات	demand liabilities
عرصیت کی عدم مطابقت	maturity mismatches
غیر مسدود میوچل فنڈ	closed end mutual fund
فہرستی کمپنی	listed company
قرض گاری	lending
قیمتوں کی تقلیل	deflation
کتابی قیمت	book value
گردشی قرضے	circular debt
مالی خطرہ	financial risk
مالی شمولیت کا پروگرام	financial inclusion program
مالی صحت کا اشاریہ	financial soundness index
مالی صحت کے اظہاریے	financial soundness indicators
مالی مصنوعات	financial products
محتاطیہ ضوابط	prudential regulations
محفوظ برائے تجارت	held for trade
محفوظ برائے فروخت	held for sale
محفوظ تا عرصیت	held to maturity
مخاطرہ سرمایہ	venture capital
مخالف گردشی اثر	counter cyclicality
مسدود میوچل فنڈ	closed end mutual fund
معین سرمایہ کاری قرضے	fixed investment loans
منڈی کے تحرکات	market dynamics
منڈی کی سرمایت	market capitalization
موافق گردشی اثر	procyclicality
نشانیہ	benchmark
نفع یابی / نفع آوری	profitability
یکجائی	consolidation